سکونِ قلب ہو تم

از آن فاطمہ

اندھیرے کمرے میں جہاں ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا

کھڑکی سے جھانکتا چاند بھی اپنی روشنی پھیلانے کیلیے ناکافی تھا۔وہی اس کی نگاہیں کھڑکی کے پار جیسے کسی کی تلاش میں تھی ٹھنڈی ہوا کے باعث اس کے بال چہرے پر آکرا ٹھکیلیاں کررہے تھے۔مگر وہ اس سب سے بے نیاز اپنی سوچوں میں گم تھی اس کی سوچوں کا محور صرف فہام کی ذات تھی۔

وہ دنیا مافیہا سے بے خبر اپنی سوچوں میں گم تھی

آنکھوں میں عجیب سی ویرانی چھائی ہوئی تھی

یہاں تک کہ کمرے میں موجود ہولناک تاریکی سے بھی سے کچھ غرض نہیں تھا ایک درد تھا جو اس کے رگ و جاں میں سرایت کررہا تھا۔۔۔

کچھ سوچتے بے اختیار مفرہ کے منہ سے ایک سسکی نکلی۔۔

"مجھے اتنی بڑی سزا تو مت دیتے میرے ساتھ مسیحائی کا دعویٰ کرتے تھے۔ جاتے جاتے مجھے یہ تو بتاتے جاتے کہ کس جرم کی پاداش میں مجھے تنہا کر گئے یہاں تک کہ میری روح تک چھلنی ہو گئی ہے میں مزید کچھ نہیں سہہ سکتی میرے میں اتنی سکت نہیں ہے کہ میں مزید کچھ سہہ سکوں

پلیز لوٹ آئیں۔۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی

وہ کسی بہت اپنے کی توجہ اور مسیحائی کیلیے ترس رہی تھی آنکھیں رو رو کر خشک ہو چکی تھی

تھک ہار کر دوپٹے سے آنکھیں پونچھتے وہ اٹھی اور وضو کر کے جائے نماز بچھالی اپنے آپ کو سکون پہچانے کا یہی ایک واحد ذریعہ تھا جو اسے فقط اللہ کے سامنے اپنے درد سنا کر ملتا تھا۔

ناجانے مسیحائی کا لمس اسے کب نصیب ہونا تھا۔۔

یہ دل جب بھی دھڑکتا ہے تمہارا نام لیتا ہے

یہ آنسو جب بھی بہتے ہیں تمہارے دکھ میں بہتے ہیں

کہ بارش جب بھی ہوتی ہے تمہیں ہی یاد کرتی ہے

خوشی کوئی جو آئے بھی تمہارے بن ادھوری ہے

سنو تم لوٹ آؤ نہ

سنو اب لوٹ آؤ نہ۔

وہ تیزی سے یونی کی سیڑھیاں اترنے میں مصروف تھی کہ پیچھے سے آنے والی جھنجھلاتی مانوس سی آواز پر گردن گھما کر اس کی سمت متوجہ ہوئی اور آنکھیں سوالیہ انداز میں رابی کی سمت اٹھائی جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ کیا ہوا۔۔۔

"کچھ کہنے والی تھی تم۔۔۔"

اس نے ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے کہا کیونکہ سب انہی کو گھور رہے تھے اور مفرہ اس کی وجہ اچھے سے جانتی تھی تبھی بے نیازی سے بولی۔۔۔

"وہ ناراض تو مت ہو نہ تم جانتی تمہاری ناراضگی میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"

وہ صلح جو انداز میں منت کرتے ہوئے بولی تو مفرہ نے شکوہ کناں نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ جیسے اس کی یہ بات اسے ہضم نہ ہوئی ہو۔۔۔

"مجھے کوئی حق نہیں ہے تمہیں ٹوکنے کا میں جانتی ہوں لیکن نا جانے کیوں تمہیں کوئی غلط کام کرتے دیکھ مجھ سے رہا نہیں جاتا۔۔۔"

وہ اس پر اپنی بے بسی آشکار کرتے ہوئے بولی تو رابی اچھا خاصہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔

کیونکہ اسے مفرہ کی مخلصی پر کوئی شک نہیں تھا بلاشبہ وہ محبتوں سے گندھی لڑکی تھی اور محبت بانٹنا جانتی تھی تبھی اپنے سے جڑے رشتوں کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھی۔۔۔

"اچھا اب ایک آخری بار میری مان لو نہ پلیز۔۔۔"

اس نے معاملے کو رفع دفعہ کرنا چاہا تو مفرہ نے استہفامیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔۔۔

"اتنی گرمی ہو رہی ہے باقی سب چھوڑو یہ حجاب تو تھوڑا ڈھیلا کرو تمہیں گرمی محسوس ہی نہیں ہوتی۔۔۔"

وہ ماتھے پہ بل ڈالتے اسے جھارتے ہوئے بولی تو پہلے تو چہرے پر حیرانگی کے تاثر ابھرے لیکن پوری بات سمجھتے اس کی بات پہ مفرہ مسکرادی۔۔۔

جس کا پتہ اس کے نقاب کے پیچھے جھانکتی ہیزل آنکھوں نے دیا جس پہ موجود کاجل کی دھاڑ اسے مزید دوآتشہ بنارہی تھی جو کسی کو بھی زیر کر سکتی تھی۔۔۔

"اس چیز سے گرمی کا کیا تعلق مجھے اب گرمی محسوس ہی نہیں ہوتی کیونکہ میں اللہ کی رضا کیلیے پردہ کرتی ہوں اور اس کی ہمت بھی وہی مجھے عطا کرتا ہے۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے دھیمی آواز میں سادگی سے بولی۔۔۔

باتیں کرتے کرتے وہ لوگ انگلش ڈیپارٹمنٹ سے باہر آچکی تھی اب ان کا رخ کمپیوٹر کے ڈیپارٹمنٹ کی جانب تھا۔۔۔

اس کی بات پہ رابی نے ایک نظر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا جو اپنے آپ کو مکمل سیاہ عبایے میں چھپائے ہوئی تھی کہ چہرے پہ ہیزل آنکھوں کے علاوہ کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

مفرہ نے اسے اپنی جانب دیکھتا پاکر بھنویں اچکائی تو وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلاگئی۔۔۔

وہ خود اس وقت کرتا کے نیچے جینز پہنے ڈوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا بالوں کو دونوں اطراف سے ٹوسٹ کیے ہوئے تھی اور ہونٹوں پہ گلابی رنگ کا گلوز لگا ہوا تھا۔۔۔

ان دونوں کے رہن سہن میں اتنا اختلاف ہونے کے باوجود بھی ان کی دوستی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا وجہ یہی تھی کہ مفرہ اپنے آپ میں رہنا پسند کرتی تھی وہ اپنی وجہ سے رابی پر بے وجہ روک ٹوک نہیں کرتی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی باتوں سے وہ بدگمان ہو جائے ہاں کبھی کبھی برداشت کی حد ٹوٹتے ہی وہ اسے جھاڑ دیا کرتی

تھی اور آج بھی یہی ہوا تھا رابی کے بلاوجہ سینئیرز کے ساتھ فرینک ہونا اسے خاص پسند نہیں آیا کیونکہ وہ لڑکا بہت بڑا فلرٹی تھا اس کی آنکھوں کی چمک سے ہی مفرہ کو خوف آتا تھا تبھی وہ رابی کو کھینچتے کھانچتے اپنے ساتھ لے آئی اب رابی اس کی ناراضگی کے ڈر سے اسے مناتی پھر رہی تھی۔۔۔

انہی باتوں کے دوران وہ دونوں انگلش ڈیپارٹمنٹ پہنچ چکی تھی۔ کلاس میں داخل ہوتے ہی اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ پہ جاتی سب سے پہلے ان کا سامنا لیلی سے ہوا جو اسے ہی تمسخرانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی یہ اس کا روز کا معمول تھا جس سے مفرہ عاجز آچکی تھی۔۔۔

مفرہ نے اسے نظرانداز کر کے گزر جانا ہی بہتر سمجھا لیکن وہ پھر سے اس کی راہ میں حائل ہو گئی اس کی حرکت پہ مفرہ نے تنگ آکر گہری سانس خارج کی۔۔۔

اور سوالیہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"گائز یو نوٹ مجھے آج ایک چٹخارے دار خبر سننے کو ملی ہے کہ یہ محترمہ سکالرشپ پہ آئی ہے تبھی میں کہوں کہ یہ بہن جی ٹائپ لڑکی اتنی بڑی یونیورسٹی میں کیسے آگئی کیونکہ ایسی یونی میں پڑھنے کیلیے آپ کا ایک لیول ہونا چاہیے نت نئے کپڑے اور مختلف چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا پتہ اس کی اتنی اوقات ہی نہ ہو۔۔۔"

وہ تمسخرانہ نظروں سے اس کے عبائے میں چھپے وجود پہ چوٹ کرتے ہوئے بولی تو اس کی بات پہ مفرہ کی رنگت متغیر پڑ گئی لیکن جلد ہی گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔۔۔

اس سے پہلے کے رابی آگے بڑھ کر اس کے منہ پہ لگاتی مفرہ نے اسے ہاتھ سے اشارے سے ٹوک دیا۔ آنکھوں میں ایک التجا تھی وہ اپنی ذات کی بدولت کوئی تماشہ نہیں چاہتی تھی تبھی لیلی کی طرف خود ہی متوجہ ہوئی۔۔۔

"آپ کو پتا ہے میرے گھر والوں نے مجھ پہ کبھی بھی دباؤ نہیں ڈالا کہ میں عبایہ پہنو یا نقاب کروں یہ میں اپنی خوشی سے کرتی ہوں مجھے اچھا لگتا ہے اپنے آپ کو ڈھانپے رکھنا خود کو اپنے آپ تک محدود رہنا مجھے نت نئے کپڑوں اور ان الئلافات کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوتی یا یوں کہوں کہ مجھے شوق ہی نہیں ہے بس جو مل جاتا ہے اسی پہ شکر کر کے گزارا کر لیتی ہوں۔۔۔"

وہ دھیمے لہجے میں محسور کن انداز میں بولی اور بات کے اختتام پہ تائیدی نگاہوں سے سب لڑکے لڑکیوں کو دیکھا جو اسی کی طرف متوجہ تھے۔۔رابی اس کی بات پہ فخر سے مسکرادی جبکہ لیلی نے اکتاہٹ سے اس کا بھاشن سنا۔۔۔

یہ سچ تھا کہ وہ ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتی تھی گھر میں دولت کی ریل پیل نہ سہی لیکن گزر بسر اچھا ہوتا تھا وہ ایک خوشحال زندگی گزار رہی تھی لیکن جیسے آج لیلی نے اس کی زندگی اس کے رہن سہن پر اور اس کی ذات کو نشانہ بنایا تھا وہ ایک لمحے کیلیے اس کے دل میں ایک دراڑ ڈال گیا لیکن پھر ہمت سے کام لیتے ہوئے نرمی سے اسے قائل کرنا چاہا تا کہ اگلی بار کوئی اس متعلق اس سے بات کرنے پہ ہزار بار سوچے۔۔۔

"ہو گیا یا اور بھی کچھ ہے۔۔۔"

وہ اس کی باتوں سے تنگ آ کر تنک کر بولی تو مفرہ نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا اور اس کی ایک طرف سے نکلتی اپنی جگہ پہ جا کر بیٹھ گئی اس دوران پوری کلاس کی نظریں اسی پر گڑی تھی۔۔۔ جیسے اس نے کوئی ناممکن بات کر دی ہو تبھی وہ ان سب کو نظر انداز کیے اپنی کتاب کھول کر بیٹھ گئی ایسی نظروں کی اب وہ عادی ہو چکی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔"

مفرہ اس کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر کے بولی تو رابی مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

"کبھی کبھی مجھے تمہاری حرکتیں مشکوک لگتی ہیں۔۔۔"

وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ جواباً وہ قہقہہ لگا گئی۔۔۔

"یقین کر لو لڑکی ہی ہوں تمہیں تاڑ نہیں رہی میں

اور اگر میں نے تاڑا تمہیں تو جیجو تو میری جان ہی لے لیں گے۔۔۔"

وہ اس کے کندھے سے کندھا ٹکراتی شرارت سے بولی تو مفرہ جھینپ گئی لیکن اپنی جھینپ مٹانے کو اسے گھور کر دیکھا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔

انہی باتوں کے دوران ڈائس پہ میم کی آواز گونجی تو وہ دونوں تمام باتوں کو جھٹکتی ڈائس کی جانب متوجہ ہوئی جہاں میم اپنا لیکچر دینے میں مصروف تھی ان دونوں نے بھی اپنا سارا دھیان لیکچر کی سمت لگا دیا۔۔۔

"کیسا گزرا میری بیٹی کا دن۔۔۔"

منزہ بیگم مفرہ کو حجاب تہہ لگاتے دیکھ کر سوالیہ انداز میں بولی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے تایازاد عادل کے ساتھ گھر آئی تھی۔۔۔

"بہت اچھا گزرا ماما آپ بتائیں کھانے میں کیا ہے۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ خود ہی ہانڈی کا ڈھکن اٹھا کر دیکھنے لگی لیکن ہانڈی میں موجود ٹینڈے دیکھ کر اس کا منہ بن گیا۔۔۔

"یہ کیا ماما ٹینڈے میں نہیں کھاؤں گی آپ کو پتا ہے کہ یہ واحد چیز ہے جو مجھے نہیں پسند۔۔۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی آنکھوں میں خفگی ناچ رہی تھی اس کی بات پہ منزہ بیگم نے تنبیہی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"اچھا کھا لیتی ہوں لیکن اگر طبیعت ذرا بھی خراب ہوئی تو پاپا کے سامنے آپ جوابدہ ہونگی یاد رکھیے گا۔۔۔"

وہ آنکھوں میں ناراضگی لیے انہیں آنے والے وقت سے آگاہ کرتے ہوئے بولی تو منزہ بیگم کی نظروں میں بے ساختہ وہ دن گزرا جب زبردستی ٹینڈے کھلانے پر عدیل صاحب نے انہیں اچھا خاصہ جھڑک دیا تھا۔۔۔

اپنی ماں کے چہرے کے تاثرات کا ملاحظہ کرتے وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔

منزہ بیگم اس کی حرکت پہ اسے سرزنش کرتی رخ پھیر گئی اور توے پہ روٹیاں سیکنے لگی۔۔۔

"ارے ارے میری پیاری ماں مذاق کر رہی ہوں میں یہی کھاؤں گی اور آپ کے سامنے ہی کھاؤں گی۔۔۔"

وہ ان کے گلے میں باہیں ڈالتی لاڈ کرتے ہوئے بولی۔۔۔ تاکہ ان کی ناراضگی زیادہ طویل نہ ہو۔۔۔

جبکہ اس کی بات پہ منزہ بیگم مسکرا دی۔۔۔

"مجھے پتہ تھا تو نہیں کھائے گی اسلیے بھابھی نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں بریانی بھیج دوں گی نیچے اپنی بیٹی کیلیے۔۔۔ "

وہ اپنی جیٹھانی نازیہ بیگم کا ذکر کرتے ہوئے محبت سے بولی تو مفرہ بھی محبت سے مسکرا دی۔۔۔

وہ سب سمجھتی تھی کہ نازیہ بیگم کا مفرہ کے ساتھ شروع سے ہی الگ حساب رہا تھا کچھ ہونے والی بہو کی حیثیت سے اسے کچھ زیادہ ہی پیار ملتا تھا۔۔۔

"چچی امی کہاں ہیں آپ۔۔۔"

اسی دوران وہ دونوں فہام کی آواز کی سمت متوجہ ہوئی جو شاید انہی کی جانب آ رہا تھا مفرہ نے فوراً سے پہلے ڈوپٹے کا حجاب باندھا اور پریشانی سے منہ سینک میں کی جانب کر لیا اور اپنا سارا دھیان برتن دھونے میں لگا لیا۔۔۔

"یہ لیں یہ امی نے بریانی بھیجی ہے سنا ہے کچھ لوگوں کا پسند کا کھانا نہیں بنا آج۔۔۔"

وہ شرارت سے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر بولا تو منزہ بیگم اس کی شرارت سمجھتے ہنس دی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی فون کی آواز نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا تو وہ ان دونوں کو ایک نظر دیکھتی کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔

ان کے جاتے ہی فہام نے ایک بھرپور مسکراتی نظر اس کے حجاب میں چھپے وجود پہ ڈالی جو اپنے آپ کو مکمل مصروف ظاہر کرنے میں مگن تھی۔۔۔

"زہے نصیب دیدار کا شرف تو بخشو اس ناچیز کو ذرا۔۔۔"

وہ مسکراہٹ دباتا شرارت آمیز لہجے میں اس سے بولا تو وہ پریشانی سے انگلیاں چٹخانے لگی اس کی یہ حرکت فہام کی نظروں سے مخفی نہ رہ سکی۔۔۔

"ویسے مجھے ٹینڈے بہت پسند ہے اگر تم نہیں کھاتی تو کھانے کا آغاز کردو کیونکہ میں یہ چیز بلکل برداشت نہیں کروں گا کہ تم رزق کے معاملے میں کوئی کوتاہی بخشو۔۔۔"

وہ اسے اپنی جانب نہ دیکھتا پا کر مصنوعی رعب سے بولا تا کہ اس کا دھیان اپنی جانب کرا سکیں اور اس کی توقع کے عین مطابق مفرہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

ڈوپٹے کے ہالے میں چمکتا چہرہ اسے چودھویں کا چاند لگا اس کا ایک نظر دیکھنا ہی اس کی رگ رگ میں سکون برپا کر گیا وہ بے اختیار اسے دیکھے گیا۔۔۔ لیکن اسے اپنی نظروں سے پریشان ہوتا دیکھ وہ فوراً سے پہلے سنبھلتا بالوں میں ہاتھ پھیر گیا۔۔۔

جبکہ اس کی نگاہوں میں چھپی ناگواری اسے پہلے تو تحیر میں مبتلا کر گئی دل تو کیا وجہ جاننے کو لیکن وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے ضبط کر کے رہ گیا۔۔۔

بمشکل مسکراتے اس نے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے اپنے آپ کو قابو کیا اور اس کی جانب متوجہ ہوا جو دوبارہ برتن دھونے میں مصروف ہو چکی تھی۔۔۔

"یہ کھالو اس سے پہلے کے ٹھنڈی ہو جائے۔۔۔"

وہ تمام خیالات کو ذہن سے جھٹکتا اس کی توجہ شیلف پہ رکھی بریانی پہ مبذول کرواتا ہوا اکھڑے لہجے میں بولا تو مفرہ ہاتھ دھو کر سر ہلاتے بریانی کی پلیٹ اٹھاتے اسے ایک نظر دیکھتی کچن سے باہر چل دی۔۔۔

فہام بھی سنجیدگی سے اپنے پورشن کی جانب چل دیا یہاں آنے سے پہلے اس کا موڈ جتنا خوشگوار تھا اب وہ ناگواری میں تبدیل چکا تھا۔۔۔

مفرہ کا رویہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔۔۔

نیازی ہاؤس میں دو فیمیلیز رہتی تھی پہلے پورشن میں عدیل صاحب اپنی اہلیہ منزہ بیگم کے ساتھ رہائش پذیر تھے ان کی صرف ایک ہی اولاد تھی مفرہ نیازی جو یونی میں کمپیوٹر میں بی ایس کر رہی تھی جبکہ اوپر والے پورشن میں وہاب صاحب اپنی اہلیہ نازیہ بیگم کے ساتھ رہائش پذیر تھے ان کی دو اولادیں تھی بڑا بیٹا فہام نیازی جو اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنی جاب کو ٹائم دے رہا تھا۔ جبکہ چھوٹا بیٹا عادل جو انٹر کا طالب علم تھا سب ایک دوسرے کے ساتھ خوشحال زندگی گزار رہے تھے بظاہر تو وہ الگ پورشنز میں رہائش پذیر تھے لیکن ان کے دل آپس میں جڑے ہوئے تھے۔۔۔

بچپن میں ہی نیازی صاحب نے اپنی حیات میں مفرہ کا فہام کے ساتھ رشتہ کر دیا تھا تاکہ ان کے بچے ہمیشہ پیار محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل کر رہے تو انہیں یہی صورت دکھائی دی تھی۔۔۔

سب بلا جھجک ایک کسی بھی پورشنز میں آجاتے تھے ابھی بھی مفرہ گلابی رنگ کا لباس پہنے سر پہ عادت کے مطابق حجاب کیا ہوا تھا صوفے پہ ریلیکس انداز میں بیٹھی بریانی نوش فرمارہی تھی اور پاس بیٹھا عادل اس سے اسائمنٹ کیلیے منت سماجت کرنے میں مصروف تھا لیکن وہ اس سے بے نیاز کھانے میں مگن تھی۔۔۔

اس نے کھانے کے دوران ترچھی نگاہوں سے عادل کی سمت دیکھا جو اسے کینہ توڑ نظروں سے گھورنے میں مصروف تھا۔۔۔

"کیا ایسے کیا دیکھ رہے ہو موٹو نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔"

وہ اسے اپنی جانب کٹیلی نگاہوں سے تکتا پا کر بھنویں اچکا کر بولی جبکہ آنکھوں میں واضح شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔

"آپی اب آپ میری شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھارہی ہو میں کب سے کہہ رہا ہوں میری مدد کردیں لیکن آپ نظرانداز کررہی ہو۔۔۔"

وہ منہ پھلا کر بولا تو وہ دبی دبی ہنسی ہنس دی۔۔۔ جس سے اس کے گال پر پڑے والا گڑھا مزید نمایاں ہوا

"اوئے ناجائز فائدہ میں اٹھارہی یا تم اٹھارہے ہو توبہ ہے بھلائی کا کوئی زمانہ ہی نہیں ہے۔۔۔"

وہ اس پہ طنز کرتے ہوئے غصے سے بولی تو وہ خجل سا ہوتا بالوں میں ہاتھ پھیر گیا اور ساتھ ہی مسکینیت سے اس کی سمت دیکھا تو وہ بریانی کی پلیٹ ٹیبل پر رکھتی ٹانگیں زمین پہ رکھتی سیدھے ہو کر بیٹھی اور اسے اپنے ساتھ صوفے پہ آنے کا اشارہ کیا اس کی کتابیں کھولتی سمجھنے والے انداز میں اس کی سمت متوجہ ہوئی۔۔۔

"لڑکی کب ختم کروگی یہ دس چکر میرے یہاں کے لگ چکے ہیں لیکن مجال ہے جو یہ ایک پلیٹ بھی تمہارے اندر گئی ہو آنے دو ذرا تمہارے پاپا کو شکایت کرتی ہوں تمہاری ذرا۔۔۔"

منزہ بیگم اس کے آہستہ اور کم کھانے پر چوٹ کرتے ہوئے تپ کر بولی تو وہ کھسیا کر پہلو بدل گئی۔۔۔

"بس امی دو منٹ بس یہ کر دوا سکو۔۔۔"

وہ نوٹس پہ جھکی مصروف سے انداز میں بولی۔۔۔ جیسے اسے کوئی فرق نہ پڑا ہو اس کی حرکت پہ منزہ بیگم تلملا کر نفی میں سر ہلاتی کچن کی جانب چل دی۔۔۔

کیونکہ اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

"میں تو جتنی جلدی ہو سکیں اب اپنی بیٹی کو فہام کی دلہن بنا کر لے جانا چاہوں گی عادل بھائی آپ بس تیاریاں شروع کریں۔۔۔ "

رات کے کھانے کے بعد وہ سب لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے تبھی نازیہ بیگم نے مفرہ اور فہام کی شادی کا ذکر چھیڑا۔۔۔

مفرہ جو چائے پینے میں مگن تھی ان کی بات پہ ایک دم غوطہ لگنے سے چائے حلق میں اڑ گئی اس نے بری طرح کھانسنا شروع کر دیا رنگت یکدم سرخ پڑی لیکن ایک نظر سب سے ڈالتے بمشکل مسکراتے سکون بھرا سانس لیا کیونکہ فہام وہاں موجود نہیں تھا ورنہ اس کی جذبے لٹاتی نظروں کا سامنا کرنا مفرہ کیلیے دنیا کا انتہائی مشکل ترین کام تھا اس کی نظروں کا پیام اسے اپنے آپ میں سمٹنے میں مجبور کر دیتا تھا۔۔۔۔

ابھی بھی اس کا سوچتے اس کی ہتھیلیاں بھیگ گئی۔۔۔

وہ یکدم فہام کی نگاہوں کو سوچتے شرم وحیا سے اس کا چہرہ لہو چھلکانے لگا اس سے پہلے کہ وہ سوچوں کے یلغار میں بہتی چلی جاتی اپنی دائیں جانب سے آنے والی آواز کی سمت متوجہ ہوئی۔۔۔

"ویسے بھائی کی غیر موجودگی بری طرح کھل رہی ہے نہ شدت سے دل چاہ رہا ہے میرا کہ بھائی اس وقت آپ کے پاس ہوتے اور آپ کے چہرے پہ کھلتے خوشنمار نگوں کو جی بھر کر دیکھ سکتے دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں انہوں نے نگاہیں نہیں ہٹانی تھی آپ سے۔۔۔"

جازم جو اس کے ساتھ ہی صوفے پہ براجمان تھا اس کے چہرے پہ کھلتے رنگوں کو دیکھ کر اپنے بھائی کی قسمت پہ بے ساختہ رشک سا آیا تبھی اس کی جانب جھک کر سرگوشیانہ انداز میں بولا۔۔۔

مفرہ اس کی بات پہ شرم سے ہچکچاتی ہوئی اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ پائی۔۔۔

"ارے ابھی کہاں بھابھی ابھی میری بیٹی پڑھ رہی ہے میں اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں آنے دوں گا۔۔۔ ہاں یہ بات پکی ہے کہ یہ آپ ہی کی بیٹی ہے۔۔۔"

وہ محبت سے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے بولے تو وہ چہرہ جھکائے دھیمے سے مسکرا دی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ سب کو کہتی پھرتی تھی کہ اس کے پاپا اس کے آئیڈل ہے جنہوں نے ہر قسم کے حالات میں اس کا ہاتھ تھاما ہے ٹھوکر لگے تو دوبارہ اٹھ کر چلنا سکھایا ہے۔۔۔

وہاب صاحب بھی چائے کی چسکیاں بھرتے ان کی باتوں پہ مسکرا دیے۔۔۔۔

"لیکن چاچو ہمیں تو اپنے گھر میں بھی رونق چاہیے نہ اور ویسے بھی ہم تھوڑی نہ ٹوکے گے پڑھائی آگے جاری رکھنے سے کیوں ماما۔۔۔"

جازم ان کی بات پہ منہ پھلا کر کہا اور ساتھ ہی تائیدی نگاہیں نازیہ بیگم کی جانب اٹھائی تو انہوں نے اس کی بات پہ دھیمے سے سر ہلایا۔۔۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔۔"

اسی دوران فہام جو ابھی آفس سے آیا تھا اپنی بائیک کو لاک کرتے ان سب کو لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر وہی چلا آیا جازم کو تو گویا موقع مل لیا یکدم اس کی شرارتی نگاہیں مفرہ کی جانب اٹھی جو اسی کی جانب متوجہ تھی اور مسلسل نفی میں سر ہلاتے اسے کچھ بھی کرنے سے باز کر رہی تھی۔۔۔

"بھائی یہاں آپ کی شادی کی باتیں ہو رہی ہے لیکن آپ کی ہونے والی بیگم صاحبہ نے فلحال انکار کر دیا۔۔۔ "

جازم نے مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے فہام کو اطلاع دی اور مفرہ کو دیکھ کر بائیں آنکھ دبائی تو وہ اس کی حرکت پہ بھونچکارہ گئی مگر لاشعوری طور پر وہ فہام کے جواب کی منتظر تھی کہ اس کا ردِ عمل کیا ہوگا۔۔۔۔

فہام جو جازم کی پہلی بات پہ بے ساختہ خوش ہوا تھا اگلی بات پہ فوراً سے پہلے چہرے پہ کرختگی چھا گئی۔۔۔ چہرے کے تاثرات یکدم تن گئے لیکن سب کی موجودگی کا خیال کر کے دھیمی چال چلتے وہی صوفے پہ ٹک گیا اور اپنے آپ کو بظاہر موبائل میں مصروف کر لیا لیکن یکدم کچھ یاد آنے پر سب کی جانب نگاہیں اٹھائیں۔۔۔

"جی چاچو ابھی میں بھی سیٹل ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ کوئی خاص جلدی نہیں ہے آپ بے فکر رہیں اور ماما کھانا دیدیں آکر بھوک لگی ہے۔۔۔ "

وہ مسکراتے ہوئے ان کا مسئلہ حل کرتا تھا اور نازیہ بیگم کو کہتے ایک سنجیدہ نظر لاؤنج میں بیٹھے مکینوں پر ڈال کر زینے چڑھ گیا۔۔۔

مفرہ نے الجھن آمیز نظروں سے اس کا اوپر جانا شدت سے محسوس کیا تبھی سوالیہ نگاہیں جازم کی جانب اٹھائی اس نے لاعلمی سے کندھے اچکادیے۔۔۔

"چلیں ہم چلتے ہیں فہام کو کھانا دوں فریش ہو گیا ہو گا۔۔۔۔"

وہ مفرہ کے ماتھے پہ بوسہ دیتی زینے چڑھ گئی تو وہاب صاحب نے بھی ان کی تلقید کی۔۔۔۔

"آپ فکر نہ کریں میں دیکھتا ہوں کیا پتہ آفس میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہو۔۔۔۔"

جازم کو وہاں سے جانے لگا تھا مفرہ کا مضطرب انداز محسوس کر کے پلٹ کر اس کی سمت آیا اور اسے اطمینان دلایا تو وہ تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے اسے دیکھ کر مسکرا دی ....

ایک وہی تو تھا اس کا ہمراز جس کے ہوتے ہوئے اسے ایک خاص دوست اور چھوٹے بھائی کی کمی نہیں محسوس ہوئی تھی گھر میں سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے مفرہ کی سب سے زیادہ اسی سے بنتی تھی۔۔۔

"یہ لگی ہیں نہ میری آپی۔۔۔۔"

جازم نے اسے ہنستا دیکھ سکون بھرا سانس لیا اور اس کی ناک دباتا عادل صاحب اور منزہ بیگم کو شب بخیر کہتا زینے چڑھ گیا۔۔۔۔

"چلو تم بھی اٹھو صبح یونی جانا ہے کوئی فکر و ہوش ہی نہیں ہوتا تمہیں۔۔۔۔"

منزہ بیگم اسے ایک ہی جگہ پہ جمے دیکھ تند نظروں سے اسے جھاڑتے ہوئے بولی اس نے منہ بنا کر عادل صاحب کی سمت دیکھا تو وہ لبوں پہ انگلی رکھے مسکرا دیے انہیں مسکراتا دیکھ مفرہ کی بھی ہنسی نکل گئی۔۔۔۔

"یہاں کسی سے بھی بات کرنا بیکار ہے۔۔۔۔"

وہ ان دونوں کو اپنی بات پہ ہنستا دیکھ جلے دل کے پھپھولے پھوڑتی ہاتھوں میں چائے کی ٹرے اٹھائے کچن کی جانب چل دی توان دونوں نے بھی عزت سے کمرے میں جانے میں ہی عافیت سمجھی کیونکہ منزہ بیگم سے کوئی بعید نہیں تھا وہ ایک بار پھر سے جھاڑنے پہ بھی گریز نہ کرتی۔۔۔

"ماما دیکھ لیں جازم کو کوئی ہوش ہی نہیں ہے اسے پتہ بھی ہے کہ آج اس نے چھوڑنے جانا۔۔۔"

وہ اپنی گوری سڈول کلائی میں موجود گھڑی پہ نظر ڈال کر روہانسی ہوتے بولی جو آٹھ بجا رہی تھی اور اسے کسی بھی صورت میں ساڑھے آٹھ تک پہنچنا تھا۔۔۔

"چلیں جلدی کریں میں بائیک نکال رہا ہوں۔۔۔"

اس سے پہلے وہ اور کچھ بولتی وہ جلد بازی میں زینے اترتے بولا تو مفرہ نے بے اختیار اسے ٹوکا تو وہ کھسیا گیا۔۔۔

"ابھی آپ نے ہی تو شور مچایا ہوا تھا چلیں اب۔۔۔"

وہ اس کے سر پہ چپت مارتا گیٹ سے باہر نکل گیا۔۔۔ تو مفرہ نے بھی نقاب کو پن اپ کرتے منزہ بیگم سے ملتے باہر کی جانب دوڑ لگائی کیونکہ وہ کسی سی صورت میں لیٹ نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

روزانہ وہ عدیل صاحب کے ساتھ یونی جایا کرتی تھی لیکن آج انہیں آفس کے کسی کام کی بدولت جلدی جانا پڑ گیا اور فہام کے آفس کا ٹائم بھی جلدی کا تھا تبھی اس نے آج جازم کے ساتھ جانا تھا۔۔۔

جازم نے اسے یونی اتارتے بائیک کالج کی جانب بڑھا لی مفرہ نے وقت پہ پہنچ جانے پر بے ساختہ تشکر بھرا سانس خارج کیا۔۔۔۔

"شکر تم آگئی جلدی چلو اس سے پہلے سر کلاس میں داخل نہ ہونے دیں۔۔۔"

وہ دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی رابی کی تلاش میں نگاہیں گھما رہی تھی لیکن اسے اپنی جانب آتا دیکھ مسکرا دی مگر اس کے گھور کر بولنے پر وہ منہ بنا گئی۔۔۔۔

"آج جازم کے ساتھ آئی ہوں پاپا نے کسی کام سے جانا تھا۔۔۔۔"

وہ کندھے اچکا کر بولتی اس کے ساتھ ہی قدم ملانے لگی ان کا رخ کمپیوٹر لیب کی جانب تھا۔۔۔

"تو فہام بھائی کے ساتھ آتی نہ موقع بھی تھا اور دستور بھی۔۔۔۔"

وہ شرارت آمیز لہجے میں اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ٹکرا کر بولی اس کی بات پہ مفرہ نے ایک زبردست گھوری سے نوازا۔۔۔۔

"میں تمہیں ہزار بار کہہ چکی ہوں میرے ساتھ ایسی باتیں مت کیا کرو مجھے بلکل بھی دلچسپی نہیں ہے ہاں میں انہیں پسند کرتی ہوں ان کے علاوہ کسی کو بھی سوچنے کا تصور نہیں کر سکتی کیونکہ بچپن سے ان کا نام ہی اپنے نام سے جڑا دیکھا ہے لیکن شادی سے پہلے کی ملاقاتوں کی مجھے بلکل بھی خواہش نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ دھیمی آواز میں اسے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولی تو رابی نے کندھے اچکا دیے۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ فلحال اس سے بحث کا کوئی فائدہ نہیں تبھی اس کا دھیان دوسری باتوں کی سمت کر لیا۔۔۔

انہی باتوں کے دوران وہ لیب میں پہنچ گئی اور اپنی اپنی نشست سنبھالی۔۔۔۔

مفرہ اپنے وجود پہ کسی کی نفرت بھری نظریں محسوس کر سکتی تھی لیکن بے نیازی سے اپنے کام میں مصروف رہی کیونکہ یہ روز کا معمول تھا کہ کوئی نہ کوئی آکر اس کے نقاب پہ چوٹ کر کے اس کی ذات بے مول کر جایا کرتا تھا۔۔۔

مگراس نے ہمت نہیں ہاری بلکہ اسی کو اپنی مضبوطی بنالیا اب یہی چیزاسے ایک عجیب سی تقویت بخشتی تھی ہاں کبھی کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹتے ہی وہ رو پڑتی تھی لیکن صرف اپنے اللہ کے سامنے۔۔۔

"نیند سے جاگ جاؤاورادھر دھیان دو۔۔۔"

رابی اسے مسلسل سوچوں میں گم دیکھ کر اسے ٹھوکا مارتے تنک کر سرگوشی میں بولی تو ہڑبڑا کر ہوش میں آئی اور سب کو اپنے کام میں مصروف دیکھ کر خجل سی ہوگئی تبھی اپنا دھیان مکمل طور پر اپنے سامنے رکھے کمپیوٹر کی سمت کر لیا۔۔۔

"اف آج تو سر نے انگلیاں ہی تڑوادی ہیں۔۔۔"

رابی مسلسل اپنی انگلیاں دباتے ہوئے سر نعیم کو لعن طعن کرنے میں مصروف تھی مفرہ اسے دیکھتے کھل کر ہنس دی۔۔۔

ان دونوں کا رخ اب کیفے کی جانب تھا۔۔۔

"ہیلو بیوٹیفل لیڈیز۔۔۔"

وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف کیفے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ وہاج شیرازی ان کے راہ میں حائل ہو کر لوفرانہ انداز میں بولا مفرہ نے گہری سانس بھرتے مشکل غصہ ضبط کیا اور ایک کڑی نگاہ اس پہ ڈالی جبکہ اس نے اس کی دیدہ دلیری سے آنکھیں دکھانے پر ستائشی انداز میں دونوں آبرو اچکائے۔۔۔

"مفرہ چلو ہم کیفے جارہے تھے۔۔"

رابی نے اسے نظرانداز کرتے مفرہ کا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر چلنے لگی مگر وہ پھر سے اپنے دونوں بازو سینے پہ باندھتا اس کی نقاب مین چھپی آنکھوں میں آنکھیں ڈال گیا۔۔۔۔

مفرہ کو بے ساختہ ان آنکھوں سے آگ نکلتی محسوس ہوئی ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑنے لگے لیکن وہ پھر بھی ڈٹی رہی اور اس کے چہرے پہ تنفر بھری نگاہ ڈالی۔۔۔

وہاج شیرازی یونی کا سب سے بگڑا ہوا انسان جس کا مشغلہ ہر آتی جاتی لڑکی کو اپنی باتوں اور حرکتوں سے زچ کرنا تھا لیکن بہت سی لڑکیاں اس کی شخصیت سے مرعوب بھی تھی اور اس پہ اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار تھی۔۔۔۔

سرخ و سپید رنگت ہلکی براؤن آنکھیں بھورے بال جنہیں کبھی بھی سنوارنے کی زحمت نہیں کی گئی وہ کہی سے بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں تھا

لیکن پھر بھی مفرہ کو وہ نہایت ذہر لگتا تھا جس کی آنکھوں میں ہر وقت شیطانیت ٹپکتی رہتی تھی۔۔۔۔

کئی مرتبہ اس کی شکایت آفس میں جا چکی تھی لیکن یونی کی انتظامیہ بھی اس کے خلاف کوئی بھی ایکشن لینے سے ڈرتی تھی وجہ وہ ایک مشہور سیاستدان کی بگڑی ہوئی اولاد تھی۔۔۔۔

"ارے ایک ملاقات ہمارے نام بھی لکھ دو ڈارلنگ ہم آپ کو بلکل مایوس نہیں کریں گے۔۔۔"

وہ گردن میں لٹکتی چین کو انگلی میں گھماتے ہوئے خباثت سے بولا تو مفرہ کے بڑھتے قدم بے ساختہ زمین پہ ہی جم گئے۔۔۔

دل کی دھڑکن سست پڑ گئی۔۔۔

"آپ اپنی زبان کو لگام دیں نہیں تو جو میں کروں گی وہ بلکل قابلِ قبول نہیں ہو گا آپ کیلیے۔۔۔"

وہ کٹیلے لہجے میں انگلی اٹھاتے اسے باور کراتے ہوئے بولی آنکھوں سے نفرت ہی نفرت جھلک رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پہ وہاج کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں پڑی لیکن یکدم کچھ سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔۔۔

"کچھ کریں تو سہی ہم انتظار میں کھڑے ہیں۔۔۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے اپنے دوست کے ساتھ ہاتھ مارتا قہقہہ لگاتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی انگوٹھے سے اپنا نچلا لب سہلایا۔۔۔۔

اس کی حرکت پہ وہ بیزاری سے رخ بدل گئی اور ساتھ ہی رابی کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ بھی غیر محسوس انداز میں سر جھٹکتی اس کا ہاتھ تھامتی آگے کی طرف بڑھ گئی لیکن اس شخص نے آج صبر آزمانے کی ٹھان لی تھی۔۔۔

"اس لبادے کے پیچھے جو چہرہ ہے نہ وہ میں اچھے سے دیکھ سکتا ہوں میری نظریں ہر جگہ کا معائنہ کرتی ہیں بے بی اور میں جانتا ہوں اندر ہی اندر تم بھی میری قربت میری توجہ کیلیے ترس رہی ہو۔۔"

وہ اس کی جانب جھکتا سرگوشیانہ انداز میں رازداری سے بولا اسے اپنی جانب جھکا دیکھ وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہوئی جیسے وہ کوئی اچھوت ہو۔۔۔

اس کی یہ حرکت وہاج کی نظروں سے مخفی نہ رہ سکی تبھی اسے آگ لگانے کو کافی تھی آنکھوں سے شعلے بھڑکنے لگے لہورنگ آنکھیں اسی پر جمی تھی

اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر مفرہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔

مٹھیاں بھینچتے اپنے اشتعال پر مشکل قابو پایا

اور جب دوبارہ بولا تو اس کا رخ اب رابی کی جانب تھا۔۔۔

جس کا غصہ عروج پہ تھا اور نفرت بھری آنکھیں اسی کی جانب تھی۔۔۔

"جس دن بھی آؤ بس اپنی اس دوست کو ساتھ لے آنا سچ میں آئٹم ہے پوری۔۔"

وہ قہقہہ لگاتا اس کے وجود پہ تفصیلی نگاہ ڈال کر خباثت سے بولا رابی نے ایک نظر اپنے حلیے پہ ڈال کر اپنا آپ غیر محسوس انداز مین مفرہ کے پیچھے چھپانا چاہا لیکن یکدم کچھ سوچتے غصے سے دانت پیستی بازو چڑھاتی اس تک آئی اور مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہاج کی آنکھوں میں اس کی حرکت پہ تحیر سمٹ آیا۔۔۔۔

"اچھا ایک بات بتاؤ۔۔۔ "

رابی سوچنے والے انداز میں بولی تو وہاج سے ہنستے ہوئے اپنے دوستوں کی جانب دیکھا جیسے انہیں باور کروانا چاہ رہا ہو کہ دیکھو ایک پھنس گئی۔۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔"

اس نے شانِ بے نیازی سے جواب دیا۔۔

"تمہاری کوئی بہن ہے کیا۔۔۔ "

وہ سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھاتی ہوئی بولی تو وہاج نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی بے تکی بات کا مطلب نہ سمجھ آیا ہو۔۔۔۔

"اوہ اچھا تم اس سے دوستی کرنا چاہو گی کیونکہ تمہیں یہ لگ رہا ہے کہ ہم دونوں میں کوئی ڈیل ہونے کے بعد میں تمہیں ایک بیوی کا درجہ دوں گا رائٹ۔۔۔ "

یکدم کچھ سوچتے وہ استہفامیہ نگاہیں اس کے چہرے کے خدوخال پہ ڈالتے مزاق اڑانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

"ارے نہیں نہیں میں تو یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ کیا اپنی گھر میں بیٹھی بہن کی بھی کیا ایسے ہی کسی کے ساتھ ڈیلز ڈن کرتے ہو۔۔۔ "

یکدم وہ تمام حدیں توڑتی اس کے سر پہ کھڑی چیختی ہوئی بولی تو اس کی بات پہ وہاج کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا لیکن راہ میں ہی مٹھی بھینچتے خود پہ قابو پایا اعصاب مکمل طور پر تن چکے تھے چہرہ شدتِ جذبات سے سرخ پڑ رہا تھا آنکھوں میں لہو سا اتر آیا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کی گردن اڑا دے جس نے یہ کہنے کی گستاخی کی تھی

مفرہ کے ہاتھ پاؤں ایسی صورتحال پہ ٹھنڈے پڑ گئے یونی کے بیچ و بیچ کھڑے ہو کر یہ سب آنے والے لمحات کا سوچتے اس کے دل کی دھڑکن سست پڑ گئی لیکن اس بات کا اختتام بھی کرنا لازمی تھا تبھی ہمت متجمع کرتی دھیمے چال چلتے اس تک آئی اور ہیزل آنکھیں اس کی براؤن آنکھوں میں گاڑھی۔۔۔۔

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو وہاج شیرازی آج کے بعد تم یا تمہارا کوئی بھی دوست میری یا میری دوست کی راہ میں حائل ہوا یا بلاوجہ ہمیں تنگ کرنے کی کوشش کی تو پھر جو تمہارے ساتھ ہو گا اس کے ذمہدار تم خود ہو گے اور ایک بات میں منہ نوچنے سے بھی باز نہیں آؤں گی۔۔۔ "

وہ سرد انداز میں اس کے اور اس کے دوستوں کی جانب اشارہ کرتے وارن کرنے والے انداز میں بولی اور ایک نظر اپنے اطراف میں ڈالی جہاں سٹوڈنس کا ہجوم جمع ہو چکا تھا۔۔۔۔

تنفر سے سر جھٹکتی وہ رابی کا ہاتھ تھامتی ہجوم کو چیرتی کیفے کی جانب چل دی۔۔۔

دل کی حالت ابھی بھی خراب تھی زبان نکال کر اپنے خشک ہونٹوں پہ پھیری اور گہرا سانس بھر کر خود پہ قابو پایا۔۔۔

وہ سب کے سامنے جتنی مرضی دیدہ دلیری ظاہر کرتی تھی تو وہ بھی ایک نازک دل کی مشرقی لڑکی جو اپنے باپ کا غرور اور اپنے گھر کی عزت تھی اس کا دل ابھی بھی آنے والے لمحات کا سوچ کر ڈر رہا تھا۔۔۔

"نہیں اللہ پاک کچھ غلط نہیں ہونے دیں گے۔۔۔"

وہ ایک طویل سانس بھرتے اپنے آپ کو پر سکون کرتے ہوئے دل ہی دل میں بولی۔۔

"یہ چڑیا ایسے ہاتھ نہیں لگے گی اس کیلیے تو اب میرے پاس ایک خاص ڈوز ہے۔۔۔ "

وہ شیطانیت بھری نظریں اس کے وجود پہ ٹکاتے ہوئے بولا جو کیفے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

وہاج کا دماغ تیزی سے اب اگلا لائحہ عمل طے کر رہا تھا۔۔۔۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"پتہ نہیں یہ لڑکی آخر چاہتی کیا ہے جب سے یونی سے آئی ہے یوں ہی کمرے میں بند پڑی ہے۔۔۔"

منزہ بیگم نے تفکر سے بڑبڑاتے کھانے کی ٹرے اٹھائی اور اس کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔۔

مفرہ کی یونی سے آتے ہی حالت اتنی خراب تھی کہ کسی سے بات کرنے کو بھی جی نہیں چاہ رہا تھا بس گھبراہٹ سے برا حال تھا کیونکہ وہ یہ بات جانتی تھی کہ اگر کسی نے اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ لی تو سب پوچھ پوچھ کر حالت غیر کر دیں گے تبھی سیدھا کمرے میں جاتے دروازہ لاک کر لیا۔۔۔

"مفرہ میری جان دروازہ کھولو یہ دیکھو کھانا لائی ہوں کھا لے طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔"

منزہ بیگم دروازہ پیٹتے پریشانی سے بولی تو ان کی جھنجھلاتی آواز پہ مفرہ نے خود پہ قابو پاتے دروازہ کھول دیا اور خود سائڈ ہوتے انہیں اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔

"طبیعت ٹھیک ہے نہ۔۔۔"

وہ اس کا ماتھا چھو کر تفکر سے بولی تو اس نے مسکراتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"جی ماما بس سر درد تھا ذرا سا۔۔۔"

وہ ماتھا مسلتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی اپنی توجہ کھانے کی ٹرے کی جانب مبذول کرائی۔۔۔

"ہاں بھابھی بھی آئی تھی دیکھنے لیکن میں نے تمہارے سونے کا بتا دیا تھا فہام بھی جلدی گھر آ گیا نہ آج۔۔۔"

وہ تمام تفصیل سے اسے آگاہ کرتے ہوئے بولی تو اس نے اپنی سوچوں میں گم بغیر ان باتوں پہ غور کیے سر ہلایا۔۔۔

کسی کی قدموں کی چاپ پہ مفرہ نے جلدی سے حجاب پہنا اور کپڑے درست کرتی سیدھی ہو کر بیٹھی..

"شکر آپ نے دروازہ کھولا تین چکر میرے اوپر سے نیچے کے لگ چکے۔۔۔"

جازم کمرے میں داخل ہوتے اسے بیڈ پہ بیٹھا دیکھ منہ پھلا کر بولا ساتھ ہی لہجے میں فکر بھی جھلک رہی تھی۔۔۔

ڈھیلے ڈھالے قمیض شلوار میں وہ بیڈ سے ٹیک لگائے ریلیکس سے انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔

"ہاں بس سر درد تھا تم بتاؤ اسائمنٹ جمع کروا دی۔۔۔"

وہ کھانا کھانے کے دوران سوالیہ انداز میں بولی تو اس نے کوفت سے انکھیں گھمائی۔۔۔

"اسے چھوڑیں آپ بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا انہی کو ڈاکٹر تک لے کر گیا تھا۔۔۔"

وہ اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے بولا تو مفرہ کا کھانا کھاتا ہاتھ یکدم ساکت ہوا اور پریشانی سے نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔۔۔

"کہاں سے ہوا مطلب کیسے ہوا زیادہ تو نہیں لگی۔۔۔ "

اس نے پریشانی سے کھانا ادھورا چھوڑ کر اس کی جانب دیکھا تو جازم کا دل لیا خود پہ لعنت بھیجے بھلا اتنی جلد بازی میں بتانے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔۔۔

"ارے زیادہ کچھ نہیں ہوا بے فکر ہو کر کھانا کھائیں اگر دل کو سکون نہ آیا تو چاہے دیکھ جایئے گا اوپر آکر فہام جی کو۔۔۔ "

وہ بائیں آنکھ دباتا شرارت سے اس کا حجاب میں لپٹا چہرہ دیکھتا ہوا بولا جو اس کی بات پہ پریشانی میں بھی سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

"اوکے تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔"

وہ کھانے کی ٹرے اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی تو جازم نے بھی اس کی تلقید کی اب ان دونوں کا رخ اوپر کے پورشن کی جانب تھا۔۔۔۔

مفرہ کا دل اس کا سامنے کا سوچ کر ہاتھوں میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

"چلیں میں چلتا ہوں یو بوتھ ٹیک یور ٹائم۔۔۔۔"

وہ مفرہ کو کمرے میں چھوڑتا ہاتھ ہلاتا باہر نکل گیا تو اس نے گھبرا کر جازم کی جانب دیکھا جو کمرے سے باہر جا چکا تھا۔۔۔۔

اس نے جھجھکتے ہوئے نگاہ فہام کی جانب اٹھائی تو وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اسی کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا اس کی نظروں میں ایسی تپش تھی کہ اس نے گھبرا کر پلکوں کی چلمل گرالی۔۔۔۔۔

"کیسے ہیں آپ۔۔۔۔"

اس نے انگلیاں چٹخاتے بات کا آغاز کیا پتہ نہیں کیوں اس کے سامنے حالت غیر ہونا شروع ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

"آپ ہمارے دیدار کو آئیں ہیں اب بتائیں کیسا ہو سکتا ہوں۔۔۔۔"

وہ اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں رکھتا ہوا بولا جو ہمیشہ کی طرح پرنٹڈ لان کی ڈھیلی سی قمیض شلوار میں ملبوس تھی ساتھ ڈوپٹے کے ہالے میں مزین اس کا چہرہ اس کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے فوراً سے پہلے نظریں اس کے چہرے سے ہٹائی۔۔۔

"وہ جازم نے بتایا آپ کا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا۔۔۔"

وہ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے نظریں ارد گرد دوڑاتے ہوئے کنفیوز سی بولی۔۔۔۔

"ہاں اب بہتر ہوں بس پاؤں پہ شاید زیادہ لگ گئی ہے تم بیٹھو نہ کھڑی کیوں ہوئی ہو۔۔۔ "

اس نے اسے جواب دیتے اسے بیڈ کی جانب متوجہ کیا تو وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے جھجھکتے ہوئے ایک سائیڈ پہ رکھی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔

"یار تم تو ایسے شرما رہی ہو جیسے میں کوئی غیر ہوں اب تم بیڈ پہ بھی بیٹھ سکتی تھی میں نے تمہیں کھا تھوڑی جانا تھا۔۔۔"

وہ اس کی حرکت کا برا مناتے ہوئے بولا تو مفرہ نے نظریں جھکاتے کوئی جواب نہ دینا ہی بہتر سمجھا بس چور نگاہوں سے کمرے کا جائزہ لیتی رہی۔۔۔

اسے آج تک یہ بات سمجھ نہیں آتی تھی کہ جب فہام اس کی عادت سے واقف ہے پھر بار بار ایک ہی بات دہرانے کا مقصد۔۔۔۔۔

"نہیں میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔ "

وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولی تو فہام بھی سب کچھ بھلائے اس کے گال پہ موجود اس کے پر کشش گھڑے کو دیکھ کر مسکرادیا جو اس کے مسکرانے پر پوری آب وتاب سے اس کے چہرے کی شان کو بڑھا رہا تھا۔۔۔

"یونی کیسی جارہی ہے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوتا پڑھائی کو لے کر۔۔۔۔۔"

وہ سرعت سے نظریں چراتے موبائل پہ آنے والے نوٹیفیکیشن کی سمت متوجہ ہوا اور ساتھ ہی ذرا سی نظریں اٹھا کر اسے سے سوال کیا۔۔۔

"جی سب ٹھیک ہے اچھا اب میں چلتی ہوں کافی دیر ہوگئی ہے۔۔۔"

اس سے کوئی بات نہ بن پائی تو گھڑی پہ ایک نظر ڈالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

ویسے بھی اس کی خاموش نظریں جیسے مفرہ کے چہرے کا طواف کررہی تھی وہ اس کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہیں تھا تبھی کنفیوز سی وہاں سے جانے کیلیے پر تولنے لگی۔۔۔۔

"ابھی تمہیں آئے پانچ منٹ بھی پورے نہیں ہوئے۔۔۔"

وہ منہ پھلا کر شکوہ کرنے والے انداز میں بولا تو وہ خجل سی ہوگئی۔۔۔

"ماما نیچے اکیلی ہے آپ جانتے ہیں میں انہیں اکیلا نہیں چھوڑتی ہوں آپ سے خیریت دریافت کرنی تھی بس اب چلتی ہوں۔۔۔"

وہ دھیمے مضبوط لہجے میں اسے ایک نظر دیکھ کر بولی تو اس نے گویا بات سمجھتے سر ہلایا مفرہ نے اس کی رضامندی جانتے ہی وہاں سے دوڑ لگادی اور باہر نکلتے ہی اپنی شور مچاتی دھڑکنوں کو سنبھالنا چاہا تبھی گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔

"ارے کیا میراتھون میں حصہ لیا تھا کیا جو اتنی بری طرح سانس پھولی ہوئی ہے۔۔۔۔"

جازم جو کچن کی طرف جا رہا تھا مفرہ کو دیوار کے ساتھ لگا دیکھ حیرانگی سے اس کی سمت بڑھا جو گہرے سانس بھر رہی تھی لیکن بات سمجھتے چہرے پہ معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی تبھی چہرے پہ شرارتی مسکراہٹ لیے بولا اس کے اچانک بر آمد ہونے پر مفرہ گھبرا گئی اور اس کے کسرتی بازو پہ زوردار چٹکی بھری۔۔۔

"کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے لیکن تمہیں کیا پتہ کہ وہ کیا ہوتی ہے۔۔۔۔"

وہ اسے شرم دلاتے ہوئے بولی لیکن وہ اس کی بات پہ بے نیازی سے کندھے اچکا گیا جیسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو اس کی ہٹ دھرمی پہ مفرہ تاسف سے نفی میں سر ہلا کے رہ گئی تبھی بات کا رخ بدل ڈالا۔۔۔

"کالج میں لاسٹ ڈے کب ہے تمہارا۔۔۔"

مفرہ نے اس کے ساتھ قدم ملاتے آنکھیں سوالیہ انداز میں اٹھائی۔۔۔

"بس پرسوں آخری دن ہے اس کے بعد یونی اور وہ کر کے جاب اور پھر فائنلی شادی۔۔۔۔"

وہ مذاق کرنے کے موڈ میں تھا تبھی شرارت سے دائیں آنکھ دباتا ہوا بولا تو مفرہ کا اس کی بات پہ حیرت کی زیادتی سے منہ کھل گیا۔۔۔

"پتہ نہیں کن بے شرموں سے پالا پڑ گیا ہے اور تم زیادہ ہی جلدی نہیں تمہیں شادی رچانے کی۔۔۔"

وہ پہلی بات بڑبڑانے والے انداز میں جبکہ دوسری بات پہ اس پہ طنز کرتے ہوئے ہاتھ نچا کر بولی۔۔۔

جو جازم کے تیز کانوں سے مخفی نہ رہ سکی تبھی چہرہ جھکائے دبا دبا سا مسکرا دیا۔۔۔۔

"کیا کوئی پسند کر رکھی ہے۔۔۔"

یکدم وہ سب بھلائے آنکھوں میں اشتیاق لیے بولی۔۔۔

"توبہ ہے یار میں نے مذاق کیا ہے آپ تو ہر بات پہ سنجیدہ ہی ہو جاتی ہیں۔۔۔۔"

وہ باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتا ہوا بولا۔۔۔

انہی باتوں کے دوران وہ دونوں زینے اترتے نیچے والے پورشن میں آ چکے تھے۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے پھر تم جہاں جارہے تھے جاؤ میں بھی کمرے میں جارہی۔۔۔ "

وہ اس کے بال بکھیرتے ہوئے مسکراتے لہجے میں بولی تو وہ اس کی حرکت پہ دھیما سا قہقہہ لگا لیا۔۔۔

"یار میں کوئی بچہ تھوڑی ہوں جو آپ یہ کرتی ہیں۔۔۔"

وہ ناراضگی سے آنکھیں گھماتے بولا ساتھ ہی ماتھے پہ بکھرے بال ہاتھوں سے سنوارے جیسے اس کی حرکت بلکل بھی پسند نہ آئی ہو۔۔۔۔۔

"جتنے بھی لمبے ہو جاؤ لیکن رہو گے تو مجھ سے چھوٹے ہی نہ۔۔۔"

وہ اس کے لمبے چوڑے وجود کو نشانہ بناتے ہوئے بولی کیونکہ وہ خود بھی اس کے کندھے کے نیچے تک آتی تھی۔۔۔۔

اب تو باقاعدہ اس نے جم بھی جوائن کر لی تھی تبھی جسامت سے بھی بڑا بڑا لگتا تھا۔۔

"بونے لوگ۔۔۔"

وہ موقع کی مناسبت کے لحاظ سے اسے تیلی لگاتے مزید سلگا کر قہقہہ لگا گیا تو وہ ہمیشہ کی طرح اس کی حرکت پہ تپ گئی تبھی دانت پیستے ہوئے اس کی جانب بڑھی مگر وہ وہاں سے بھاگتا بیرونی دروازہ عبور کر گیا مفرہ نے بھی اسے غصے سے ایک نظر دیکھ کر اپنے کمرے کی راہ لی کیونکہ منزہ بیگم یقیناً اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی تبھی ان کی آوازوں کی سمت بھی متوجہ نہیں ہوئی تھی اس نے بھی انہیں تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔۔

"مفرہ جاگ جاؤ یونی کیلیے دیر ہو رہی ہے تمہیں۔۔۔ "

منزہ بیگم جو کافی دیر سے اس کے اٹھنے کا انتظار کر رہی تھی اسے جاگتا نہ دیکھ خود ہی اس کے کمرے میں چلی آئی تبھی کھڑکیوں کے پردے ہٹاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

پردے ہٹانے سے چھن سے دھوپ اس کے چہرے پر پڑی تو اس کی نیند میں خلل ڈالا لیکن وہ منہ بنا کر کروٹ بدل گئی منزہ بیگم نے گہری سانس بھرتے مشکل اپنے اشتعال پر قابو پایا اور مفرہ کی جانب دیکھا بیڈ پہ کروٹ بدلے پر سکون نیند سو رہی تھی

پہلے تو اسے سوتا دیکھ بے ساختہ خیال آیا کہ اسے سویا رہنے دیں لیکن پھر اس کے یونی جانے کا سوچتے کندھا ہلا کر اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا۔۔۔۔

"کیا ہے ماما سونے دیں نہ اتنی پر سکون نیند آئی ہے اتنے عرصے بعد۔۔۔۔"

وہ غنودگی کی حالت میں بولی تو منزہ بیگم کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"ارے کیا ہوا یہ میری جان اٹھی نہیں ابھی تک یونی نہیں جانا کیا کم سے کم مجھے تو اطلاع دے دیا کرو تا کہ میں دیری نہ کیا کرو۔۔۔۔ "

عدیل صاحب اس کے سرہانے بیٹھتے اس کے گھنے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولے تو وہ منہ بنا کر ان کی گود میں چہرہ چھپا گئی۔۔۔۔

"پاپا آج چھٹی پلیز کچھ بھی ضروری نہیں ہے آج۔۔۔۔"

وہ ذرا سی آنکھیں وا کر کے بولی کہ کہی نیند ہی نہ اڑ جائے۔۔۔۔

اس کی بات پہ عدیل صاحب نے ہاں میں سر ہلایا اور اس کا سر تکیے پہ رکھا جوان کی گود میں ہی سر رکھے سو چکی تھی ماتھے پہ شفقت بھرا بوسہ دیتے وہ منزہ بیگم کو لیے کمرے سے باہر آ گئے۔۔۔۔

ان کے کمرے سے نکلتے ہی مفرہ نے آنکھیں کھول کر طائرانہ نظر کمرے میں دوڑائی اور سکون بھرا سانس لیا۔۔۔۔

"شکر پاپا نے ضد نہیں کی بس اب کل تک تھوڑا معاملہ ٹھنڈا ہو جائے گا پھر جاؤں گی یونی۔۔۔ "

اس نے اپنے نچلے لب کو کچلتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

وہ وہاج والے واقع سے دل ہی دل میں ڈر چکی تھی اور اسے یہ بھی اندازہ تھا کہ وہ کچھ بھی غلط کرنے سے گریز نہیں کریں گا تبھی بہت سوچنے کے بعد دل ہی دل میں یونی سے چھٹی کا تہیہ کر لیا تا کہ اس کے جانے سے معاملہ زیادہ نہ بگڑ جائے اسے امید تھی کہ ایک دو دنوں میں اس معاملے کو بھی ہمیشہ کی طرح رفع دفع کر دیا جائے گا۔۔۔۔

وہ آنکھیں میچتے دل ہی دل میں اللہ سے دعا گو تھی کہ جلد از جلد یہ معاملہ حل ہو جائے۔۔۔۔

"اب سو جاتی ہوں ماما نے دیکھ لیا تو جھڑکیاں سننے کو ملی ہے۔۔۔۔ "

وہ بڑبڑانے والے انداز میں اپنے آپ کو کوستے ہوئے بولی ساتھ ہی بستر پہ چت لیٹ کر ایک نظر موبائل پہ ڈالی جہاں رابی کا نام جگمگا رہا تھا یقیناً وہ یونی پہنچ چکی ہو گی اور اس کی غیر حاضری کی وجہ جاننا چاہ رہی تھی لیکن مفرہ کا فلحال بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ فون سائیلنٹ پہ لگاتی دوسری طرف کروٹ بدل گئی۔۔۔۔

اس کے آنکھیں بند کرنے کی دیر تھی کہ نیند نے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔۔۔

دوبارہ جب اس کی آنکھ کھلی تو انگڑائی لیتے کسلمندی سے ایک نظر گھڑی پہ ڈالی جو پورے بارہ بجا رہی تھی اس کی نیند بھک سے اڑی۔۔۔۔

"اففف ماما نے بھی جگایا اتنی دیر سوتی رہی۔۔۔۔ "

وہ جلد بازی میں چپل پیروں میں اڑستی واشروم کی جانب بڑھ گئی منہ پہ پانی کے چھپاکے مارتے تولیہ سے چہرہ صاف کرتے باہر آئی۔۔۔۔۔

ایک نظر اپنے حلیے پہ ڈالتے ڈوپٹہ کو سر پہ طریقے سے اوڑھ لیا اور اپنا موبائل اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔

منزہ بیگم صوفے پہ بیٹھی سبزی کاٹنے میں مصروف تھی نازیہ بیگم بھی پاس ہی بیٹھی ان سے باتوں میں مصروف تھی یکدم اسے شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔۔

"ناجانے تائی امی کیا سوچ رہی ہوگی میرے بارے میں۔۔۔۔"

وہ انگلی دانتوں تلے دباتی خود کو لعن طعن کرتے ہوئے آگے بڑھی اور ان تک پہنچ کر سلام کیا۔۔۔۔

"ہوگئی نیند پوری میری بیٹی کی۔۔۔۔"

نازیہ بیگم اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

مفرہ کے ہوتے ان کو کبھی بھی بیٹی کی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی وہ شروع سے ہی اسے بہو سے زیادہ بیٹی مانتی تھی اور اس کے پیار میں بھی کوئی کمی نہیں آنے دیتی تھی۔۔۔۔۔

"جی بس وہ وقت کا پتہ ہی نہیں چلا اتنی دیر سوگئی۔۔۔۔

وہ شرمندگی سے چہرہ جھکاتے بولی تو اس کی بات پہ وہ دونوں کھل کر ہنس دی۔۔۔۔

"اچھا مجھے یہ تو بتائے میری بیٹی کہ جاگ کر آپ نے کیا کرنا تھا کھانا تو آپ کو بنانا آتا نہیں نا یہ سبزی کاٹنے میں آپ کو مہارت حاصل ہے۔۔۔۔۔ "

وہ آنکھیں چھوٹی کیے مسکراہٹ دبا کر بولی تو مفرہ خجل سی ہو گئی۔۔۔۔

منزہ بیگم بھی ہنستے ہوئے وہاں سے اٹھ کر کچن کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

"ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں جب میرے پاس دو دو مائیں ہیں تو پھر میں کیا کچن میں کام کرتی اچھی لگوں گی۔۔۔۔"

یکدم وہ گردن اکڑا کر بولی تو نازیہ بیگم اس کی اس ادا پہ نہال ہی ہو گئی تبھی آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوم لیا تو مفرہ جھینپ کر ان کے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔۔۔

منزہ بیگم نے دونوں کو ایک نظر دیکھتے بے ساختہ اپنے اللہ کا شکر ادا کیا اور تشکر بھرا سانس خارج کیا۔۔۔۔۔

"یہاں بیٹیاں کہتی ہیں کہ بیٹیوں کے ہوتے ماؤں کو کچن میں قدم رکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور ہماری بیٹی انوکھی وہ کہہ رہی ہے کہ ماؤں کے ہوتے ہوئے بیٹیوں کو کام نہیں کرنا چاہیے واہ میری بیٹی کی کوئی کل سیدھی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

وہ اس کی بات پہ طنز کے تیر نچھاور کرتے ہوئے بولی تو مفرہ نے ناراض نگاہوں سے ان کی سمت دیکھا اور بچوں کی طرح منہ لٹکا کر شکایت لگانے والے انداز میں نازیہ بیگم کی سمت دیکھا۔۔۔۔

"ارے میری بیٹی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی سے اسے گھر کے جھمیلوں میں ڈالنے کی جب سر پہ پڑتی ہے تو خود ہی بندہ سب کچھ سیکھ جاتا ہے۔۔۔۔۔"

وہ اس کے حجاب میں ڈھکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تو منزہ بیگم کو اچانک کچھ یاد آیا۔۔۔۔

"جاؤ مفرہ تیل لے کر آؤ تمہارے سر کی مالش کر دو کافی دن ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔"

منزہ بیگم صوفے پہ بیٹھتی اسے رعب سے بولی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ نرمی سے اس کیلیے کبھی نہیں مانے گی۔۔۔۔۔

"نو ماما میں نے اسلیے چھٹی نہیں کی یونی سے۔۔۔۔"

وہ اپنا حجاب پکڑتے ہوئے بولی جیسے ابھی کوئی چھین کر بالوں میں تیل لگا دے گا لیکن ان کی گھورتی نظروں پہ روہانسی ہوتی پیر پٹختے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

نازیہ بیگم اور منزہ بیگم اس کی حرکات کو نوٹ کرتے مسکرا دیے۔۔۔۔۔

"چلو نیچے قالین پہ بیٹھ جاؤ۔۔۔۔"

وہ اپنی ٹانگیں تھوڑی سی کھولتی اس کے درمیان میں جگہ بناتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی اس کے سر سے حجاب اتارا۔۔۔۔۔

حجاب کھولتے ہی اس کے بھورے لمبے گھنے بال کسی آبشار کی طرح اس کی کمر کو ڈھانپ گئے۔۔۔۔۔

"ماشااللہ بال تو مزید لمبے ہو گئے ہیں۔۔۔۔ "

نازیہ بیگم اس کے بالوں کی نظر اتارتے ہوئے بولی تو منزہ بیگم مسکرا کر اس کے بالوں کی مساج کرنے لگی اپنے بالوں میں ان کی انگلیوں محسوس کر کے اس نے سکون سے آنکھیں موندلی۔۔۔۔

تیل لگانے سے وہ جتنا مرضی اکتاتی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ جو سکون اس کی ماں کے ہاتھوں میں ہے وہ کسی میں نہیں۔۔۔۔

گیٹ کی بیل کے ساتھ ہی بائیک کے ہارن پہ مفرہ نے فوراً سے پہلے اپنے سر کو حجاب سے ڈھانپا اور جازم کو اندر آتا دیکھ مسکرا دی۔۔۔۔۔

"کیا یہاں پہ تیل سیشن چل رہا ہے۔۔۔۔"

وہ مفرہ کو چڑاتے ہوئے بولا اور حسب عادت وہ چڑ بھی گئی کیونکہ ان سب کو اس کی تیل سے الرجی کا علم تھا کہ وہ تیل سے کتنا خار کھاتی ہے۔۔۔۔"

تبھی اس کے موبائل کی رنگ ٹون سے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

موبائل پہ رابی کا نام جگمگاتا دیکھ اس نے موبائل کان سے لگاتے اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔۔۔

"کہاں مر گئی تھی تم کب سے کال کر رہی تھی۔۔۔۔"

کال اٹھاتے ہی رابی اس پہ چڑھ دوڑی تو مفرہ نے بے ساختہ فون کان سے پیچھے کیا۔۔۔۔

"ارے حوصلہ کرو لڑکی میری طبیعت تھوڑی خراب تھی بس اسی لیے سب ٹھیک رہا نہ یونی میں۔۔۔۔"

وہ دوبارہ فون کان سے لگاتی تشویش ذدہ لہجے میں بولی اور اس کا اشارہ جس جانب تھا وہ رابی بخوبی سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں وہ تو ٹھیک رہا لیکن آج بھی اس کی نظروں سے عجیب سی وحشت ٹپک رہی تھی مجھے تو اکیلی انتہا کا خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

کیفے میں بیٹھا ایسے گھور رہا تھا جیسے میں اس کو مجھے گھورنے کا حق حاصل عجیب سائیکو سا انسان ہے۔۔۔۔"

رابی نے پورے دن میں جو جو محسوس کیا سارا اس کے گوش گزار دیا اس کی بات پہ مفرہ نے تفکر سے اپنا ماتھا مسلا۔۔۔۔

"اوہاں وہ لیلی تھیلا بھی تمہارا پوچھ رہی تھی نا جانے اسے کونسے کیڑے کاٹ رہے ہیں۔۔۔۔"

وہ تنفر سے سر جھٹکتے بولی تو مفرہ کی پریشانی مزید بڑھ گئی۔۔۔۔۔

"ایسا لگ رہا ہے یونی آ کر اپنے آپ کو مزید پھنسا لیا ہے۔۔۔۔"

وہ روہانسی ہو کر بولی تو رابی نے بے ساختہ اپنا سر پیٹا کہ وہ کن لوگوں کی وجہ سے اپنے آنسو ضائع کر رہی ہے۔۔۔۔

"ارے اب تم رونے مت لگ جانا کل یونی آؤ پھر کوئی جگاڑ لگاتے ہیں مل کے اور میں فون رکھ رہی اب اس سے پہلے کے مام سے کلاس لگ جائے مجھے بچانے کیلیے ڈیڈ بھی نہیں ہے وہ کسی بزنس میٹنگ کیلیے آؤٹ آف کنٹری گئے ہوئے ہیں۔۔۔۔"

وہ اسے ریلیکس کرتے ہوئے بولی اس کی باتوں کا یہ اثر ہوا کہ مفرہ وقتی نارمل ہو گئی۔۔۔۔۔

"کیا سوچا ہے پھر تم نے۔۔۔۔"

وہاج جو اپنے اپارٹمنٹ میں صوفے پہ بیٹھا سگریٹ پینے میں مصروف تھا زنانہ آواز پہ اپنے سامنے صوفے پہ بیٹھی لڑکی کی سمت متوجہ ہوا جو جینز کے ساتھ گلابی رنگ کا ٹاپ پہنے ریلیکن انداز میں ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اسی سے مخاطب تھی وہاج نے سرخ آنکھوں سے اس کا جائزہ لیا پھر یکدم قہقہہ لگا کر ہنس دیا اس کی ہنسی میں بھی وحشت ٹپک رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"کچھ خاص نہیں ابھی ایک بار اور اپنی قسمت آزمانے کا سوچا ہے کیا پتہ چڑیا مٹھی میں آ ہی جائے۔۔۔۔"

وہ خباثت سے قہقہہ لگاتے بولا۔۔۔

اس وقت وہاں صرف وہاج اور وہی لڑکی موجود تھی جس کی نظروں سے ہی اس کی مفرہ کیلیے نفرت کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔۔۔

"یہ شاید تمہارے بس کا روگ نہیں ہے۔۔۔"

وہ کندھے پہ اپنے بال جھٹکتے اسے تپانے کو بے خوف لہجے میں بولی اور اس کی توقع کے عین مطابق اس کی بات پہ وہاج نے آگے رکھا ٹیبل الٹ دیا۔۔۔۔

"یہ میرے ہی بس کی بات ہے ایک بار بس ایک بار ہاتھ لگ جائے وہ چڑیا ایسا مسلوں گا کہ کبھی دوبارہ دوسروں کی راہ میں حائل ہونے کی غلطی نہیں کرے گی۔۔۔"

وہ لہو رنگ آنکھوں سے اسے گھورتا ہوا بولا اس کی آنکھوں میں اسے حاصل کرنے کا ایک جہاں آباد تھا ماتھے کی رگیں بدترین حد تک ابھری ہوئی تھی

اس کی حالت دیکھتے وہ فتح یابی سے محفوظ انداز میں مسکرا دی۔۔۔

"آئی لائک اٹ بس اسی جوش کی ضرورت ہے تبھی ہمارا اس سے بدلہ پورا ہوگا میں وہ تھپڑ زندگی میں کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔۔"

وہ سرخ چہرے کے ساتھ چیختے ہوئے بولی تو وہاج نے اس کی بات پہ سر جھٹکا۔۔۔

"بس اب دیکھتی جاؤ کل لاسٹ ٹائم اگر میرے ساتھ آنے پہ نہ مانی نہ تو پھر انگلی ٹیڑھی کرنی پڑے گی ایسی لڑکیوں سے نفرت ہے مجھے شدید نفرت۔۔۔ "

وہ اپنی انگلی کو ٹیڑھا کرتے آنکھوں میں سرد تاثرات لیے وحشت سے بولا تو سامنے بیٹھی لڑکی بھی ایک لمحے کیلیے کانپ گئی۔۔۔

"صرف باتیں نہیں کرنی عمل بھی کرنا ہے۔۔۔۔"

وہ اس کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھتی اس کی چہرہ اپنی جانب کرتے ہوئے بولی تو وہاج نے آنکھوں میں حیوانیت لیے اس کی جانب دیکھا اور اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔۔

"پہلے تمہارے ساتھ تو عمل کر لوں۔۔۔۔"

وہ اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے بولا تو وہ لڑکی بھی اس کے پاس کھینچی چلی آئی اور اس کی شرٹ کے بٹنوں سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگی۔۔۔

جبکہ وہاج نے اس کے بالوں میں چہرہ چھپا کر گہرا سانس بھرا غیر محسوس انداز میں وہ اسے اپنے قریب ترین کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔

اور وہ لڑکی اپنی آبرو کی پرواہ کیے بغیر اس کے ہر عمل میں پیش پیش تھی۔۔۔

شیطان ان دونوں پہ غالب آچکا تھا۔۔۔۔

"تم کم سے کم مجھے بتا کے بھی چھٹی کر سکتی تھی مفرہ میں کل اکیلی سارا دن بور ہوتی رہی کبھی کوئی ضروری بات ہی کرنی ہوتی ہے انسان نے لیکن نہیں تم سوئی اپنی نیندیں پوری کرو کسی کا کیا فکر۔۔۔۔"

وہ دونوں فری لیکچر میں کیفے میں بیٹھی تھی تبھی تابی سے اس سے ناراضگی سے شکوہ کیا کرتی بھی کیوں نہ یونی میں اس کی واحد سہیلی مفری ہی تھی تو مفرہ یکدم اس کی بات پہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔۔

"اچھا خیر چھوڑو تم جانتی ہو کل کیا ہوا۔۔۔"

اچانک کچھ یاد آنے پر وہ کرسی کا رخ اس کی جانب کرتے رازداری سے بولی تو مفرہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"میں کیسے جانتی ہونگی رابی کیوں عجیب باتیں کرتی ہوں میں تو کل یونی میں ہی نہیں تھی۔۔۔"

وہ اس کی عقل پہ ماتم کرتے ہوئے بولی تو رابی نے بے ساختہ اپنا سر پیٹ ڈالا۔۔۔

"تم وہ سب چھوڑو صدا کی جھلی ہو میری بات غور سے سنو کل میں نے جو دیکھا وہ یقیناً میری نظروں کا دھوکا قطعی نہیں ہو سکتا۔۔۔"

وہ پر سوچ انداز میں بولی چہرے پہ فکر کی چھائیاں تھی مفرہ نے اس کی بات پہ کٹیلی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا تو وہ کھسیانی ہنسی ہنس دی۔۔۔۔

"ہاں کل وہ جو لیلی تھیلا نہیں ہے اسے میں نے اس لفنٹر کمینے وہاج کے ساتھ جاتے دیکھا اور سب سے حیرانگی والی بات باہوں میں باہیں ڈال کر جا رہے تھے۔۔۔"

رابی نے جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کیا اور ساتھ ہی سامنے ٹیبل پہ رکھی بوتل کی سمت متوجہ ہوئی مفرہ اس کی بات پہ جہاں کی تہاں رہ گئی فضا میں گھٹن سی محسوس ہونے لگی۔۔۔۔

"لڑکیوں کی عزت تو کانچ سی ہوتی ہے کانچ میں اگر ہلکی سی بھی دڑار آ جائے تو وہ دوبارہ جوڑا نہیں جا سکتا اسی طرح اگر عورت کی عزت پہ حرف آتا ہے تو لاکھ کوششوں کے باوجود وہ اس ظالم معاشرے میں ذلیل و رسوا ہو کر رہ جاتی ہے اپنے آپ کو بچاتے بچاتے وہ خود زخمی ہو جاتی ہے مگر یہ لڑکیاں نا جانے کیوں اپنی عزت کو خود ہی برباد کرنے پہ تلی ہوئی ہیں۔۔۔"

وہ تاسف ذدہ لہجے میں بولی لہجے میں دکھوں کا جہاں آباد تھا جبکہ اس کی بات پہ رابی نے ایک نظر اسے دیکھتے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔۔۔

"چھوڑو ہم کیوں فکر کریں ایسے لوگوں کی جو خود کی پرواہ کرنا ہی نہیں جانتے۔۔۔"

وہ اس کی گال تھتپا کر مسکراتے لہجے میں بولی مفرہ اس کی بات پہ کوشش کے باوجود بھی مسکرا نہ سکی۔۔۔

"میم کلاس میں آنے والی ہونگی چلوان سے پہلے پہنچنا ہے۔۔۔۔"

رابی بر گر کی آخری بائیٹ لیتے ہوئے اٹھتے ہوئے بولی تو مفرہ نے بھی اس کی تلقید میں کتابیں وغیرہ سمیٹ کر بیگ میں ڈالی اب ان دونوں کا رخ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی جانب تھا۔۔۔

"ناجانے کیوں مجھے اب یونی سے ہی وحشت سی ہونے لگی ہے ایسا لگتا ہے جیسے عجیب سی ویرانی ہے یہاں جتنے شوق سے میں یونی آئی تھی سارا مٹی میں ملتا نظر آرہا ہے۔۔۔۔"

وہ اداسی سے رابی سے مخاطب تھی رابی اس کی بات پہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی جس کا دماغ ایک ہی بات پہ اڑ گیا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی دونوں اپنی پشت سے آنے والی آواز پہ گردن گھمائی تو وہاج شیرازی کو دیکھ کر رابی نے کوفت سے مٹھیاں بھینچی جبکہ مفرہ کا سانس خشک ہو گیا اس کے چہرے پہ معنی خیز مسکراہٹ دیکھ کر لیکن اسے حالات کا سامنا کرنا تھا تبھی ڈٹ کر کھڑی رہی۔۔۔

"کل آپ کا دیدار ہی نصیب نہیں ہوا اس بدقسمت کو تو سوچا کہ آج جا کر مل آؤ اور خیریت دریافت کر کے آؤ یقیناً آپ کو اچھا لگے گا۔۔۔۔"

وہ سینے پہ دونوں بازو باندھتے مودبانہ انداز میں بولا تو ان دونوں نے اس کی بات کو سرے سے ہی نظر انداز کر دیا جیسے وہ کسی اور سے مخاطب ہوا۔۔۔

"اتنی اکڑ اچھی نہیں ہوتی محترمہ اور دیکھو ذرا دکھا کسے رہی ہے وہاج شیرازی کو جس کے لیے دنیا پاگل ہے جس کی ایک نظر کو لڑکیاں ترستی ہے۔۔۔۔

اور ان کی اس اکڑ کا پتہ ہے میں کیا کرتا ہوں اپنی جوتی کے نیچے مسل دیتا ہوں کہ دوبارہ چہرہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی۔۔۔۔۔"

وہ اپنے دوستوں کے ساتھ قہقہہ لگاتے بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے تنفر سے بولا۔۔۔۔۔۔

مفرہ کو مزید وہاں کھڑا ہونا ٹھیک نہیں لگا تبھی رابی کا بازو تھامتی اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی مفرہ نے تحیر سے اس کی جانب دیکھا لیکن وہ وہاج کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے کھڑی رہی۔۔۔۔۔۔

"آج اس کا کچھ تو کر کے ہی جاؤں گی۔۔۔۔"

وہ دونوں بازوؤں کے آستین چڑھاتی دانت پیستے ہوئے بولی لیکن مفرہ کی بات نے اس کے قدم جکڑ لیے۔۔۔۔

"تمہیں اللہ کا واسطہ ہے یہاں کوئی بات نہ بڑھا دینا اس کا کچھ نہیں بگڑے گا ساری بات ہم پہ آئے گی۔۔۔۔"

وہ اس کے کان میں جھکتے سرگوشیانہ لہجے میں منت کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

اس وقت ڈیپارٹمنٹ میں سب کے لیکچرز ہونے کی وجہ سے وہ سنسان تھا صرف اکا دکا لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے انہیں کسی سے غرض نہین تھا۔۔۔۔

"بے بی اونچا بولتے ہیں یہ محفل کے اداب کے خلاف ہے کہ اتنے لوگوں کی موجودگی میں ایک دوسرے کے کانوں میں پھسر پھسر کرنا۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملائے آنکھیں ٹپٹپاتے مصنوعی معصومیت سے بولا جبکہ آنکھوں میں خباثت ہی خباثت تھی۔۔۔۔

"مسٹر وہاج شیرازی میں ایک بار پہلے بھی وارن کر چکی ہوں ہمارے ساتھ لحاظ قائم رکھو اور ان اوچھے ناموں سے بلانے کی کی ہمت بھی نہ کرنا۔۔۔۔ "

مفرہ کو تو اس کا بے بی کہنا آگ ہی لگا گیا تبھی وہ اپنی نقاب سے جھانکتی ہیزل آنکھوں میں سرد پن لیے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولی تو وہ اور اس کے دوست قہقہہ لگا اٹھے۔۔۔۔

"چلو رابی۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ ایک قدم بھی مزید بڑھاتی اس کا بازو کسی مضبوط شکنجے میں تھا ایک لمحے کیلیے تو مفرہ کا دل دھڑکنا بھول گیا سانسیں مدھم پڑ گئی جبکہ چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔۔۔۔

اس نے حیرت کی زیادتی سے گردن گھمائی اور اپنا بازو وہاج کی گرفت میں دیکھ کر جی جان سے کانپی آج تک کسی غیر مرد نے اسے چھوا تک نہیں تھا اور وہ کتنے دھڑلے سے پوری یونی کے سامنے اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔۔۔

رابی کی آنکھیں بھی اس کی جرأت پہ پھٹنے والی ہو گئی جو چہرے پہ فتح لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"میری ہمت کو تو چیلنج۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا منہ پہ پڑنے والے تھپڑ سے ماحول میں سکوت چھا گیا مفرہ نے فوراً سے پہلے اس کی گرفت سے کلائی آزاد کرائی اور تنفر سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

"میری ہمت کا بھی اندازہ ہو گیا ہو گا پھر تمہیں۔۔۔۔"

وہ سارے لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے اس پہ غرائی آواز شدتِ جذبات سے باقاعدہ کانپ رہی تھی جبکہ چہرہ طیش سے سرخ اناری ہو رہا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی حرکت پہ وہاج کا چہرہ لہو چھلکانے لگا اس نے ایکدم طیش میں اس کی طرف بڑھنا چاہا لیکن اس کے دوستوں نے قابو کر لیا۔۔۔۔

آس پاس کے سارے سٹوڈنٹس بھی اس کی جرأت پہ حیرت کے بت بنے رہ گئے۔۔۔

"یو بلڈی ** تم نے میرے پہ ہاتھ اٹھایا وہاج شیرازی پہ تمہاری اتنی مجال۔۔۔"

وہ آنکھوں میں بھسم کرنے والی وحشت لیے اس پر پھنکارا ہوا بولا کنپٹی کی رگیں پھولنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

دل تو کر رہا تھا کہ اس دو ٹکے کی لڑکی کی جان لے لے اسے اپنا گال جلتا ہوا محسوس ہوا نفرت نئے سرے سے عود آئی تو رابی کو باقاعدہ کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔۔۔

مفرہ نے تو باقاعدہ کپکپانا شروع کر دیا آنکھوں میں نمی سی تیرنے لگی اس کی حرکت کا سوچتے دل کیا پھوٹ پھوٹ کر رو ئے۔۔۔۔

تبھی اس کی نظر دور کھڑی لیلی پہ پڑی جو اس سارے معاملے کو آرام سے بینچ پہ بیٹھ کر انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

"یہ یہاں کیا ہو رہا ہے آپ دونوں میرے ساتھ ڈین آفس میں چلیے۔۔۔"

وہاں کے پروفیسر ادھر کے سنگین حالات کا ملاحظہ کرتے تقریباً دھاڑ کر ان دونوں سے مخاطب ہوئے۔۔۔

"سر چھوڑیں یہ میلوڈرامہ روز کا چلتا ہے۔۔۔"

پاس کھڑا ایک سینئر نے کندھے اچکاتے قیاس آرائی کی تو پروفیسر کی غصیلی نگاہ سے وہ خجل سا ہو گیا۔۔۔۔

وہاج سر جھٹکتا ایک کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالتا ان کے پیچھے چل دیا آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ مفرہ کو وارننگ دینا نہ بھولا جبکہ مفرہ نے رابی کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا جس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی۔۔۔۔۔۔

مفرہ اپنا بیگ سنبھالتی تمام سرگوشیوں کو نظر انداز کرتی ڈین آفس کی سمت بڑھ گئی۔۔۔۔۔

"مفرہ آپ نے ان پہ ہاتھ کیوں اٹھایا۔۔۔۔ "

وہ کڑی نظریں ان دونوں پہ جمائے بولے تو مفرہ کی آنکھوں میں نمی آگئی جو پروفیسر کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکی تبھی اب کی بار نرمی سے بولے۔۔۔۔۔

"سر انہوں نے پہلے غلط طریقے سے میرا ہاتھ پکڑنے کی جرأت کی تھی میرا ہاتھ اس کے بعد اٹھا تھا۔۔۔۔"

وہ اپنی سسکیاں دباتی نظریں جھکائے مجرمانہ انداز میں بولی تو انہوں نے ایک غصیلی نگاہ بے نیازی سے صوفے پہ بیٹھے دیواروں پہ لگی پینٹنگ گھورنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

اس کی حرکتوں سے وہ اچھی طرح واقف تھے

انہوں نے دونوں سے کچھ سوالات پوچھتے انہیں آفس سے جانے کی اجازت دی۔۔۔۔۔

"یہ بلکل ٹھیک نہیں ہے کوئی فیصلہ بروقت لینا ہی ہوگا ورنہ حالات زیادہ سنگین ہو جائیں گے۔۔۔۔"

وہ پرسوچ انداز میں بڑبڑاتے ہوئے بولے اب انہیں صرف پرنسپل کا انتظار تھا جو کسی ضروری کام کی بدولت لیٹ آنے والے تھے تاکہ وہاج شیرازی کے خلاف کوئی سخت ایکشن لیا جائے۔۔۔۔

"میں چلتی ہوں رابی پاپا آ گئے ہونگے۔۔۔۔ "

وہ اپنی سرخ ہیزل آنکھیں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جو مسلسل رونے کی بدولت سوجھ گئی تھی

رابی کے دل کو بے ساختہ دکھ سا لگا لیکن اس وقت کوئی بات کرنا بہتر نہ لگا وہ دونوں ایک ساتھ قدم ملاتی بیرونی گیٹ کے جانب چل دی۔۔۔۔

مفرہ کو ابھی ابھی اپنی کلائی پہ جھلستا ہوا لمس محسوس ہو رہا تھا جو اسے چیخ چیخ کر رونے پہ مجبور کر رہا تھا۔۔۔

گھر پہنچتے ہی وہ بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں بند ہو گئی منزہ بیگم کسی کام کی بدولت اوپر والے پورشن میں تھی تبھی کوئی بھی اس کی حرکت پہ توجہ نہ دے سکا۔۔۔۔

واشروم میں جا کر وہ عبایا سمیت شاور کے نیچے جا کھڑی ہوئی اور اپنے بازو کو بے دردی سے رگڑنا شروع کر دیا جیسے اس کی سلگتے لمس کو اپنے بازو سے مٹانا چاہتی ہو آنکھوں سے آنسو لڑیوں کی صورت میں بہ رہے تھے مسلسل رونے سے آنکھوں میں اب درد ہونے لگا تھا تبھی الماری سے آرام دہ کھلا کرتا قمیض شلوار نکال کے پہنتی نماز کیلیے کھڑی ہو گئی کیونکہ اس کے مطابق اپنے آپ کو سکون پہنچانے کا واحد ذریعہ تھا۔۔۔

نماز کے دوران بھی آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے دعا کیلیے ہاتھ اٹھاتے ہی منہ سے ایک سسکی نکلی۔۔۔۔

"اللہ پاک اس وحشی سے میری عزت کی حفاظت فرمانا مجھے اس کی آنکھیں کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے اس کی آنکھوں سے چھلکتی شیطانیت سے خوف اور عجیب سی کراہیت آتی ہے مجھے لگتا ہے کہ وہ میرا سب کچھ مجھ سے چھین کر فرار ہو جائے گا میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں اس کو اس غلط راہ سے ہٹا دو۔۔۔۔"

وہ بے بسی کی انتہا کو چھو رہی تھی تبھی سجدے کی حالت میں گڑ گڑا کر اللہ سے دعا مانگ رہی تھی

منہ پہ ہاتھ پھیرتے آنسو صاف کرتے وہ جائے نماز طے کرتی اٹھی اور اسے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتی بیڈ پہ چت لیٹ گئی لیٹتے ہی آنکھوں کے سامنے اس کی سرد آنکھیں آئی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ گئی۔۔۔۔

سانسیں مدھم چلنا شروع ہو گئی جبکہ جسم اس کے خوف سے باقاعدہ کانپنا شروع ہو گیا۔۔۔۔

اس نے گہرے سانس بھرتے اپنے اعصاب پہ قابو پایا اور کروٹ بدل گئی۔۔۔۔۔

وہ منزہ بیگم کے آنے سے پہلے سونا چاہتی تھی تاکہ اس کی سوجھی آنکھوں دیکھ کر وہ کوئی نتیجہ نہ اخذ کر لیں ان کی طبیعت کے پیشِ نظر وہ انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی بھاری ہوتی آنکھوں کو بند کرتے اپنے آپ کو پرسکون کرنا چاہا۔۔۔۔

بازو میں ہونے والی چبھن کے ہوتے اس نے مندھی مندھی آنکھیں واں کی تو دھندلی آنکھوں سے سب کو متفکر انداز میں اپنے اوپر جھکا پایا۔۔۔۔۔

سر الگ بھاری ہو رہا تھا اس نے مشکل اپنے بھاری ہوتے سر کو تھام کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بلکل بھی ہمت نہیں کر پائی۔۔۔۔

"آپ انہیں ٹائم ٹو ٹائم میڈیسن دیں اتنی ٹینشنز وہ بھی اتنی سی عمر میں کسی اچھی بات کی علامت نہیں ہے بہت کمزور ہیں یہ اوکے اب میں چلتی ہو خیال رکھیے گا۔۔۔۔ "

ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں فہام سے مخاطب ہوئی جو تشویش زدہ نظریں اسی پہ ٹکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

مسلسل رونے کی بدولت نتیجہ تیز بخار کی صورت میں نکلا تھا۔۔۔۔

"چلیں آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔۔۔۔ "

وہ مسکراتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہوا تو ڈاکٹر سر ہلا کر اس کی تلقید میں چل پڑی۔۔۔۔

"پتہ نہیں کونسی فکر کو سر پہ حاوی کر لیا ہے جو اتنا تیز بخار ہو گیا ہے۔۔۔۔"

منزہ بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی متفکر انداز میں نازیہ بیگم سے بولی۔۔۔

"تم اس کے پاس ہی بیٹھو میں کوئی ہلکی پھلکی غذا بناتی ہوں اس کیلیے۔۔۔"

وہ منزہ بیگم کو تاکید کرتی کمرے سے باہر نکل گئی اب کمرے میں صرف منزہ بیگم ہی تھی۔۔۔۔

جازم کسی ضروری کام کے بدولت اپنے کسی دوست کے ہاں گیا ہوا تھا عدیل صاحب اور وہاج صاحب آفس تھے کسی نے انہیں تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہے میری جان۔۔۔۔"

منزہ بیگم اسے مسلسل غیر مرئی نقطے پر نظریں ٹکائے دیکھ کر تشویش سے بولی۔۔۔۔

گھر بھر میں سب کی لاڈلی ہونے کی وجہ سے مفرہ کی اتنی سی کھروچ پہ ہی گھر سر پہ اٹھ جاتا تھا آج بھی طبیعت خرابی پہ سب متفکر تھے۔۔۔۔

"کچھ نہیں ماما بس ویسے ہی سر بہت بھاری بھاری سا ہو رہا ہے آنکھیں بھی درد ہو رہی ہیں۔۔۔۔"

وہ اپنی آنکھیں دباتی اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی اپنی ہی حالت سے اکتاہٹ سی ہو رہی تھی تبھی اپنی آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

"بس میرا بچہ ابھی کھانا کھاؤ گی تو جان بنے گی۔۔۔

وہ اس کے بال سنوارتی پچکارتے ہوئے بولی۔۔۔

دو گھنٹوں میں اس کا شاداب کھلکھلاتا چہرہ کیسے زردی مائل ہو گیا تھا انہوں نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوم لیا۔۔۔۔

"چچی امی ماما کچن میں بلا رہی ہے آپکو۔۔۔۔"

فہام جو کافی دیر سے ماں بیٹی کے پیار بھرے مظاہرے دیکھ آنکھوں ہی آنکھوں میں مسکرا رہا تھا سلسلہ بڑھتا دیکھ انہیں نازیہ بیگم کا پیغام دیا تو وہ سر ہلاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

مفرہ فہام کی موجودگی کمرے میں محسوس کر کے اپنے آپ میں سمٹ گئی وہ چہرہ جھکائے کنفیوز سی انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔۔

"کوئی پریشانی ہے کیا مفرہ۔۔۔۔"

وہ اس کے رائٹنگ ٹیبل کی کرسی کھینچتے بیڈ کے برابر میں لائے اسی پہ براجمان ہو گیا اور اپنائیت بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔۔۔۔

اس کے لہجے میں اثر تھا کہ اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی لیکن آنسوؤں پہ پل باندھتے۔۔۔۔بے ساختہ نفی میں سر ہلا گئی وہ چاہ کہ بھی فہام کو یونی میں پیش آنے والے واقعے کے متعلق نہ بتا سکی وہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیسا ردِ عمل ظاہر کرے گا۔۔۔۔۔

فہام بہت غور سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسکا چہرہ ہمیشہ کی طرح بے تاثر تھا۔۔۔۔۔

اس نے تسلی کے خاطر اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھنا چاہا مگر اس کا ارادہ سمجھتے مفرہ نے فورا اسے پہلے اپنا ہاتھ وہاں سے کھینچ لیا اور آنکھوں میں ناگواری لیے اسے دیکھا۔۔۔۔

"آپ دور رہ کے بھی بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔ "

وہ دھیمی آواز میں بولی لہجے میں تنبیہہ شامل تھی لیکن فہام نے وہ ہوا میں اڑا دی۔۔۔۔

"اوپلیز مفرہ ہم ایک گھر میں رہتے ہیں ہمارا بچپن ساتھ گزرا ہے ایک ساتھ پلے بڑھے ہیں کزنز ہیں اور سب سے بڑھ ہمارے درمیان رشتہ جو رشتہ قائم ہونے والا ہے تو پھر تمہیں یہ سب ناگوار کیوں گزرتا ہے۔۔۔"

کوشش کے باوجود بھی وہ اپنا لہجہ تلخ ہونے سے روک نہ پایا آنکھوں میں خفگی ناچ رہی تھی وہ تنے تنے چہرے کے ساتھ اس کے بولنے کا منتظر تھا۔۔۔

"کونسے رشتے کا ذکر کر رہے ہیں منگنی کا رشتہ میری نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہمارے درمیان کوئی محرم رشتہ قائم نہیں ہوا کہ میں آپ کی خواہش کے مطابق باہوں میں باہیں ڈال کہ گھوموں۔۔۔

اگر یہ باتیں بھی آپ پہ گراں گزرتی ہے تو مجھے معاف کردیں میں آپ کی خواہش کی تکمیل نہیں کرسکتی۔۔۔ "

اس کا پرسکون لہجہ فہام کو آگ لگانے کو کافی تھا

اس کا انداز فہام کو باور کروانے کیلیے کافی تھا کہ وہ اس کے ہر خیال کی نفی کرتی ہے۔۔۔

فہام نے اس کے بولنے پہ تیز نگاہ اس کے سراپے پہ ڈالی اور جب بولا تو لہجہ آگ کی سی تپش لیے ہوئے تھا مٹھیاں بھینچتے مشکل اپنے آپ پہ ضبط کیا۔۔۔۔

"اچھا تو محرم والا رشتہ قائم کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔ "

وہ تمسخر سے اس کے سراپے میں نظریں الجھاتے زہر خند لہجے میں بولا تو مفرہ نے اس کی بات پہ تڑپ کر اس کی سمت دیکھا چہرہ یکدم دھواں دھواں ہو گیا زیادہ بولنے کی وجہ سے سر میں درد شدت اختیار کر رہا تھا لیکن اس سب سے بے نیاز وہ اپنی ہی ہانکے جا رہا تھا۔۔۔

"پلیز میں اس وقت کسی بھی بحث کے موڈ میں نہیں ہوں میری طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتی منت بھرے لہجے میں بولی آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہنا شروع ہو گئے۔۔۔۔

فہام کو یکدم اپنی جلد بازی پہ غصہ آیا تو شرمندگی سے آن گھیرا اس نے گہری سانس بھرتے اپنے اعصاب کو نارمل کرنا چاہا۔۔۔۔

"دیکھو مفرہ میں تمہیں یہ نہیں کہہ رہا کہ فیانسی ہونے کی حیثیت سے تم نمائش بن کر میرے ساتھ گھومو بس ایک عام سی بات کی ہے کہ آج کل تو شادی سے پہلے ہی لڑکا لڑکی ایک دوسرے کے بارے میں سب کچھ جان لیتے ہیں کہ آگے جا کر انہیں کوئی مسئلہ نہ پیش آئے لیکن میں اس معاملے میں بھی خاموشی اختیار کر گیا تھا۔۔۔۔ "

کھردرے لہجے میں بولتے بات کے اختتام پہ اس نے استہفامیہ نظریں مفرہ کی جانب اٹھائی جو نظریں جھکائے بے نیازی سے ناجانے کن سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔۔

فہام اس کی حرکت پہ چڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اس کی بیزاری محسوس کر کے فہام کا پارا مزید ہائی ہو گیا تبھی کرسی کو غصے سے ٹھوکر مارتے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

اس کے غصے پہ مفرہ اچھل کر رہ گئی آنسو سے آنسو مزید بہنا شروع ہو گئے جسے اس نے ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے رگڑ ڈالا۔۔۔۔

ہیزل آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

فہام کا عجیب و غریب رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا اس کے بارے میں سوچ کر وہ تکلیف سے آنکھیں میچ کے رہ گئی۔۔۔۔۔۔

کسی کی قدموں کی چاپ پہ مشکل اپنے اپنے چہرہ نارمل کرتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

"ارے کیا یار ریہاں بھائی کے غم میں لوگ بیمار ہو گئے ہیں۔۔۔۔"

جازم جو ابھی اپنے دوست کی طرف سے آیا تھا نازیہ بیگم کے بتانے پر فوراً سے پہلے اس کے کمرے میں آیا اور اسے اپنے آپ میں مگن دیکھ کر شرارتی انداز میں بولا وہ اسے ایک نظر دیکھتی نظریں پھیر گئی جازم اس کے انداز پہ ٹھٹھکتے ہوئے حیرانگی سے اسی کرسی پہ بیٹھ گیا جہاں سے ابھی فہام اٹھ کر گیا تھا۔۔۔۔

"کوئی ناراضگی ہے کیا۔۔۔"

وہ مسکینیت سے بولا چہرے پہ چھائی معصومیت قابل دید تھی اس کے چہرے کو دیکھ کر وہ دھیما سا مسکرادی۔۔۔۔

"گڈ گرل چلیں اب جلدی سے بتائیں کن سوچوں نے پریشان کیا ہوا ہے۔۔۔۔ "

وہ ہلکا پھلکا ہوتے دوستانہ انداز میں بولا تو مفرہ عادت کے بر خلاف چڑ گئی۔۔۔۔

"نہیں اب کیا انسان ایسے بیمار نہیں ہو سکتا ضروری ہے کہ کوئی پریشانی ہو تب ہی انسان بیڈ پہ پڑ جائے۔۔۔۔"

وہ سب کی ایک ہی تکرار سے تنگ آ کر چیخ کر بولی تو جازم بوکھلا گیا۔۔۔

"آرام سے تیز گام میں تو ایسے ہی پوچھ لیا معافی مل سکتی ہے کیا۔۔۔۔"

مفرہ سر جھٹک کر رہ گئی۔۔۔

"چلو جازم تم اٹھو یہاں سے مفرہ کو کھانا کھلا کر دوا دینی ہے تاکہ میری بیٹی جلدی سے چنگی بھلی ہو جائے ہمیں ہمارے گھر کی رونق واپس چاہیے۔۔۔۔ "

وہ محبت بھرے لہجے میں کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بولی تو مفرہ ان کی اتنی محبت پہ نم آنکھوں سے مسکرادی۔۔۔۔

منزہ بیگم اور جازم کے چہرے پہ بھی ان کے پیار بھرے مظاہرے دیکھ کر تبسم پھیل گیا جازم اسے ایک نظر دیکھتا اپنے پورشن کی جانب چل دیا مفرہ نے مسکین صورت بنا کر ان دونوں کی جانب دیکھا جو زبردستی اسے کھانا کھلانے پہ تلی تھی۔۔۔۔
اس کے منہ بنا کر کھانے پر وہ دونوں کھل کر ہنس دی اپنی کائنات کو ہنستا دیکھ مفرہ کو محسوس ہوا جیسے ہر چیز کھل اٹھی ہے تبھی تمام تلخ باتوں کو ذہن سے جھٹکتی ان کے پیار کو محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے صبح یونی جانے کی کل میں بھی اپنی بیٹی کے ساتھ پورا دن گزاروں گا تاکہ ہم باپ بیٹی کھل کے دل کی باتیں کر سکیں۔۔۔۔"
مفرہ جو دوپہر سے ہی فہام کے رویے کی وجہ سے مضطرب تھی عدیل صاحب کے آتے ہی وہ پریشانی دھواں بن کے اڑ گئی تبھی ان کی سینے سے لگی ان کی بات پہ کھل کر مسکرا دی۔۔۔۔
"جی ہاں کل میں بھی اپنے پاپا کے ساتھ ڈھیر ساری باتیں کروں گی۔۔۔۔"
وہ ان کے گلے میں باہیں ڈالے نقاہت زدہ آواز میں دھیمے سے بولی عدیل صاحب اس کے وجود میں ابھی بھی حرارت محسوس کیے لب بھینچ گئے۔۔۔۔ تبھی مفرہ نے اپنے نام کی پکار پہ نگاہیں اٹھا کر دیکھا تو وہاب صاحب کو وہاں بیٹھا دیکھ ان کے پاس آ گئی۔۔۔۔
"میرا بہادر بچہ جلدی سے اس معمولی سی بیماری سے نمٹ لے گا میں جانتا ہوں وہ بہت طاقتور ہے۔۔۔ "
وہ اسے اپنے بازوؤں کے ہلکے میں لیتے ہوئے بولے۔۔۔

"ہاں نہ جب میرے پاس اتنے ہٹے کٹے دو دو نوجوان ہے تو پھر مجھے کوئی پریشانی نہیں ہو جانی چاہیے۔۔۔۔ "

وہ مسکراہٹ دباتے آنکھوں میں شرارت لیے بولی تو وہ دونوں اس کے انداز پہ قہقہہ لگا گئے۔۔۔۔

"بیوٹیفل لیڈی آپ ہماری انسلٹ کر رہی ہیں کیا۔۔۔"

وہ اسے مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے بولے تواب کی بار قہقہہ لگانے کی باری مفرہ کی تھی جس کے باعث اس کا ویران زرد چہرہ ایک لمحے کیلیے کھل اٹھا تھا اسے ہنستا دیکھ وہاں موجود سب افراد مسکرا دیے۔۔۔۔۔

"ایک بہت ہی سنگین غلطی کر دی ہے آپ نے۔۔۔۔"

جازم اس کے سر پہ بوتل کے جن کی طرح حاظر ہوتا ہوا بولا تو وہ مفرہ نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا جبکہ باقی سب اس کی بات پہ مسلسل مسکرا رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کوئی اپنی ہی فلاسفی جھاڑے گا۔۔۔

"ارے ہٹے کٹے نوجوانوں میں مجھے شامل ہی نہیں کیا گیا کیونکہ اگر دیکھا جائے اس گھر کے مردوں میں سب سے ہٹا کٹا میں ہی ہوں۔۔۔"

وہ اپنے مسلز دکھاتا ہوا شوخ ہوا تو مفرہ اس کی حرکت پہ آنکھیں دکھا کر رہ گئی کیونکہ بات تو اس کی بلکل ٹھیک تھی جم جوائن کرنے کے بعد سے وہ ذیادہ ہی بڑا بڑا لگنے لگا تھا۔۔۔

"برخوردار آپ کے امتحان کب سے ہیں۔۔۔"

وہاب صاحب سنجیدگی سے اس کی بات ہوا میں اڑاتے ہوئے بولے تو مفرہ نے مسکراہٹ چھپانے کو چہرہ چھپا لیا۔۔۔

"بس پاپا ایک ہفتے تک۔۔۔"

وہ کان کھجاتے ہوئے کھسیا کر بولا۔۔۔

"اچھا پھوپھو تایا جان کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ آپ کے اس صاحبزادے کو شادی کی بہت جلدی ہے۔۔۔"
وہ موقع دیکھتے تیلی لگاتے ہوئے بولی ہیزل آنکھوں میں بھرپور شرارت ناچ رہی تھی جو جازم کو آگ لگانے کو کافی تھی۔۔۔

اس کی بات پہ سب کا رخ اپنی جانب ہوتا دیکھ جازم بوکھلا گیا تبھی کینہ توز نظروں سے مفرہ کی جانب دیکھا جو مسلسل دانت دکھا رہی تھی۔۔۔

"میں پڑھائی کر لو جا کر صبح سے کچھ پڑھا نہیں ہے میں نے۔۔۔۔"

اس نے خود کو سب کی نگاہوں کا مرکز بنتا دیکھ وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا جاتے جاتے ہی مفرہ کو گھوری سے نوازنا نہ بھولا۔۔۔

اس کے جاتے ہی سب قہقہوں سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔۔۔

"چلو سب باہر اب مفرہ آپ آرام کریں آپ کی ماما آپ کے پاس ہی سوئیں گی تاکہ کوئی مسئلہ ہو تو وہ آپ کے پاس کوئی موجود ہو۔۔۔۔"

سب باری باری کمرے سے نکل گئے تو عدیل صاحب اس کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولے تو وہ طمانیت بھری سانس خارج کرتی آنکھیں موند گئی سینے میں سکون کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

عدیل صاحب نے کمرے کی لائٹ آف کی اور ساتھ ہی دروازہ بند کرتے باہر نکل گئے تاکہ اس کے آرام میں کوئی خلل نہ آئے۔۔۔

دن سبق رفتاری سے گزر رہے تھے اس واقعے کو بھی ایک ہفتے سے ذائد ہو چکا تھا جازم کے امتحانات چل رہے تھے تو وہ انہی کی تیاری میں مصروف ہو چکا تھا فہام کے رویے میں کوئی خاص سدھار نہیں آیا تھا وہ مزید چڑ چڑا ہوتا جا رہا تھا مفرہ نے اپنے آپ کو ہمت دلاتے تین دن پہلے ہی رابی کے بے حد اسرار پہ یونی دوبارہ جوائن کی تھی ورنہ وہ اس گھٹیا شخص کا سامنا بلکل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن حیرت کی بات کو تب ہوئی جب اس سے مزید سامنا ہوا ہی نہیں یونی جاتے ہی اسے حیرت کا جھٹکا تب لگا جب اسے وہاج شیرازی کے بدل جانے کی چہ مگوئیاں سننے کو ملی لیکن وہ یہ سب سوچ کر تنفر سے سر جھٹک گئی کہ اس انسان کی فطرت کبھی نہیں بدل سکتی۔۔۔۔۔۔

لازماً لوگوں نے بھی اس کے بارے میں غلط رائے قائم کر لی تھی تبھی وہ ان کی باتوں کو نظر انداز کر گئی

مفرہ نے اس چیز کا تو باقاعدہ شکر ادا کیا کہ اس شخص سے سامنا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

آج بھی کچھ ایسا ہی مصروف سا دن تھا گرمی نے شدت اختیار کی ہوئی تھی وہ دونوں یونی کے مین گراؤنڈ میں درخت کی چھاؤں میں بیٹھی اپنے کام میں مگن تھی رابی اگر کوئی بات کرتی تو وہ جواب دے دیتی ورنہ وہ مصروف انداز میں اپنے رجسٹر پر جھکی پروگرامنگ کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اچانک اپنے رجسٹر پہ کسی کا سایہ محسوس کر کے اسے اپنے سر پہ کسی کے کھڑے ہونے کا گمان ہوا تبھی سر اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھا لیکن سامنے کھڑے وہاج کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے والی ہو گئی دل بے ساختہ ڈوب کے ابھرا لیکن سب سے زیادہ حیران اس کے حلیے نے کیا۔۔۔۔۔

جو توقع کے عین خلاف ڈھنگ سے پینٹ شرٹ پہنے گریبان کے بٹن تہذیب سے بند تھے آنکھوں سے بھی شرافت جھلک رہی تھی بھورے بالوں کو جیل سے سیٹ کیا ہوا تھا۔۔۔۔

"منسا یار ربتا۔۔۔۔"

رابی جو اپنے نوٹس پہ جھکی بار بار اس کا نام دہرا رہی تھی اسے متوجہ نہ ہوتا دیکھ اس کی جانب اکتا کر گردن گھمائی لیکن اسے اوپر کی جانب متوجہ دیکھ گردن کو گھما کر اوپر اٹھایا تو اس کا حال بھی مفرہ نے مختلف نہیں تھا حیرت کی زیادتی سے آواز اندر ہی دب گئی تھی۔۔۔۔۔

"مفرہ اٹھو یہاں بیٹھنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ ہلاتی اسے متوجہ کرتے ہوئے بولی تو جیسے مفرہ کا سکتہ ٹوٹا تبھی ہاں میں سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"میں آپ سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ "

اس سے پہلے کہ وہ دونوں وہاں سے غائب ہوتی وہاج کی آواز پہ دونوں کو محسوس ہوا جیسے کچھ غلط سن لیا ہو تبھی سکتے کی کیفیت میں اس کی سمت دیکھا۔۔۔۔

"میں آپ سے مخاطب ہوں مس مفرہ۔۔۔۔"

اپنے نام کی پکار پہ مفرہ کا دل دھک سے رہ گیا وہ اس کا نام کیسے جان گیا تھا۔۔۔۔۔

ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ دیکھ کر وہاج کی ہمت مزید بڑھی تبھی ان کے سامنے آتے ہاتھ جوڑ کر مجرمانہ انداز میں بولا لہجے میں شرمندگی جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں اس دن جو بھی ہوا۔۔۔۔"

ایک براخواب سمجھ کر اسے بھلادیں میں اپنی زندگی میں بہت بڑی بڑی غلطیاں کر چکا ہوں بہت اچھا کیا کہ اس دن آپکا ہاتھ میرے پہ اٹھ گیا اب کم سے کم ایسی حرکت سے توبہ تو کروں گا اس دن تمام باتوں پر غور و فکر کرنے کے پر آنکھوں میں ندامت کے آنسو آ گئے تھے کہ کس طرح میں گمراہی کی راہ پہ گامزن تھا۔۔۔۔

وہ اپنے آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتا ہوا۔۔۔ شرمندگی سے بولا تو مفرہ کا دل تو تھا ہی صدا کا نرم تبھی چہرے پہ نرم تاثرات سجائے اس سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

"معاف کرنے والی میں کون ہوتی ہوں اللہ کی ذات بہت بڑی ہے اللہ سے معافی مانگو۔۔۔ "

وہ سنجیدگی سے کہتی آگے بڑھ گئی آج اس کی لہجے میں خوف کا شائبہ تک نہ تھا رابی نے ناگواری سے وہاج کی سمت دیکھا جو گردن جھکائے کسی مجرم کی طرح کھڑا تھا۔۔۔۔

"کیا ضرورت پیش آئی تھی اتنی دریہ دل بننے کی۔۔۔ "

رابی سے ابھی تک اس کا شریفانہ انداز ہضم نہیں ہو رہا تھا تبھی ایک کینہ توڑ نظر مفرہ پہ ڈالتے دانت پیستے ہوئے بولی تو مفرہ نے دھیمے سے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"چھوڑو نہ بات ختم ہے اب وہ اپنے راستے ہم اپنے راستے ہم نے کونسا اس سے گپے ہانکنے ہیں اب کم سے کم ایسی کوئی مصیبت گلے نہیں پڑے گی۔۔۔ "

وہ تشکر بھرا سانس خارج کرتے ہوئے بولی رابی بھی اس کا اطمینان دیکھتے ہلکی پھلکی ہو گئی کہ کیا پتہ وہ سچ میں بدل گیا ہو تبھی کندھے اچکاتے اس کے ہمقدم ہو گئی۔۔۔۔

"واہ ویسے اس لڑکی میں ایسا کیا جادو ہے کہ اچانک انتہا کا بگڑا ہوا انسان نیک پاک ہو کر دین کی طرف چل دیا۔۔۔۔"

ابھی ان دونوں نے کچھ قدموں کا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اپنی پشت سے آنے والی آواز پہ لب بھینچ کر رہ گئی لیکن نظر انداز کیے چلتی رہی کیونکہ ایسے لوگوں سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔۔۔

"دیکھو تو صحیح کتنی اکڑ۔۔۔"

اس سے پہلے کے وہ بات مکمل کرتا منہ پہ پڑتے والے تھپڑ سے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ جوابی کاروائی کرتا اپنے سامنے وہاج کو دیکھ کر اس کا سانس خشک ہو گیا وہ جانتا تھا کہ اب اس کی خیر نہیں۔۔۔۔

مفرہ اور رابی نے عجیب سی آوازوں پہ مڑ کر دیکھا تو وہاج کو ان لڑکوں کو مارتا دیکھ رابی تمسخرانہ انداز میں ہنسی۔۔۔۔

"یہ لو یہ انسان کبھی نہیں بدل سکتا یہ گھٹیا ہے اور گھٹیا ہی رہے گا۔۔۔"

وہ نحوست سے اسے ایک نظر دیکھتی مفرہ کو باور کراتے ہوئے بولی تو اسے بھی اپنی حرکت پہ افسوس ہی ہوا تبھی نفی میں سر ہلاتے وہاں سے جانے لگی کہ کانوں میں پڑنے والی آواز پہ ان کے قدم زمین میں ہی جکڑے گئے۔۔۔۔

"تجھے شرم نہیں آتی کسی لڑکی سے یوں مخاطب ہوتے میں یہ بلکل برداشت نہیں کروں گا کہ میری بدولت کسی کی ذات تکلیف کا باعث بنے سمجھا یا نہیں۔۔۔ "

وہ بھوری آنکھوں میں وحشت لیے غراتا ہوا بولا تو ایک سیکنڈ کیلیے وہ دونوں بھی کانپ گئی۔۔۔

اب وہاں اچھا خاصہ مجمع اکٹھا ہو چکا تھا۔۔۔

"معافی مانگ ان سے۔۔۔ "

وہ اسے زوردار ٹھوکر مارتا ہوا بولا تو مفرہ نے ایک نظر رابی کو دیکھا۔۔۔

"ہاں ہاں کوئی ضرورت نہیں ہے باقی آئیندہ سے خیال کرنا اور تم بھی اپنی یہ غنڈہ گردی دکھانا چھوڑ دو۔۔۔ "

وہ باقاعدہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی اور سر جھٹکتی منسا کا ہاتھ تھامتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

وہاج اس لڑکے کو ایک نظر دیکھتے ناگواری سے سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔۔

"تم ایسا کرو مفرہ اور جازم کو ساتھ لے جاؤ اور قریبی مارکیٹ سے شاپنگ کرآؤ۔۔۔

فہام آج آفس سے لیو لے کر جلدی گھر آگیا تھا تبھی نازیہ بیگم اسے باہر بھیجنے پر تلی ہوئی تھی تاکہ سب بچوں کا موڈ خوشگوار ہو جائے۔۔۔۔

جبکہ فہام جو آرام کے خاطر گھر آیا تھا ان کی مسلسل ایک ہی بات نے اسے تپ چڑھا دی۔۔۔

"مما ایسا کریں مجھے آپ بوریا بستر اسمیت گھر سے باہر ہی بھیج دیں۔۔۔۔"

وہ چڑ کر سر جھٹکتے ہوئے بولا تو نازیہ بیگم اس کے انداز پہ اسے دیکھتی رہ گئی ان کے دونوں بیٹے تو بہت دھیمے مزاج کے تھے کبھی غلطی سے بھی وہ ایسے مخاطب نہیں ہوئے تھے۔۔۔

تبھی مشکل مسکراتے دوبارہ اپنے کام میں مگن ہوگئی فہام کو اپنے رویے پہ افسوس ہوا۔۔۔۔

"اچھا ناراض تو مت ہو آجکل کام کا بہت پریشر ہے بس اسی لیے تھوڑا سا روڈ برتاؤ کر گیا۔۔۔۔"

وہ ان کے گلے میں لاڈ سے بازو ڈالتے ان کے ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے بولا تو انہوں نے اس کا چہرہ دیکھا جس پہ تھکن کے آثار واضح تھے۔۔۔

"چلو رہنے دو تم پھر کبھی لے چلنا۔۔۔ "

وہ بات ختم کرتے اٹھی اوراس کے ماتھے پہ بکھرے بال سمیٹے۔۔۔۔

"نہیں اب آپ نے کہا ہے تو انکار تھوڑی کروں گا آپ کے کہے سے۔۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو نازیہ بیگم بھی اسے مسکرا کر ایک نظر دیکھتی کچن کی طرف چل دی۔۔۔۔

"میرے کمرے سے گاڑی کی چابی لے لو لیکن ذرا بھی آہٹ نہ کرنا وہاب کی آنکھ بہت مشکلوں سے لگی ہے۔۔۔۔"

وہ جاتے جاتے اسے تنبیہہ کرنا نہ بھولی تو اس نے ان کی بات پہ سر ہلایا۔۔۔۔

"جازم چلو اٹھو شاپنگ پہ چلنا ہے یا نہیں۔۔۔"

وہ موبائل میں مصروف جازم کے سر پہ چپت مارتا ہوا بولا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔۔

"کیا آپ شاپنگ کرائیں گے۔۔۔۔"

وہ حیرت سے آنکھیں پھیلائے بولا جیسی ابھی تک اس کی بات پہ یقین نہ آیا ہو۔۔۔۔

"تم اٹھ رہے ہو یا نہیں اور نیچے جا کر مفرہ سے بھی کہو میں گاڑی کی چابی لے کر آتا ہوں۔۔۔۔"

وہ اسے تاکید کرتا خود وہاب صاحب کے کمرے کی سمت چل دیا۔۔۔۔

جازم نے اس کی بات پہ نیچے کی سمت دوڑ لگا دی

فہام کو اندازہ تھا کہ مفرہ جانے کیلیے نہیں مانے گی لیکن نیچے اترتے وہ اسے مکمل تیار دیکھ کر لب بھینچ گیا۔۔۔۔

جازم کے کہنے پر وہ راضی تو ہو گئی تھی لیکن اس کی ایک وجہ صرف فہام کا رویہ تھا وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے انکار کیا تو فہام مزید ناراض ہو جائے گا تبھی چپ چاپ اپنی تیاری پکڑلی۔۔۔۔

وہ تینوں اس وقت جینٹس شاپ پہ موجود تھے جازم اور فہام ایک دوسرے کیلیے شرٹس پسند کر رہے تھے اور مفرہ ہمیشہ کی طرح عبایے میں ملبوس ایک طرف چیئر پہ بیٹھی باہر کے نظاروں میں گم تھی۔۔۔۔

لڑکیاں لڑکے جینز شرٹ پہنے ایک دوسرے کے بازوؤں میں بازو ڈالے اپنی ہی دنیا میں مگن تھے جسے دیکھ کر مفرہ نے جھجک کر نظریں پھیر لی جیسے ان مناظر میں کوئی دلچسپی نہ ہو۔۔۔۔۔

اسے عجیب سی گھٹن ہو رہی تھی اس ماحول میں ذرا سا بھی دل نہیں لگ رہا تھا شدت سے دل چاہ رہا تھا ہاتھوں میں موجود تمام سامان یہی پھینک کر گھر بھاگ جائے۔۔۔۔۔

فہام کو اپنے لیے شرٹ پسند کر رہا تھا مانوس کی آواز پہ گردن گھما کر اپنی پشت پہ دیکھا۔۔۔۔

تو اس کی کولیگ اپنے فیانسی کا ہاتھ تھامے اسی سے مخاطب تھی۔۔۔۔۔

دونوں ہی مسکرا رہے تھے اور خوش بھی لگ رہے تھے مفرہ ان کے متعلق نہیں جانتی تھی دور ہونے کی وجہ سے نہ ہی وہ اسے فہام سے مخاطب ہوتا دیکھ پائی تھی تبھی ناگواری سے رخ پھیر گئی۔۔۔۔

"فہام واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز آج ہم دونوں ہی لیو لے کر یہاں شاپنگ میں مصروف ہیں۔۔۔۔ "

وہ ریلیکس انداز میں اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتے کھلا کر ہنس دی دور بیٹھی مفرہ کی نگاہوں سے یہ منظر مخفی نہ رہ سکا وہ اپنی چیئر سے بے ساختہ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

"بھائی یہ۔۔۔۔"

جازم ان دونوں کو ایک دوسرے سے بات کرتا دیکھ ناسمجھی سے بولا تو فہام نے اس کا تعارف کرایا۔۔۔

"یہ میری آفس کولیگ مس ثنا ہے اور یہ ان کے فیانسی۔۔۔۔"

جازم نے کرٹسی نبھانے کو اس کے فیانسی سے ہاتھ ملایا تو وہ بھی جواباً خوش اخلاقی سے ملا۔۔۔

جازم کو فہام کو مفرہ کا یوں نظرانداز کرنا پسند نہ آیا وہ کیسے اور کیوں اسے اگنور کر رہا تھا اس کی سمجھ سے باہر تھا وہ اس کا بھی اپنی فیانسی ہونے کے ناطے تعارف کروا ہی سکتا تھا۔۔۔

مفرہ اس کی بے نیازی پہ تڑپ کر رہ گئی۔۔۔۔

جازم نے سر کے اشارے سے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ دھیمی چال چلتے اس تک آئی جازم نے مسکراتے ہوئے اس کی سمت دیکھا لیکن وہ مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔۔

فہام سے باتوں میں مصروف ثنا نے اس کا ایک تفشیشی جائزہ لیا تو آنکھوں میں نا سمجھی کے تاثرات ابھرے۔۔۔۔

"فہام یہ۔۔۔ "

وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گئی۔۔۔

"یہ میری۔۔۔ "

اس سے پہلے کے جازم اپنی بات مکمل کرتا فہام بول اٹھا۔۔۔۔

"یہ ہماری کزن ہے۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے اس کا تعارف کروایا تو مفرہ نے بے تاثر نگاہوں سے ایک نظر اسے دیکھتے چہرہ جھکا لیا جازم کو اس کا یوں بات پلٹنا بالکل پسند نہ آیا تبھی ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئی۔۔۔

"اچھا ویسے حیرت کی بات ہے کہ اتنے لبرل ہو کر کزن عبایہ پہنتی ہے سٹرینج۔۔۔ "

وہ اسے ایک نظر دیکھتی طنز کے تیر چلاتے ہوئے بولی مفرہ ضبط سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔

"جی ہم لبرل ہے لیکن لبرل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اپنی بہنوں بیٹیوں کی عزت کرنا بھول جائیں ہمیں عزت دینی بھی آتی ہے اور کروانی بھی منہ اٹھا کر کسی کی بھی باہوں میں نہیں چلے آتے۔۔۔ "

جازم سے اس کی بات برداشت نہ ہوئی تو وہ دھیمی آواز میں غراتے ہوئے بولا آنکھوں میں سرد تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اس کی بات پہ مفرہ نے آنکھوں میں نمی لیے تشکرا ے اس کی سمت دیکھا دل میں بے ساختہ سکون کی لہر اتری تھی۔۔۔۔۔

جبکہ اس کا خود کی ذات پہ طنز محسوس کر کے وہ فہام کو گڈ بائے کہتی پیر پٹختے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں اتنی بدتمیزی کرنے کی۔۔۔"

اس کے جاتے ہی فہام کا رخ اب جازم کی جانب تھا جو بے نیازی سے ارد گرد کے نظاروں میں گم تھا جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو۔۔۔۔

"اچھا تو جو انہوں نے بکواس کی وہ کس حق سے کی انہیں کوئی حق نہیں ہے کہ ہماری فیملی کے معاملات میں یا فیملی کے کسی کے فرد کے بارے میں قیاس آرائی کریں۔۔۔"

وہ سارے لحاظ بالائے طاق رکھتا ہوا بولا جیسے فہام کا ثنا کی طرفداری کرنا اسے بلکل پسند نہ آیا ہو۔۔۔۔

"ہاں تو ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی کہاں سے لگتی ہے یہ ہماری کزن یا فیملی ہم کیسے ہیں اور یہ کیسی ہے دنیا والے تو باتیں بنائے گے نہ میری ہونے والی شریکِ حیات جس کے ساتھ میں نے زندگی گزارنی ہے لیکن میری ایک بھی خواہش پر یہ کان نہیں دھرتی بلکہ یوں پیروں تلے روندتی ہے جیسے میں اس کیلیے کوئی کھلونے کی حیثیت رکھتا ہوں۔۔۔۔

یہاں عبایا اتار کے بھی آیا جا سکتا تھا ہمارے ساتھ ہی تو جا رہی تھی لیکن نہیں یہاں بھی انسنی کر دی۔۔۔ "
اس کا ہر ایک لفظ آگ برساتا ہوا تھا جو مفرہ کو بھسم کرنے کو کافی تھا دل کی دھڑکن سست پڑ گئی یہ فہام کا کیسا روپ تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

"بھائی یہ سب آپ کی سوچ ہے۔۔؟
میں حیران ہوں کہ بہت ہی پینچ سوچ کے مالک ہے آپ۔۔
یہ سب بولنے پہ چاہے آپ مجھے بدتمیز ٹھہرائے یا جو مرضی مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور رہی بات آپ کی ماننے کی تو آپ فلحال ان پر کوئی حق نہیں رکھتے ایسا جو وہ آپ کے حکم کی تعمیل کریں نہ ہی شادی کے بعد آپ انہیں پردہ کرنے سے ٹوک سکتے ہیں نہ ہی وہ چھوڑیں گی کیونکہ وہ یہ سب اللہ کے لیے کرتی ہیں اور ویسے بھی ابھی یہ صرف ان کی زندگی ہے باخدا انہیں جینے دیں ورنہ رشتوں میں بدگمانی آتے دیر نہیں لگتی اور جب رشتوں میں دراڑ آجائے تو انہیں ٹوٹتے بکھرتے دیر نہیں لگتی۔۔۔"!
وہ بولنے پہ آیا تو سرد لہجے میں بولتا چلا گیا۔۔۔
اس کے لہجے میں کسی قسم کے خوف کا شائبہ تک نہ تھا۔۔

اسنے اپنی بات کے اختتام پہ ایک کاٹ دار نظر اس پہ ڈالتے مفرہ کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ سر ہلاتے اس کے ہمقدم ہو گئی۔۔۔

پورے راستے ان تینوں کے درمیان کسی چیز کا ذکر نہیں ہوا تھا بلکہ سب خاموشی سے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔۔۔۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

مفرہ فہام کے رویے سے اچھا خاصہ جھنجھلا چکی تھی وہ شروع سے وہ ساتھ رہتے آئے تھے اس نے کبھی بھی اس کے پہناوے پہ انگلی نہیں اٹھائی تھی پھر کچھ دنوں سے اس کی سوچ حیرانگی کا باعث تھی اس سب سے اسے باقاعدہ وحشت ہونے لگی تھی جس کا عکس اس کے چہرے سے عیاں تھا

وہ کمرے میں مسلسل چکر کاٹتی اپنی سوچوں میں غلطاں تھی کہ جازم کے کمرے میں آنے کا نوٹس ہی نہیں لے پائی جو دروازے پہ کھڑا تمام صورتِ حال کا ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پہ چھائی شکستگی نے اسے تمام صورتِحال کا موازنہ کرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

ہمیشہ کی طرح پرنٹڈ لان کے ڈھیلے سے قمیض شلوار میں ملبوس ڈوپٹے کے ہالے میں لپٹا چہرہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے وہ مضطرب انداز میں کسی گہری سوچ میں گم تھی جازم اس کے اس قدر سوچنے پہ نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔

"جلدی بوڑھی ہونے کا ارادہ رکھتی ہے کیا آپ۔۔۔۔ "

وہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کے چہرے پہ موجود تاثرات کا ملاحظہ کرتے ہوئے چڑ کر بولا تو اس کی ہمیشہ کی طرح اچانک آمد پہ وہ بوکھلا گئی تبھی ایک کاٹ دار نظر اس پہ ڈالی۔۔۔۔

"تمہیں کوئی کام نہیں ہے کیا جب دل کیا منہ اٹھا کر یہاں چلے آتے ہو۔۔۔۔۔"

وہ چڑ کر بولتی خود بیڈ پہ جا کر بیٹھ گئی اس کی بات پہ ناک باقاعدہ غصے سے سرخ ہونے لگی جب کہ اس کی بات پہ جازم کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اسے بلکل توقع نہیں تھی کہ مفرہ اتنی صاف گوئی سے اس کی بے عزتی کر دے گی لیکن وہ بھی جازم تھا تبھی کندھے جھٹکتا بے نیازی سے صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔

"اب کیا ہے تمہیں۔۔۔ "

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں اسے ریلیکس انداز میں صوفے پہ بیٹھا دیکھ کر بولی تو جازم اس کے چڑنے پہ بوکھلا گیا۔۔۔

"بھلائی کا تو کوئی زمانہ ہی نہیں ہے بندہ جھوٹے منہ ہی شکریہ کہ دیتا ہے نہیں درد ہوتا منہ میں۔۔۔"

وہ ناراض نگاہوں سے اس کی سمت دیکھتا دانت پیستے ہوئے بولا اور ناک کے نتھنے پھلاتے چہرے کا رخ دوسری سمت کر لیا۔۔۔

"او ہیلو مسٹر کس چیز کا شکریہ یہ تمہارا فرض تھا یہ اور بھائی بہنوں کے لیے اتنا تو کر ہی سکتے ہیں اور جو نہیں کر سکتے وہ بھائی کہلانے کے لائق ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

اس کے لہجے میں مخصوص سا بہنوں والا مان در آیا جو جازم کو بھی ایک سیکنڈ کیلیے فخر میں مبتلا کر گیا تبھی مسکراتے ہوئے اس کی سمت دیکھا

جو شاید اسی کے جواب کی منتظر دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے اسی کی سمت متوجہ تھی۔۔۔

"اور آپ کا یہ بھائی ہمیشہ آپ کے ساتھ کھڑا رہے گا چاہے حالات کسی بھی قسم کے ہو۔۔۔"

وہ محبت سے مسکراتے اسے اپنی بات کا یقین دلاتا ہوا بولا اور ساتھ ہی پاس رکھی چپس کا پیکٹ کھول کر اسے کھانا شروع کر دیا۔۔۔۔

"یہ ہوئی نہ بات۔۔۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ اپنی بیوی کے آنے کے بعد بھی نہ۔۔۔۔"

ایکدم کچھ یاد آنے پر دوبارہ اس کی طرف رخ بدلتی انگلی اٹھائے وارن کرنے والے انداز میں بولی آنکھوں میں صاف وارننگ جھلک رہی تھی تو جازم کی آنکھیں شرارت سے چمک اٹھی تبھی گلہ کھنکھارتے اسے دیکھا۔۔۔۔

"اممم بیوی کے آنے پہ کوئی گارنٹی نہیں یہ بات تو آپ کو بھی اچھے سے معلوم ہوگی کہ شادی کے بعد شوہر فطری طور پر بیوی کے آگے پیچھے ہی ہوتا ہے۔۔۔ "

وہ مصالحتی انداز میں اسے مناتے ہوئے بولا تو مفرہ نے دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے تیوری چڑھائی اور ساتھ ہی کینہ توڑ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا اس کے جواب پہ دل جل کر راکھ ہو چکا تھا۔۔۔

"کوئی لڑکی ہے نہ۔۔۔"

وہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتی ہوئی ایک دم سنجیدہ ہوئی تو جازم نے بھی سنجیدگی سے چہرہ جھکا لیا۔۔۔

"اب چوروں کی طرح چہرہ کیوں چھپا لیا ہے مجھے تو بتاؤ ورنہ پیٹ میں درد ہو جائے گا۔۔۔"

وہ اس کا کندھا ہلاتی اسے اپنی جانب متوجہ کرتے ہوئے بولی تو جازم نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔۔۔

مفرہ کو بے تحشہ حیرت نے آن گھیرا اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

"تمہیں شرم نہیں آتی میرے سے بھی اس متعلق کوئی ذکر نہیں کیا اور ابھی تمہاری کوئی عمر ہے یہ سب کرنے کی۔۔۔۔"

"اچھا چھوڑو کون ہے وہ کیسی ہے۔۔۔۔"

وہ اس کے کندھے پہ ایک جھانپڑ مارتی اس سے شکوہ کرتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی سوالات کی بوچھاڑ کر ڈالی لیکن اس کی مضطرب صورت دیکھ کر اپنی بات کا رخ بدلا تو جازم نے بھی اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

"میں کسی کو کیا بتاتا جب اسے ہی نہیں بتا پایا جسے پسند کرتا ہوں اور کلاس فیلو ہے بہت پیاری ہے چاند ساد مکتا چہرہ گلابی گال بڑی بڑی آنکھیں جو ہر وقت مسکراتی رہتی ہے لیکن تھوڑی ماڈرن ہے پتہ نہیں مانے گی بھی یا نہیں یا میں اس کی توقعات پہ پورا اتروں گا یا نہیں۔۔۔۔"

اس نے روہانسی صورت بنائے بے ربطگی سے اپنی بات مکمل کی چہرے کے تاثرات نا قابل فہم تھے یقیناً وہ بھی اس جانب سے متفکر تھا مفرہ کو افسوس سا ہونے لگا جو اتنی سی عمر میں کس راہ پہ چل پڑا تھا۔۔۔۔

"ارے کیوں نہیں مانے گی تم کیا کسی سے کم ہو اور
بہت اچھا کیا اسے ابھی نہیں بتایا اب خود نہ چلے جانا منہ اٹھا کر اس کے پاس تایا جان کو بتاؤ یا پھر فہام سے شئیر کرو وہ ضرور تمہاری مدد کریں گے تا کہ عزت سے اس کے گھر رشتہ جائے لیکن سب سے پہلے کچھ بن کر دکھاؤ۔۔۔۔۔ "

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی تو جازم کو بھی اسکی بات بھلی لگی تبھی مسکراتے ہوئے سر ہلا گیا۔۔۔۔

بلیو جینز پہ ڈھیلی سی ٹی شرٹ پہنے بال رف سے ماتھے پہ بکھرے تھے ہر وقت شرارت سے چمکتی بھوری آنکھیں وہ اتنی سی عمر میں بھی کسی صورت نظر انداز کرنے کے قابل نہیں تھا۔۔۔۔

"مجھے تو بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔ "

وہ سب کچھ بھلائے اشتیاق سے بولی تو اس کے چہرے پہ کھلتے رنگوں کو دیکھتے اس کے عنابی لبوں پہ تبسم بکھرا جسے وہ فوراً سے پہلے چہرہ جھکائے چھپا گیا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا دروازے پہ ایستادہ فہام کو دیکھ کر اس نے ایک سنجیدگی سے بھرپور نگاہ اس پہ ڈال کر اپنی نشست چھوڑی۔۔۔۔

شاپنگ سے آنے کے بعد ان دونوں میں اس متعلق کوئی بات نہیں ہوئی تھی جازم تو گاڑی سے اترتے ہی اپنے پورشن میں چل دیا تھا اور فہام گاڑی آگے بڑھا گیا تھا وہ اپنے دماغ کو ریلیکس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"مجھے مفرہ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ "

وہ نظریں چرائے بولا تو جازم نے بے ساختہ شکر ادا کیا کہ بات تو بنی ورنہ معاملات مزید بگڑ جاتے جو کسی صورت بھی قابل قبول نہ ہوتے۔۔۔۔

وہ ان دونوں کو بات کرنے کا موقع دیتے خود کمرے سے نکل گیا تا کہ ساری باتیں کھل کر ہو جائیں۔۔۔۔

اس کے کمرے سے نکلتے ہی مفرہ پریشانی سے نظریں جھکا گئی اور انگلیاں چٹخانے لگی کہ نہ جانے اب کیا ہو گا۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھتے فہام کو خوامخواہ شرمندگی ہونے لگی۔۔۔۔۔

"مفرہ ایم سوری میں بس کچھ پریشان تھا آفس کی وجہ سے صرف اسلیے ایسا بیہیو کر گیا ورنہ تم اچھے سے جانتی ہوں میں آج تک اس لہجے میں کسی سے مخاطب نہیں ہوا۔۔۔۔"

وہ پریشانی سے اپنا سر مسلتے ہوئے بولا اس کے لہجے میں بھاری پن محسوس کر کے مفرہ کو تشویش نے آن گھیرا تبھی چیئر کھینچتے اسے بیٹھنے کا کہا اور خود صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔

چہرے پہ چھایا حزن اس کی پریشانی کا گواہ تھا۔۔۔

"پلیز میری تمام تلخ باتوں کو بھلا دو میں جذباتی پن میں وہ سب کچھ بول گیا ارادہ نہیں تھا ایسا کوئی۔۔۔۔"

وہ شرمندگی سے چہرہ جھکائے بولا لیکن مفرہ پھر بھی خاموشی اختیار کیے رہی کچھ لمحوں کے توقف کے بعد جب وہ بولی تو فہام اس کی بات پہ بلبلا اٹھا۔۔۔۔

"ویسے زیادہ تر جذباتی پن میں ہی انسان اپنے اندر کا غبار نکالتا ہے اور جذباتی پن ہی زہر اگلنے پر مجبور کرتا ہے۔۔۔۔"

اس کے لہجہ بے شک سادگی لیے ہوئے تھا لیکن فہام کو اپنی ذات پہ ایک تازیانہ ہی لگا تبھی چہرہ جھکاتے مشکل ضبط کیا ماتھے کی رگیں پھر سے پھولنے لگی جو کہ اس کی ضبط کی گواہ تھی۔۔۔۔

"تو معافی مانگ تو رہا ہوں اب کیا پاؤں پڑ جاؤں۔۔۔۔"

یکدم وہ اسے تیکھے چتونوں سے گھورتا ہوا بولا تو مفرہ نے شکوہ کناں نگاہیں اس کی سمت اٹھائی جو اپنی غلطی پہ بھی اسی کو جھاڑ رہا تھا آنکھوں میں آئی نمی کو واپس اندر دھکیلا۔۔۔۔

"نہیں ایسا تو کبھی نہیں چاہا نہ کبھی چاہوں گی کوئی بات نہیں آپ پریشان نہ ہو میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا جیسے اس کے رویے کی عادی ہوتی جا رہی ہو۔۔۔۔۔

اس کا رویہ دوبارہ اسی سمت جاتا دیکھ اس نے گڑبڑا کر جلدی سے بات سنبھالی مبادہ وہ غصے میں پھر کچھ الٹا پلٹا نہ بول دے اور بات بگڑ جائے۔۔

فہام نے اس کی بات پہ تشکر بھرا سانس خارج کیا اور وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

"اوکے پھر میں چلتا ہوں۔۔۔۔"

وہ اپنی پینٹ کی پوکٹ میں ہاتھ ڈالتا مسکراتے ہوئے بولا تو مفرہ نے سر ہلا یا۔۔۔۔

وہ ایک بھرپور نگاہ اس پہ ڈالتے کمرے سے نکل گیا

اس کے جاتے ہی مفرہ نے ایک نظر اپنے ہاتھوں کی لکیروں پہ ڈالی جو نا جانے اسے کس سمت لے کر جا رہی تھی شدت سے دل رونے کو چاہ رہا تھا لیکن وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

"یہ وہاج مجھے قسم سے ایک آنکھ نہیں بھا رہا ایک دم سے انسان کیسے بدل سکتا ہے میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔۔"

رابی جب سے یونی آئی تھی مسلسل وہاج کو کوسنے دینے میں مصروف تھی جو کیفے میں اپنے گروپ کے ساتھ بیٹھا شرافت سے باتیں کرنے میں مصروف تھا اور یہی چیز رابی کو چین نہیں لینے دے رہی تھی مفرہ جو اس کے ساتھ

بیٹھی میتھس کی کتاب کھولے کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی اس کی ایک ہی تکرار سے عاجز آ کر کتاب بند کر گئی۔۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ جب اس کا دماغ گھوما ہوا تھا تب بھی تم چوہوں کی طرح اچھلتی تھی اور اب اس کا دماغ ٹھکانے آچکا ہے تب بھی تم بندروں کی طرح اچھل رہی ہوں مجھے اس کا نہیں تمہارا دماغ خراب لگ رہا ہے جو کسی کو سکون سے نہیں رہنے دے رہی۔۔۔۔۔"

مفرہ ایکدم غصے میں کتاب بند کرتی تنے تنے تاثرات لیے اس کی سمت متوجہ ہوئی اور غصے میں بولتے رابی کے چھکے چھڑا دیے وہ اس کی ناگوار نظریں خود پر محسوس کر کے منہ بنا گئی جیسے اسے مفرہ کا وہاج کی طرفداری کرنا بلکل بھی نہ بھایا ہو۔۔۔۔۔

ایک تو وہ پہلے ہی اس کی جانب سے فکر مند تھی اوپر سے مفرہ کا اس پر غصہ کرنا اس کا شدت سے دل چاہا مفرہ کا سر پھاڑ دے۔۔۔۔۔۔

"تم سمجھ نہیں رہی ہو مفرہ ایک انسان کی فطرت کبھی نہیں بدل سکتی اور مسلسل تم اس کی طرفداری کس تک سے کر رہی ہو کیا تم بھول چکی ہو یہ وہی شخص ہے جو لڑکیوں کا جینا حرام کیے رکھتا تھا جس نے اتنے لوگوں کی موجودگی میں تماری کلائی تھامی تھی اور تمہیں دھمکی بھی دی تھی۔۔۔۔۔"

وہ اسے دلائل دیتی اپنی بات کا یقین دلاتے ہوئے بولی ساتھ ہی پچھلی باتوں کا حوالہ دیا مفرہ نے تنگ آ کر وہاں سے اٹھ جانا ہی بہتر سمجھا لیکن اپنی پشت سے آنے والی آواز پہ رابی اور مفرہ دونوں کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا دل کی دھڑکن سست پڑ گئی۔۔۔۔۔

دونوں نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھتے مسکینیت سے رخ بدلا۔۔۔۔۔

وہاج جو کافی دیر سے کسی کی گھورتی نگاہوں کو اپنے اوپر محسوس کر رہا تھا گردن گھما کے دیکھنے پر رابی کو اپنی سمت ہی گھورتا پایا پہلے پہل تو وہ نظر انداز کرتا رہا لیکن صبر کا پیمانہ لبریز ہوتے وہ اپنی ٹیبل سے اٹھ کر ان کے ٹیبل کی سمت قدم بڑھانے لگا۔۔۔۔

"یقیناً انسان کی فطرت کبھی نہیں بدل سکتی میں آپ کی بات سے سو فیصد متفق ہوں لیکن جب بات اس کی بہن بیٹی پہ آتی ہے نہ تو ایک شیطان صفت انسان بھی اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش ضرور کرتا ہے اور شاید اس دن آپ ہی کی بات تھی میری بہن کے متعلق جو آپ نے کی تھی مجھے اپنے وجود پہ ایک تازیانے کی طرح لگی تبھی اپنے آپ کو سمبھالنے کی ٹھانی تھی کہ آگے جا کر اس کا خمیازہ میری جان سے پیادی بہن کو نہ بھگتنا پڑے۔۔۔۔

میرے اللہ نے مجھے یہ توفیق دی ہے تبھی میں اس راہ پہ چل پایا ہوں کیا کوئی پتہ بھی کبھی اللہ کے حکم کے بغیر ہل پایا ہے نہیں نہ جسے اللہ پاک توفیق دے اور شاید مجھے مل چکی ہے تبھی ابھی تک اپنے قدم پہ قائم ہوں۔۔۔۔۔ "

وہ مسحور کن انداز میں بولتا ان دونوں کو مسمرائز کر گیا اس کے چٹکی بجانے پر وہ دونوں ہوش کی دنیا میں واپس آئی مفرہ تو شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی کہ پتہ نہیں وہ ان کے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا تبھی شش و پنج میں مبتلا اس سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

"ایم سوری بھائی ہمارا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کبھی کبھی کسی پہ یقین کرنا سہل نہیں ہوتا شاید اسی لیے وہ بس ذرا سی پریشان ہے۔۔۔ "

وہ مسکراتے لہجے میں معذرت خوانہ انداز میں بولی تو وہاج کی آنکھیں اپنے آپ کو بھائی کہے جانے پر حیرت سے پھٹ گئی۔۔۔۔۔

ان دونوں کا ٹیبل سب سے کچھ فاصلے پہ تھا اسی لیے کسی کو اندازہ نہیں تھا کہ ان کے درمیان کس سلسلے میں بات ہو رہی ہے بظاہر یہی لگ رہا تھا کہ وہ کوئی نارمل بات کر رہے ہیں۔۔۔۔

"ایک منٹ بھائی کون بھائی مس مفرہ میں صرف اپنی بہن کا بھائی ہوں کسی بھی دوسری لڑکی کا بھائی بننے میں مجھے قطعی دلچسپی نہیں ہے ہاں میں اپنے آپ کو سنوارنے کی کوششوں میں ہوں لیکن اب میں دنیا جہان کی لڑکیوں سے بھائی کہلواتا اچھا لگوں گا کیا۔۔۔۔"

وہ اس کی بات پہ خفت سے سر کھجاتے بولا تو رابی نے طنزیہ نگاہوں سے مفرہ کی سمت دیکھا۔۔۔۔۔ جیسے کہنا چاہ رہی ہوں خود ہی اس کی حرکات کا ملاحظہ کر و یہ انسان کبھی نہیں بدل سکتا جبکہ مفرہ نے وہاج کی بات کو سرے سے نظر انداز کرنا ہی بہتر سمجھا کیونکہ بلاوجہ کسی سے بھی فری ہونا اسے قطعی پسند نہیں تھا۔۔۔۔۔

"یہ لو بھائی کہنے پہ تو اس کے پیٹ میں مروڑا ٹھ رہے ہیں یہ کہاں بدلا ہے۔۔۔۔"

وہ نخوست سے سر ہلا کر ناگواری سے بولی جیسے اس کا فری ہونا اسے ایک آنکھ نہ بھایا ہو۔۔۔۔

"چل وہاج یار اب کیا یہی کھڑا رہے گا جس کو یقین کرنا ہو گا کر لے گا کس کس کو صفائی پیش کرے گا۔۔۔۔"

فیضان (اس کا دوست) وہاج کے کندھے پہ بازو رکھتا ہوا رابی پہ طنز کرتا ہوا بولا وہاج نے اس کی بات پہ سر ہلایا اور آخری بار رابی کی سمت متوجہ ہوا۔۔۔۔

"میں اپنی صفائی میں جو کہہ سکتا تھا کہہ چکا ہوں مزید کچھ نہیں کہوں گا شکریہ۔۔۔۔"

وہ دونوں پہ ایک سنجیدہ نگاہ ڈالتا واپس اپنی ٹیبل کی سمت چل دیا تو رابی سر جھٹکتی اپنی نشست سنبھال گئی۔۔۔۔

"مل گیا سکون پڑ گئی ٹھنڈک چین نامی چیز ہے ہی نہیں تمہارے اندر۔۔۔۔ "

وہ اس کے بازو پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی تو رابی نے اسے گھورتے ہوئے اپنا بازو سہلایا اور کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اس کی سوچوں کا محور اب صرف وہاج کی ذات تھی جس کا اچانک بدل جانا اسے کسی طور پہ ہضم نہیں ہو رہا تھا مفرہ اس کی ہٹ دھرمی پہ نفی میں سر ہلاتی دوبارہ کتاب کھول کر بیٹھ گئی فلحال رابی کی حرکتوں پہ ایک ہی محاورہ اس کے ذہن میں گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

اس گزرے لمحوں میں مفرہ کو اس چیز کا بخوبی اندازہ ہو چکا تھا کہ رابی کو سمجھانا مطلب بھینس کے آگے بین بجانے جیسا ہے تبھی اسے نظرانداز کیے اپنے کام میں مصروف رہی۔۔۔۔۔

وہ یہ سوچ کر خاموش رہی کہ حالات اس پہ تمام حقیقت آشکار کر دیں گے۔۔۔۔۔

اسی دوران اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو اپنی بات کی تصدیق کیلیے اس کی نگاہ بے ساختہ اپنی دائیں جانب اٹھی جہاں لیلی بیٹھی اسی کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔

ہیزل آنکھوں میں نا سمجھی کے تاثرات ابھرے

مفرہ کو اس کی مسکراہٹ نا جانے کیوں عجیب سی لگی تبھی اسے نظرانداز کیے دوبارہ کتاب پہ جھک گئی نا جانے اس کے دماغ میں اب کونسی کھچڑی پک رہی تھی۔۔۔۔۔۔

چاہتے ہوئے بھی اس کا دھیان دوبارہ پڑھائی کی جانب نہ ہو سکا تھک ہار کر وہ کتاب بند کرتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔

یہاں کا پورا ماحول ہی اسے گھٹن زدہ لگ رہا تھا تبھی رابی کو لیے کیفے سے باہر نکل گئی اس دوران وہ مکمل طور پر کسی کی نظروں کے حصار میں تھی جس کی تپش کا احساس مفرہ کو اپنی پشت پہ بخوبی ہو رہا تھا لیکن اس نے مڑ کر دیکھنا مناسب نہ سمجھا اور اپنے دھیان میں وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

"میرا بیٹا کیوں پریشان ہے۔۔۔ "

واپسی پہ آج اسے عدیل صاحب لینے آئے تھے گاڑی میں بھی مسلسل خاموشی چھائی محسوس کر کے انہوں نے مفرہ کی سمت دیکھا جو اپنا پورا دھیان باہر کے نظاروں میں لگائے بیٹھی تھی جیسے کسی اور منظر میں دلچسپی ہی نہ ہو۔۔۔۔

ان کی آواز پہ مسکراتے ان کی سمت متوجہ ہوئی

اور نفی میں سر ہلا یا وہ انہیں اب کیا بتاتی کہ وہ کیوں پریشان ہے۔۔۔

لیکن آنکھیں اس کی مسکراہٹ کا بلکل بھی ساتھ نہیں دے رہی تھی عدیل صاحب کو تشویش نے آن گھیرا۔۔۔

"پاپا آپ سے ایک بات پوچھوں۔۔۔"

کچھ سوچتے وہ لاڈ سے ڈرائیو کرتے عدیل صاحب کے کندھے پہ سر رکھتے ہوئے بولی تو انہوں نے سر ہلا کر گویا اسے بولنے کی اجازت دی۔۔۔۔

وہ چاہتے تھے کہ اپنے دل کا سارا غبار وہ نکال کر پر سکون ہو جائے اسی لیے انہوں نے ہمیشہ اس کے ساتھ دوستوں سا رویہ ہی رکھا تھا کہ ان کی بیٹی ان سے کوئی بھی بات کرنے سے پہلے ڈرے یا جھجھکے بلکل بھی نہیں....

"اگر ایک انسان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے اور کسی طرح غلطی کا احساس ہو جانے پر وہ آپ سے معافی تلافی کریں شرمندہ ہوا اپنے کیے پر تو آپ کا ردِ عمل کیا ہونا چاہیے کیا آپ کو اسے معاف کر دینا چاہیے۔۔۔۔۔"

مفرہ نے ان سے اس بارے میں ان کی رائے جاننا چاہی تبھی سوائے اس شخص کے نام کے سب کچھ بتا ڈالا اور سوالیہ نگاہیں ان کی سمت اٹھائی۔۔۔۔

"ہمیں لازماً اس انسان کو ایک موقع دینا چاہیے اگر حقیقتاً وہ اپنی غلطی پر پشیمان ہے تو آپ کو لازمی ان کی سننی چاہیے اور دل بڑا کر کے معاف کر دینا چاہیے کیونکہ اللہ کے نزدیک تو یہ ایک پسندیدہ عمل ہے نہ اور میں جانتا ہوں کہ میری بیٹی کبھی بھی اللہ پاک کو ناراض نہیں کرنا چاہے گی۔۔۔۔۔۔ "

اس کی بات پہ غور و فکر کرتے کچھ لمحوں کی توقف کے بعد انہوں نے اس بارے میں اپنا نظریہ پیش کیا جو مفرہ کو پسند بھی آیا تبھی انہیں ایک نظر دیکھتی پر سکون سا مسکرا دی جیسے دل سے کوئی بہت بڑا بوجھ ہٹ گیا ہو۔۔۔۔۔۔

دل میں سکون کی ایک لہر دوڑ گئی اب اسے یہ سوچ بلکل بھی نہیں آئے گی کہ اس نے اس انسان کو معاف کر کے کوئی غلطی کی ہے۔۔۔۔۔

عدیل صاحب نے اس کے پر سکون چہرے کو ایک نظر دیکھتے اس بات کو زیادہ کریدنا بہتر نہ سمجھا تبھی اس کی مسکراہٹ کے جواب میں مسکراہٹ اچھالتے ڈرائیو کرنے میں مصروف رہے۔۔۔۔

موبائل کی بیپ پر وہ بیگ سے موبائل نکالتی اس میں مصروف ہو گئی جہاں رابی کا نام جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔

"میری ساری باتیں غور سے سن لی نہ کہ اب تمہیں کیا کام سرانجام دینا ہے اس دوران میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔"

وہ لڑکی اپنے مقابل بیٹھے وجود سے بولی آنکھوں میں سرد پن چھایا ہوا تھا صوفے سے ٹیک لیے وہ سگریٹ کے گہرے کش لگاتی استہفامیہ نظریں اسی پر جمائے بیٹھی تھی اس کی حرکت پہ مقابل نے نحوست سے سر جھٹکا۔۔۔

بلیک ٹائٹ جینز پہ گہرے گلے کا جامنی رنگ کا ٹاپ پہنے بالوں کو اونچی پونی میں قید کیا ہوا تھا۔۔۔۔ ہونٹوں پہ ڈارک لپ سٹک سجائے وہ کسی بھی انسان کا ایمان ڈگمگا سکتی تھی۔۔۔

"پہلے خود تو کوئی کام ڈھنگ سے کرنا سیکھ لو پھر مجھے آکر سمجھانا۔۔۔"

اسکے لہجے میں سرد پن محسوس کر کے اسے پتنگے لگ گئے تبھی ماتھے پہ بکھرے بالوں کو سمیٹتے ہوئے تند نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولا تو اس لڑکی نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

"اب جو سوچا ہے اس پہ عمل لازمی کرنا ہے اب اگر یہ بھی ہاتھ سے چھوٹ گیا تو معاملہ مزید بگڑ جائے گا ہمیں اپنی ہار تسلیم کرنی پڑے گی جو مجھے کسی صورت بھی نہیں قبول۔۔۔"

وہ تنفر سے چلاتے ہوئے بولی تو اس کی حرکت پہ مقابل کے چہرے پر ناگوار تاثر ابھرے۔۔۔۔

"تمہارا تو فلحال کوئی کام نہیں ہے ہر چیز میں ٹانگ میں نے اڑائی ہوئی ہے ہر کام کو نپٹانا میں نے ہے ویسے مسئلہ زیادہ تمہیں ہے اس سے میں تو آرام سے اس کام سے پیچھے ہٹ سکتا ہوں اور بغیر کسی غلط کام کے اسے اپنی مٹھی میں بھی کر سکتا ہوں۔۔۔"

اسے اس لڑکی کی حرکت کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی تبھی اسے جھڑکتے ہوئے بولا اور آخر میں اسے دھمکی بھی سے ڈالی تو وہ آنکھوں میں شیطانیت لیے مسکرا دی۔۔۔۔

"اس کام سے پیچھے ہٹنے کی سوچنا بھی مت ورنہ میں جو کروں گی وہ تمہیں قطعی پسند نہیں آئے گا اور ہاں تم کونسا مفت میں کرو گے وہ سب مکمل معاوضہ بھی تو ادا کروں گی میں۔۔۔"

وہ بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتی ہوئی بولی تو اس کے ماتھے پہ سلوٹیں پڑ گئی چہرے کے تاثرات یکدم تن گئے۔۔۔

"میں کوئی گیا گزرا انسان نہیں ہوں جو تمہارے معاوضے پہ بیٹھا رہوں اچھا خاصہ کھاتے پیتے گھرانے کا چشم و چراغ ہوں۔۔۔"

یکدم وہ تلخ ہو کر اس پہ اپنا رعب جھاڑتا ہوا بولا تو مقابل کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیا چاہتا تھا تبھی اپنے قدم اس کی سمت بڑھانے لگی۔۔۔۔

"میں کونسا پیسوں کی بات کر رہی ہوں ہر جانہ بھی تو تمہاری پسند کا ہو گا نہ۔۔۔"

وہ اس کے گال پہ انگلی پھیرتے ہوئے معنی خیزی سے بولی تو مقابل کے لبوں پہ معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔

اس نے تمسخر اڑاتی نظروں سے اس لڑکی کی جانب دیکھا جو اپنی عزت کی پرواہ کیے بغیر اس کی باہوں میں پڑی تھی اسے کسی بھی چیز سے غرض نہیں تھا سوائے اپنے مطلب کے۔۔۔۔۔

جب ایک لڑکی بغیر کسی خوف کے خود ہی اس کی باہوں میں قید تھی تو وہ کب تک بے نیاز رہتا کب تک اپنے آپ کو بعض رکھتا وہ بھی دنیا جہان کا ہوش بھلائے اس میں گم ہوتا چلا گیا۔۔۔

وہ دونوں ہر چیز کا ہوش بھلائے گناہوں کی دلدل میں دھنستے جا رہے تھے۔۔۔۔

نیازی ہاؤس میں آج معمول سے زیادہ چہل پہل تھی گھر کے مکین وہاب صاحب کے پورشن میں جمع تھے اور فہام کا انتظار کیا جارہا تھا جس نے گھر آنے سے پہلے ہی سے ایک ضروری بات کرنے کی اطلاع دے دی تھی فون پہ اس کا سنجیدہ پن محسوس کر کے وہاب صاحب جھنجھلا چکے تھے اسی دوران وہ بیگ کندھے پہ ڈالے شرٹ کے کف فولڈ کرتے تھکا تھکا سالاؤنج میں آیا تھکن اس کے چہرے سے عیاں تھی سر مسلتے وہ وہی صوفے پہ دراز ہو گیا نازیہ بیگم اس کی طبیعت کا خیال کرتی اس کیلیے پانی لینے چلی گئی جازم ایک ہاتھ کی مٹھی بنائے لبوں پہ سختی سے جمائے بیٹھا تھا کیونکہ جو بات اس کے ذہن میں آرہی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ سچ ہو پانی کا گلاس ٹیبل پہ رکھتے ہی اس نے ایک نظر سب کو دیکھا جو اضطراب کے عالم میں اسی کو گھور رہے تھے انہیں پریشانی سے اپنی جانب متوجہ پا کر اس کی ہنسی نکل گئی جسے وہ چہرہ جھکائے مسکرا دیا۔۔۔۔۔

"برخوردار یہ مسکرانے کا سلسلہ بعد کیلیے رکھے پہلے ہمیں یہاں پہ اکٹھا کرنے کی وجہ بتائیں۔۔۔ "

وہاب صاحب نے سنجیدگی سے استفسار کیا تو فہام نے ایک نظر سب کو دیکھتے حلق تر کیا کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اب جو وہ بولنے والا ہے وہ کسی کو منظور نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

اسے خاموشی سے سب کا ملاحظہ کرتے اور اپنی بات کو نظرانداز کیے دیکھ وہاب صاحب سختی سے لب بھینچ گئے۔۔۔۔

جو سب کی پریشانی کم کرنے کے بجائے مزید بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

"میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں فہام۔۔۔"

وہاب کے کرخت لہجے میں بولے ایک لمحے کیلیے مفرہ بھی کپکپا گئی۔۔۔۔

"جی پاپا وہ ایک بہت ہی اہم مسئلے پہ بات کرنی ہے وہ جس کمپنی میں میں جاب کی خدمات سر انجام دے رہا ہوں وہاں سے مجھے ایک جاب آفر ہوئی ہے۔۔۔۔"

آخر کار اس نے اپنی بات کی تمہید باندھی اور ایک نظر وہاب صاحب کو دیکھتے ان کے تاثرات جانچنے چاہے جن کے ماتھے پہ پڑتے بل واضح تھے اور فہام یہ بات بھی اچھے سے جانتا تھا کہ سب سے پہلے مسئلہ پاپا کے ساتھ ہی ہو گا۔۔۔۔

"ہاں تو ایک بہت اچھی بات ہے آپ کو ضرور اس آفر کو اکسیپٹ کرنا چاہیے آپ کیلیے اور زیادہ بہترین مواقع آئیں گے میرے خیال میں تو بلکل نہیں کھونا چاہیے۔۔۔۔"

عدیل صاحب اس کی بات سنتے اپنی رائے دیتے ہوئے خوشدلی سے بولے تو وہاب صاحب نے نفی میں سر ہلا کر ایک سنجیدہ کڑی نگاہ فہام کی سمت اٹھائی انہیں کچھ کچھ سمجھ آ رہا تھا کہ وہ کیا بات کرنا چاہ رہا ہے آخر کو ان کی اولاد تھا اور اولاد کو والدین سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تبھی وہ اس کی بات پوری ہونے کے منتظر تھے۔۔۔۔

ان کی حرکت پہ سب کے چہروں پہ ناسمجھی کے تاثرات پھیل گئے مفرہ نے ایک نظر عدیل صاحب کو دیکھ کر چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

"پاپا لیکن بات یہ ہے اس جاب کیلیے مجھے دبئی جانا پڑے گا کیونکہ اس آفس کی ایک برانچ لندن میں بھی ہے اور وہاں جا کر مجھے اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا اپنے پیروں پہ کھڑا ہونے کا موقع ملے گا۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اس کی بات پہ سب حیران پریشان سے فہام کو دیکھ رہے تھے جو کتنے سکون سے باہر جانے کی متعلق بات کر رہا ہے حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہاب صاحب اس چیز کے سخت خلاف ہے۔۔۔۔

نازیہ بیگم تو خاموشی سے چہرہ جھکائے آنے والے لمحوں کا انتظار کرنے لگی جن کے اچھا ہونے کی بلکل توقع نہیں کی جاسکتی تھی منزہ بیگم نے انہیں ساتھ لگاتے تسلی دی۔۔۔

"مگر بھائی۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات جاری رکھتا فہام نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا اور جوابی نگاہیں وہاب صاحب کی سمت اٹھائی۔۔۔۔

اس کے انداز پہ جازم غصے سے سر جھٹکتا لب بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

لاؤنج میں موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا اتنے نفوس کی موجودگی کے باوجود بھی کوئی بولنے کی جرأت نہیں کر پا رہا تھا سب وہاب صاحب کے بولنے کے منتظر تھے جو ہاتھ کی مٹھی کو ٹھوڑی تلے رکھے کسی گہری سوچ میں گم تھے لیکن جیسے ہی وہ بولے ان کا لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔۔۔۔

"کوئی کہیں نہیں جا رہا ابھی بھی تم اپنے پیروں پہ ہی کھڑے ہونا کہ میرے پیروں پہ کھڑے ہو برخوردار۔۔۔"

ان کے لہجے سے سرد پن صاف جھلک رہا تھا آنکھیں ضبط سے بے تحاشہ سرخ پڑ رہی تھی جب وہ فہام کے آفس جوائن کرنے سے پہلے ہی وہ اسے اس بات سے آگاہی سے چکے تھے کہ جو کرنا ہے اسی ملک میں رہ کر کرنا ہے تو آج اس نے یہ بات کرکے انہیں مزید طیش دلایا تھا۔۔۔۔

عدیل صاحب نے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے انہیں ٹھنڈا کرنا چاہا جو غصے میں گہری گہری سانس بھر رہے تھے ان کی حالت کے پیشِ نظر مفرہ بھاگ کر کچن کی جانب گئی اور انہیں پانی کا گلاس تھمایا جو انہوں نے ایک ہی سانس میں خالی کر دیا۔۔۔

جازم بھی وہاب صاحب کی سمت متوجہ ہوا۔۔۔۔

"لیکن پاپا مجھے جانا ہے یہ میرا ایک خواب ہے میں ایسے ہی اپنے ہاتھوں سے نکلنے نہیں دے سکتا۔۔۔۔"

وہ دھیمے لہجے میں جیسے تھک ہار کر بولا کہ وہاب صاحب کسی صورت مان جائے لیکن ایسے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔۔

"یہ میرے اصولوں کے خلاف ہے۔۔۔ "

وہ صاف گوئی سے کرخت لہجے میں بولے ٹال مٹول سے کام لینا انہیں بلکل پسند نہیں تھا۔۔۔۔

"واہ پاپا یہ اصول جب کہاں گئے تھے جب مفرہ کو آپ نے کوایجوکیشن میں داخل کروایا تھا کیوں چاچو کو نہیں روکا گیا کہ لڑکی ذات ہے ایسی اونچ نیچ ہو سکتی ہے۔۔۔۔ "

وہ حد درجہ تلخ ہوا بات کا رخ اپنی جانب ہوتا دیکھ مفرہ کا دل دھک سے رہ گیا آنکھوں میں مرچی سی بھرنے لگی عدیل صاحب کے ماتھے پہ بھی تیوریاں چڑھنے لگی۔۔۔۔

"تم اس بچی پہ کیوں بات گھما رہے ہو مجھے اس پہ پورا بھروسہ ہے اور مجھے یہ کہنے میں کوئی پریشانی نہیں ہے کہ مجھے تم لوگوں سے زیادہ اس پہ بھروسہ ہے میری بیٹی میرا غرور ہے۔۔۔۔"

وہ مفرہ کو اپنے ساتھ لگاتے مضبوط لہجے میں اسے باور کراتے ہوئے بولے تو جازم کے عنابی لبوں پہ ان کی بات پر تبسم بکھرا۔۔۔۔۔

ان کی بات پہ عدیل صاحب کی آنکھوں میں نمی جاگی۔۔۔۔۔

حیران تو نازیہ بیگم بھی رہ گئی تھی کہ ان کا بیٹا ایسا بدلحاظ تو کبھی نہیں رہا تھا وہ تو اس کے تیور دیکھتی پریشان تھی جو اپنے باپ کا لحاظ کرنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔۔۔

"لیکن پاپا مفرہ۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا اس کی ایک ہی تکرار پر جازم چیخ اٹھا۔۔۔۔

"بھائی کیا مفرہ مفرہ بس کر دیں آپ کیوں ان کی جان لینے پر تلے ہیں مجھے تو یہ بات سمجھ نہیں آتی انہیں اپنی زندگی آرام سے جی لینے دیں۔۔۔۔"

وہ شش وپنج میں مبتلا چیخ کر بولا اور ایک نظر مفرہ کی جانب دیکھا جو عدیل صاحب کے کندھے سے لگی زار و قطار رو رہی تھی۔۔۔۔

"فہام اس بارے میں ٹھنڈے دماغ سے سوچو پھر جو دل میں آئے ہمارے سے بات کرو ایسے معاملات حل نہیں ہوتے۔۔۔۔"

عدیل صاحب نے مفرہ کو منزہ بیگم کے حوالے کرتے اس کی سمت قدم بڑھائے اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے مصالحتی انداز میں بولے۔۔۔۔۔

وہ جانتے تھے کہ اس بات نے اس کا دماغ گرم کر دیا ہے ورنہ وہ ان کا بہت دھیمے مزاج کا بیٹا تھا اس کی نسبت جازم کا خون زیادہ جلدی جوش مارتا تھا۔۔۔۔۔

فہام ان کی بات سنتا اپنا بیگ اور موبائل اٹھاتا کمرے کی سمت چل دیا۔۔۔۔

وہاب صاحب بھی مفرہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے اپنے کمرے کی سمت چل دیے اب کہنے سننے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا مفرہ کا شدت سے دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر روئے اس نے اپنی سرخ بھیگی آنکھیں اٹھا کر عدیل صاحب کی سمت دیکھا ناک رو رو کر سرخ ہو چکی تھی انہوں نے تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگایا اور اس کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیا۔۔۔۔

"یار آپ بھی نہ ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ رونا شروع کر دیتی ہیں بہادر بنے اس دنیا میں اگر جینا ہے نہ تو دل پتھر کا کرنا پڑے گا نرم دل رکھیں گی نہ تو کوئی بھی آپ کے جذبات کو روند کر چلا جائے گا اور آپ ایسی ہی روتی رہ جائیں گی۔۔۔۔۔"

جازم اس کے سر پہ ہاتھ رکھتا سنجیدگی سے ہنی بات باور کراتا کمرے کی سمت چلا دیا۔۔۔۔

وہ تینوں اس کی اتنی سی عمر میں اتنی بڑی بات پہ ہکا بکا رہ گئے جو دو سیکنڈ میں ان پہ ایک تلخ حقیقت آشکار کر گیا تھا تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے وہ زینے اتر گئے کیونکہ اب یہاں ٹھہرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

صبح تک جس گھر میں خوشیوں بھری کھلکھلاہٹیں گونج رہی تھی اب ماحول اس کی نسبت خاصا گرم ہو چکا تھا سب اپنی اپنی جگہ مختلف سوچوں میں گم آنے والے لمحات سے انجان تھے۔۔۔۔

ناجانے قسمت اب کیا نیا رخ موڑنے والی تھی جسے نیازی ہاؤس کے مکین سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔۔۔

اگلی صبح بھی ہمیشہ کی طرح روشن دار تھی منزہ بیگم نے کمرے کے پردوں کو برابر کرتے بیڈ پہ آڑھی ترچھی سوئی مفرہ کو آواز دی جوان کے بلانے پر کروٹ بدلے دوبارہ آنکھیں موند گئی کیونکہ بالکونی سے پڑتی دھوپ چھن سے چہرے پر پڑ رہی تھی جو اس کی نیند میں خلل ڈال رہی تھی۔۔۔۔

"مفرہ بیٹا جاگ جاؤ پہلے ہی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ "

منزہ بیگم نے سٹڈی ٹیبل پہ بکھری کتابوں کو سمیٹتے اسے وقت کا احساس دلایا لیکن وہ پھر بھی ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔

منزہ بیگم نفی میں سر ہلاتی اس کے پاس ہی بیڈ پہ بیٹھ کر اس کے لمبے گھنے بھورے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی تو مفرہ کسمسا کر ان کی گود میں سر رکھے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

"ساڑھے آٹھ ہو چکے ہیں یونی جانے کا ارادہ ہے یا نہیں۔۔۔۔"

وہ دھیمے سے اس کے ماتھے پہ بکھرے بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی تو مفرہ کی آنکھیں پٹ سے کھلی۔۔۔۔

"افف ماما آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں اٹھایا یونی سے لیٹ ہو گئی اب تو پہلا لیکچر شروع بھی ہو چکا ہو گا۔۔۔۔"

وہ ان کی بات پہ بالوں کو جوڑے میں قید کرتی روہانسی ہو کر بولی اور ساتھ ہی چپل پیڑوں میں اڑستی فریش ہونے چل دی۔۔۔۔

منزہ بیگم اس کی جلد بازی پہ نفی میں سر ہلاتی رہ گئی اس لڑکی کے رنگ ڈھنگ ہی نرالے تھے جو ساری بات ان کے سر ڈالتے خود فرار ہو چکی تھی۔۔۔۔

منزہ بیگم نے اپنے کمرے میں آتے ہی عدیل صاحب کی تیاری میں مدد دی تاکہ مفرہ کو مزید دیر نہ ہو تیار ہوتے ہی وہ عدیل صاحب کے ساتھ یونی کیلیے روانہ ہو گئی اسے یونی گیٹ پہ اتارتے انہوں نے اس کے اندر جانے کا یقین کرتے ہی گاڑی آگے بڑھائی۔۔۔۔

"پہلا لیکچر تو اب ختم پہ ہونے والا ہو گا ایسے کرتی ہوں کیفے میں رابی کا انتظار کرتی ہوں۔۔۔۔"

وہ اپنی کلائی میں موجود گھڑی میں نظر ڈالتے بڑبڑانے والے انداز میں بولتی کیفے کی جانب مڑ گئی۔۔۔

"آج کل کچھ زیادہ ہی لیٹ لطیف نہیں ہوتی جا رہی تم۔۔۔۔"

ابھی اسے بیٹھے کچھ دیر ہی گزری تھی اپنے پیچھے سے آنے والی آواز کی سمت متوجہ ہوئی تو رابی کمر پہ ہاتھ رکھے غصے سے اسے ہی جھاڑ رہی تھی مفرہ کھسیا کر سر کھجا گئی۔۔۔۔

"اچھا چھوڑو نہ کیا مسئلہ ہو گیا ہے اگر میں دیر سے آ گئی تم مجھے یہ بتاؤ کچھ بہت اہم کام تو نہیں کروایا نہ سر نے۔۔۔۔"

وہ اس کی بات پہ ٹول مٹول سے کام لیتی ہوئی بولی تو رابی نے ایک کینہ توڑ نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔۔

"ہاں سچ یاد آیا آج کے لیکچر میں تو سر فراز آئے تھے امپورٹنٹ اناؤنسمنٹ کرنے تمہیں پتہ ہے کہ دو دن بعد یونی میں کنسرٹ ارینج کیا گیا ہے میں تو بہت اکسائیٹڈ ہو۔۔۔۔"

وہ پر جوش انداز میں بولی اس کے چہرے سے ہی اس کی خوشی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔

"اچھا وہ کس خوشی میں انہیں کہاں سے سٹوڈنٹس کی تفریح کا خیال آ گیا۔۔۔۔"

وہ یونی کی انتظامیہ پہ طنز کرتے ہوئے بولی تو رابی قہقہہ لگا کر ہنس دی۔۔۔۔

"ہاں سینیئرز کا لاسٹ سمیسٹر ہے نہ اور اگلے ہفتے پیپرز کے بعد وہ ہمیشہ کیلیے چلے جائیں گے ہمیں تو یہی وجہ بتائی گئی ہے۔۔۔۔"

وہ اسے تمام تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے بولی تو مفرہ نے منہ بنایا۔۔۔۔

"خیر میں تو بلکل نہیں آ رہی تم بہت سارا انجوائے کرنا یو نو مجھے ایسی چیزوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ہاں کبھی کبھار موویز دیکھتی تھی لیکن اب تو وہ بھی بہت کم کر دی ہے۔۔۔۔"

وہ کندھے اچکا کر بے نیازی سے بولی جیسے اسے اس چیز میں ذرا سی بھی دلچسپی نہ ہو اس کی اس قدر بے نیازی پہ رابی دانت پیس کر رہ گئی لیکن کچھ سوچتے اس کی آنکھیں چمک اٹھی اصل بات سے تو وہ آگاہ کرنا بھول ہی گئی تھی۔۔۔

"تم جتنے مرضی بہانے بنالو نہ آنے کے لیکن تمہیں آنا ہی پڑے گا۔۔۔"

وہ آنکھیں چڑھا کر مزے سے بولی تو مفرہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی بات بلکل سمجھ سے باہر ہو۔۔۔

"ارے ساتھ یہ بھی اناؤنس کیا تھا سر نے کہ سب کا آنا ضروری ہے کیونکہ کنسرٹ تھوڑے ٹائم کیلیے ہی ہے اس کے بعد بہت ہی ضروری اناؤنسنٹ ہونی ہے فارم وغیرہ فل کروانے ہیں شاید نا جانے اللہ کے بندوں نے اب کونسا چن چڑھانا ہے۔۔۔۔۔ "

وہ باقاعدہ عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر بولی تو مفرہ کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"ضروری اناؤنسمنٹ افففف اب کیا کروں گی میں گھر جا کر ماما سے بات کروں گی پھر ہی اس متعلق کچھ پکا بتا پاؤں گی۔۔۔"

وہ اپنا ماتھا مسلتے پریشانی سے بولی۔۔۔

"یہ لیلی تھیلی ہماری جانب کیوں آرہی ہے اور یہ اس کے چہرے پہ مسکراہٹ مجھے تو خوف آرہا ہے یونی والوں سے پہلے اس نے کوئی چن چڑھانا ہے مجھے پورا یقین ہے۔۔۔۔"

رابی لیلی کو اپنے ٹیبل کے جانب آتا دیکھ ہاتھ پہ ہاتھ مار کر مفرہ سے سر گوشی میں بولی اس کے لہجے میں یقین محسوس کر کے مفرہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔

"السلام وعلیکم گرلز کیسی ہو دونوں کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔۔۔"

لیلی نے ان دونوں کو دیکھتے دھیمے سے سلام کیا اور ساتھ ہی ان کے سامنے کرسی پہ بیٹھنے کی اجازت چاہی جو مفرہ بنا کسی تردد کے دے چکی تھی وہ کونسا یہ کرسیاں اپنے گھر سے لے کر آئی تھی۔۔۔۔

لیلی کا حلیہ دیکھتے ان دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی جو کبھی جینز شرٹ میں پائی جاتی تھی ڈوپٹہ کا نام و نشان نہیں ہوتا تھا آج بلیو کلر کے کرتے میں ملبوس ڈوپٹہ سلیقے سے گلے کی زینت بنا ہوا تھا بالوں کی اونچی پونی کی ہوئی تھی جو ایک کندھے پہ ڈالی ہوئی تھی

رابی تو اس کا حلیہ دیکھ گرتے گرتے بچی مفرہ نے رابی کی حرکتوں پر اسے ایک گھوری سے نوازا۔۔۔۔

"کیسی ہو مفرہ میں تمہارے پاس ایک خاص مقصد سے آئی ہوں اور میں یہ بھی اچھے سے جانتی ہوں کہ تم مجھے ناامید نہیں کروں گی میں تمہارے طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتی ہوں۔۔۔ "

وہ رابی کو سرے سے نظر انداز کرتی مفرہ کی سمت متوجہ ہوئی اپنی اتنی بے عزتی پر رابی آگ بگولہ ہو گئی آنکھوں میں جیسے مرچی سی بھرنے لگی جبکہ مفرہ نے آنکھوں میں حیرت لیے لیلی کی سمت دیکھا جو اپنا ہاتھ اس کی سمت پھیلائے اس کے جواب کی منتظر تھی۔۔۔

پہلے پہل تو مفرہ کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کیا جائے اس نے ایک نظر رابی کو دیکھا جو لیلی کو کٹیلی نگاہوں سے گھورتے ہوئے مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

مفرہ نے آنکھیں بند کر کے شش و پنج میں گہری سانس لی اور عدیل صاحب کی کل کی باتیں یاد کرنے لگی کتنے اچھے طریقے سے انہوں نے سمجھایا تھا اسے اس کا جواب مل چکا تھا۔۔۔۔

آنکھیں کھولتے ہی اسے ابھی ابھی مسکراتے اپنی جانب متوجہ پایا اس کے چہرے اور آنکھوں میں سچائی بھانپتے اس کے پھیلے ہوئی ہتھیلی پر اپنا ہاتھ رکھ کر ملایا لیلی کی آنکھیں تو اس کی کرم نوازی پہ حیرت سے پھیل گئی۔۔۔۔

"اوہ تھینکیو سو مچ مفرہ میں آج بہت خوش ہوں اور میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں تمہیں کبھی مایوس نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ خوشی سے بھرپور لہجے میں بولی اور شدتِ جذبات میں آکر اس کا دوسرا ہاتھ بھی تھام لیا اس کا اپنائیت بھرا لہجہ رابی کو سلگا گیا۔۔۔۔۔

اس دوران رابی کا دل مفرہ کی حرکت پہ جل کر راکھ ہو گیا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی وہ بیگ ٹیبل پہ پٹختے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی یہ اس کی ناراضگی کا واضح اظہار تھا اس کی حرکت پہ لیلی نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا لیکن اسے اپنی جانب گھورتا دیکھ وہ خجل سی ہو گئی۔۔۔۔

"او کے مفرہ میں چلتی ہوں پھر ملاقات ہوتی ہے۔۔۔۔ "

وہ ایک نظر رابی کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی ورنہ اس سے کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ اس کا سر ہی پھاڑ دیتی۔۔۔۔۔

وہ مفرہ کی سنے بغیر اس کے گلے لگ چکی تھی مفرہ تو اس کی حرکات و سکنات پہ ششدر رہ گئی یہ آج لیلی کا کونسا روپ دیکھنے کو مل رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر نرمی کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا اس نے ڈرتے ڈرتے نگاہ رابی کی سمت اٹھائی جو اسے شرربار نگاہوں سے گھور رہی تھی اسے رابی کی آنکھوں سے شعلے نکلتے محسوس ہوئے اس نے مشکل حلق تر کرتے قدم رابی کی سمت بڑھائے لیکن اس تک پہنچنے سے پہلے ہی غصے سے بیگ اٹھاتی کیفے سے باہر نکل گئی مفرہ نے بدحواس ہو کر اسے پکارنا چاہا تبھی اپنا بیگ پکڑتے اس کی پیچھے ہی دوڑ لگائی۔۔۔۔

"رابی میری بات تو سنو پلیز۔۔۔۔ "

وہ پھولی سانسوں کے درمیان بولی لیکن رابی ناک کی سیدھ میں چلتی جا رہی تھی۔۔۔۔

"رابی یار کیا ہو گیا ہے میں اسے ناامید تو نہیں لوٹا سکتی تھی نہ۔۔۔۔۔"

وہ بیچارگی اس پہ واضح کرتے ہوئے بولی تو رابی نے مڑ کر طنزیہ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔۔

"کیوں اس میں کونسا سرخاب لگے ہیں ارے نہیں نہیں میں بھول ہی گئی تھی کہ سب سے زیادہ در یہ دل تو آپ کی پیدا ہوئی ہے اس دنیا میں کل وہ وہاج اور آج یہ لیلی میری تو یہ سمجھ سے باہر ہے کہ سب چاہتے ہیں اچھی بھلی سکون سے زندگی گزر رہی ہے اس میں مرچیں لگانے آجاتے ہیں۔۔۔"

وہ تنگ کر اپنے دل کا غبار نکالتے ہوئے بازپرس کی تو مفرہ نے اس کی بات پہ گہری سانس خارج کی۔۔۔

"رابی وہ قصہ اب ختم ہو چکا ہے تم بار بار گلے مردے کیوں اکھاڑتی ہو وہ اس دن کے بعد ہمیں نظر آیا نہیں نہ اور لیلی کو کبھی وہاج کے ساتھ دیکھا ہم نے نہیں نہ تو شک کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے تم نے فضول میں ہر چیز کو سر پہ سوار کیا ہوا ہے۔۔۔"

وہ اس کے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے ناراضگی سے بولی تو رابی نے نروٹھے پن سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

"اچھا چھوڑو سب باتیں فضول کی سوچوں کو اپنے اوپر حاوی مت ہونے دو۔۔۔"

وہ اس کا گال کھینچتی لاڈ سے ہنستے ہوئے بولی تو رابی بھی مسکرا دی۔۔۔

"اوکے میں کسی غلط سوچ کو حاوی نہیں ہونے دوں گی لیکن تم اس لیلی تھیلی سے باتیں نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ حد درجہ جیلسی کا شکار ہوئی اس کا انداز باور کرواتا ہوا تھا تو مفرہ نے اس کی بات پہ مسکراہٹ دبا کر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

لیکچر کا ٹائم ہوتے ہی وہ دونوں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی سمت چل دی۔۔۔

"مفرہ آپکی دوست کی کال آرہی ہے۔۔۔"

یونی سے آتے ساتھ ہی وہ فریش ہونے چلی گئی تھی اس کا موبائل باہر صوفے پہ بیٹھی منزہ بیگم کے پاس ہی پڑا رہ گیا تھا وہ موبائل پہ ہونے والی بیل کی سمت متوجہ ہوئی وہاں رابی کا نام جگمگاتا دیکھ ان کے ماتھے پہ تیوریاں چڑھ گئی تبھی بلند آواز میں مفرہ کو باہر بلانا چاہا۔۔۔۔

"ایک تو اس لڑکی کو بھی سکون نہیں ہے ابھی یونی سے آئے وقت ہی کتنا ہوا ہے آتے ساتھ ہی کال۔۔۔"

وہ تلملاتے ہوئے وہاں سے اٹھی اب ان کا رخ اپنے کمرے کی سمت تھا۔۔۔

مفرا دوپٹہ سر پہ جماتے کمرے سے باہر نکلی لیکن منزہ بیگم کو غائب دیکھ کر فون کی جانب متوجہ ہوئی رابی کا نام دیکھ کر اس نے تمام صورتِحال سمجھتے سر کجھایا اور فون کان سے لگایا۔۔۔

"کدھر مر کھپ گئی تھی بندے نے کبھی کوئی ضروری بات ہی کرنی ہوتی ہے ضروری بات کو چھوڑو کبھی کوئی ایمرجنسی ہی ہو سکتی ہے لیکن آپ محترمہ دسویں بیل پر فون اٹھاتی ہیں۔۔۔"

فون اٹھاتے ساتھ ہی رابی کی گولہ باری شروع ہوگئی مفرہ نے فون فوراً کان سے ہٹایا مبادہ کان کے پردے نہ پھٹ جائے۔۔۔

"حوصلہ کرو لڑکی نہانے گئی تھی اب کیا وہاں بھی تم سے باتیں کیا کروں۔۔۔ "

وہ اسے شرمندہ کرتے ہوئے بولی لیکن وہ رابی ہی کیا جو شرمندہ ہو جائے۔۔۔

"اچھا مجھے بتاؤ کنسرٹ کا کیا سین ہے میں بلکل اکیلی بور نہیں ہونا چاہتی۔۔۔ "

وہ مطلب کی بات پہ آتے ہوئے بولی لہجے میں فکر جھلک رہی تھی۔۔۔

"ہاں آؤں گی لیکن بلکل اینڈ ٹائم پہ وہ بھی فہام یا جازم کے ساتھ تاکہ وہ فارم فل اپ ہو جائے جس کے متعلق تم بتا رہی تھی۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے اسے باور کراتے ہوئے بولی تاکہ اسے مزید فورس نہ کیا جائے اس کی بات پہ رابی اتنا سا منہ لے کر رہ گئی۔۔۔

"مفرہ یہ کیا طریقہ ہے یار۔۔۔۔"

وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی تو مفرہ اس سے پہلے کہ اس کے جواب میں لب کھولتی رابی بول پڑی۔۔۔۔

"تم کل کنسرٹ میں آرہی ہو ورنہ میں تم سے قطعی بات نہیں کروں گی پھر جانا اس لیلی تھیلی کے پاس۔۔۔۔"

وہ چیخ کر بولی اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتی اپنی پشت سے آنے والی آوازوں پہ سہمتے فون فوراً سے پہلے بند کر دیا دل کی حرکت ایک دم رک گئی کیا روزانہ کی طرح آج بھی وہ سب برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔۔

اس کے اچانک فون کاٹنے پر وہ حیران رہ گئی پھر اسے بعد میں منانے کا سوچتے منزہ بیگم کے کمرے کی سمت چل دی۔۔۔۔

"کیا مام ڈیڈ آپ لوگ ہر وقت لڑتے رہتے ہیں یا تو صبح سے شام تک اپنی بزنس پارٹیز یا عیاشیوں میں گم رہتے ہیں اور جب گھر میں غلطی سے نظر آہی جائے تو آپ دونوں کا یہ میلوڈرامہ شروع ہو جاتا ہے کبھی اپنی اولاد کا بھی خیال کر لیا کریں۔۔۔۔"

رابی ایک نظر ہاف بازوؤں والی بلیک شفون کی ساڑھی میں ملبوس اپنی ماں اور بلیک ہی پینٹ کوٹ میں ملبوس اپنے باپ کو دیکھتے تنفر سے بولی جو اول تو دیر رات تک گھر آتے تھے یا اگر جلدی آ بھی جائیں تو ان کا چیخنا چلانا لازمی ہوتا تھا۔۔۔۔

آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی بچپن سے وہ انہی محرومیوں کے ساتھ جیتی آئی تھی ان دونوں کی کوتاہیوں کی بدولت رابی بچپن سے ہی بدتمیز اور اکھڑ مزاج ہوتی گئی اس نے اس بابت کسی کو بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا یہاں تک کے مفرہ کو بھی اپنے اس راز میں شریک نہیں کیا تھا۔۔۔

ان دونوں کو ایک نظر دیکھتے وہ ناگواری سے رخ بدلتی زینے چڑھ گئی۔۔۔

نازیہ بیگم رات کے کاموں سے فراغت حاصل کر کے وہاب صاحب کی چائے لیے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی وہ جازم سے کسی ضروری بات میں مصروف تھی ان کے چہرے سے ہی بات کی سنجیدگی کا اندازہ لگا جا سکتا تھا کل کے واقعے کے بعد وہاب صاحب اور فہام میں کوئی بھی بات نہیں ہوئی تھی نازیہ بیگم نے اس سے بات کرنے کا سوچا لیکن وہ صبح سے ہی کسی ضروری کام کی بدولت گھر سے نکلا ہوا تھا اب صرف وہ اسی کے انتظار میں تھی کہ کب وہ آئے اور وہ اسے وہاب صاحب سے اپنے رویے کی معافی مانگنے کی تلقین کریں رات کے دس بج چکے تھے لیکن اس کا کہی نام و نشان نہیں تھا اب تو باقاعدہ ان کے چہرے پہ فکر کی پرچھائیاں تھی۔۔۔۔

انہیں کمرے میں آتا دیکھ جازم ان کے ماتھے پہ بوسہ دیتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

"اب اس ٹائم چائے پیئے گے تو نیند کیسے آئے گی آپ کو۔۔۔"

نازیہ بیگم چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھتی ان کی جانب متوجہ ہوئی جو کسی گہری سوچ میں گم تھے وہ کچھ کہے بغیر خاموشی سے بیڈ کی دوسری جانب آکر بیٹھ گئی لیٹنے کے بجائے انہوں نے ان کی صورت دیکھتے بیٹھنے کو ترجیح دی وہ

جانتی تھی کوئی خاص بات ضرور ہے جو ابھی نہیں تو کچھ دیر تک ضرور کریں گے تبھی انہی کی جانب متوجہ رہی آخر اتنی سال کی رفاقت سے انہیں ان کے مزاج سے آشنائی تو ہو گئی تھی۔۔۔۔

"چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔۔"

نازیہ بیگم کی آواز پہ وہ چونک کر سیدھے ہوئے اور خاموشی سے کپ اٹھالیا۔۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کمرے میں ان کی آواز ابھری تو نازیہ بیگم بھی ٹیک چھوڑ کر ان کی سمت متوجہ ہوئی۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے کہ ابو نے جو فیصلہ کیا تھا مفرہ اور فہام کے بارے میں اسے سچ کرنے کا وقت آگیا ہے۔۔۔۔"

وہ آدھی ادھوری بات کر کے دوبارہ سے خاموش ہو گئے تو نازیہ بیگم ان کی بات سمجھتے بے ساختہ خوش ہوئی۔۔۔۔

"مطلب آپ فہام اور مفرہ کی شادی کے متعلق سوچ رہے ہیں لیکن عدیل بھائی تو ابھی راضی۔۔۔۔ "

وہ ان کی بات کا مفہوم سمجھتے اس دن کی بات کرتے ہوئے بولی تو وہاب صاحب نے گہرا سانس خارج کیا۔۔۔۔

"شادی نہیں صرف نکاح۔۔۔۔

نکاح کے بعد میں فہام کو باہر جانے کی اجازت دے دوں گا پھر مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا جوان اولاد ہے مجھے ڈر ہے کہ جذباتی پن میں کوئی غلط قدم نہ اٹھالے اور اگر وہ باہر جانا چاہتا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ باہر کی رنگینیاں اسے اپنی جانب مائل کریں اس لیے مفرہ اور اسے کے درمیان کوئی مضبوط رشتہ لازمی بندھ جانا چاہیے۔۔۔۔۔"

وہ پریشانی سے اپنا سر مسلتے ہوئے بولے ان کے لہجے میں فہام کے لیے پیار ہی پیار جھلک رہا تھا۔۔۔ورنہ وہ جانتی تھی کہ اپنے اصول ان کو بہت عزیز ہیں وہ کسی صورت اس سے پیچھے نہیں ہٹتے لیکن اولاد ہوتی ہی ایسی چیز ہے جو پتھر دل کو بھی موم بنا دیتی ہے۔۔۔۔

"اس سے میں بات کر لوں کا اس متعلق آپ ابھی جا کر دیکھیں فہام اگر گھر آچکا ہے تو میں ابھی اس سے اس متعلق بات کر لوں تا کہ رات چین سے سو سکوں۔۔۔"

وہ اطمینان بھری مسکراہٹ کے ساتھ بولے تو نازیہ بیگم بھی انہیں مسکراتا دیکھ مسکرا دی۔۔۔

"اب آپ صبح ہی بات کر لیجیے گا اس وقت کیا خود بھی پریشان ہونا اور سب کو کرنا صبح میں منزہ سے اس کی رائے بھی جان لوں گی۔۔۔"

ان کی بات میں وزن محسوس کر کے انہوں نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔۔۔

"آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔"

وہ ان کا چہرہ جانچتے ہوئے بولے تو انہوں نے جواباً شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی سمت دیکھا۔۔۔

"کیا آپ کو میں ایسی لگتی ہوں میرا تو کب سے دل تھا لیکن عدیل بھائی کی وجہ سے خاموش تھی مجھے وہ دونوں ہی بہت عزیز ہیں۔۔۔۔"

وہ لہجے میں محبت سموئے بولے تو وہاب صاحب طمانیت سے بولے۔۔۔

صبح مفرہ کے یونی جاتے ہی نازیہ بیگم نے منزہ بیگم سے بات کرنے کا سوچا اسی لیے تمام کام سمیٹتی ان کے کمرے کی سمت چلی آئی اور دروازے پہ دستک دی۔۔۔۔

"ارے بھابھی آئیں نہ باہر کیوں کھڑی ہے اور اتنی صبح صبح خیریت سے نہ۔۔۔۔"

وہ انہیں دروازے پہ کھڑا دیکھتی اندر آنے کی اجازت دیتے ہوئے بولی تو وہ اندر آتے صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔

"تم مصروف تو نہیں ہو کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

انہوں نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سوال کیا تو منزہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

ان کا انداز ان کیلیے حیران کن تھا تبھی چونکنا ہو گئی۔۔۔۔

"ارے نہیں بھابھی بس ابھی کمرے کا پھیلاوا ہی سمیٹ رہی ہوں پھر پورے دن کی مصروفیات تو کچن کی حد تک ہی ہوتی ہے۔۔۔۔"

وہ بیڈ شیٹ درست کرتے وہ نازیہ بیگم کی سمت متوجہ ہوئی جو کسی بات کی تمہید باندھ رہی تھی۔۔۔۔

"میں تم سے مفرہ اور فہام کی شادی کے متعلق بات کرنے آئی تھی ایسا وہاب چاہتے ہیں کہ فہام اور مفرہ کو کسی مضبوط رشتے میں باندھ کر وہ اسے باہر بھیج دیں۔۔۔"

انہوں نے رات کا سارا واقعہ ان کے گوش گزار دیا

منزہ بیگم نے ان کی بات پہ گہرہ سانس بھرا۔۔۔

"لیکن بھابھی عدیل ابھی نہیں مانے گے اس دن بھی انہوں نے اس کی پڑھائی کو مد نظر رکھتے فلحال شادی سے انکار کیا تھا نا جانے یہ سب سن کر ان کا ردِ عمل کیا ہو گا۔۔۔"

وہ ان کی جانب نگاہیں اٹھاتے تشویش سے بولی۔۔۔

"وہ وہاب عدیل سے بات خود ہی کر لیں گے تم پریشان مت ہو۔۔۔۔"

وہ ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے تسلی دیتے ہوئے بولی لیکن وہ مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو۔۔۔"

انہوں نے منزہ بیگم کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں دیکھتے استسفار کیا۔۔۔

"میں سوچ رہی ہوں کہ مفرہ ان سب ذمہ داریوں کیلیے ابھی چھوٹی ہے۔۔۔"

وہ پریشانی سے بولی تو نازیہ بیگم نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

"تو ہم کونسا ابھی شادی کر رہے ہیں ابھی صرف نکاح کر رہے ہیں تاکہ فہام باہر جا کر یہ بھول نہ جائے کہ کوئی ہے جو اس کا انتظار کر رہا ہے ویسے مجھے اپنی پرورش پر پورا یقین ہے لیکن پھر بھی دنیا کی رنگینیاں جو ہے نہ یہ کسی کو بھی اپنی جانب مائل کر سکتی ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ فہام بھی ان سب میں پڑ جائے۔۔۔۔ "

انہوں نے منزہ بیگم کو قائل کرنا چاہا تو ان کے چہرے پہ اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی انہیں اپنی بات سے متفق دیکھ وہ مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"میرا نہیں خیال بچوں کو کوئی اعتراض ہو گا پھر بھی وہاب رات کو فہام کے آفس سے آتے ہی اس سے بات کر لیں گے مجھے یقین ہے وہ انکار نہیں کریں گا۔۔۔"

وہ پر یقین انداز میں بولتی اٹھ کھڑی ہوئی

تم مفرہ سے پوچھ لینا۔۔۔

وہ انہیں یاد دہانی کراتے کمرے سے نکل گئی تو منزہ بیگم نے ان کی بات پہ سر ہلا یا۔۔۔

"ماما ایک گلاس پانی دیجیے گا پلیز۔۔۔ "

جازم صوفے پہ آڑھا ترچھا لیٹا موبائل میں مصروف نازیہ بیگم کو صدا لگاتا ہوا بولا تو نازیہ بیگم کے ماتھے پہ اس کی حرکت پہ تیوریاں چڑھ گئی۔۔۔۔

اس کے بورڈ کے امتحانات سے فراغت ملتے ہی وہ آج کل آذاد گھوم رہا تھا فلحال اسے کسی قسم کی پریشانی نہیں تھی اسی دوران ہر وقت لیٹ کر موبائل چلانا اس کا پسندیدہ مشغلہ بن چکا تھا نازیہ بیگم ہر آدھے گھنٹے بعد اسے مسلسل موبائل میں مصروف دیکھ غصے سے ٹوکے بغیر نہ رہتی لیکن وہ بے نیاز بنا اسی میں مصروف رہتا۔۔۔

"ماں کی گندی اولاد موبائل سے فرصت ملے تو یہاں نظرِ کرم کر لینا۔۔۔"

وہ سامنے صوفے پہ بیٹھی بے نیازی سے بولی ہاتھ مہارت سے سبزی کاٹنے میں مصروف تھے ان کی بات پہ جازم نے جیسے ہی گردن بائیں جانب صوفے کی طرف موڑی تو وہ اسے ہی دیکھ کر طنزیہ انداز میں مسکرا رہی تھی جازم انہیں ہنستا دیکھ خجل سا ہو گیا۔۔۔۔

"چلو اٹھو گندی اولاد ماں کو صدائیں لگاتا ہے کوئی شرم نام کی چیز ہی نہیں ہے۔۔۔"

وہ اسے تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے بولی تو جازم بوکھلا گیا اور سیدھا ہوتے صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔

"اب اٹھو گے تو ایک گلاس میرے لیے بھی لیتے آنا۔۔۔۔"

وہ اسے کچن کی جانب جاتا دیکھ کر بولی تو جازم ان کی بات پہ انہیں دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔

"ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا۔۔۔۔"

وہ پانی کا گلاس انہیں پکڑاتے نگلی ٹھوڑی تلے رکھ کر پر سوچ انداز میں بولا تو نازیہ بیگم نے سوالیہ نگاہیں اس کی سمت اٹھائی۔۔۔۔

"کہ میں کس پر چلا گیا ہوں لیکن ابھی ایک سیکنڈ پہلے مجھے اس کا جواب مل گیا۔۔۔۔ "

وہ اطمینان بھری سانس خارج کرتے ہوئے بولا تو نازیہ بیگم نے غصے سے جازم کی سمت دیکھا جو پھر سے صوفے پہ ڈھیر ہو گیا تھا۔۔۔

"تم مجھے کام چور کہنا چاہ رہے ہو۔۔۔ "

وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو اس کی جانب اشارہ بناتے ہوئے بولی تو جازم نے حیران ہونے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے ماما میری اتنی مجال جو میں اتنی عظیم عورت کو کام چور کہوں میں تو ذہانت کی بات کر رہا تھا۔۔"

اس نے فوراً سے پہلے ٹال مٹول سے کام لیا مبادہ نازیہ بیگم اس کا سر ہی نہ پھاڑ دیں۔۔۔

"اچھا ادھر بیٹھو ایک اہم بات کرنی ہے۔۔۔ "

وہ غصے کا ارادہ موقف کرتی جازم سے بولی تو وہ بھی پل بھر میں سنجیدہ ہوا۔۔۔

"مفرہ اور فہام کے نکاح کی بات چل رہی ہے مفرہ سے منزہ بات کر لے گی اور فہام سے تمہارے پاپا رات میں بات کر لیں گے۔۔۔"

اپنی بات کے اختتام پہ انہوں نے جازم کو صوفے کے ساتھ ریلیکس انداز میں بیٹھا دیکھ ناسمجھی سے بھویں اچکائی۔۔۔

"میں جانتا ہوں۔۔۔"

وہ ٹوکری میں سے سیب نکال کے کھاتا ہوا بولا تو نازیہ بیگم دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔

انہیں اب سمجھ آیا کہ کل ان کے کمرے میں آنے سے پہلے وہ اس بارے میں بات کر رہے تھے ....

"فائنلی کوئی خوشی کا ماحول بنے گا گھر میں

میں اس دبنگ ماحول میں رہ رہ کر تنگ آگیا ہوں۔۔۔ "
وہ موبائل جیب میں رکھتا اکتا کر بولا تو نازیہ بیگم نے اس کی بات پہ سر ہلایا۔۔۔
"بس سب خیر خیریت سے ہو جائے۔۔۔۔"
وہ مسکراتے ہوئے بولی تو جازم نے بھی انہیں مسکراتا دیکھ اطمینان بھری سانس خارج کی۔۔۔۔

"زیادہ ہی مصروف نہیں ہو گئے تم آجکل فہام۔۔۔۔"
وہاب صاحب جو فہام کا آفس سے آنے کا انتظار کر رہے تھے تاکہ ساری بات اس کے سامنے رکھی جا سکے لیکن اسے زینے چڑھتے ساتھ اپنے کمرے کی سمت جاتا دیکھ اس پہ طنز کر ڈالا ان کی آواز نے کمرے کی سمت فہام کے قدم جکڑ لیے۔۔۔۔
"نہیں پاپا بس کوئی اہم کام تھا۔۔۔ "
وہ نظریں چرا کر بولا اس کا نظریں چرانا وہاب صاحب سمیت نازیہ بیگم اور جازم نے بھی محسوس کیا لیکن خاموش رہے۔۔۔۔
"اچھا یہاں بیٹھو مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔"
انہوں نے ساتھ رکھے صوفے کی سمت اشارہ کیا تو وہ سر ہلاتے اسی پہ ٹک گیا اور سوالیہ نگاہیں اسی کی سمت اٹھائی تو وہاب صاحب بات کرنے کیلیے مناسب الفاظ تلاش کرنے لگے کہ کیسے اس تک اپنی بات پہنچائے وہ دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے اس کی سمت متوجہ ہوئے۔۔۔۔

"پاپا میں جانتا ہوں کہ آپ چاہتے ہیں کہ میں اپنی آئندہ زندگی یہی گزار و یہاں مجھے اچھی جابز مل جائیں گی لیکن پاپا میں ابھی بھی اچھی پوسٹ پہ ہی ہوں اور مجھے اس میں کوئی مسئلہ درکار نہیں ہے اصل بات موقعوں کی ہے جو اپنی زندگی میں کسی کسی کو ملتے ہیں یہ سب اتنا آسان نہیں ہے لیکن مجھے آسانی سے مل رہا ہے اور پھر تین سالوں کی تو بات ہے واپس مجھے آپ سب کے پاس ہی آنا ہے نہ۔۔۔۔"

وہ اپنی جگہ چھوڑتے سنجیدگی سے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا آنکھوں میں امنگ سی جاگی تھی کہ شاید وہ مان جائیں

وہاب صاحب نے اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ نکالتے اس کا کندھا تھپتھپایا اور اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی میں تمہاری خوشیوں میں رکاوٹ نہیں بنوں گا بلکل بھی جو بننا چاہتے ہو بنو اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا چاہتے ہو کھڑے ہو میں بھی تمہیں ایک اونچے مقام پہ دیکھنا چاہوں گا۔۔۔"

فہام کا تو حیرت کے مارے منہ کھل گیا اسے محسوس ہوا کہ شاید وہ کسی خواب کے زیرِاثر ہے آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی۔۔۔

وہاں موجود سب اس کے چہرے کی خوشی بھانپتے مسکرا دیے کیونکہ ان سب کو معلوم تھا فہام کا ردِعمل یہی ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔

"پاپا تھینکیو سو مچ میں بتا نہیں سکتا کہ میں کتنا خوش ہوں ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ کامیابی میرے بہت قریب ہے میں اسے محسوس کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

وہ عقیدت سے ان کے ہاتھ چومتا ہوا نم آنکھوں سمیت بولا۔۔۔

"اور بھائی اب آپ دولہا بننے کی تیاری پکڑ لے کیونکہ میں تو دیور بننے کی پکڑ چکا ہوں۔۔۔۔۔"

جازم ان کی باتوں میں اپنی اینٹری مارتا ہوا شرارت سے بولا تو وہاب صاحب اور نازیہ بیگم ہنس دیے جبکہ فہام کے چہرے پہ ناسمجھی کے تاثرات ابھرے اس نے حیران ہو کر سب کے خوشی سے تمتماتے چہرے کو دیکھا۔۔۔

"ہاں فہام اب اسی سلسلے میں بات کرنے والا تھا میں۔۔۔۔"

وہاب صاحب اسے حیران دیکھ کر بولے تو فہام کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے۔۔۔۔

"دراصل ہم چاہ رہے ہیں کہ جانے سے پہلے تمہارا نکاح کر دیا جائے۔۔۔ "

انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی بات اس کے سامنے رکھی آنکھوں میں ایک یقین تھا جو فہام دیکھ کر چونک گیا۔۔۔۔

"اوہ پاپا لیکن چاچو بلکل بھی راضی نہیں ہے فلحال آپ بھول گئے پچھلے دنوں کا واقع۔۔۔۔۔ "

وہ گہرا سانس بھرتے پچھلی بات کا حوالہ دیتے ہوئے بولا تو وہ تینوں مسکرا دیے۔۔۔

"اس کی تم فکر نہ کرو تمہارے پاپا نے سارے معاملات طے کر لیے ہیں تمہیں پریشان ہونے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ "

اب کی بار نازیہ بیگم نے بھی ان کی باتوں میں شرکت کی تو فہام کا چہرہ ایک سیکنڈ کے لیے تن گیا۔۔۔۔

"یہ ممکن نہیں پاپا ابھی۔۔۔"

کافی دیر بعد ان سب کو فہام کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"کیوں فہام۔۔۔۔"

نازیہ بیگم سختی سے بولی تو جازم نے ان کے شانوں پہ ہاتھ رکھتے انہیں تسلی دی۔۔۔

"لیکن بھائی پچھلی بار آپ کتنا خوش تھے جب شادی کا ذکر چھڑا تھا تو آج کیا ہوا۔۔۔۔"

جازم مسکراتے ہوئے اس کے پاس ہی بیٹھتا دوستانہ انداز میں بولا تو فہام نے ایک تیز نگاہ اس پہ ڈال کر چہرہ جھکا لیا۔۔۔

وہاب صاحب اس دوران بلکل خاموش بیٹھے تھے۔۔۔

"نکاح کر کے بھی تو اس نے ادھر ہی رہنا ہے تو پھر شادی ابھی ہو یا تین سال بعد اس میں کوئی حرج نہیں پاپا میں ابھی صرف اپنے کیریر پر دھیان دینا چاہتا ہوں ان جھنجھٹوں میں نہیں پڑنا چاہتا پلیز میرے پہ آخری احسان کر دیں کہ اس بات کو یہی دبا دیں انشااللہ جب میں لوٹوں گا تب آپ لوگ اپنے تمام ارمان پورے کر لیجیے گا اور آپ یقین کریں میں وہاں کی رنگینیوں میں بلکل آپ لوگوں کو یا مفرہ کو فراموش نہیں کروں گا۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے ان سب کو اپنی بات کا یقین دلاتا ہوا بولا اب ان تینوں کی نگاہیں وہاب صاحب پہ جمی تھی وہ صرف ان کے بولنے کے منتظر تھے۔۔۔

"تم نکاح کے بغیر یہاں سے قدم بھی باہر کی جانب نہیں بڑھا سکتے۔۔۔"

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد ان کی سرد آواز گونجی تو فہام کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔۔۔

"اوہ یہی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ رات و رات ایسا کیا ہو گیا کہ آپ مان گئے لیکن اب بھی مجھے ہی بلی کا بکرا بنایا جا رہا ہے اور کوئی بات نہیں اور سب سے بڑھ کر میرے باپ کو بھی میرا یقین نہیں ہے۔۔۔ "

وہ بے ہنگم انداز میں ہنستے طنزیہ نظریں ان پر جماتے ہوئے بولا اس کی اتنی بدتمیزی پر نازیہ بیگم کا ہاتھ اس پہ اٹھ چکا تھا فہام سکتے کی کیفیت میں انہیں دیکھتا رہ گیا جنہوں نے کبھی اسے غصے میں ڈانٹا تک نہیں تھا آج وہ اس پہ ہاتھ اٹھا چکی تھی اس کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا دل میں مفرہ کیلیے بدگمانی مزید بڑھنے لگی۔۔۔۔

"تم کل سے بہت منہ زوری کر چکے ہوں اب مزید میں قطعی برداشت نہیں کروں گی تمہارا یہ انداز میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔ "

وہ انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی تو اس کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔

"اب آپ کو برادشت کرنا بھی نہیں پڑے گا۔۔ "

اس کی بات پہ تینوں نے جھٹکے سے گردن اٹھا کر اس کی سمت دیکھا جو بیگ سے کچھ تلاش کر رہا تھا۔۔۔۔

"یہ لیں دیکھیں میرا پاسپورٹ میں کل چھ بجے کی فلائٹ سے لندن جا رہا ہوں۔۔۔ "

اس نے کمال ضبط سے اپنی بات مکمل کی اس لی یہ خبر تینوں پہ پہاڑ بن کر گری آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی چھائی ہوئی تھی ان سب کی نظریں خود پہ محسوس کر کے وہ نظریں چرا گیا۔۔۔۔

"میں جانتا تھا پاپا اتنی آسانی سے نہیں مانیں گے اسی لیے میں نے یہ سب بہت پہلے سے شروع کر دیا تھا میں یہ موقع بلکل بھی نہیں گنوانا چاہتا تھا اور اس سب کیلیے مجھے آپ کی ضد سے مجبور کیا ہے۔۔۔۔"

"بھائی بس کریں آپ کی ہمت کیسے ہو رہی ہے پاپا کے بارے میں ایسی باتیں کرنے کی ایک نکاح کی ہی تو بات ہے آپ کو اندازہ بھی ہے ماما پاپا سب کو کیسے سامنا کریں گے ان کا چچی امی چاچو یہاں تک کہ مفرہ تک بھی اب تک یہ بات پہنچ چکی ہو نگی کتنے دل توڑ کر جائیں گے۔۔۔۔"

وہ دھیمی آواز میں غراتے ہوئے بولا معاملہ اس کی برداشت سے باہر ہوتا جارہا تھا فہام نے کچھ نہ بولنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔

نازیہ بیگم کی آنکھوں سے بھی اشک رواں تھے یہ ان کی تربیت تو نہیں تھی۔۔۔۔

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔۔۔۔"

اچانک لاؤنج میں وہاب صاحب کی بھاری آواز گونجی۔۔۔

"جی۔۔۔"

"ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں تم جاسکتے ہو۔۔۔"

انہوں نے کہتے ساتھ منہ موڑلیا ان کے منہ موڑنے پر فہام تڑپ ہی تو گیا تھا تبھی ایک بے بس نگاہ نازیہ بیگم کی سمت ڈالی انہوں نے بھی خاموشی سے نظریں چرالی لیکن اسے کمزور نہیں پڑنا تھا آج اسے اپنے لیے خودغرض ہونا تھا اس نے اپنی سرخ آنکھوں کو بے ساختہ مسلا تھا اپنوں سے دور جانے کا غم اسے تڑپا رہا تھا۔۔۔

"پاپا۔۔۔"

وہاب صاحب نے ہاتھ سے اشارے سے اسے کچھ بھی کہنے سے بعض رکھا۔۔۔۔

"کل تمہیں تمہاری ماما اور بھائی ائیر پورٹ پہ الوداع کر آئیں گے میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اور اگر زندگی رہی تو تین سال بعد تم سے ملاقات ہو جائے گی۔۔۔۔"

وہ شکست ذدہ لہجے میں کہتے کمرے کی سمت چل دیے کندھے ڈھلکے ہوئے تھے نازیہ بیگم نم شکوہ کناں آنکھوں سے اسے دیکھتی وہاب صاحب کی تلقید میں چل دی۔۔۔۔

"بھائی آپ آرام کریں امید ہے پاپا صبح تک ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔"

اس نے مشکل مسکراتے اسے تسلی دی اور اس کا کندھا تھپکتے کمرے کی سمت چل دیا اس کے جاتے ہی فہام تھکا ہارا صوفے پہ گرنے کے انداز میں بیٹھا

اور آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا۔۔۔

ایک مان تھا جو آج ریزہ ریزہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

وہاب صاحب عدیل صاحب کے سامنے سر جھکائے شرمندہ شرمندہ سے بیٹھے تھے۔۔۔

"بھائی صاحب آپ جانتے ہیں آپ کی طبیعت پہ اس چیز کا برا اثر پڑے گا آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔"

وہ ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے سمجھانے والے انداز میں بولے لہجے تمام باتوں سے آگاہی کے باوجود بھی محبت سے گندھا ہوا تھا۔۔۔

نازیہ بیگم اور جازم فہام کو ائیر پورٹ چھوڑنے گئے تھے اور ان کے جاتے ہی وہاب صاحب نے عدیل صاحب سے بات کرنے کی ٹھانی اسی بدولت وہ ان کے سامنے شرمندہ سے بیٹھے تھے تمام بات سے آگاہی سے بعد عدیل صاحب کے کچھ دیر چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی رہی ان کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کیا سوچ رہے ہین کچھ لمحوں کے توقف کے بعد ان کی سنجیدہ آواز لاؤنج میں ابھری۔۔۔۔

"بھائی صاحب ایسے رشتے زبردستی کے قائل قطعی نہیں ہوتے ایسے رشتوں میں سب سے اول عزت محبت کو رکھا جاتا ہے اور دونوں فریقین کی باہمی رضامندی سے یہ رشتہ وجود میں آتا ہے شادی کوئی گڈا گڈی کا کھیل نہیں پوری زندگی کا معاملہ ہے اور جب ان میں سے ایک کی بھی رضامندی شامل نہ ہو تو پھر اس رشتے کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔۔۔"

انہوں نے وہاب صاحب کو اپنی رائے دینا ضروری سمجھا کیونکہ بات اب ان کی بیٹی پہ آچکی تھی

منزہ بیگم پریشانی سے ان دونوں کی سمت دیکھ رہی تھی انہیں بلکل اندازہ نہیں ہو پارہا تھا کہ یہ کہانی کیا رخ لے گی۔۔۔

"نہیں نہیں عدیل اس نے انکار۔۔۔"

ان کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی عدیل صاحب انہیں ٹوک گئے۔۔۔

"معاف کیجیے گا بھائی صاحب لیکن ایسی ٹال مٹول کا مطلب یہی نکالا جا سکتا ہے اور یہ بات میں آپ سے کبھی کہہ نہیں پایا لیکن مفرہ کے پردے پر فہام کا عجیب سرد رویہ میں نے شدت سے محسوس کیا ہے آدھی راتوں کو اسے میں نے روتے دیکھا ہے لیکن میں چپ رہا کیوں صرف اسلیے کیونکہ وہ میرے جان سے پیارے بھائی کی اولاد تھا مجھے بھی وہ اتنا ہی پیارا تھا میری بیٹی سے مجال ہے مجھ تک تو دور کی بات اپنی ماں تک سے کچھ شئیر کیا ہو۔۔۔۔"

ان کا لہجہ برسوں کی تھکن لیے ہوئے تھا۔۔۔

وہاب صاحب کا سر مزید شرمندگی سے جھک گیا۔۔۔

"بھائی صاحب میرا مقصد آپ کو شرمندہ کرنا بلکل نہیں ہے اور نہ ہی میں فہام کی بات سے اختلاف کرتا ہوں ہر انسان کو اپنا ساتھی چننے کا پورا حق ہے میں اس سے ناراض بلکل نہیں ہوں وہ ابھی بھی مجھے اتنا ہی پیارا ہے لیکن آج یہ باتیں کھلی ہے تو میں نے ضروری سمجھا ہے کہ اس بات سے بھی پردہ اٹھایا جائے۔۔۔ "

انہوں نے وہاب صاحب کے کندھے پہ تھپکی دیتے مسکراتے ہوئے باور کرایا تو وہاب صاحب نے گہرا سانس خارج کیا۔۔۔۔

"شکر میں نے مفرہ سے اس متعلق کوئی بات نہیں کی تھی اس کے نکاح کے بارے میں سوچا جارہا ہے ورنہ معاملہ مزید پیچیدہ ہو سکتا تھا ابھی بھی یونی سے آنے کے بعد وہ آرام ہی کر رہی ہے۔۔۔ "

منزہ بیگم نے سنجیدگی سے آگاہ کیا تو ان کی بات پہ دونوں نے اطمینان بھرا سانس خارج کیا۔۔

"فہام سے آپ تفصیلی رائے لیں اگر وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے تو۔۔۔"

عدیل صاحب نے نظریں چراتے کہا تو وہاب صاحب کے دل کو دھکا سا لگا۔۔۔

جبکہ ان کی بات پہ کمرے کے دروازے پہ کھڑا وجود پورے قد سے زمین بوس ہو گیا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ رہا تھا ٹانگوں میں جان ختم ہوتی جا رہی تھی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ فضا میں آکسیجن کی کمی ہو رہی ہے لیکن اسے مضبوط بننا تھا کیونکہ اس کے ماں باپ کو اس پہ اپنے آپ سے بھی زیادہ مان تھا جسے وہ کسی قیمت پہ نہیں توڑ سکتی تھی اب بات اس کے پردے پہ آ چکی تھی جس پہ وہ کسی صورت سمجھوتہ نہیں کر سکتی تھی حالانکہ دل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا تھا چاہے جتنی مرضی ہمت بہادری دکھا لیتی تھی تو وہ حساس سی لڑکی جو نازوں میں پلی بڑھی تھی نازک دل رکھتی تھی جس نے بچپن سے اب تک ایک ہی انسان کو سوچا تھا ایک ہی انسان کو چاہا تھا تو کیا سب کچھ ختم ہو چکا تھا ایک سوالیہ نشان اس کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے چلتی بیڈ پہ ڈھیر ہو گئی دل کا درد حد سے سوا تھا۔۔۔

"اب آپ نے کیا سوچا ہے۔۔۔"

منزہ بیگم کسی گہری سوچ میں گم عدیل صاحب کو دیکھ کر بولی جو مسلسل اپنی ایک ٹانگ ہلا رہے تھے جو ان کے پریشان ہونے کی علامت تھی۔۔۔۔

"کچھ نہیں بیگم کیا سوچنا ہے ابھی میری بیٹی پڑھ رہی ہے اور ویسے بھی اسے رشتوں کی کمی ہے کیا۔۔۔
اچھے سے شخص کا انتخاب کروں گا میں اپنی بیٹی کیلیے میری بیٹی میرا غرور جو ہے۔۔۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے منزہ بیگم کو تسلی دی۔۔۔۔

"مجھے اس کے نصیبوں سے بہت ڈر لگتا ہے نا جانے قسمت کس موڑ پہ لے جائے بس اپنی بیٹی کو کسی محفوظ ہاتھوں میں سونپنا چاہتی ہوں۔۔۔"

انہوں نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا تو عدیل صاحب نے بے ساختہ انہیں اپنے محبت بھرے حصار میں لیا کہنے کو کوئی الفاظ جو نہیں تھے کچھ دیر کمرے کی فضا میں بوجھل رہی دروازے پہ ہونے والے کھٹکے سے ان دونوں نے دروازے کی سمت دیکھا لیکن وہاں کھڑے وجود کو دیکھ کر چونک گئے۔۔۔۔

"مفرہ۔۔۔ "

منزہ بیگم کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی عدیل صاحب نے انہیں ایک نظر دیکھتے مفرہ کو پیار سے اپنی پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ بھی دھیمی چال چلتی ان تک پہنچی۔۔۔

"نیند پوری ہوگئی میری بیٹی کی۔۔۔"

انہوں نے اسے اپنے محبت بھرے حصار میں لیے پوچھا تو وہ مسکرا کر سر ہلا گئی جبکہ آنکھیں مسکراہٹ کا بلکل ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

"پاپا وہ میں بتانے آئی تھی کہ کل رات یونی جانا ہے پرسوں سے بتا ہی نہیں پائی میں اب رابی کا فون آیا تو یاد آیا تو آپ مجھے ڈراپ کر دیں گے۔۔۔ "

اس نے ساری بات بتاتے سوالیہ نگاہیں ان کی سمت اٹھائی تو منزہ بیگم کے ماتھے پڑ گئے۔۔۔

وہ اپنے آپ کو نارمل دکھانے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی آواز کا بھاری پن ان دونوں سے مخفی نہیں تھا اپنی جان سے پیاری اولاد کا درد دل پہ محسوس کر کے وہ تڑپ ہی تو گئے تھے لیکن چاہ کر بھی کچھ کر نہیں سکتے تھے۔۔۔۔

"لیکن مفرہ اتنی رات کو جانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔۔۔"

وہ تشویش سے بولی تو عدیل صاحب نے بھی جاننا چاہا۔۔۔۔

"یونی میں ویسے تو کنسرٹ تھا لیکن مجھے قطعی دلچسپی نہیں ہے ان چیزوں میں پہلے تو میں نے انکار کر دیا لیکن بعد میں پتہ لگا کہ کل ایک ضروری فارم بھی فل کروانا ہے انہوں نے۔۔۔۔"

اس نے بے نیازی سے کندھے اچکا کر بتایا۔۔۔۔

"اور تم منہ اٹھا کر جانے لگی ہو کوئی ضرورت نہیں اتنی رات کو باہر جانے کی۔۔۔۔"

وہ اسے کینہ توز نظروں سے گھورتی الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔۔

"ارے بیگم ہم کونسا بچی کو اکیلا بھیج رہے نا جانے کونسا ضروری فارم ہے ایسا کرتے ہیں نہ مفرہ جازم کے ساتھ جائے اور جازم کے ساتھ ہی واپس آجائے۔۔۔ "

انہوں مفرہ کی پریشان شکل دیکھتے چٹکی بجاتے مسئلہ حل کیا تو اس نے بھی سکون کا سانس خارج کیا منزہ بیگم کا دل تو ابھی بھی نہیں مان رہا تھا لیکن عدیل صاحب کی بات سے کچھ حد تک وہ بھی متفق تھی تبھی خاموشی سے سر ہلاتے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

"آپ جازم سے کہہ دیجیے گا پاپا تا کہ وہ تیار رہے اور میری پیاری ماما میں کام مکمل کرتے ہی واپس آجاؤں گی بلکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اپنی طبیعت کا آپ کو اندازہ ہے نہ۔۔۔۔"

وہ منزہ بیگم کا گال چومتی ایک نظر عدیل صاحب کو دیکھ مشکل مسکراتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

ماں باپ کے سامنے تو اپنے ٹوٹے دل کو سنبھال لیا تھا لیکن باہر نکلتے ہی ضبط کا شیرازہ پھر سے بکھرنے لگا تھا آنکھیں تھی کہ بہنے کو بے تاب تھی دل پہ ہاتھ رکھتے بے ساختہ گہرا سانس بھرا اور نمی کو حلق میں اتارا وہ کسی صورت بھی کمزور نہیں پڑ سکتی تھی اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کیلیے دل پتھر کا کرنا ضروری تھا اس کا اندازہ اسے ہو چکا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں داخل ہوتی داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے نازیہ بیگم اور جازم کو دیکھتے شش و پنج میں وہ کھڑی رہ گئی۔۔۔۔

"کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔۔ "

نازیہ بیگم نے اس کے پاس آتے ہی محبت بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا ان کا میٹھا س بھرا لہجہ محسوس کر کے نمکین آنسوؤں کا گولہ حلق میں اٹک گیا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا نازیہ بیگم نے اس کے حال سے نظریں چرائی۔۔۔

"میں ٹھیک تائی امی آپ بیٹھیے نہ میں پانی لاتی ہوں۔۔۔۔"

اس نے پرانا کوئی زخم ادھیڑنا مناسب نہ سمجھا جب ایک چیز انجام پا ہی چکی ہے تو بار بار ایک ہی بات کر کے اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کیوں کرنا تبھی اپنے مخصوص پرانے انداز میں بولی۔۔۔

"مجھے معاف کر دو مفرہ میں تمہارے لیے کچھ نہ کر پائی۔۔۔"

اچانک وہ اس کا ہاتھ تھامتے سسک پڑی تو مفرہ یکدم ان کے رونے پر بوکھلا گئی ہاتھ پیر ٹھنڈے پر گئے اس نے مدد طلب نظروں سے جازم کی سمت دیکھا جو سامنے صوفے پہ بیٹھا انہی دونوں کی سمت متوجہ تھا لیکن اس نے کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا وہ چاہتا تھا کہ مفرہ خود یہ معاملہ حل کریں۔۔۔

"تائی امی اس میں نہ آپ کا قصور ہے نہ میرا یہ ساری بات قسمت پہ آکر ٹھہر جاتی ہے اگر وہ میرے نصیب میں لکھے ہوتے نہ تو مجھے ضرور ملتے وہ شروع دن سے میرے نصیبوں میں تھے ہی نہیں بس یہ بچپن کی منہ زبانی باتیں اور رشتے جو ہم کر دیتے ہیں نہ اس وقت تو بہت خوشی محسوس کرتے ہیں لیکن جب یہ ٹوٹتے ہیں نہ تو اپنے ساتھ ہمارا وجود بھی توڑ دیتے ہیں بہت گہری چھاپ چھوڑتے ہیں دلوں میں اور ہم اسی جانب مائل ہوتے جاتے ہیں لیکن اس بات سے انجان کہ کیا پتہ اس کا جوڑ اللہ نے کسی اور کے ساتھ بنایا ہو ہاں دکھ بھی ہوتا ہے درد بھی محسوس ہوتا ہے لیکن پھر ہمیں اس درد کے ساتھ جینے کی عادت پڑ جاتی ہے اور ہم بے وقوف یہ سمجھتے ہیں کہ زخم بھر گیا۔۔۔"

اس کے منہ سے اتنی بڑی باتیں سن کر وہ دونوں ساکت رہ گئے جبکہ دروازے سے نکلتے عدیل صاحب اور منزہ بیگم جو لاؤنج کی سمت ہی آرہے تھے ان کے پاؤں بھی اٹھنے سے انکاری تھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے ان کا وجود چیڑ دیا ہو اور وہ سمجھ رہے تھے کہ ان کی بیٹی اس سب سے انجان ہے لیکن وہ تو شاید درد چھپانا جان چکی تھی۔۔۔۔

جازم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی شدت سے دل چاہ رہا تھا ان کا دل توڑنے والے کا کام تمام کر دے اگر وہ اس کا سگا بھائی نہ ہوتا تو وہ یہ کام ضرور انجام دیتا خون نے ہاتھوں پاؤں میں بیڑیاں باندھ رکھی تھی۔۔۔

"ارے بھابھی آپ کب آئی۔۔۔ "

عدیل صاحب نے سوگوار ماحول محسوس کر کے بات بدلنا چاہی اور منزہ بیگم کو چائے بنانے کا اشارہ کیا وہ سر ہلاتے کچن کی جانب چل دی۔۔۔

"میں نماز پڑھنے جا رہی مغرب کا وقت ہو گیا ہے آپ لوگ باتیں کریں۔۔۔ "

وہ نازیہ بیگم کے گال پہ محبت بھرا بوسہ دیتے ایک نظر جازم کو مسکرا کر دیکھ کر کمرے کی سمت چل دی اس کا ایک نظر مسکرا کر دیکھنا ہی جازم کو ایک سیکنڈ کیلیے ساکت کر گیا۔۔۔

"بھائی قیمتی ہیرا کھو چکے ہیں اس ہیرے کی چمک سے ہی آپ کی زندگی روشن ہونی تھی لیکن آپ پہچان ہی نہ کر پائے۔۔۔ "

وہ تصور میں افسردگی سے فہام سے مخاطب تھا۔۔۔

اندھیرے کمرے میں جہاں ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا کھڑکی سے جھانکتا چاند بھی اپنی روشنی پھیلانے کیلیے ناکافی تھا۔ وہی اس کی نگاہیں کھڑکی کے پار جیسے کسی کی تلاش میں تھی۔۔۔ ٹھنڈی ہوا کے باعث اس کے بال چہرے پر آکر اٹھکیلیاں کر رہے تھے۔ مگر وہ اس سب سے بے نیاز اپنی سوچوں میں گم تھی اس کی سوچوں کا محور صرف فہام کی ذات تھی۔۔۔۔۔

وہ دنیا مافیہا سے بے خبر اپنی سوچوں میں گم تھی

آنکھوں میں عجیب سی ویرانی چھائی ہوئی تھی

یہاں تک کہ کمرے میں موجود ہولناک تاریکی سے بھی سے کچھ غرض نہیں تھا ایک درد تھا جو اس کے رگ و جاں میں سرایت کر رہا تھا۔۔۔

کچھ سوچتے بے اختیار مفرہ کے منہ سے ایک سسکی نکلی۔۔

"مجھے اتنی بڑی سزا تو مت دیتے میرے ساتھ مسیحائی کا دعوٰی کرتے تھے۔ جاتے جاتے مجھے یہ تو بتاتے جاتے کہ کس جرم کی پاداش میں مجھے تنہا کر گئے یہاں تک کہ میری روح تک چھلنی ہو گئی ہے میں مزید کچھ نہیں سہہ سکتی میرے میں اتنی سکت نہیں ہے کہ میں مزید کچھ سہہ سکوں

پلیز لوٹ آئیں۔۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ کسی بہت اپنے کی توجہ اور مسیحائی کیلیے ترس رہی تھی آنکھیں رو رو کر خشک ہو چکی تھی

تھک ہار کر ڈوپٹے سے آنکھیں پونچھتے وہ اٹھی اور وضو کر کے جائے نماز بچھالی اپنے آپ کو سکون پہچانے کا یہی ایک واحد ذریعہ تھا جو اسے فقط اللہ کے سامنے اپنے درد سنا کر ملتا تھا۔۔۔۔

ناجانے مسیحائی کا لمس اسے کب نصیب ہونا تھا۔۔

یہ دل جب بھی دھڑکتا ہے تمہارا نام لیتا ہے

یہ آنسو جب بھی بہتے ہیں تمہارے دکھ میں بہتے ہیں۔۔۔۔

"کہ بارش جب بھی ہوتی ہے تمہیں ہی یاد کرتی ہے

خوشی کوئی جو آئے بھی تمہارے بن ادھوری ہے

سنو تم لوٹ آؤنہ۔۔۔

سنو اب لوٹ آؤنہ۔۔۔"

"آپ تیار ہو جائیں میں آتے ہی آپ کو لے چلوں گا۔۔۔"

جازم جو کسی کام کے سلسلے میں باہر جارہا تھا یکدم کچھ یاد آنے پر اس کے کمرے میں نوک کر کے اسے تاکید کرنا نہ بھولا۔۔۔

"تم کہاں جارہے ہو۔۔۔ "

جازم کی آواز پہ اس نے حیرت سے گردن موڑ کر دروازے پہ کھڑے جازم کو دیکھا اس کے سوال پہ جازم کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔۔۔

"بس کوئی ضروری کام ہے ٹھکانے لگا کر آتا ہوں۔۔۔ "

وہ اسے ٹالتا اس کی سوالیہ نگاہیں نظر انداز کرتا وہی سے مڑ گیا مفرہ اس کی حرکت پہ دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد دیوار پہ لگی گھڑی پہ نظر ڈالتے تیار ہونے اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ رابی نے سات بجے آنے کی خاص تاکید کی تھی چہرے پہ پانی کی چھینٹے مارتے ٹاول سے چہرہ تھپتھپایا اور عبایے کی سمت متوجہ ہوئی عبایہ پہنتے ہی ابھی حجاب کے لیے سر پہ ڈوپٹہ رکھا ہی تھا کہ دروازے کی بیل بجی تو اس نے تعجب سے گھڑی کی سمت دیکھا۔۔۔

"اتنی جلدی آگیا جازم۔۔۔ "

وہ چپل پیڑوں میں اڑستی بڑبڑانے والے انداز میں بولی اور قدم دروازے کی سمت بڑھائے دروازہ کھولتے ہی دروازے پہ ایستادہ رابی کو دیکھ وہ بھونچکارہ گئی۔۔۔۔

بلیک کلر کی ٹائٹس پہ گلابی رنگ کا ٹاپ پہنے بالوں کو کھلا چھوڑ کر کندھوں پہ ڈالا ہوا تھا لبوں پہ گلابی رنگ کی لپ اسٹک لگائے پاؤں میں بلیک کوٹ شوز پہنے وہ کسی کو بھی اپنی جانب متوجہ کر سکتی تھی لیکن اس کے حلیے پہ مفرہ ضبط سے لب بھینچ کر رہ گئی۔۔۔۔

اگر ایسے کپڑوں میں منزہ بیگم اسے دیکھ لیتی تو مفرہ کو لینے کے دینے پڑ جانے تھے لیکن شکر تھا کہ وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی اس نے سکون بھرا سانس خارج کیا۔۔۔

"یہی پہ کھڑی رکھو گی کیا اندر آنے کا نہیں کہو گی۔۔۔"

رابی اسے ایک نظر عبایے میں ملبوس دیکھ کر اپنی بلیک گلاسس کو سر پہ جماتے ہوئے بولی تو مفرہ نے بڑبڑی میں ایک طرف ہو کر اسے اندر آنے کی اجازت دی اور سیدھا اپنے کمرے میں ہی لے آئی۔۔۔

"میں نے سوچا یہاں سے تو گزرنا ہی ہے کیوں نہ راستے سے تمہیں پک کر لوں اس طرح تمہیں بھی آسانی رہے گی اینڈ بائے داوے کیا تم اس عبایے میں جا رہی ہوں۔۔۔۔"

اس نے اپنا پلین بتاتے آخر میں بھنویں اچکا کر اس کا تنقیدی جائزہ لیا۔۔۔

"ہاں بس حجاب رہ گیا وہ کر لوں۔۔۔"

وہ پن سے حجاب کرتے ہوئے اس کے لہجے پہ دھیان دیے بغیر بے دھیانی میں بولی تو رابی اپنا موبائل ٹیبل پہ رکھتی اس تک آئی۔۔۔

"جلدی لائنر نکالو تمہاری آنکھوں کو چار چاند میں لگاتی ہوں۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی اس کی میک اپ کی کلیکشن کو کنگھالنا شروع کر دیا۔۔۔

"نہیں رابی کوئی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی جازم آتا ہی ہو گا تم ایسا کرو چلی جاؤ مجھے ماما ویسے بھی اجازت نہیں دے رہی تھی اور اس طرح لڑکی ذات کا اکیلی رات کے س پہر باہر جانا نا ممکن ہے تبھی تو جازم کو منایا ہے۔۔۔ "

مفرہ نے اپنی طرف سے اسے ٹالنا چاہا تا کہ اس کی بدولت وہ وقت نا ضائع کریں۔۔۔

"اس وقت کون آگیا۔۔۔"

جازم کو چابی سے دروازہ کھول کر اندر آیا تھا مفرہ کے کمرے سے آتی آوازیں سن کر چونک گیا چہرے پہ نا سمجھی کے تاثرات لیے وہ اس کے کمرے میں داخل ہوا لیکن سامنے ہی صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھی رابی کو دیکھ کر اس کے ماتھے پہ بل واضح تھے اس نے شکوں آلود ماتھے سے اس کا جائزہ لیا جو ارد گرد سے بے نیاز موبائل پہ مصروف تھی۔۔۔۔

وہ اونچی آواز میں سلام کرتا مفرہ کی سمت متوجہ ہوا جس کا نقاب آخری مراحل پہ تھا۔۔۔۔

"آپ ریڈی ہیں تو چلیں۔۔۔ "

وہ رابی کو سرے سے نظر انداز کرتے مفرہ سے بولا تو اس نے ایک نظر جازم کو دیکھتے رابی کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے جازم کی سمت متوجہ تھی۔۔۔

"واؤ وہینڈ سم مفرہ یہ تمہارا کزن ہے نہ اپنی ویزمائی سیلف رابی۔۔۔ "

وہ اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلائے بے باکی سے بولی تو جازم نے جبڑے بھینچ لیے اور ایک کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔

"سوری محترمہ لیکن میں غیر محرم سے ہاتھ تو ملانا تو دور کی بات ان کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔۔"

وہ سرد لہجے میں اسے باور کرواتا ہوا بولا چہرہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا اس کے سرد انداز پہ رابی کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا مفرہ بھی اس کا شدید ردِ عمل دیکھتی اندر تک سہم گئی جو بھی تھا جازم نے کبھی اس لہجے میں کسی سے بات نہیں کی تھی۔۔۔

"اور جس چیز کے لیے آپ اس گھر میں آئے ہیں نہ اس کی ذمہداری میری ہے اور میں اچھے سے پورا کرنا جانتا ہوں۔۔ "

وہ انگلی اٹھائے تنبیہی لہجے میں بولا تو رابی کا چہرہ اتنی بے عزتی پر اہانت سے سرخ پڑ گیا مفرہ نے بے چارگی سے اس کی سمت دیکھا۔۔

"آپ کچھ زیادہ ہی بول رہے ہیں اب میں نے سمپل سی بات کی ہے بس۔۔"

وہ اپنے آپ پہ مشکل قابو پاتی رندھی آواز میں بولی تو جازم کو فوراً ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا تبھی وہ سوری کر گیا ایک تو اس کا لڑکی کا حلیہ دیکھتے ہی اس کا دماغ گھوم گیا تھا نا جانے کیسے لڑکیاں ایسے حلیے میں فخر سے چل پھر لیتی ہیں کیا انہیں اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ اپنی عزت کو کتنے آرام سے روندر ہی ہے۔۔۔

اس نے بے ساختہ نظریں چرائی اس کا نظریں چرانا مفرہ کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا۔۔۔

رابی کی آنکھوں میں نمی دیکھتے مفرہ نے سرزنش بھری نگاہوں سے جازم کی سمت دیکھا تو وہ رخ ب گیا۔۔۔

"آپ ایسا کریں یونی جائیں میں مفرہ کو لے کر پہنچتا ہوں آپ کو بلکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے اسے باور کرواتا ہوا بولا تو رابی نے ساری باتوں کو ذہن سے جھٹکتے بے نیازی سے کندھے اچکائے اور ایک نظر مفرہ کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔۔

"مفرہ یو آر ویری لکی کہ تمہیں ایسے سپورٹو کزنز ملے ہیں۔۔۔"

وہ کزنز کا ذکر کرتی اس کے زخموں پر پھر سے نمک چھڑک گئی اس کے دل پہ کاری ضرب لگی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ دل پھر سے لہولہان ہو گیا ہے

اس کی بات پہ مفرہ نے بمشکل مسکراتے اس کی سمت دیکھا جو اسے خوش نصیب کہہ رہی تھی اگر اسے اندازہ ہوتا وہ اسے بدنصیب کہنے سے بھی گریز نہ کرتی۔۔۔۔

جازم کا دل اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتا کٹ کر رہ گیا۔۔۔

"اوکے میں چلتی ہوں۔۔۔"

وہ اس کا گال چومتی اپنی بیگ اور موبائل اٹھاتی اپنی گاڑی کی سمت چل دی تو جازم نے بھی سنجیدگی سے اسے چلنے کا اشارہ کیا مفرہ سر ہلاتے اس کی تقلید میں چل پڑی۔۔۔

وہ جازم کے ساتھ یونیورسٹی میں داخل ہوئی وہاں کا ماحول ہی الگ تھا ہر طرف گہما گہمی اور روشنی چھائی ہوئی تھی دور سے ہی اسے بڑا سا سٹیج نظر آیا لیکن آگے جانے کی زحمت اس نے نہیں کی جازم کو ایک طرف بٹھا کر اس نے رابی کو مسلسل فون ملایا لیکن وہ اٹھا ہی نہیں رہی تھی

کنسرٹ ابھی شروع نہیں ہوا تھا اسے کلاس کی کچھ لڑکیاں ایک طرف ٹیبل پہ بیٹھی دکھی اس سے پہلے کہ وہ ان تک جاتی بیچ راہ میں ہی لیلی نے اسے ہو لیا۔۔۔

"ہیلو مفرہ میں نے تو سنا تھا تم نہیں آ رہی آج۔۔۔"

اس نے کچھ تعجب سے اسے عبایے میں ملبوس دیکھا بے ساختہ اسے اس پہ فخر ہوا کیونکہ کلاس کی دوسری لڑکیاں جو عبایا کرتی تھی وہ یہاں بغیر عبایے کے شرکت کیے بیٹھی تھی جبکہ وہ آج بھی معمول کے مطابق عبائے میں ملبوس تھی۔۔۔

مفرہ نے ایک نظر لیلی پہ ڈالی جو رابی سے لاکھ گنا اچھے کپڑوں میں ملبوس تھی بلیو جینز پہ بلو ہی کرتا پہنے بالوں کی ہائی ٹیل بنائے ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ مفرہ کو نا جانے کیوں اچھی لگی۔۔۔

"اچھی لگ رہی ہو۔۔۔"

اس نے دھیمے سے مسکراتے ہوئے لیلی کی تعریف کر دی اس کی تعریف کا ہی اثر تھا کہ اس کا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔

"کیا سچی میں کلاس کی لڑکیاں تو بار بار اتنی تلخ باتیں کر رہی ہیں اس متعلق کہ میرا تو دل ہی اچاٹ ہو گیا تھا لیکن اب تم نے شیوریٹی دے دی نہ اب میں پر اعتماد ہوں۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتی فرطِ جذبات سے بولی تو مفرہ بھی مسکرا دی۔۔۔

جازم دور ہی بیٹھا موبائل میں مصروف تھا گاہے بگاہے اس پہ نظر ڈال رہا تھا جو کسی سے باتوں میں مصروف تھی لیکن وہ رابی ہر گز نہیں تھی۔۔۔

"اچھا تم نے رابی کو کہی دیکھا ہے کیا مجھے دکھ نہیں رہی کب سے ڈھونڈ رہی ہوں فون بھی ملایا ہے لیکن کوئی جواب نہیں۔۔۔"

اس نے بیچار گی سے اپنی مشکل بتائی تو لیلی اس کی بات پہ مسکرا دی۔۔۔

"کہیں بھاگ تو نہیں گئی۔۔۔"

وہ شرارت سے بائیں آنکھ دباتے ہوئے بولی تو مفرہ نے اسے ایک گھوری سے نوازا لیلی زبان دانتوں تلے دبا گئی۔۔۔

"اچھا اچھا سوری وہ شاید سٹیج کے بائیں جانب کھڑی ہے آخری بار وہی دیکھا تھا میں نے اسے۔۔۔۔"

"اسے اتنا آگے گھسنے کی کیا ضرورت تھی اس لڑکی کے رنگ ڈھنگ بھی نرالے ہیں۔۔۔ "

وہ سٹیج کی جانب نگاہیں جمائے بولی۔۔۔

"وہ میرے خیال سے زندہ دل لڑکی ہے تبھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔۔۔ "

لیلی ہنستے ہوئے بولی تو لیکن مفرہ کا اب سارا دھیان اس جانب لگ چکا تھا لیکن رش ہونے کی بدولت وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اس جانب جایا کیسے جائے۔۔۔

"آجاؤ میں بھی وہی جا رہی ہوں ساتھ ہی چلتے ہیں۔۔۔"

لیلی نے اس کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں دیکھ اسے پیشکش کی تو اس نے جھٹ ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"ایک منٹ رکو میں آتی ہوں۔۔۔"

اس نے جازم کو اطلاع دینا ضروری سمجھا تاکہ وہ اسے ڈھونڈتے پریشان نہ ہو بس اسے ایک بار رابی کے موڈ کا اور اس فارم کے متعلق پتہ چل جاتا تو وہ کبھی دیری نہ کرتی...

"وہاں مزید رش ہونے کا خدشہ ہے کیونکہ کنسرٹ شروع ہونے میں صرف دس منٹ ہیں۔۔۔"

لیلی اسے کہی جاتا دیکھ ٹوکے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

"ہاں یہ تو ہے چلو پانچ منٹ میں ہی واپس آجاؤں گی۔۔۔"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے بولی تو لیلی کے ساتھ چل پڑی۔۔۔

رش کی بدولت وہ پریشان سی ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہی تھی کہ اتنی دیر میں وہاج نے آکر ان دونوں سے پریشانی کے بابت دریافت کیا مفرہ نے تو جواب دینا ضروری نہیں سمجھا جبکہ لیلی نے اے ٹو زی ساری بات اس کے گوش گزار دی تو اس نے ہی ان دونوں کو وہاں تک پہنچے کا راستہ بنوایا دونوں بہت مشکلوں سے رابی تک پہنچے جو لڑکیوں کے ساتھ کھڑی خوشگپیوں میں مصروف تھی مفرہ اسے دیکھ کر رہ گئی وہ جو سوچ رہی تھی کہ رابی سے اس ناراضگی دکھائے گی لیکن اسے ہنستا بولتا دیکھ وہ اندر تک پر سکون ہو گئی۔۔۔

"اوکے میں وہاں واپس جا رہی ہوں جازم انتظار میں بیٹھا ہو گا۔۔۔ "

وہ ان دونوں سے معذرت کرتے ہوئے بولی تو انہوں نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

"مفرہ ایسا کرو پیچھے کی طرف سے ہی نکل جاؤ آسانی رہے گی۔۔۔"

لیلی نے اسی اپنی طرف سے رائے دینا ضروری سمجھا تو اس نے مسکراتے ہوئے سٹیج کی پچھلی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔

سٹیج پہ کنسرٹ شروع ہونے کی اناؤنسمنٹ ہو چکی تھی ہر طرف ہلہ گلہ مچا ہوا تھا مفرہ نے بے ساختہ اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھے وہ اپنی سوچوں میں گم آگے کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک کسی نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اس کی چیخوں کو حلق میں ہی دبا دیا اور ایک طرف بنے کمرے میں دھکیل دیا

منہ پہ دباؤ بڑھنے سے نقاب ڈھیلا ہو چکا تھا مفرہ کا دل سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگا کسی کے سایے کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ اس نے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

کمرے میں موجود دوسرا وجود سکون سے ایک کونے میں چھپ کر ویڈیو بنانے میں مصروف تھا۔۔۔

"چیخو چیخو کسی کو آواز نہیں جائے گی۔۔۔۔"

وہ بے ہنگم انداز میں مکروہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔ مفرہ نے بے ساختہ اس کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔۔۔۔

ذہن کے پردوں میں گزرے دنوں کی منزہ بیگم کی بات گونجی تو دل نے اختیار سسک اٹھا۔۔۔

"ایک لڑکی کیلیے اس کی عزت ہی قیمتی سرمایہ ہوتی ہے میری جان اگر عزت پہ ذرا سی بھی آنچ آجائے نہ تو وہ پوری عمر کا روگ بن جاتا ہے یہ ظالم سماج ہمارے احساسات کو زندہ دفن کر دیتا ہے ہم زندہ ہوتے ہوئے بھی روز ایک نئی موت مرتے ہیں اور ویسے بھی بیٹیاں تو باپ کا غرور ہوتی ہے اگر یہ باپ کا سر فخر سے بلند کرنا جانتی ہے نہ تو ان کی ذرا سی کوتاہی باپ کی گردن بھی جھکا دیتی ہے اسلیے کہتی ہوں روزانہ آیت الکرسی کے حصار میں جایا کرو تاکہ کوئی برائی آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی ٹل جائے۔۔۔۔"

لیکن اسے اپنے آپ کو مضبوط کرنا تھا تاکہ کسی بھی طرح وہ یہاں سے نکل سکے باہر شور ہونے کی وجہ سے وہ کسی کو مدد کیلیے پکار بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

"میرے آگے پیچھے لڑکیوں کی لائن لگی ہوتی ہے اور میں سب کو جوتی کی نوک پہ رکھتا ہوں لیکن تمہارے پاس تو یہ عاشق خود چل کر آیا ہے کوئی کرم کریں ہم پہ۔۔۔ "

وہ ہلکے بلب کی روشنی میں اسے سرتا پیر دیکھتا ہوا بولا اس کا دیکھنا ایسا تھا کہ مفرہ بھی ایک پل کیلیے سہم گئی۔۔۔

اس دل کرلا رہا تھا کہ اگر کسی نے اسے یہاں بند کمرے میں کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھ لیا تو اس کی عزت اس کے باپ کی عزت کا جنازہ نکل جائے گا اور یہ معاشرہ تو اسے جیتے جی مار دے گا۔۔۔

"بس ایک رات ادھار دے دو سکون چاہیے تم سے۔۔۔"

وہ معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ خباثت سے بولا۔۔۔

مفرہ کو لگا جیسے اس کے کانوں میں سیسہ انڈیل دیا گیا ہو اس کے پاؤں زمین پہ ہی جم گئے ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے اسے بھیڑ بازار میں بے پردہ کر دیا ہو۔۔۔

"تم گھٹیا ذلیل انسان تمہاری جرأت کیسے ہوئی مجھ سے ایسی گھٹیا بات کرنے کی۔۔۔"

وہ بے خوف لہجے میں بولی اسی دوران اس کا نازک ہاتھ اس لڑکے کے رخسار پہ نشان چھوڑ چکا تھا۔۔۔ اپنی اتنی توہین پر وہ وحشی بنا اس پر جھپٹا اور اس کے سر کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا مفرہ کو اس کی پکڑ حیوان کی لگی اس کی خون آشام آنکھیں مفرہ کو کسی انہونی کا اندیشہ دے رہی تھی تکلیف کی شدت ایسی تھی کہ آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔۔

اس کا ہاتھ مفرہ کے نقاب کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

"یااللہ پاک نہیں یہ نہیں یہ میں برداشت نہیں کر پاؤں گی میرا پردہ رکھ لے۔۔۔"

وہ سسکتے ہوئے اللہ سے فریاد کرنے لگی کہ اچانک دماغ میں ایک جھماکہ سا ہوا۔۔۔

اس نے کمال مہارت سے اپنی ٹانگ اس کی پیٹ کی پوزیشن میں سیٹ کی اور گہرا سانس بھر کر اپنے ڈر پر قابو پایا۔۔۔۔۔

بڑے ضبط سے اپنے بال اس کی حیوانی گرفت سے آذاد کراتے اس کے پیٹ پہ زور سے ٹانگ مارتے وہ دروازہ کھولتے وہاں سے بھاگ نکلی اس سے پہلے کہ وہ مزید بھاگتی ایک دم سے چکر آنے کے باعث لڑکھڑا کر اس سے پہلے گرتی کسی کے مضبوط توانا بازوؤں نے اسے سہارا دیا مقابل اس کا بے جان وجود اس کی حالت پہ تڑپ گیا اسے اپنے حواس معطل ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔۔۔

کسی کے قدموں کی چاپ محسوس کر کے کمرے میں موجود دونوں وجود برق رفتاری سے کھڑکی سے کود گئے۔۔۔۔

"بس اتنا وار کافی ہے اس کے گھر والوں پہ کرنے کیلیے جب یہ ویڈیو ان کے موبائلز تک جائے گی تب سب ختم ہو جائے گا اور جب یہ تڑپ تڑپ کر مرے گی جب ہو گا میرا بدلہ پورا۔۔۔"

وہ اپنے موبائل میں موجود ویڈیو کو ایک نظر دیکھتی زہر خند لہجے میں بولی اس کے لہجے میں مفرہ کیلیے صرف نفرت جھلک رہی تھی تو وہ بھی اس کی بات پہ مکروہ ہنسی ہنس دیا۔۔۔۔

"مفرہ آپی آنکھیں کھولیں۔۔"

وہ وہی زمین پہ بیٹھا اس کا گال تھتھپاتا تشویش سے بولا دل کی حالت غیر ہو رہی تھی اسے اپنے حواس معطل ہوتے محسوس ہوئے۔۔

جازم جو کب سے مفرہ کو ایک لڑکی سے باتوں میں مصروف دیکھ رہا تھا اسے ایک نظر دیکھتے پھر سے موبائل میں مصروف ہو گیا کچھ لمحوں کی توقف کے بعد جیسے ہی نگاہیں اس کو ایک نظر دیکھنے کیلیے اٹھائی وہ وہاں سے غائب تھی۔۔۔

اس نے مفرہ کی تلاش میں نظریں گھمائی لیکن ناکام ہو کر واپس لوٹ آئی اس نے بے ساختہ اسے کال ملائی لیکن دوسری جانب مسلسل بیل جا رہی تھی لیکن کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بچھ گیا جبکہ لب سختی سے بھینچ لیے۔۔۔

"پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہیں محترمہ بتانا گوارا نہیں کی۔۔"

وہ ایک ہاتھ کا مکہ دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پہ مارتے دانت کچکچاتے بولا کچھ سوچتے اس نے نظریں رابی اور اسی لڑکی کی تلاش میں سٹیج کی جانب اٹھائی لیکن بے سود۔۔

اس کا غصہ عروج پہ پہنچ چکا تھا۔۔

"ایکسکیوزمی آپ نے مفرہ کو دیکھا ہے کیا۔۔"

لیلی کو ایک کونے میں کسی سے باتوں میں مشغول دیکھ وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس تک پہنچا اور مفرہ کے متعلق پوچھا اس نے آپی کے بجائے اس کا نام لینے کو ہی ترجیح دی تو لیلی شش و پنج میں مبتلا ہو گئی اور نا سمجھی اسے دیکھنے لگی جیسے وہ اسے پہچاننے کی کوششوں میں ہو۔۔

"ایکچولی میں ان کا کزن ہوں ان کے ساتھ ہی آتا تھا لیکن وہ کافی دیر سے غائب ہیں کال بھی اٹینڈ نہیں کر رہی۔۔"

وہ شاید اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ چکا تھا تبھی پریشانی سے تمام تفصیل سے آگاہ کیا تو لیلی کی آنکھوں میں بھی شناسائی کی رمک ابھری۔۔

"اوہ ہاں لیکن مفرہ تو رابی سے مل کر واپس آگئی تھی وہی سے آپکا ہی سوچ کر۔۔"

اب لیلی کو بھی تشویش نے آن گھیرا مفرہ اتنی لاپرواہ ہے تو نہیں جو کسی کو اطلاع دیے بغیر کہی بھی چلی جائے۔۔

"آپ ایسا کریں وہاں تلاش کریں میں اس طرف جاتی ہوں کیا پتہ کسی سے باتوں میں مصروف ہو گئی ہو۔۔"

اس نے جازم کو سٹیج کے دائیں جانب جانے کا کہتے خود بائیں جانب رخ کیا تو جازم نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہاں میں سر ہلایا ابھی وہ کچھ دور ہی گیا تھا کہ سامنے سے رابی آتی دکھائی دی اسے دیکھ کر غصے سے اس کی رگیں تن گئی۔۔

اگر وہ رابی کے ساتھ بھی نہیں ہیں تو کہاں گئی

اس نے پریشانی سے اپنا سر مسلا فضا ایکدم گھٹن زدہ ہو گئی۔۔

"ارے آپ مفرہ کہاں ہے بس کچھ ہی دیر میں وہ اناؤنسمنٹ ہونے والی ہے پھر وہ گھر جا سکتی ہے میں اسے یہی بتانے آرہی تھی۔۔"

اس نے ایک ہی سانس میں تمام باتیں کہہ ڈالی اور سوالیہ نگاہیں اس کی سمت اٹھائی تو جازم کے ماتھے پہ سلوٹیں نمودار ہوئی دل کسی انہونی کے خیال سے دھک سے رہ گیا۔اس نے بے ساختہ اپنے خیال کی نفی کی اور گہرا سانس بھرتے اپنے آپ پر قابو پاتے مفرہ کی تلاش میں دوڑ لگا دی۔۔

رابی اس کے رویے پہ حیران ہوتی کندھے اچکا کر رہ گئی اور سر جھٹکتے آگے کی سمت بڑھ گئی۔۔

گانوں کی آواز ہر سوں گونج رہی تھی اور ایسی صورتِ حال میں وہ آواز دماغ کو بری طرح چبھ رہی تھی مسلسل بھاگنے سے سانس پھولنے لگا تھا۔اس نے ایک جگہ کھڑے ہو کر گہرا سانس بھرا اور اپنے آپ کو پر سکون کرنا چاہا اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا لیکن ایک کمرے میں ہلکی سی روشنی دیکھ کر اس کی جانب قدم بڑھائے لیکن پھر یہ سوچ کر رک گیا کہ وہ کسی کلاس میں کیا کرے گی اور وہ بھی تنہا۔۔

تبھی وہاں کچھ گرنے کی آواز پہ اس کے قدم خود بخود اس طرف اٹھنے لگے۔۔

"لیکن دیکھنے میں کیا حرج ہے۔۔"

اس نے دل ہی دل میں بڑبڑاتے وہاں کا رخ کیا اس سے پہلے کے وہ دروازہ کھولتا کوئی وجود اس سے بری طرح ٹکرا کر اس سے پہلے زمین بوس ہوتا جازم نے اسے اپنے مضبوط توانا بازوؤں میں بھر لیا مفرہ ایک نظر جازم کو دیکھتی ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔۔

جبکہ جازم کی نگاہیں اس کے ڈھیلے ہوتے نقاب پہ جمی تھی جو اس کی ناک کے نیچے آرہا تھا جیسے کسی نے زبردستی اتارنے کی کوشش کی ہو وہ بری طرح کپکپا رہی تھی وہ اس کی حالت دیکھتے ساکت رہ گیا۔۔

"جازم مفرہ ملی۔۔"

لیلی اور رابی جازم کو زمین پہ ساکت بیٹھا دیکھ بھاگتے اس تک پہنچی اس سے پہلے کے رابی اپنی بات مکمل کرتی مفرہ کا بے ہوش وجود اس کی باہوں میں دیکھ کر اس کے چھکے چھوٹ گئے۔زبان جیسے تالوں سے چپک گئی اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔

"مفرہ آنکھیں کھولیں۔۔ "

لیلی اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولی جازم کے حواس یکدم بیدار ہوئے وہ مٹھیاں بھینچتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا چہرے پہ سختی کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا ماتھے کی رگیں بری طرح ابھری ہوئی تھی۔وہ اس کا سر لیلی کی گود میں رکھتے کلاس روم کی سمت بھاگا لیکن وہاں کسی بھی ذی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔۔

وہ غصے سے جبڑے بھینچ کر رہ گیا مفرہ کی حالت سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ غلط کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ ضبط سے آنکھیں میچ کر رہ گیا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جس نے بھی یہ کرنے کی جرأت کی ہے اسے تہس نہس کر دے۔وہ دوبارہ بھاگتے ہوئے اس تک پہنچا اور اسے اپنی باہوں میں بھرتے باہر کی جانب دوڑ لگائی۔۔

"یہ حرکت کون کر سکتا ہے میری سمجھ سے باہر ہے اتنی سیکیورٹی ہونے کے باوجود یہ سب میرا دماغ پھٹ جائے گا۔۔ "

لیلی اپناد کھتا سر تھامتے ہوئے بولی تو رابی نے مشکوک نظروں سے اس کی سمت دیکھا۔۔

"یہ تمہارے علاوہ کسی کا کام نہیں ہو سکتا تمہیں ہی اس کے پردے سے نفرت تھی نہ۔۔ "

رابی ایک دم کھردرے لہجے میں بولتی اس پر جھپٹی تو لیلی اس کی حرکت پہ بوکھلا گئی۔۔

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا اتنی گری ہوئی حرکت میں کبھی نہیں کر سکتی اور ویسے بھی یہ وقت لڑنے کا نہیں ہے ہمیں ان کے پیچھے جانا چاہیے۔۔"

وہ کٹیلی نگاہوں سے اسے دیکھتی سرد لہجے میں بولی تو رابی سر جھٹک کر رہ گئی۔۔

"اففف یااللہ اب ان کو گھر کیسے لے کر جاؤں اور اگر گھر والوں نے پوچھا تو کس منہ سے جواب دوں گا کہ میں ان کی حفاظت نہیں کر پایا۔۔"

یہ سب سوچتے اس کی آنکھوں میں بے ساختہ نمی ابھری جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا اسے بے ہوش دیکھ کر دل کا درد بڑھتا جا رہا تھا۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھا کہ دور کھڑا وہاج جو کسی کام کے سلسلے میں گھر جا رہا تھا اس کی نظر ان تک پڑی تو وہ آنکھوں میں حیرت لیے قدم اس کی سمت بڑھانے لگا۔۔

"ارے کہاں جا رہا ہے اب تجھے دیر نہیں ہو رہی۔۔"

اس کا دوست منیب اسے گاڑی سے باہر نکلتا دیکھ کر جھنجھلا کر بولا لیکن وہاج نے اسے سرے سے ہی نظر انداز کیا۔۔

"ایکسکیوز می اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ انہیں کیا ہوا ہے۔۔"

بھاری گھمبیر آواز جازم کی پشت سے ابھری تو اس نے تعجب سے مڑ کر اپنی پشت پہ دیکھا۔۔

وہاج مفرہ کو پہچان چکا تھا تبھی اسے ایک انجان کی باہوں میں دیکھ کر ماتھے پہ بل ڈالے پوچھا۔۔

"ان کا بی پی لو ہو گیا ہے اگر آپ کو کوئی مسئلہ نہ ہو تو ایک ٹیکسی کروا دیں آپ کی مہربانی ہو گی۔۔"

جازم پریشانی سے بولا بے چینی اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔۔

"آپ چلیں میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔"

معاملے کی نزاکت بھانپتے ہوئے اس نے پیشکش کی جازم کو بھی اس کی پیشکش کچھ حد تک ٹھیک لگی تبھی سر ہلا گیا اور اس کی تلقید میں مفرہ کو اٹھائے گاڑی کی سمت چل دیا۔۔

"منیب تم ایسا کرو یہ ان کی بائیک کی چابی لو اور ہمارے پیچھے پیچھے گھر آؤ فوراً۔۔"
اس نے گاڑی کی چابی اس کی جانب اچھالتے اسے اشارہ کیا تو وہ بھی پریشان ہو گیا۔۔
جازم نے گاڑی میں بیٹھتے ہی پانی کی چھینٹے پھینکتے اسے ہوش میں لانا چاہا لیکن بے سود
تھک ہار کر وہ گاڑی کی بیک سے ٹیک لگا گیا اس کا دل اس کی حالت پہ کٹ کر رہ گیا۔۔۔

اپنی فیملی ڈاکٹر کو وہ گھر آنے کی پہلے ہی تلقین کر چکا تھا وہ اپنے آپ کو گھر والوں کے سوالوں کیلیے تیار کرنے لگا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔
فرنٹ مرر سے وہاج نے انہیں ایک نظر دیکھ کر نظریں دوبارہ ڈرائیونگ کی جانب مرکوز کر لی۔۔

گاڑی کو بریک لگتے ہی جازم مفرہ کو اٹھائے گھر کی سمت بھاگا گھر کے سامنے گیٹ پہ کھڑی دو عورتوں نے مشکوک نظروں سے انہیں دیکھتے ایک دوسرے کے ساتھ نظروں کا تبادلہ کیا۔۔ان کی یہ حرکت وہاج کی نظروں سے مخفی نہ رہ سکی تبھی مٹھیاں بھینچتے ضبط کر کے رہ گیا۔۔
"ہائے میری بچی جازم کیا ہوا مفرہ کو۔۔ "
مفرہ کو اٹھائے جازم کو اس کے کمرے میں جاتا دیکھ منزہ بیگم دل پہ ہاتھ رکھتے بولی۔۔
"کچھ نہیں چچی امی بس بی پی لو ہونے کی بدولت بے ہوش ہو گئی ہیں ڈاکٹر آتے ہی ہونگے بس آپ بلکل بھی پریشان نہ ہو۔۔"

وہ ان کو تسلی دیتے ہوئے ڈاکٹر کو کال ملانے لگا۔۔

ان دونوں کی آوازوں پہ عدیل صاحب نے بھی اپنے کمرے سے باہر نکل کر مفرہ کے کمرے کا رخ کیا لیکن اسے بستر پر بے ہوش دیکھ ان کا دل دھک سے رہ گیا۔۔

"یہ مفرہ کو کیا۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتے جازم لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ اندر آتا دکھائی دیا عدیل صاحب نے اٹھ کر انہیں چیک اپ کرنے کی جگہ دی۔۔

"مجھے لگ رہا ہے انہیں کسی قسم کا جھٹکا لگا ہے اور سٹریس بھی ہو رہا ہے جو ان کا دماغ قبول نہیں کر پا رہا ان کے مائنڈ کو ریلیکس کریں ورنہ نروس بریک ڈاؤن کا بھی خدشہ ہے۔۔ "

ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں سنجیدگی سے انہیں باور کرایا منزہ بیگم نے تو باقاعدہ رونا شروع کر دیا۔۔

منزہ بیگم کی نظر صوفے پہ بیٹھے جازم پر پڑی جو دونوں ہاتھوں میں سر گرائے کسی گہری سوچ میں گم تھا ان کے دل میں کسی انہونی کا گمان ہوا لیکن وہ سر جھٹک گئی۔۔

جازم ڈاکٹر کو باہر چھوڑتے خود صوفے پہ تھک ہار کر بیٹھ گیا تھا۔۔

"جازم سب ٹھیک تھا نہ وہاں۔۔ "

انہوں نے اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھالتے تشویش سے اسے مخاطب کیا تو وہ انہیں تسلی دینے کو مشکل مسکرایا لیکن آنکھیں اس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی جو انہوں نے بخوبی محسوس کیا۔۔

"نہیں ماما نہیں مجھے بچا لیں۔۔"

مفرہ کے بڑبڑانے پہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے عدیل صاحب ساکت رہ گئے جبکہ منزہ بیگم اور جازم نے اس کی سمت دوڑ لگائی جازم نے خشک ہونٹوں کو زبان سے تر کیا اور آنے والے لمحات کا سوچتے آنکھیں سختی سے میچ لی۔۔

"میرا بچہ ہم یہی ہیں اپنی جان کے پاس آنکھیں کھولو۔۔ "

منزہ بیگم اس کے سرہانے بیٹھتی اسے پچکارتے ہوئے بولی جان سے پیاری بیٹی کی یہ حالت انہیں کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی۔۔

مفرہ ایک دم ڈر کر ان کے گلے لگی اس کا پورا وجود پسینے سے شرابور ہو رہا تھا تنفس بری طرح بکھرا ہوا تھا اس نے سہمی نگاہوں سے اپنے ارد گرد دیکھا جیسے کسی کی غیر موجودگی کا یقین چاہتی ہو۔۔

عدیل صاحب سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ جازم کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے کمرے سے نکل گئے جازم کو محسوس ہوا اصل امتحان اب شروع ہونا ہے۔۔

منزہ بیگم کی اپنی طبیعت بھی ناساز تھی لیکن پھر بھی وہ مفرہ کا سر اپنے گود میں رکھتے اس کے بال سہلانے لگی۔۔

مفرہ خاموش لیٹی خلا میں دیکھتی رہی بے ساختہ ان کی نظر مفرہ کے ہاتھ میں لگے نشان پہ پڑی جہاں سے خون رس کر جم چکا تھا انہیں پریشانی نے آن گھیرا لیکن انہوں نے فلحال زیادہ پوچھنا مناسب نہ سمجھا تبھی چپ کر کے مرہم لیے اس کے ہاتھ میں لگانے لگی۔۔

لیکن اسے اس جلن کا بھی احساس نہ ہوا جن کی روح پر زخم لگ جائے تو انہوں جسم کے زخموں کا کہاں احساس ہوتا ہے مگر منزہ بیگم کیلیے یہ خاموشی پریشانی کا باعث تھی۔۔

"ماما۔۔ "

کچھ دیر بعد کمرے کی خاموش فضا میں آواز گونجی تو منزہ بیگم نے بے ساختہ اپنے آنسو صاف کرتے اس کو پیار سے جواب دیا تاکہ جو اس کے دل میں ہے وہ بول دے اپنے دل کا غبار نکال دے۔۔

"ماما آپ مجھ پہ یقین کرتی ہے نہ میں کبھی کوئی غلط کام نہیں کر سکتی۔۔ "

وہ ان کا ہاتھ تھامتی روتے ہوئے بولی تو منزہ بیگم نے ناسمجھی سے اس کی سمت دیکھا جیسے اس کی بات سمجھنا چاہ رہی ہو۔۔

"میری جان ماما کو آپ پہ پورا یقین ہے اور آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو۔۔ "

انہوں نے پیار سے اس کے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو وہ ان کا ہاتھ تھامتی شدتوں سے رودی منزہ بیگم کی طبیعت اس کی حالت پہ غیر ہونے لگی۔۔

"ماما پاپا بھی یقین کرتے ہیں نہ مجھ پہ وہ مجھے تنہا تو نہیں چھوڑ دیں گے نہ۔۔"

وہ کسی احساس کے زیرِ اثر ڈر کر بولی تو منزہ بیگم کا دل ہولانے لگا۔۔

"آپ کے ماما پاپا دونوں کو آپ کے ایک ایک الفاظ پہ یقین ہے ہم جانتے ہیں کہ آپ ہمارا بھروسہ کبھی نہیں توڑ سکتی۔۔ "

وہ اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولی تو ایک آنسو نکل کر مفرہ کی کنپٹی پر بہہ گیا۔۔

منزہ بیگم نے اسے تو تسلی دے دی تھی لیکن یہ سوال ان کے دماغ میں چپک کر رہ گیا تھا کہ پاپا بھی یقین کرتے ہیں نہ۔۔

ان کا دل اس کی بات پہ کرچی کرچی ہو گیا مگر انہیں ضبط اور ہمت سے کام لینا تھا۔۔

"چلواب آپ آرام کرو میں ذرا آپ کے پاپا کو دیکھ آؤ وہ اس کے سر پہ بوسہ دیتے ہوئے بولی تو مفرہ نے سہم کر ان کی جانب دیکھا۔اس کی حالت پہ ان کا دل کرلانے لگا نا جانے ایسا بھی کیا ہو گیا آج جو وہ اتنی بری طرح ڈر چکی تھی جو بھی ہوا تھا شاید وہ اس کے حواسوں پہ سوار ہو گیا تھا وہ اسے تسلی دیتی کمرے کی لائٹس آف کرتی کمرے میں نکل گئی۔۔ "

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ جیسے ہی باہر آئی نازیہ بیگم اور جازم ایک صوفے پہ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ عدیل صاحب اور وہاج صاحب کسی گفتگو میں مصروف تھے۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب ان کی چچی امی۔۔ "

ان کو کمرے سے باہر آتا دیکھ جازم فوراً ان کی سمت لپکا تو منزہ بیگم نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔۔

"پتہ نہیں ایکدم سے بچی کو کیا ہو گیا صبح تو بلکل ٹھیک تھی۔۔ "

نازیہ بیگم پریشانی سے بولی منزہ بیگم کے آنکھوں میں انکی بات پر نمی سی ابھری۔۔

عدیل صاحب صوفے کی پشت سے سر ٹکائے اپنی آنکھیں مسل رہے تھے جب ان کے موبائل پہ میسج کی آواز پہ ان کا دھیان موبائل کی سمت مبذول ہوا

ان نون نمبر سے میسج دیکھ کر انہوں نے حیران ہوتے جیسے ہی وہ میسج کھولا ان کے چہرے کا رنگ فوراً سے بیشتر بدلا۔ چہرے کے عضلات تن گئے یہاں تک کے چہرہ حد درجہ سرخ پڑ گیا۔ ویڈیو جیسے جیسے چلتی جا رہی تھی ان کی سانسوں کی رفتار دھیمی پڑ رہی تھی۔۔

وہاب صاحب جو ان کے ساتھ ہی بیٹھے تھے ان کے چہرے کے تاثرات کا ملاحظہ کرتے ان کے ہاتھ سے موبائل پکڑ لیا مگر وہ دیکھتے ہی ان کا حال بھی عدیل صاحب سے مختلف نہیں تھا۔۔

"کیا ہوا عدیل ایسے کیوں بیٹھے ہیں آپ۔۔ "

منزہ بیگم کی پکار پہ انہوں نے خالی خالی نگاہوں سے ان کی سمت دیکھا۔۔

انہوں نے ہمت کرتے خود ہی موبائل اٹھایا لیکن اس میں مفرہ کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھ کر انہوں نے گہرے سانس بھرنا شروع کر دیے جہاں وہ اپنے آپ کو اس وحشی سے بچانے کی پوری کوششوں میں تھی۔۔

جازم کو حالات کی سنگینی کا اندازہ ہوا تو اس نے پوری بات انہیں بتانا چاہی مگر اپنے کمرے کے دروازے پہ کھڑی مفرہ کو دیکھ کر قدم زمین پہ ہی جم گئے۔۔

"ماما پاپا میرا یقین کریں گے نہ۔۔

وہ مجھے تنہا تو نہیں چھوڑیں گے نہ۔۔"

منزہ بیگم کے ذہن کے یہ باتیں گڈمڈ ہونے لگی وہ دل پہ ہاتھ رکھے کھڑی تھی اچانک دل کا درد انہیں مکڑی کے جالے کی طرح پھیلتا محسوس ہوا اور وہ دل پہ ہاتھ رکھے جھٹکے سے وہی زمین بوس ہو گئی۔۔

باقی سب پریشانی سے ان کی سمت دوڑے ایک دم سے ہنستے کھیلتے گھر میں کہرام مچ گیا۔۔

"ماماااااماماادھر دیکھیں اپنی مفرہ کی طرف دیکھیں۔۔"

مفرہ ان کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے بولی نازیہ بیگم نے بھی ان کا چہرہ تھتھپایا۔۔

انہوں نے ایک گہرا سانس لینے کی کوشش کی لیکن سانس لینا دوبھر ہو گیا دل کا درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔

"ماما پاپا مجھے کبھی تنہا تو نہیں چھوڑیں گے نہ۔۔"

انہوں نے دھندلی نظروں سے اپنی جان سے پیاری بیٹی کا چہرہ دیکھا اور ایک نظر عدیل صاحب کو دیکھ کر کچھ کہنے کی کوشش کی۔۔

عدیل صاحب نے فوراً سے پہلے ایمبولیس کو فون کیا۔۔

"ماما آنکھیں کھولیں پاپا آپ کہیں نہ۔۔ "

وہ چیختے ہوئے بولی لیکن ان کی تمام تر حسیات مفلوج ہوتی چلی گئی۔۔

"پاپا آپ میری طرف تو دیکھیں مجھ سے بات تو کریں۔۔ "

وہ تمام لوگ ہسپتال میں موجود تھے انہیں فوراً سے پہلے آپریشن تھیڑ لے جایا گیا تھا تبھی مفرہ عدیل صاحب کے پاس زمین پہ بیٹھی سسکتے ہوئے بولی جان سے پیارے باپ کو اس حال میں دیکھتے ہی اس کا دل کرلا رہا تھا۔۔

"اٹھے میری بیٹی یہاں سے۔۔ "

وہاب صاحب اسے سسکتا دیکھ کر بولے اور اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تو وہ ان کا سہارا پاتے شدتوں سے رو دی۔۔

"میری ماما کیسی ہیں۔۔ "

ڈاکٹر کے آپریشن تھیٹر سے باہر آتے ہی مفرہ بھاگتے ہوئے ان تک پہنچی۔۔

"دیکھیں میں آپ سب کو کوئی جھوٹی تسلی نہیں دوں گا لیکن پیشنٹ کی حالت کریٹیکل ہے پہلے بھی انہیں اٹیک آچکا ہے لیکن اب کی بار انہیں میجر اٹیک آیا ہے جتنی جلدی ہو سکے آپ لوگ خون کا انتظام کرے تاکہ ہم اپنا کام شروع کر دیں لیکن انہیں دعاؤں کی بہت ضرورت ہے باقی زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔ "

ان کی بات پہ مفرہ کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا

جازم بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا اسے جلد از جلد خون کا انتظام کرنا تھا۔۔

"یہ نازیہ کون ہیں یہاں پیشنٹ ان سے ملنا چاہتی ہیں جو بھی ہے ان کے پاس جا کر زیادہ باتوں سے گریز کیجیے گا ان کی حالت پہلے ہی ناساز ہے۔۔"

نرس نازیہ بیگم کو تنبیہ کرتے ہوئے بولی تو انہوں نے آنسو صاف کرتے ہاں میں سر ہلایا۔۔

"میں بھی چلوں گی تائی امی۔۔ "

مفرہ ان کا ہاتھ تھامتے بولی لیکن انہوں نے پیار سے اس کا گال تھپتھپا کر نفی میں سر ہلایا۔۔

وہ دروازہ کھول کے جیسے ہی اندر داخل ہوئی تو منزہ بیگم کو مصنوعی سانس دی جا رہی تھی اتنی سی دیر میں کیا سے کیا حالت ہو گئی تھی ان کی نازیہ بیگم کی سسکی نکل گئی انہوں نے منہ پہ ہاتھ رکھتے مشکل اپنی سسکی دبائی۔۔

نازیہ بیگم نے ان کے پاس کرسی پہ بیٹھتے ان کا ہاتھ تھاما تو انہوں نے ہلکی سی آنکھیں وا کی وہ انہیں دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دی لیکن وہ جواباً خالی نظروں سے اسے دیکھے گئی آنکھوں سے آنسو نکل کر کنپٹی پر بہہ گیا۔۔

"مفرہ۔۔

انہوں نے ہلکی سی آواز میں پوچھا بولنے میں انہیں کتنی دقت پیش آ رہی تھی یہ ان کا چہرہ دیکھتے اندازہ ہو رہا تھا۔۔

"وہ ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو بس جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ اسے اس کی ماں کی ضرورت ہے۔۔ "

وہ ان کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے ہوئے بولی۔۔

"میں اپنی بیٹی آپ کے حوالے کر رہی ہوں اسے ایک ماں بن کر پالیے گا بھابھی۔۔ "

وہ ہلکی سی آواز میں بولی نازیہ بیگم کو کان لگا کر ان کی بات سننا پڑی۔۔

"وہ میری بھی بیٹی ہے کوئی شک نہیں ہے لیکن تم ماں ہو اس کی۔۔ "

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی لیکن انہوں نے گردن نفی میں ہلائی۔۔

"میری مفرہ کو جازم کیلیے اپنا لیں وہ میری بیٹی کو سنبھال لے گا میں جانتی ہوں۔۔ "

یہ بولتے ہی ان کا سانس اکھڑنا شروع ہو گیا۔۔

ان کی بات پہ نازیہ بیگم کو سانپ سونگھ گیا ان کے ہاتھ پہ گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔۔

"وہ دونوں بہن بھائی۔۔ "

"نہیں ہے بھبھ بھابھی۔۔ "

انہوں نے بے ساختہ نازیہ بیگم کے آگے ہاتھ جوڑ دیے

نازیہ بیگم انکی بات پہ ساکت رہ گئی بھلا یہ کیسے ممکن تھا ایک تو عمروں کا فرق۔۔

"وہ دونوں کبھی نہیں مانیں گے۔۔ "

ان کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔۔

"پلیز بھابھی یہ دنیا اسے جیتے جی مار ڈالیں گی آج یہ ویڈیو اس کے باپ تک پہنچی ہے اگر کہی اور پہنچ گئی تو میری بچی دربدر ہو جائے گی۔ میں جانتی ہوں عدیل اسے غلط نہیں سمجھیں گے وہ اس سے بہت پیار کرتے ہیں لیکن ابھی فلحال وہ اکیلی ہے اس وقت عدیل بھی گومگو کی کیفیت میں ہونگے میرے جانے کے بعد اس کی ماں بن جائیے گا اسے ہر سرد و گرم سے محفوظ کر لیجے گا۔۔اسے اپنے آنچل میں چھپا لیجیے گا۔۔ "

وہ ان کا ہاتھ تھامتے اٹک اٹک کر بولی تو نازیہ بیگم پھپھک کر رو دی۔۔

ان کا دل پھٹنے کے قریب ہو گیا ان کے سامنے ایک ماں اپنی بیٹی کی خوشیوں کے لیے رو رہی تھی جو مرتے وقت بھی اپنی بیٹی کے ہی بارے میں سوچ رہی تھی صحیح کہتے ہیں بیٹیاں ماؤں کیلیے بہت انمول ہوتی ہیں۔۔

"میں انتظام کرتی ہوں۔۔ "

وہ انہیں تسلی دیتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن یہ سب آسان نہیں تھا اب انہیں سب سے مشکل مرحلہ طے کرنا تھا۔۔

سہی کہتے ہیں انسان ہر چیز سے لڑ جاتا ہے لیکن بیٹیوں کے نصیب سے نہیں لڑ سکتا تبھی تو ان کے نصیبوں سے ڈر لگتا ہے۔۔

ان کی توقع کے عین مطابق جازم سے اس متعلق بات کرتے ہی وہ بری طرح بھڑک اٹھا آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے پھیل گئی وہ مسلسل نفی میں گردان کر رہا تھا۔۔

"ماما آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں وہ مجھے اپنا بھائی مانتی ہیں اور یہ سب کر کے آپ چاہتی ہیں کہ میں مجھے تو سوچتے ہوئے بھی شرم آ رہی ہے ماما۔۔"

وہ پریشانی سے سر ہاتھوں میں تھام گیا اس وقت وہ دونوں ہسپتال کے سنسان گوشے میں تھے۔۔

"یہ میں نہیں تمہاری چچی امی چاہتی ہیں ایک بیٹے کے تعلق توڑنے کے باوجود وہ تم پہ یقین رکھتی ہیں نہ جانے کیوں لیکن یہ ساری باتیں منزہ نے ہی مجھ سے کی ہے۔۔"

انہوں نے بے ساختہ اس کے سر پہ بم پھوڑا وہ بے یقینی کی کیفیت میں انہیں دیکھ کر رہ گیا دل تھا کہ ماننے سے انکاری تھا۔۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔۔"

وہ نظریں چرا کر کہتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اس کے جاتے ہی نازیہ بیگم نے کے رکے ہوئے آنسو کب سے بہہ نکلے انہوں نے عدیل صاحب اور وہاب صاحب اس متعلق پہلے ہی بات کی رکھی تھی عدیل صاحب تو البتہ خاموشی اختیار کیے ہوئے تھے جبکہ وہاب صاحب تو گویا خوشی سے کھل اٹھے مفرہ کو اپنی بیٹی بنانے کا خواب ان کا تھا اور جب وہ آج ایک صورت ختم ہوتے ہی دوسری صورت پورا ہو رہا تھا تو وہ کیونکر انکار کرتے۔۔

"نہیں تائی امی نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے میری شادی کی ضرورت ہی نہیں ہے میں آپ کے بیٹی بن کر رہ لوں گی لیکن یہ قطعی نہیں کروں گی۔۔"

وہ نازیہ بیگم کے ساتھ پریئر روم میں بینچ پہ بیٹھی تھی جب انہوں نے ذکر چھیڑا لیکن ان کے زکر چھیرنے کی دیر تھی وہ ہتھے سے اکھڑ گئی۔۔ایک تو اتنا ٹینشن زدہ ماحول اوپر سے اس نئی افتاد نے اس کے ہاتھ پاؤں پھلا دیے تھے جازم کا تو کوئی قصور بھی نہیں اس پورے قصے میں تو اسے کیوں پیسا جا رہا تھا یہ سب اس کی سمجھ سے بالا تر تھا۔۔

"میں جازم سے نکاح نہیں کروں گی۔۔یہ میرے لیے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔۔"

وہ سسکتی ہوئی بولی۔۔

ایک تو ہمیشہ اس نے جازم کو بھائی مانا اس پہ تضاد عمروں کا فرق دل نے بے ساختہ نازیہ بیگم کی بات کی شدت سے نفی کی تھی دل اور بد دل ہو رہا تھا اور جس کے بھائی سے نسبت ٹوٹی اب اسی کے ساتھ یہ رشتہ اسے کسی صورت قبول نہیں تھا۔۔اسے ہر طرف گھٹن محسوس ہونے لگی دل چاہا شرمندگی سے ڈوب مرے اس بات کے بعد بھی وہ اس کا سامنا کیسے کریں گی اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔۔

اس کے پاپا کیوں اس سارے قصے میں چپ تھے اسے شدت سے منزہ بیگم کی گود کی کمی محسوس ہوئی۔۔

"اگر یہ آپکی ماما کی خواہش ہوئی تب بھی قبول نہیں کرو گی۔۔ "

وہ اس کے بال سہلاتے بولی وہ بری طرح سوچوں میں گم تھی جب ان کی آواز پہ اس کا دل دھک سے رہ گیا آنسو پلکوں پہ ہی اٹک گئے اور سر بے ساختہ ہاں میں ہل گیا نازیہ بیگم نے اس کا سر چومتے سے خوش رہنے کی دعا دی۔۔

اس کا دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے وہ کیسے بے قصور ہوتے ہوئے بھی قصوروار ٹھہرادی گئی تھی وہ اپنی ہی کہانی کا ایک بے بس کردار بنادی گئی تھی جسے بس اب سب کے اشاروں پہ چلنا تھا دل میں بے ساختہ ایک پھانس سی اٹکی آنکھیں ہر قسم کے تاثر سے پاک تھی۔۔

"ماما چاچو میرے سے بات کیوں نہیں کر رہے کیا وہ مجھے قصوروار سمجھ رہے ہیں۔۔

جازم سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ نازیہ بیگم کے قریب جاتے دھیمی آواز میں پریشانی سے بولا نازیہ بیگم نے فلحال اسے خاموش رہنے کی تلقین کی۔۔

جو بھی تھا عدیل صاحب کو یہ سب کسی جھٹکے سے کم نہیں لگا تھا اپنی ہی جان سے پیاری بیٹی کی یہ حالت اور سونے پہ سہاگہ عزیز جان بیوی جو اندر زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہی تھی ان کے کندھے ڈھلک چکے تھے۔۔

ٹھیک ایک گھنٹے بعد وہ ڈاکٹر کی اجازت سے ہسپتال کے کمرے میں منزہ بیگم کے پاس موجود تھے مفرہ تو ان کے پاس سے ہلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ وہ منزہ بیگم کی پاس ہی رکھی کرسی پہ بیٹھی تھی اور ان کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا عدیل صاحب بھی ان کے سرہانے ہی کھڑے تھے۔۔اور خالی خالی نظروں سے تمام صورتحال سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

وہاب صاحب نے آفس کے کچھ کولیگز کو گواہ کے طور پر وہی بلا لیا تھا سامنے ہی صوفے چئیر پر نکاح خواں بیٹھے تھے جازم کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔ جہاں سختی کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا۔ نکاح خواں نے نکاح کے کلمات ادا کرنا شروع کیے تو مفرہ آنکھیں سختی سے میچ گئی جازم نے تین بار قبول ہے کہتے ہی نظریں اٹھا کر مفرہ کی جانب دیکھا جس کا چہرہ ڈوپٹے میں چھپا ہوا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اس وقت بری طرح رو رہی ہو گی۔۔ وہ نظریں چرا کر رہ گیا کاش وہ کل مفرہ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیتا کاش یہ سب نہ ہوا ہوتا لیکن یہ کاش کاش ہی رہ جاتا ہے۔۔

نکاح کے کاغذات پہ اس کے دستخط لیتے ہی نکاح خواں مفرہ کی جانب متوجہ ہوئے تو مفرہ نے ایک نظر منزہ بیگم کی سمت دیکھا جو اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دے رہی تھی۔ مفرہ نے آنسوؤں کو حلق میں اتارا انہوں نے نکاح کے کلمات دہرائے مگر مفرہ خاموش رہی منزہ بیگم نے جیسے ہی اس کا ہاتھ دبایا وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور آہستہ سے نظریں واں کی سامنے ہی صوفے پہ بیٹھے جازم کو دیکھ کر اس کا دل دھک سے رہ گیا جو دونوں ہاتھوں میں سر تھامے بیٹھا تھا اس نے کپکپاتے لہجے میں قبول ہے کہا تیسری بار پوچھا گیا تو اس کی سسکی نکل گئی اپنے سر پہ کسی کا شفقت بھرا لمس محسوس کر کے اس نے گردن موڑی تو عدیل صاحب آنکھوں میں آنسو لیے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

فلحال وہ اپنی بیوی کی بات سے نفی نہیں کر سکتے تھے تبھی خاموش تھے۔۔

اس نے تیسری بار آنکھیں بند کر کے قبول ہے کہا۔۔ جازم نے ایک گہرا سانس بھرتے سانس لینے کی کوشش کی اسے محسوس ہوا جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی ہو گئی ہو مفرہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے دستخط کیے پھر دعا کروائی گئی۔۔

حالت نے کیسا پلٹا کھایا تھا کہ کچھ ہی دیر میں وہ مفرہ عدیل سے مفرہ جازم بن چکی تھی۔۔

اسے تو یہ احساس ہی کچوکے لگا رہا تھا کہ ساری زندگی جسے اپنا چھوٹا بھائی مانتی آئی تھی آج اسی کی ذات کا حوالہ اس کے نام کا ساتھ جڑ چکا تھا۔ کیا کبھی وہ اس سب کو قبول کر پائے گی۔۔

جازم کو سب نے گلے لگا کر مبارک باد دی لیکن وہ سپاٹ چہرہ لیے سب سے مل رہا تھا منزہ بیگم کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے انہیں سکون آ گیا تھا کہ ان کی بیٹی اب محفوظ ہاتھوں میں جا چکی ہے انہوں نے آنکھیں بند کرتے ایک تشکر بھرا سانس خارج کیا۔۔ عدیل صاحب نے بھی جازم کو گلے لگا کر اس کی پیٹھ تھپتھائی انہوں نے

جازم سے کوئی سوال نہیں کیا تھا اور یہی چیز تو جازم کو بری طرح کھٹک رہی تھی۔۔اس نے ایک نظر مفرہ کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں رو رو کر سوجھ گئی تھی لیکن ابھی بھی وہ منزہ بیگم کے ہاتھ پہ سر رکھے مسلسل رو رہی تھی جازم کے دل میں ایک درد سا جاگا مگر وہ نظریں چرا گیا۔۔

"ماما آپ بس اب جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔ "

مفرہ آنکھوں کے کنارے صاف کرتے ہوئے بولی تو منزہ بیگم ہلکا سا مسکرا دی۔۔

عدیل صاحب اور وہاب صاحب آفس کے لوگوں کو باہر تک چھوڑنے گئے تھے نازیہ بیگم دوسری جانب منزہ بیگم کے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔

انہوں نے جازم اپنے پاس بلایا تو وہ نظریں جھکائے دھیمے قدموں سے ان تک پہنچا منزہ بیگم نے مسکراتے ہوئے مفرہ کا ہاتھ جازم کے ہاتھ میں دے دیا دونوں کی ایک دم سے نگاہیں ملی لیکن دونوں ہی نظریں چرا گئے۔منزہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا لیکن بولنے کی سکت نہیں تھی۔۔

"چچی امی آپ فکر مت کریں میں ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑا رہوں گا آپ بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔"

وہ ان کے ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا شاید وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہیں آج وہ انہیں اپنی عمر سے کافی بڑا لگا۔۔مفرہ کی نظریں اس پہ اٹک کر رہ گئی وہ ایسا تو نہیں تھا وہ تو ابھی چھوٹا تھا لاپرواہ سا لا ابالی سا تھا ایک دم سے اتنا سنجیدہ مزاج مفرہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔

یہ جو بھی ہوا تھا بہت غلط ہو چکا تھا۔۔

"چلیں آپ سب اب باہر چلیں ہمیں انہیں آپریشن کیلیے لے کر جانا ہے۔۔ "

اتنی دیر میں نرس ان سب کو منزہ بیگم کے پاس سے ہٹاتے ہوئے بولی لیکن مفرہ وہی جمی رہی نازیہ بیگم مشکلوں سے اسے باہر لے کر آئی انہیں سٹریچر میں لٹا کر باہر لایا گیا۔۔

"ماما۔۔"

مفرہ نے ایک آس سے انہیں آواز لگائی لیکن وہ بے ہوش تھی اس کا شدت سے دل چاہا کہ آپریشن تھیٹر میں جانے سے پہلے وہ اس کی سن لیں لیکن وہ آنکھیں بند کیے ہوئی تھی ان کا چہرہ پر سکون تھا عدیل صاحب ایک طرف کھڑے انہیں ہی دیکھ رہے تھے آنکھیں حد درجہ سرخ ہو رہی تھی۔۔

ان کے جاتے ہی عدیل صاحب ان سب کو کہتے نفل پڑھنے چل دیے۔ نورا ایک طرف بینچ پر دونوں ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھی تھی ہونٹ بری طرح کپکپا رہے تھے وہ مسلسل کسی چیز کا ورد کر رہی تھی وہاب صاحب کوئی ضروری کال سننے باہر جا چکے تھے نازیہ بیگم بھی ان دونوں کو بات کرنے کا موقع دیتی وہاں سے پریئر روم کی طرف چل دی۔۔ کیونکہ آپریشن تین گھنٹوں کا تھا۔۔

جازم کا اس کی حالت پر دل کٹ کر رہ گیا اس نے ہمت کرتے قدم اس کی جانب بڑھائے اور اس کے برابر آ کر بیٹھا لیکن مفرہ اپنے عمل میں مشغول رہی کچھ لمحوں کی توقف کے بعد مفرہ نے گردن اٹھائی اور ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھے وجود پہ ڈال کر سامنے دیوار پہ ٹکا دی۔۔

"ماما ٹھیک ہو جائیں گی نہ۔۔ "

وہ کسی چیز کے زیرِ اثر تھی تبھی کھوئی کھوئی کیفیت میں بولی اس کی بات پہ ساتھ بیٹھا جازم چونک کر سیدھا ہوا اور ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا جو آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔ اسے وہ الفاظ ہی نہیں مل رہے تھے جس سے وہ اسے تسلی دے پاتا۔۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اگر ماما کو کچھ ہو گیا تو میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھپھک کر رو دی جازم اس کے اس طرح رونے پر بری طرح بوکھلا گیا۔۔

"آپ دعا کریں چچی امی کیلیے وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔ "

وہ اسے تسلی دیتا ہوا بولا تو مفرہ نے اثبات میں سر ہلایا اتنی دیر میں وہ سب بھی واپس آ گئے ابھی آپریشن کو تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلے اور عدیل صاحب کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا۔۔

"ایم سوری آپریشن کے دوران ان کی حالت بگڑ رہی تھی اور ان کا بلڈ پریشر کسی طرح بھی نارمل نہیں ہو رہا تھا ہم نے اپنی طور پر بچانے کی مکمل کوشش کی لیکن انہیں بچا نہیں پائے۔۔ "

وہ اپنی بات کہہ کے جا چکے تھے عدیل صاحب کے قدم لڑکھڑائے ان کی آنکھوں سے دو آنسو گرے لیکن وہ فورا صاف کر گئے سب سکتے کی کیفیت میں جاتے ہوئے ڈاکٹر کو دیکھ رہے تھے۔۔

Novelistan

نہیں نہیں ماما نہیں جا سکتی ایسا نہیں ہو سکتا

وہ سکتے کی کیفیت میں گرنے کے انداز میں زمین پر بیٹھی اور مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی جن آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے وہ ایک دم سے خشک ہو چکی تھی وہاب صاحب نے آگے بڑھ کر عدیل صاحب کو سہارا دیا جو باقاعدہ رونے لگے تھے۔۔

"نہیں پاپا رونا نہیں ہے ششش ماما مذاق کر رہی ہیں وہ تو کہتی تھی نہ کہ میں اپنی بیٹی کو کبھی اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی تو وہ اپنے وعدے سے کیسے مکر سکتی ہیں اور آپ کے ساتھ انہوں نے ابھی عمرے پہ بھی جانا ہے نہ کتنی خواہش تھی انہیں۔۔ "

مفرہ ایک نظر سب کو دیکھتی عدیل صاحب کے پاس آئی اور ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے انہیں تسلی دی تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئے۔۔

ناجانے دل میں کیا سمایا اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے وہ شدت سے رو دیے۔ مفرہ نے حیرانگی سے انہیں روتا دیکھا اتنی دیر میں اس کی نظر آپریشن تھیٹر سے نکلتے سٹریچر پر پڑی جسے سفید کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا وہ دیوانہ وار اس کی جانب بھاگی جازم بھی اس کے پیچھے دوڑا۔۔

اس نے ڈرتے ڈرتے سٹریچر سے کپڑا اٹھایا لیکن اندر منزہ بیگم کو دیکھ کر اس کے قدم لڑکھڑائے اگر بروقت جازم نہ تھامتا تو وہ ضرور زمین بوس ہو جاتی۔۔

"ماما آنکھیں کھولیں ماما آپ ایسے مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی ماما ایک بار اٹھ جائیں پلیز ایک بار مجھ سے بات کریں دیکھیں۔۔ "

وہ دھاڑے مار کر چیخ رہی تھی لیکن سننے والی جا چکی تھی جازم نے اسے سنبھالنا چاہا لیکن اس نے بری طرح اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

"نہیں ماما ایک بار بس ایک بار پلیز آپ مذاق کر رہی ہیں نہ۔۔ "

وہ ان کے گال تھپتھپاتے ہوئے بولی آنکھوں میں آس لیے وہ ان سے مخاطب تھی لیکن وہ اس سب سے بے خبر تھی عدیل صاحب بھی ایک طرف بیٹھے سسک رہے تھے مفرہ کی حالت دیکھتے سبکی حالت ابتر ہو رہی تھی۔۔

"بس میری جان حوصلے سے کام لو وہ جا چکی ہے۔۔" نازیہ بیگم اسے اپنے لگاتی روتے ہوئے بولی لیکن وہ ان کی بات سمجھنے کی بجائے ان کے بازوؤں میں ہی جھول گئی۔۔

مفرہ ساکت نظروں سے اپنی ماں کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو پر سکون نیند سو رہی تھی لوگ آ کر اسے دلاسے دے رہے تھے کون کون اس کے پاس آ کر رو رہا تھا اسے کسی کا ہوش نہیں تھا بس آنکھیں منزہ بیگم پہ جمی تھی آنکھوں سے ایک ہی آنسو نہیں ٹپکا تھا وہ اپنے ہوش و حواس میں بلکل نہیں تھی یہاں تک کہ جس ڈوپٹے سے اس کا سر ہمیشہ ڈھکا رہتا تھا آج اس تک کا ہوش نہیں تھا۔۔۔

نازیہ بیگم نے بھی جانے کتنی بار اسے رلانا چاہا لیکن وہ گم صم وہی بیٹھی رہی۔۔۔۔

"مفرہ میری جان تھوڑا سا رو لو۔۔۔۔"

رابی اسے گلے لگاتے ہوئے بولی لیکن اس نے بری طرح اس کا ہاتھ جھٹک دیا اور وحشت ذدہ نظروں سے اپنے ارد گرد بیٹھی رابی اور لیلی کو دیکھا۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھتے نازیہ بیگم نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔۔

"وہ کہیں نہیں گئی ہیں آپ سب کیوں رو کر اپنے آنسو ضائع کر رہے ہیں۔۔۔۔ "

وہ ان سب کی آنکھوں میں آنسو دیکھ نا سمجھی سے بولی تو سب اپنی اپنی جگہ ساکت رہ گئے اس کے انداز بلکل بھی نارمل نہیں لگ رہے تھے مرد حضرات الگ جگہ بیٹھے تھے تقریباً ظہر کے وقت منزہ بیگم کو دفنانے کیلیے اٹھایا گیا لیکن تب بھی اس کی آنکھ سے ایک آنسو نہیں ٹپکا اس کے وجود میں ذرا سی بھی جنبش نہ ہوئی اور یہ حالت واقعی تشویشناک تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں تمام مرد حضرات جنازہ پڑھ کر آ چکے تھے۔۔۔۔۔

"میں اپنی جانب سے بہت کوشش کر چکی ہوں لیکن اس کی آنکھ سے ایک آنسو نہیں بہا میں بہت پریشان ہوں فہام کو کل سے اتنی بار فون کر چکی ہوں لیکن جواب ہی موصول نہیں ہو رہا۔۔۔ "

جازم جو پانی پینے کچن کی جانب جا رہا تھا اس کے کانوں میں نازیہ بیگم کی آواز گونجی جو وہاب صاحب سے مخاطب تھی۔۔۔

"ہاں عدیل کو بھی ابھی دوا دے کر سلایا ہے منزہ کی اچانک موت نے سب کی کمر توڑ دی ہے کوئی بھی اس حادثے کو قبول نہیں کر پا رہا اور فہام کے تو کیا ہی کہنے ہیں اس نافرمان کے متعلق مجھ سے فلحال کوئی بات نہ ہی کی جائے تو بہتر ہے۔۔۔ "

وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے بولے تو نازیہ بیگم نے افسردگی سے سر ہلایا وہ جانتی تھی کہ اگر مزید اس سلسلے میں بات کی تو وہاب صاحب غصہ کر جائیں گے تبھی خاموشی اختیار کر گئی۔۔۔

جازم کے قدم بے ساختہ مفرہ کے کمرے کی جانب بڑھے لیکن وہاں پہنچتے ہی ایکدم جھجک کر رک گیا دل میں ڈھیروں ملال نے آن گھیرا کہ کس منہ سے وہ ان کا سامنا کرے گا۔۔۔

"مفرہ بس کرو کب تک ایسے ہی بیٹھی رہو گی تھوڑا سا رو لو آنٹی اب تمہارے پاس نہیں ہے اب وہ کبھی نہیں آئے گی تم میری بات غور سے سن لو۔۔۔ "

اس کے کانوں میں لیلیٰ کی آواز گونجی جو ایک بار پھر سے مفرہ کو رلانے کی تگ و دو میں تھی اس نے تمام ہمت متجمع کرتے کمرے میں قدم رکھا۔۔۔

رابی اور لیلیٰ نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"ہم کب سے اسے رلانے کی کوشش کررہے ہیں وہ باہر آنٹی نے کہا تھا کہ رلانا ضروری ہوتا ہے لیکن یہ اس کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہو رہی۔۔۔ "

لیلیٰ بتاتے بتاتے روپڑی تو جازم نے ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی جو ہمیشہ حجاب میں رہتی تھی آج لاپرواہ حلیے میں غیر مرئی نقطے پہ نظر جمائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

لیلی ایک ضروری کام سنتے کمرے سے باہر نکل گئی تو رابی کو وہاں رکنا مناسب نہیں لگا تبھی وہ بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر آگئی۔۔۔۔

"میں دیکھتا ہوں۔۔۔ "

وہ نظریں چرا کر بولا لہجے میں شرمندگی جھلک رہی تھی جیسے وہ کسی گناہ کا مرتکب رہا ہو۔۔۔۔

وہ آگے بڑھ کر اس کے سامنے بیٹھا اور ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا خالی آنکھیں جن سے وحشت جھلک رہی تھی جازم کو ان آنکھوں سے بے ساختہ خوف سا آیا۔۔۔

"مفرہ میری بات سنیں۔۔۔ "

وہ اس کا ہاتھ تھامتے بولا لیکن اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں ابھرا بلکہ بت بنی بیٹھی رہی۔۔۔

"آپ میری بات سمجھ رہی ہیں چچی امی اب اس دنیا میں نہیں ہیں اب نا ہی وہ آپ کے پاس کبھی آئیں گی وہ آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلیے چھوڑ کر جا چکی ہے۔۔۔۔ "

وہ اسے جھنجھوڑتے سخت لہجے میں باور کراتا ہوا بولا اس لہجے میں کبھی وہ کسی سے مخاطب نہیں ہوا تھا لیکن آج مجبوری میں یہ اپنانا پڑا تھا۔۔۔

لیکن اس نے پھر بھی کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا۔۔۔۔

"یہ دیکھیں ان ہاتھوں میں وہ آپ کی ذمہ داری سونپ گئی ہیں اور انہی ہاتھوں سے انہیں قبر میں اتار آیا ہوں۔۔۔"

اب کی بار وہ بلند آواز میں بولا تو مفرہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا آنکھوں میں شناسائی کی رمک ابھری پل بھر میں آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوئی۔۔۔۔

"جازم جازم وہ ماما مذاق کر رہی ہے نہ میں نے سب کو کہا ہے لیکن پھر بھی وہ سب روئے جا رہے ہیں تم سمجھاؤں نہ ماما کیسے جاسکتی ہیں بھلا۔۔۔۔"

جازم نے اس کی بات پہ نفی میں سر ہلایا اور اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما۔۔۔۔

"نہیں وہ جا چکی ہے آپ کی ماں اب اس دنیا میں نہیں رہیں۔۔۔"

وہ یکدم اسے اپنے سینے میں بھینچتا ہوا بولا تو وہ اس کا سہارا پاتے ہی شدتوں سے رو دی اس وقت وہ اس کا دوست اس کا گمسار تھا رابی اور لیلیٰ جو اس کے کمرے کے دروازے پہ کھڑی تھی شاک کی کیفیت میں انہیں دیکھے گئی تبھی حیرت سے سوالیہ نگاہیں نازیہ بیگم کی جانب اٹھی تو انہوں نے روتے ہوئے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا ان کی بات سنتے ہی ان دونوں کی آنکھوں میں نمی سی جاگی وہ تینوں منظر سے ہٹ گئی۔۔۔۔

جازم آنکھوں میں نمی لیے بس اسے سمبھالنے سے چکروں میں تھا جو اس کی پناہوں میں بکھرتی ہی جا رہی تھی ناجانے کیوں اس کی آنکھوں میں آنسو اس کے لیے ناقابل برداشت تھے۔۔۔۔

"نہیں یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میں اس سب کی ذمہدار ہوں۔۔۔۔ "

وہ اس کا حصار توڑتے بڑبڑانے والے انداز میں بولی تو جازم نے ناسمجھی سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

"میں نے جان لے لی اپنی ماما کی کاش میں اس دن یونی نہ جاتی تو آج یہ نہ ہوتا وہ میرے پاس ہوتی میں ان کی گود میں سر رکھے جی بھر کر روتی۔۔۔ "

وہ زمین پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی سسک سسک کر رو دی اس کی حالت دیکھتے جازم کا دل تڑپ کر رہ گیا۔۔۔

"مفرہ۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اس کا ہاتھ تھامتا وہ بری طرح اس کا ہاتھ جھٹک گئی۔۔۔

"قریب مت آنا میرے مجھے ہاتھ لگانے کی ہمت بھی مت کرنا میں نے یہ رشتہ صرف ماما کے کہنے پہ جوڑا ہے تم ابھی بھی میرے سے چھوٹے ہی ہو فقط ان کی بات کا مان رکھا ہے ورنہ جسے آج تک اپنا بھائی مانا اسی کے ساتھ یہ سب۔۔۔

میرے لیے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے تم کسی خوش فہمی میں مت رہنا ہمارا جو رشتہ اس سے پہلے تھا آج یہ سب ہونے کے بعد وہ بھی ختم ہو گیا ہے۔۔۔"

وہ شرمندگی کے ساتھ بولی اس کے لہجے میں جیسے صدیوں کی تھکن اتر آئی اس کے لہجے میں شرمندگی محسوس کر کے جازم کا چہرہ دھواں دھواں ہوا جبکہ ماتھے پہ بل نمودار ہوئے لب سختی سے آپس میں پیوست کر لیے اس میں مزید کچھ کہنے کی سکت نہیں تھی تبھی ایک شکوہ کناں نظر اس پہ ڈالتا سرعت سے وہاں سے نکلتا چلا گیا وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہے لیکن اپنے تلخ الفاظ سے وہ اس کی روح تک کو جھلسا گئے تھے۔۔۔

ہاں وہ جانتا تھا کہ اس نے بھی یہ رشتہ منزہ بیگم کی رضامندی سے جوڑا تھا لیکن اب اس سب کے بعد اس رشتے کو لے کر چلنا ان دونوں کی ذمہداری تھی لیکن وہ تو ابھی سے اس سب سے انکار کر گئی تھی۔۔۔

ناجانے قسمت اب ان دونوں کو کس رخ لے جانی والی تھی۔۔۔۔

اگلے دن تمام کچھ محلے کی عورتیں عیادت کو آئی تھی مفرہ تو فلحال اپنے کمرے میں ہی تھی جبکہ نازیہ بیگم اور وہاب صاحب لاؤنج میں موجود تھے جازم کسی کام کے سلسلے میں گھر سے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔۔

"بس جی کیا کریں جب جوان اولاد ایک بیٹے سے رشتہ ہوتے ہوئے بھی دوسرے کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی پھریں تو ماؤں کو یہی حال ہوتا ہے۔۔۔"

ایک عورت چہرے پہ مصنوعی افسردگی طاری کرتے ہوئے بولی تو دوسری نے بھی اس کی تائید میں سر ہلایا۔۔۔

ان کی بات پہ ان دونوں نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔

"ہم آپ کی بات سمجھیں نہیں۔۔۔"

نازیہ بیگم ناسمجھی سے بولی۔۔

"دیکھیں بہن جی مائیں یہ صدمے کہاں برداشت کر پاتی اب پرسوں رات کی ہی بات دیکھ لوں مفرہ جازم کی باہوں میں بے ہوش پڑی تھی تو ظاہری سی بات ہے یہ سب منزہ برداشت نہ کر پائی جوان اولاد کا دکھ ماں باپ کو جیتے جی مار دیتا ہے۔۔۔"

مفرہ جو سپارہ پڑھ کر ابھی کمرے سے باہر نکل رہی تھی ان کی بات پہ قدم بری طرح لڑکھڑائے کیا ابھی مزید ذلت باقی ہے۔۔۔۔

ان کی بات پہ نازیہ بیگم تو بونچکارہ گئی جبکہ وہاب صاحب کے چہرے پہ سرخی چھاگئی اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتے ان سب کے کانوں میں رعب دار آواز گونجی۔۔۔

"آپ دونوں کی عیادت کا بہت شکریہ لیکن اگر میری بیٹی کے خلاف آپ نے مزید ایک بھی لفظ اپنی زبان سے ادا کیا تو میں دھکے مار کے گھر سے نکالنے سے بھی گریز نہیں کروں گا اور ایک بات مزید میں آپ لوگوں پر واضح کردوں جن کے بارے میں آپ غلاظت نکال رہی ہے وہ دونوں پہلے سے ہی نکاح کے پاک بندھن میں بندھ چکے ہیں۔۔۔"

وہ غیض کے عالم میں ان کی جانب بڑھے اور دھاڑتے ہوئے بولے اور انہیں باور کرانا بھی ضروری سمجھا۔۔ان دونوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے وہ دونوں منہ بناتی سر جھٹکتے وہاں سے نکل گئی۔۔۔

جازم جو ابھی داخلی دروازہ عبور کر کے اندر داخل ہوا تھا ان دونوں کو شرربار نگاہوں سے گھورنا نہ بھولا لیکن عدیل صاحب کی بات نے اس کے جسم میں نئے سرے سے جان ڈال دی تھی مطلب وہ اس رشتے کو مانتے ہیں۔۔۔

عدیل صاحب ڈھیلے قدموں سے مفرہ کی جانب بڑھے جو ایک ہی جگہ ساکت کھڑی تھی۔۔۔

"پاپا کی جان پاپا کے گلے نہیں لگے گی۔۔۔"

وہ اس کے سامنے باہیں پھیلاتے آس سے بولے مفرہ کو کیا چاہیے تھا وہ فوراً سے پہلے ان کے بازوؤں میں آسمائی اور پھپھک کر رودی اسے شدتوں سے روتا دیکھ عدیل صاحب نے مزید اسے اپنے اندر بھینچ لیا۔۔۔

"بس میرا بچہ ابھی آپ کے پاپا زندہ ہے اور ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں اب نہیں رونا۔۔۔۔"

وہ اس کا سر سہلاتے پیار سے بولے تو مفرہ جو ان کے پیار کیلیے ترس گئی تھی ہچکیوں سے رودی

نازیہ بیگم اور وہاب صاحب نے تشکر بھرا سانس خارج کیا کہ عدیل صاحب کی چپ تو ٹوٹی۔۔

"پاپا وہ آنٹی ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں میں ایسی نہیں ہوں۔۔۔۔ "

وہ روتے ہوئے بولی تو عدیل صاحب نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

"میں جانتا ہوں میری بیٹی چاہ کر بھی ایسا کام نہیں کر سکتی لیکن یہ دنیا ایسی ہی ہے یہ آپ کو نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے گی یہ معاشرہ مرد کو تو معاف کر دیتا ہے لیکن عورت کو نہیں کرتا اس کی عزت پہ ذرا سا بھی داغ آجائے تو اسے بڑھا چڑھا کر بتایا جاتا ہے اسے ذلیل و رسوا کر دیا جاتا ہے لیکن اس سب سے ہم ایک ہی صورت میں باہر نکل سکتے ہیں جب ہم ہمت سے اس سب کا سامنا کریں گے آپ کو اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہے اور لوگوں کی نظروں کا ڈٹ کر سامنا کرنا ہے سمجھ رہی ہے میری بیٹی میری بات میری بیٹی مجھے ہر حال میں ہر فیصلے میں ثابت قدم چاہیے کیونکہ آج بھی وہ میرا غرور ہے۔۔۔۔"

وہ اس کا ماتھا چومتے اسے گویا زندگی کی نوید سنا گئے مفرہ کا انگ انگ سرشار ہو گیا وہ ان کے سینے پہ سر رکھتے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

"پاپا شاید آپ کو آپ کی وہ بیٹی کبھی نہ مل پائے واپس کیونکہ اس نے اس دن ہی اپنے آپ کو کھو دیا ہے جس دن اس کی عزت پہ اس کے وقار پہ ہاتھ ڈالا گیا لیکن میں کوشش ضرور کروں گی۔۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں عدیل صاحب سے مخاطب تھی جبکہ دل خون کے آنسو رو رہا تھا...

"ارے جازم آجاؤ بیٹا۔۔۔"

عدیل صاحب کی جیسے ہی اس کی جانب نظر اٹھی انہوں نے اسے اندر آنے کی دعوت دی۔۔۔

مفرہ جوان کے سینے سے لگی تھی اس کے نام کی پکار پر دل دھک سے رہ گیا لیکن اس کا جواب سنتے ہی تشکر سے گہرا سانس بھرا۔۔۔

"نہیں چاچو کسی ضروری کام کیلیے جانا ہے بس میں نکل رہا ہوں۔۔۔"

وہ مشکل مسکراتے سہولت سے انکار کر گیا وہ کسی صورت بھی مفرہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا اور ویسے بھی آج کل وہ اپنی سٹڈیز کو لے کر سنجیدگی سے سوچ رہا تھا اس کا ذرا سا بھی وقت ضائع کرنے کا بلکل بھی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

وہ ان سب کو ایک نظر دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

وہ سب معاملے کی سنگینی سمجھ چکے تھے تبھی خاموشی اختیار کیے ہوئے تھے وہ جانتے تھے اس سب کو ماننے کیلیے اچھا خاصہ وقت درکار ہے۔۔۔

وہ سب اب سمجھ چکے تھے کہ منزہ بیگم جاتے جاتے بھی اپنی بیٹی کے حق میں ایک بہتر فیصلہ کر گئی تھی اپنی بیٹی کو لوگوں کی غلیظ نظروں سے بچا گئی تھی ان کی یاد میں نازیہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو مزید رواں ہو گئے۔۔۔۔

منزہ بیگم کی وفات کو مہینہ گزر چکا تھا لوگوں کا آنا جانا بھی کم ہو گیا تھا لیکن مفرہ نے اپنے آپ کو کمرے کی حد تک محدود کر لیا تھا اب وہ پہلے کی طرح ہنستی مسکراتی نہیں تھی بس بے نام سی خاموشی چھائی رہتی تھی اس دن کے بعد سے مفرہ اور جازم کا بھی آمنا سامنا نہیں ہوا تھا یا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ ان دونوں نے کوشش ہی نہیں کی تھی جازم اپنی یونی کی الجھنوں میں پھنس چکا تھا لیکن مفرہ یونی جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی رابی اور لیلی کی اتنی فون کالز بھی آ چکی تھی لیکن وہ نظرانداز کرتی رہتی تھی۔۔۔۔

آج مہینے بعد نازیہ بیگم نے اسے یونی کیلیے جگانے کا سوچا تبھی اس کے کمرے میں چلی آئی کمرے کے دروازہ واں کرتے ہی وہ آڑھی ترچھی بیڈ پر لیٹی نظر آئی وہ مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی اور کھڑکی کے پردے ہٹائے پردے ہٹنے سے چھن سے دھوپ اس کے چہرے سے ٹکرائی لیکن وہ آنکھیں میچتے کروٹ بدل گئی۔۔۔

نازیہ بیگم نے اس کے پاس آتے اس کی بال سمیٹے تبھی ان کی نظر اس کے بازوؤں میں قید منزہ بیگم کی تصویر پر پڑی جس میں مفرہ ان کے کندھے میں بازو ڈالے مسکرا رہی تھی اور وہ بھی مسکراتے ہوئے اسی کی جانب متوجہ تھی جب سے منزہ بیگم کی وفات ہوئی تھی مفرہ روز ہی ان کی تصویر کو باؤوں میں لیے سوتی تھی جیسے ان کی موجودگی کو محسوس کرنا چاہتی ہو نازیہ بیگم نم آنکھوں سے اس کے بال سہلانے لگی اور ساتھ ہی اس کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیا وہ نیند میں کسمساتے مسکرائی۔۔۔

"مفرہ اٹھ جاؤ بچے یونی نہیں جانا کیا آج مہینہ ہو گیا ہے چلو شاباش۔۔۔ "

وہ سائیڈ ٹیبل سے کتابیں سمیٹتے ہوئے بولی تو مفرہ نے ان کی بات پہ جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔

"نہیں تائی امی میں نے یونی چھوڑ دی ہے اب میں یونی نہیں جاؤں گی اور ویسے بھی پڑھ کر کیا کرنا ہے۔۔۔"

وہ مشکل مسکراتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی اپنے لمبے گھنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹا آنکھوں میں ہلکا ہلکا نیند کا خمار ابھی بھی باقی تھا۔۔۔

"اور آپ کو یہ خوش فہمی کیوں ہے کہ آپ کے کہنے پہ یونی چھڑوا دی جائے گی۔۔۔ "

وہ سخت تیور لیے اس سے مخاطب تھی اس کے چہرے کے تاثرات سے وہ جانچ چکی تھی وہ آج بھی اسی واقعے کے زیر اثر ہے تبھی یونی جانے سے ڈر رہی ہے۔۔۔

"تائی امی آپ پریشان نہ ہو میں بس اب گھر داری سیکھوں گی میرا پڑھائی سے دل اٹھ گیا ہے۔۔۔ "

وہ چہرے پہ مصنوعی بیزاریت طاری کرتے ہوئے بولی تو نازیہ بیگم نے مشکوک نظروں سے اس کی سمت دیکھا۔۔

"پاپا چلے گئے کیا آفس۔۔"

وہ چپل پیروں میں اڑستے بولی تو نازیہ بیگم نے ہاں میں سر ہلایا اس نے بے ساختہ اپنے آپ کو کوسا منزہ بیگم کے جانے کے بعد وہ عدیل صاحب کیلیے اٹھ رہی تھی لیکن آج نا جانے کیسے آنکھ لگی رہ گئی اسے ملال نے آن گھیرا وہ گہرا سانس بھرتے واشروم کی سمت چل دی۔۔۔

نازیہ بیگم نے نفی میں سر ہلاتے اس کی ہٹ دھرمی دیکھی عدیل صاحب سے بات کرنے کا سوچتے وہ کمرے سے باہر نکل گئی اب انہیں سنجیدگی سے اس چیز کا حل تلاشنا تھا۔۔

وہ تولیے سے چہرہ تھتھپاتے واشروم سے باہر نکلی اس وقت وہ ڈھیلی سی لان کی قمیض شلوار میں ملبوس تھی ڈوپٹہ لاپرواہی سے ایک طرف جھول رہا تھا اس وقت سب مرد آفس گئے ہوتے تھے تبھی وہ آرام سے اس حلیے میں گھوم لیا کرتی تھی۔۔۔ ہاتھوں میں لوشن ملتی اس نے جیسے ہی رخ موڑا دل دھک سے رہ گیا دو گہری بھوری آنکھیں سنجیدگی سے اس کی حرکات سکنات کا ملاحظہ کر رہی تھی پورے ایک ماہ بعد وہ اس کے سامنے تھا جس شخص سے ملے بغیر اس کا ایک دن بھی نہیں گزرتا تھا آج اس کی شکل بھی دیکھنا گوارا نہ تھی یکدم چہرے پہ ناگواری کا تاثر پھیلا وہ اب بھی اس کے وجود پہ نظریں گاڑھے بیٹھا تھا۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے حلیے پہ ڈالی تو یکدم شرمندگی نے آن گھیرا فوراً سے پہلے ڈوپٹہ اپنے سر پر اوڑھا۔۔۔

"تمہیں تمیز نہیں ہے کسی کے کمرے میں دروازہ ناک کرکے آتے ہیں شاید۔۔۔"

وہ اسے کینہ توز نظروں سے گھورتے ہوئے بولی جو زچ کرنے والی مسکراہٹ کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"لیکن جب کسی کا کمرہ خود ہی دعوت دے رہا ہو کہ دروازہ کھلا ہے سیدھا اندر آ جاؤ اس کا کیا حل نکالا جائے پھر۔۔۔"

وہ چہرے پہ دنیا جہان کی مظلومیت طاری کرتے ہوئے بولا جیسے ساری دنیا کی مظلومیت اسی کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہو یہ جازم تو اس جازم سے یکسر مختلف تھا۔۔۔

"یونی کیوں نہیں جا رہی۔۔۔"

وہ ٹال مٹول سے کام لیے بغیر سیدھا مدعے کی بات پہ آیا تو مفرہ کو تو اس کے انداز پہ پتنگے ہی لگ گئے جو کیسے اس سے سوالات کر رہا تھا۔۔۔۔

"تم یہاں میرے ابا نہیں لگے اور نہ ہی میں نے تمہیں یہ حق دیا ہے کہ میرے معاملات میں بولو چھوٹے ہو تو چھوٹے ہی رہو۔۔۔"

وہ کٹیلے انداز میں اسے باور کراتے ہوئے بولی لیکن بولتے وہ یہ فراموش کر چکی تھی کہ ان دونوں کے اندر ایک مضبوط رشتہ کب سے بندھ چکا ہے۔۔۔

اس کی بات پہ جازم ایسے مسکرایا جیسے کسی چھوٹے بچے کی بات پہ مسکرایا جاتا ہے مفرہ نے تعجب سے اس کی مسکراہٹ کو دیکھا۔۔۔

"پہلی بات ابا نہیں شوہر تصحیح کر لیں دوسری بات آپ کے معاملات میں بولنے کا مجھے پورا حق ہے اور یہ حق مجھ سے کوئی چھین نہیں سکتا آپ بھی نہیں اور تیسری بات چھوٹا ہوں یا بڑا مجھے اس سے کوئی غرض نہیں لیکن عہدے میں تو آپ سے بڑا ہوں نہ۔۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں اسے باور کراتا ہوا بولا انداز میں سرد مہری جھلک رہی تھی آنکھوں میں اشتعال سا سمٹ آیا مفرہ تو اس کے انداز پہ ساکت رہ گئی یہ کس لہجے میں وہ اس سے مخاطب تھا۔۔۔

"تم ایک انتہائی بد تمیز انسان ہو میں تمہیں کچھ نہیں مانتی اور اگر اس رشتے کا اتنا ہی غرور سر چڑھ کر بول رہا ہے نہ تو اسے میں ختم۔۔۔ "

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی جازم نے اس کے دونوں بازوؤں کو سختی سے پکڑ لیا اس کی آہنی انگلیاں مفرہ کو اپنے بازوؤں میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی دل کی دھڑکن حد سے سوا تھی جازم سے اپنی ذات کی مزید نفی برداشت نہیں ہوئی تو وہ بپھر اٹھا۔۔۔

"آپ کو اپنی منزل کا نشاں فقط میرے راستوں پہ ہی ملے گا یہ بات ذہن نشیں کر لیں۔۔۔ "

وہ سرد لہجے میں اس کے کنپٹی پہ انگلی بجاتے ہوئے بولا اس کے لہجے میں چھبن محسوس کر کے اس کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا وہ کیسے اس پر حق جما سکتا تھا اس کی آنکھوں میں موجود جذبوں کی آنچ سے مفرہ کو اپنا آپ جھلستا محسوس ہوا اس نے با قاعدہ اپنے آپ کو اس کی گرفت سے آذاد کرنے کی کوشش کی لیکن مقابل کی گرفت قابل ستائش تھی۔۔۔

"اور ایک بات کبھی ہنس بھی لیا کریں مسز ورنہ اس گڑھے کا دیدار کرنا میری حسرت ہی رہ جائے گی۔۔۔"

وہ اس کے گال پہ موجود گڑھے پہ انگلی پھیرتا ہوا بولا تو اس کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی وہ سرعت سے اس کی گرفت سے آذاد ہوئی اور نفرت بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا لیکن جازم سرے سے ہی نظر انداز کر گیا۔۔۔

"کل مجھے بھی اپنی یونی جانا ہے تیار رہیے گا صبح پہلے آپ کو آپکی یونی چھوڑ کر وہیں سے جاؤں گا۔۔۔"

وہ اس کی لمبی پلکوں پر پھونک مارتا مسکراتے لہجے میں بولتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اس کے جاتے ہی مفرہ کا شدت سے دل چاہا سب تہس نہس کر دے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے بے ساختہ اس کے ہاتھوں کے لمس کو مٹانا چاہا جو لمحہ بہ لمحہ اس سے نفرت کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں جاؤں گی یونی میں بھی دیکھتی ہوں کیسے لے کر جاتے ہو تم مجھے ابھی جانتے ہی نہیں۔۔۔ "

وہ آنکھوں میں ایک عزم لیے دل ہی دل میں بولی۔۔۔

انداز میں نفرت جھلک رہی تھی چہرہ اس کی بے باکی پہ حد درجہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔

جازم کے جانے کے بعد سے ہی وہ پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی کہ نا جانے وہ کیا کرے گا لیکن پھر یہ سوچ کر سر جھٹک دیتی کہ وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ کمرے کا دروازہ ناک ہونے کی آواز پہ وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور اٹھ کر دروازہ کھولا دروازے پہ ایستادہ عدیل صاحب کو دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔۔

"آج ہمیں رات کے کھانے پہ اوپر جانا تھا آپ کو یاد نہیں تھا کیا۔۔۔ "

انہوں نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی تو مفرہ نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارا۔۔۔

"میرے ذہن سے ہی نکل گیا پاپا ایسا کریں اب آپ ہی چلے جائیں میں کل چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

اس نے انہیں ٹالنے کی کوشش کی تو عدیل صاحب اس کا گریز سمجھتے نفی میں سر ہلا دیے۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے کیا میری بیٹی میرے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔"

وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولے تو مفرہ کو بالا خر ہار ماننا پڑی تبھی کندھے جھٹکتے حجاب باندھنے لگی اور ان دونوں نے ساتھ ہی اوپر والے پورشن کا رخ کیا۔۔۔

وہ جازم کی وجہ سے جانا تو نہیں چاہتی تھی کیونکہ آج کل اس کی نظریں قابو میں نہیں تھی جو مفرہ کو اس سے شدید نفرت کرنے پر مجبور کرتی تھی۔۔۔۔

"شکر میری بیٹی نے بھی یہاں قدم رکھا ورنہ مجھے لگا تھا شاید وہ ہمیں بھول چکی ہے۔۔۔"

اس کے اوپر جاتے ہی وہاب صاحب مسکراتے ہوئے اس سے شکوہ کیا جسے سن وہ شرمندگی سے گردن جھکا دی ٹھیک ہی تو کہہ رہے تھے وہ منزہ بیگم کی وفات کے بعد آج وہ اوپر آئی تھی۔۔۔

"نہیں تایا جان ایسی بات نہیں ہے وہ بس۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی وہاب صاحب نے اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے حجاب سے ڈھکے سر پر محبت بھرا بوسہ دیا ان کے اتنے خلوص پر اس کی آنکھیں بھر آئی۔۔۔۔

نازیہ بیگم کی پکار پہ وہ کھانے کی ٹیبل کی سمت چل دیے مفرہ نے تو جازم کی غیر موجودگی میں باقاعدہ شکر ادا کیا۔۔۔۔

"میں نے تو اپنی بیٹی کیلیے آج اس کی پسندیدہ بریانی بنائی ہے کھائے گی نہ میری بیٹی۔۔۔"

نازیہ بیگم اس کی پلیٹ میں چاول ڈالتے محبت بھرے لہجے میں بولتی اسے رونے پہ مجبور کر گئی جبکہ وہ تینوں اس کے اچانک رونے پر بوکھلا گئے۔۔۔

"کیا ہوا مفرہ۔۔۔"

عدیل صاحب فوراًاٹھ کراس تک آئے اور اسے اپنے محبت بھرے حصار میں لیاان کیلیے اب مفرہ ہی ان کا کل اثاثہ تھی۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں وہ بس مما کی یاد آگئی۔۔۔"

وہ ان کا ذکر کرتے ایک بار پھر سے سسک پڑی اسے اندر ہی اندر یہ کھائے جا رہا تھا کہ منزہ بیگم کی موت کی ذمہدار وہ ہے اسی کی بدولت آج وہ اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔

اور یہی سب سوچتے اس کا دل ڈوب جاتا تھا دل چاہتا تھا کہ وہ دھاڑے مار کر روئے اور کسی اپنے کو دل کی تمام باتیں کہ کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کریں لیکن اب جو اپنا تھا وہ ہی اپنا نہیں رہا تھا سب کچھ ختم ہوتا جا رہا تھا اس کا دل بے ساختہ سب چیزوں سے اچاٹ ہو گیا یہاں تک کہ سامنے پلیٹ میں رکھی بریانی سے بھی دل بھر گیا تھا لیکن نازیہ بیگم کی محبت پہ اسے کوئی شک نہیں تھا تبھی تھوڑا بہت کھانا زہر مار کرتی رہی ابھی دو چمچ ہی کھائے تھے کہ اپنے پیچھے سے آنے والی بھاری گھمبیر آواز پہ اس کا نوالہ حلق میں ہی اڑ گیا اور بری طرح کھانسنا شروع کر دیا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہو چکا تھا جب کہ آنکھوں میں مرچی سی بھر گئی۔۔۔۔

نازیہ بیگم نے جلدی سے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے اسے پانی کا گلاس پکڑایا اور تشویش ذدہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا ان کی پریشان صورت دیکھتے وہ مشکل مسکرائی اور ایک نظر اپنے سامنے رکھی چیئر پہ ڈالی جہاں سب کو سلام کرنے کے بعد وہ پوری شان سے بیٹھا بریانی سے انصاف کرنے میں مصروف تھا مفرہ تو اس کی حرکت پہ دانت پیس کر رہ گئی تبھی اسے نظر انداز کیے کھانے میں مشغول ہوئی۔۔۔

حازم نہیں جانتا تھا کہ صبح وہ مفرہ کے کمرے مں وہ حرکت کیسے کر آیا اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس سے اتنے سرد انداز میں بۓ بات کر سکتا ہے تبھی اس نے نظریں ملانے سے کترا رہا تھا وہ اچھے یہ جانتا تھا کہ اس

سب کے بعد وہ اس سے شدید نفرت محسوس کر رہی ہو گی اور اس وقت بھی کسی کی گہری نظروں کی تپش کا احساس اسے اپنے وجود پہ بخوبی ہو رہا تھا تبھی نظر انداز کیے کھانے میں مشغول رہا۔۔۔۔

کیا یہ سب اس کیلیے اتنا آسان تھا سب کچھ بھول کر ایک نئے رشتے کی شروات کرنا یہ صرف وہ جانتا تھا یا صرف اس کا خدا کہ کیسے اس نے اپنے آپ کو مضبوط کیا ہے اس سب کیلیے ہمت باندھی ہے ایسے کاموں میں ہمیشہ لڑکوں کو ہی پہل کرنی پڑتی ہے کیونکہ اللہ پاک نے عورتوں سے زیادہ ہمت اور سکت مردوں میں ڈالی ہے تاکہ وہ اس کے فیصلوں کو بخوبی نبھا سکیں اور وہ بھی اسی بات پہ عمل کر کے اس رشتے کو نبھانے کی تگ ودو میں تھا لیکن کیا یہ سب اتنا آسان تھا وہ یہ سب سوچتے ضبط سے آنکھیں میچ گیا شدت سے دل چاہا کہ کچھ عرصے کیلیے وہ روپوش ہو جائے اور اس دنیا کی نظروں سے ان کی باتوں سے مفرہ کی نفرت بھری نظروں سے اپنے آپ کو بچا لے کیا ان دونوں کا رشتہ کبھی نارمل بھی ہو پائے گا یا نہیں کیونکہ کسی بھی رشتے میں محبت سے زیادہ اعتبار عزت ہونا ضروری ہوتا ہے جو اس سب کے بعد ختم ہو چکا تھا دل میں ایک درد سا جاگا کاش وہ وقت کو پیچھے موڑ سکتا اور اس گھر کی خوشیوں کو گرہن نہ لگنے دیتا اور آج یہ سب نہ ہوا ہوتا شدت سے دل میں خواہش جاگی جواب پوری ہونا ناممکن سی بات ہے۔۔۔

"کن سوچوں میں گم ہو جازم کھانا تو توجہ سے کھاؤ۔۔۔ "

اسے مسلسل غیر مرئی نقطے پہ نظریں جمائے دیکھ نازیہ بیگم ٹوکتے ہوئے بولی جو گزرے مہینے میں ہی اپنی عمر سے بڑا لگنے لگ گیا تھا چہرے پہ ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی سرخ آنکھیں رت جگے کی گواہی دے رہی تھ ء سر کے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ وہ کیسے سوٹڈ بوٹڈ رہتا تھا آج اسے اپنے آپ تک کا ہوش نہیں تھا ان پریشانیوں

نے اسے وقت سے پہلے ہی زندگی کی تلخیاں دکھادی تھی لیکن وہ جانتی تھی یہ وقت بہت جلد سب زخم بھر دے گااور وہ پہلے جیسا ہو جائے گا۔۔۔

جازم ان کی بات پہ چونک گیا تبھی مسکراتے کھانے کی سمت متوجہ ہوا۔۔۔

"بھابھی آپ کی فہام سے بات نہیں ہوئی کافی ٹائم ہو گیا اب تو باہر جا کر لگتا بس پیسے کمانے کی ہی جلدی ہے۔۔"

عدیل صاحب سنجیدگی سے بولے انہیں فہام کا فون نہ اٹھانا شدید ناگوار گزرا تھا جس کا اظہار کرنا۔۔انہوں نے ضروری سمجھا ایسا بھی کیا کام کہ گھر والوں کیلیے وقت کی ہی قلت ہو جائے۔۔۔

"ناجانے یہ لڑکا کیا چاہتا ہے اس دن سے فون ملا رہی ہوں ایک بار فون اٹھایا تھا اور یہ اطلاع دے کر بند کر دیا کہ میں بزنس ٹور پہ دبئی جارہا ہوں اور وہ دن گزرا اور آج کا دن ہے اس کا فون نہیں آیا۔۔"

جازم نے غور کیا فہام کے ذکر پر مفرہ کے چہرے کے تاثرات یکدم سپاٹ ہوئے تھے چہرے کے خدوخال میں سرخی چھاگئی تھی جو کہ اس کے غصے کی سب سے بڑی گواہ تھی۔۔۔

"جازم آپ آج کل یونی جارہے تھے کیا بنا۔۔۔"

وہاب صاحب نے بات کا رخ بدلنا چاہا تو جازم نے ایک گہرا سانس بھرتے ان کی سمت دیکھا۔۔۔

"جی پاپا جا تو رہاں ہوں بس فارمز وغیرہ فل ہوگئے ہیں کل بھی جانا ہے اور مزید ایک بات میں نے کچھ کورسز شروع کیے ہیں کیونکہ میں پڑھائی کے ساتھ اپنی آفس کی ذمہداریوں کے متعلق بھی جاننا چاہتا ہوں۔۔۔"

اس نے سنجیدگی سے اپنی بات ان سب کے سامنے رکھی تو عدیل صاحب کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں اتری۔۔۔

"تو اتنی جلدی جاب ملے گی کیسے۔۔۔"

عدیل صاحب نے تعجب سے استفسار کیا جازم ان کی بات پہ نرمی سے مسکرادیا۔۔

"اس کی فکر نہ کریں آپ میرے دوست کے پاپا اور بھائی ہے ان کی اپنی ایک مشہور کمپنی ہے انشااللہ انہی کے ساتھ ساتھ ہی آگے بڑھوں گا۔۔۔"

اس نے انہیں مزید تفصیلات سے آگاہ کیا اس کی بات پہ وہاب صاحب اور عدیل صاحب نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھتے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

اس دوران مفرہ پوری توجہ سے موبائل میں مصروف تھی جیسے ارد گرد کے ماحول سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔

موبائل کی ہوم سکرین پہ منزہ بیگم کی تصویر دیکھتے اس کے دل سے ایک ہوک سی اٹھی جو اس کے وجود کو اداسی کی لپیٹ میں لے گئی۔۔۔

کیا ماؤں کے بغیر جینا آسان ہوتا ہے۔۔۔

اس نے آنکھیں موندتے اپنے آپ سے سوال کیا لیکن جواب فوراً نفی کی صورت میں آیا وہ اس تکلیف کی شدت کو کم کرنے کیلیے عدیل صاحب کی جانب رخ پھیر گئی۔۔۔

آج موسم بہت خوشگوار تھا ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی مفرہ عدیل صاحب کے آفس جانے کیلیے اٹھی تھی تبھی موسم کی صورتِحال دیکھ اس کا کچھ مزے کا بنانے کا دل چاہا اسی لیے اب اپنی ہنر آزمائی کیلیے وہ کچن میں موجود تھی لیکن یہاں آکر تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔

"ایسا کرتی ہوں پہلے پاپا کا ناشتہ تیار کرتی ہوں تاکہ وہ آفس چلے جائیں پھر اس طرف آؤں گی۔۔۔"

اس نے سوچتے ہی اس نے ملک شیک بنانے کو ترجیح دی۔۔۔

"چلیں جلدی کریں یونی کیلیے دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

ابھی اسے کھڑے ہوئے تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ جازم شرٹ کے کف فولڈ کرتا کچن میں چلا آیا اور ایک نظر مفرہ کی جانب دیکھ کر اس پر حکم جاری کیا جو ملک شیک بنانے میں مصروف تھی۔۔۔

بلیک پینٹ پہ بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے بالوں کو جیل سے اچھے طرح سیٹ کیے جاگرز سے مقید پاؤں وہ فارمل ڈریسنگ میں بھی جاذب لگ رہا تھا اس پہ تضاد اس کی بھوری آنکھیں جن میں ہمیشہ ایک الوہی چمک رہتی تھی یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو ضرور اس پہ بچھی جاتی لیکن مفرہ کو وہ ایک آنکھ نہ بھایا تبھی تلخی سے رخ بدل گئی۔۔۔

اپنی بات کے جواب میں نو لفٹ کا بورڈ دیکھ کر اس کے ماتھے پہ تیوریاں پڑ گئی ایک تو یہ لڑکی اپنی حرکتوں سے اس کا خون خولا دیتی تھی پھر وہ یہ سوچ کر سر جھٹک دیتا کہ انہیں بھی حالات نے ہی ایسا بنایا ہے اسیلیے خاموشی اختیار کیے رہتا تھا۔۔۔

"محترمہ میں آپ سے مخاطب ہوں۔۔۔"

وہ اس کا سرد رویہ محسوس کر کے بھی نرمی سے بولا چہرے پر بھی نرم تاثرات سجائے ہوئے تھے۔

جبکہ اس کی بات پہ مفرہ نے ارد گرد ایسے گردن گھمائی جیسے وہ کسی اور سے مخاطب ہو۔۔

"کیا ہوا کس سے مخاطب ہو جاہلوں کی طرح۔۔۔"

وہ مفرہ ہی کیا جو اسے زچ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دے اسی لیے کمر پہ ہاتھ رکھتے بھنویں اچکا کر معصومیت سے بولی اس کی بات پہ جازم نے کینہ توز نظروں سے اس کی سمت دیکھا جاہل کہنے پر تو اسے پتنگے ہی لگ گئے۔۔۔

"میں آپ کو پہلے بھی وارن کر چکا ہوں اب پھر سے کر رہا ہوں میرے ساتھ دوبارہ اس لہجے میں بات کرنے کی ہمت مت کیجیے گا۔۔۔"

وہ انگلی اٹھائے تنبیہی انداز میں اپنی بھوری آنکھیں اس کی ہیزل آنکھوں میں گاڑھے سرد انداز میں اسے باور کرواتا ہوا بولا اس کے انداز پہ فوراً سے پہلے اس کے نین کٹورے آنسوؤں سے بھر گئے جازم نے کوفت سے اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے جو ہمہ وقت بہنے کو تیار رہتے تھے۔۔۔

اس نے گہرا سانس بھرتے جیسے خود پر قابو پایا۔۔۔

"یہ سب کام چھوڑیں ماما کرلیں گی اور ویسے بھی چاچو ناشتہ کر چکے ہیں آپ جلدی سے تیار ہو جائیں میں یونی ڈراپ کر کے اپنی یونی کیلیے نکلو واپسی پہ انٹرویو بھی دینا ہے پہلے ہی کافی دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ اپنی چوڑی کلائی پہ موجود گھڑی پہ نظر ڈالتے ہوئے پریشانی سے بولا لیکن مفرہ ہٹ دھرمی سے وہی کھڑی رہی جیسے اس کی بات نہ سننے کی قسم کھائی ہو۔۔۔

"اب کیا۔۔۔"

اس نے جھنجھلا کر پوچھا۔۔۔

"میں تمہیں ایک بار پہلے بھی کہہ چکی ہوں اور اب پھر سے کہہ رہی ہوں میری بات ذہن نشین کرلو میں یونی نہیں جاؤں گی اور ذرا تمیز سے بات کیا کرو میں تم سے بڑی ہوں۔۔۔"

اس نے غصے سے پیر پٹخنے ساتھ ہی اسے باور کرانا ضروری سمجھا جب سے ان دونوں کا نکاح ہوا تھا مفرہ کا یہ پسندیدہ ڈائیلوگ بن چکا تھا اس کے بات کرنے کے انداز پہ جازم نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔۔

"اور آپ کیا بھول گئی ہے کہ میں آپ کا مجازی خدا ہوں اور مجھ پہ بڑے ہونے کا فضول رعب نہ جھاڑا کریں میرے عہدے کا ہی خیال کر لیں۔۔۔"

وہ چڑانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔۔۔

"اپنا منہ دھو رکھو اور جاؤ یہاں سے میں کہی نہیں جاؤں گی اور عہدے کا رعب ایسے جھاڑتے ہو جیسے کہی کے پرائم منسٹر لگے ہو۔۔۔"

اس سے جازم کا اتنا سخت رویہ کسی صورت بھی برداشت نہیں ہوا بات بات پہ رعب جمانا جیسے اس کا حق بن چکا تھا تبھی اکڑتے ہوئے بولی۔۔۔

"دو منٹ کا وقت ہے سوچ لیں اپنے پیروں پہ جانا ہے یا میری باہوں میں جانا چاہتی ہیں یقین کریں مجھے کوئی دقت نہیں ہو گی بلکہ میں تو خوشی خوشی آپ کے پھولوں سے وجود کو محسوس کروں گا۔۔۔"

اس نے زچ کرنے والی مسکراہٹ کے ساتھ اسے باور کروایا لیکن آخری بات معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ اس کے وجود پہ نظریں گاڑھے گھمبیر لیجے میں بولا اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتا مفرہ چیخ کر رہ گئی اور اس کی بے باکی پہ اپنے آپ میں سمٹ گئی چہرہ گویا خون چھلکانے لگا۔۔۔

"تتت تم بہت زیادہ گھٹیا اور بے شرم ہوتے جا رہے ہو تمہیں سارا لحاظ ختم ہوتا جا رہا ہے کہ اپنے بڑوں سے کیسے مخاطب ہوا جاتا ہے۔۔۔۔"

وہ خون آشام نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی دل تو چاہ رہا تھا کہ اس کا سر ہی پھاڑ دے جو صبح صبح اس کے دماغ کی دہی کرنے آگیا تھا۔۔۔

"یو ہیو اونلی ون منٹ لیفٹ مسز مفرہ جازم۔۔۔۔ "

وہ شیلف کے ساتھ ٹیک لگائے اس کی بات سے بے نیازی برتتے اسے نظروں کے حصار میں لیے بولا جیسے اس کے بولنے سے جازم کو کوئی فرق نہ پڑا ہو۔۔۔

"اپنے نام کا حوالہ میرے ساتھ مت لگایا کرو مجھے شرمندہ کر کے کونسی خوشی ملتی ہے تمہیں اور تمہارا حوالہ میرے لیے کسی شرمندگی سے کم نہیں۔۔۔۔ "

وہ چیختے ہوئے تنبیہی لہجے میں بولی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پہ ایک سیکنڈ کیلیے جازم کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا لیکن یہاں بھی وہ ضبط سے کام لے گیا۔۔۔

"بول لیا تو جائیں یقین کریے وقت کی بہت کمی ہے آپ کے نخرے پھر کسی دن اٹھاؤں گا۔۔۔۔ "

مفرہ نے آنکھیں میچ کر ضبط سے گہرہ سانس بھرا اسے اس کے ساتھ اپنا حوالہ بھی ایک تازیانے کی طرح لگتا تھا لیکن وہ اپنے باپ کا سوچ کر خاموش تھی جن کی طبیعت منزہ بیگم کے جانے کے بعد خراب رہنے لگی تھی جو اس کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔۔

جاتے جاتے وہ غصے سے اس کے پیر پہ چڑھ کر اسے کچلنا نہ بھولی یہ اپنا غصہ دکھانے کا ایک واحد حل تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی جازم کراہ کر اپنا پیر پکڑ کر وہی بیٹھ گیا نا جانے یہ لڑکی کیا چاہتی تھی کبھی اپنی باتوں سے کبھی اپنی حرکتوں سے اسے توڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی وہ یہ کیوں نہیں سمجھ رہی تھی کہ جتنی بے بس وہ ہے اتنا ہی وہ بھی تھا۔۔۔

"جنگلی بلی۔۔۔"

درد کی شدت سے اپنے لب سختی سے بھینچ لیے

سارے راستے بھی وہ خاموشی اختیار کیے ہوئی تھی مہینہ پہلے وہ یونی گئی تھی جو اس کی زندگی کا سیاہ دن ثابت ہوا تھا اس سب کے بعد سے وہ بہت زیادہ ڈر چکی تھی وہ بلکل بھی کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی دل چاہ رہا تھا جی بھر کر روئے جازم نے ایک نظر اس کے چہرے پہ ڈال کر دوبارہ ڈرائیونگ پہ مرکوز کرلی وہ جانتا تھا کہ اس وقت اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہو گا وہ چاہتا تو اس کی سوچ پہ عمل کرتے اس کی یونی ختم بھی کروا سکتا تھا لیکن وہ چاہتا تھا کہ وہ حالات کا سامنا کرے اپنا دفاع کرنا جانے۔۔۔

وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے یونی گیٹ پہ اترنے سے پہلے اس نے سہم کر جازم کی سمت دیکھا جو کسی سے فون میں مصروف تھا اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ اٹکا وہ کانپتے ہاتھوں سے اپنا بیگ پکڑتی ایک شکوہ کناں نظر جازم پہ ڈالتی گاڑی سے باہر نکل گئی اور دھیمے قدموں سے گیٹ کی جانب چل دی اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ سارے اسے ہی گھور رہے ہیں

جازم نے اس کی رفتار دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور اس کے گیٹ عبور کرتے ہی وہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔۔۔

رابی جو کیفے کے نزدیک کھڑی باتوں میں مصروف تھی مفرہ کو دیکھتے اس کی آنکھیں پھٹنے والی ہو گئی وہ تقریباً بھاگتے ہوئے اس تک پہنچی اور پر جوش انداز میں اسے گلے لگایا۔۔۔

"شکر تم نے بھی یہاں آنے کا شرف بخشا۔۔۔"

وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولی تو مفرہ بھی اس کے خلوص پہ مسکرا دی۔۔۔

"آجاؤ اندر چلتے ہیں تمہیں بہت ساری باتیں بتانی ہیں۔۔۔"

وہ اسے لیے کیفے کی سمت چل دی۔۔۔

"ارے دیکھو ذرا ہماری یونی میں کون آیا ہے وہی پردے والی بی بی وہ سب کو پردے کی تلقین کیا کرتی تھی اور ایک مہینہ پہلے کیسے کسی کی باہوں میں بے ہوش پڑی ہوئی تھی نا جانے کس کے ساتھ اپنا منہ کالا کروایا تھا۔۔۔"

ان کے ہی بیچ کر ایک لڑکا تمسخر اڑاتی نظروں سے اس کے عبایے کو نشانہ بناتے ہوئے بولا تو رابی کو اس کی بات پہ پتنگے ہی لگ گئے اس نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پہ تھپڑ مارنا چاہا لیکن اس کا ہاتھ اس لڑکے کی سخت گرفت میں آ گیا تکلیف کی شدت سے اس کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئی جبکہ مفرہ کا شدت سے دل چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے تو کیا وہ لوگ جازم کی بات کر رہے تھے اس نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"آ جاؤ یار ہم بھی تھوڑے مزے لیتے ہیں ذرا دیدار تو کرواؤں ہمیں بھی اس صورت کا۔۔۔"

وہ اس کے چہرے کے قریب ہاتھ کرتا ہوا بولا تو مفرہ ضبط سے آنکھیں میچ گئی دل سے ایک ہوک سی نکلی کہ اس سب سے پہلے وہ مر ہی جائے تو بہتر ہو گا اس کے الفاظ مفرہ کو بارود کی طرح لگے جو اس کی روح تک کو جھلسا گئے اس سے پہلے کا اس کا ہاتھ مفرہ کے نقاب کو چھوتا منہ پہ پڑنے والے مکے سے وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا آنکھوں سے جیسے شعلے نکلنے لگے مفرہ نے ایکدم گھبرا کر آنکھیں کھولی اور مڑ کر جیسے ہی اپنی پشت پہ دیکھا سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے اس کا دل دھک سے رہ گیا اسے اپنی حسیات معطل ہوتی محسوس ہوئی پل بھر میں آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوئی تھی۔۔۔

رابی کا حال بھی مفرہ سے مختلف نہیں تھا وہ بھی شش و پنج میں مبتلا اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تیری تو تو نے مجھ پہ ہاتھ اٹھانے کی ہمت کی تو ہے کون۔۔۔"

وہ لڑکا بدتمیزیوں کی تمام حدیں توڑتا ہوا دھاڑا اس کے انداز پہ جازم نے خون آشام نظروں سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

وہ جو اپنی آفس کی سمت جا رہا تھا گاڑی میں رکھے مفرہ کو موبائل کو دیکھتے اسے اس کی لاپرواہی پہ بے تحاشہ غصہ آیا تبھی گاڑی کا ٹرن لیتے دوبارہ یونی کی جانب موڑ لی۔۔۔

لیکن یونی پہنچتے ہی جو سب اسے دیکھنے کو ملا وہ اسے اشتعال دلانے کا کافی تھا وہ لڑکا بار بار مفرہ کے کردار پہ وار کر رہا تھا اور وہ خاموشی سے سن رہی تھی اس کا ہاتھ مفرہ کے نقاب کی سمت جاتا دیکھ جازم کی برداشت کی حد ختم ہو گئی تبھی تنے تنے تاثرات لیے اس کا ہاتھ اس لڑکے کے چہرے پہ نشان چھوڑ گیا۔۔۔

"جس سے تو بکواس کر رہا ہے بیوی ہے وہ میری۔۔۔"

وہ لہو رنگ آنکھوں سمیت دھاڑا جیسے آنکھوں سے ابھی خون نکل آئے گا وہ جانتا تھا کہ وہ کیسے ضبط کیے ہوا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پہ کیفے میں موت سا سناٹا چھا گیا مفرہ نے ضبط سے آنکھیں میچ لی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ابھی مزید امتحان باقی ہے جب اسے عمروں کے فرق کے طعنے سننے کو ملیں گے۔۔۔ لیکن ایسا کچھ نہ ہوتے دیکھ اس کی آنکھیں تعجب سے کھلی کی کھلی رہ گئی جہاں سب جازم کی شخصیت سے مرعوب ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔۔

"اتارو اب نقاب۔۔۔۔ "

وہ چیئر گھسیٹ کر اس پہ شان سے بیٹھتا ہوا سجیدگی سے بولا تو اس لڑکے نے بے ساختہ تھوک نگلا جبکہ مفرہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اس کے دیکھتے ہی جازم نے بھی نظریں اس کی سمت اٹھائی اور سرد نگاہ اس پہ ڈال کر رخ دوبارہ اس لڑکے کی جانب کر گیا اس کی ایک نگاہ ہی مفرہ کو جھرجھری لینے پر مجبور کر گئی۔۔

"آؤتم سب بھی آؤاور جو کہنا ہے کہو میں بھی تو دیکھو تم سب کے منہ سے پھول کیسے جھڑتے ہیں۔۔۔"
وہ مسکراتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولا اس لڑکے نے وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت جانی اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے نکلتا جازم نے ایک ہی جست میں اٹھ کر اس کا گریبان پکڑتے اپنی جانب کھینچا وہ جو بھاگنے کو پر تول رہا تھا توازن برقرار نہ رکھ پایا اور تقریباً گرتے گرتے بچا۔۔۔
"یہ تم جیسے ہی پست ذہنیت کے لوگ ہی ہوتے ہیں جو اپنے نفس پہ پہلے قابو نہیں رکھ پاتے لڑکیوں کے کردار کو پامال کرتے ہو اور آگے سے توقع بھی یہی رکھتے ہو کہ لڑکیاں غلطیاں نہ ہونے کے باوجود منہ چھپاتی پھریں تم لوگوں کی ذہنیت پہ تف ہے تم لوگوں کی پیدائش پہ ہی تف ہے اتنا تو کردار مضبوط کرو کہ لڑکیاں تم جیسے شیطان صفت انسانوں سے منہ نہ چھپاتی پھریں اپنے کردار کی گواہی نہ دیتی پھریں ہنہہ یہ جانتے ہو نہ کہ یہ سب ہو جانے کے بعد تم لوگ تو بچ جاؤ گے دامن کس کا داغدار ہو گا ایک لڑکی کا۔۔۔
میری بات کان کھول کے سن لو آئندہ مجھے تم میں سے کوئی بھی میری بیوی کے آس پاس دکھا تو میں جان لینے سے بھی گریز نہیں کروں گا۔۔۔"
وہ برفیلے لہجے میں ان سب کو باور کراتا ہوا بولا چہرہ اشتعال کے باعث سرخ پڑ رہا تھا اس کا سخت لہجہ سب کو کپکپانے پہ مجبور کر گیا چہرے پہ سختی کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا آنکھیں حد درجہ سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

"ابھی تو فلحال یونی کی انتظامیہ سے تم لوگوں کی شکایت کر کے سخت سے سخت ایکشن دلوانا ہے تا کہ آج کے بعد اس یونی میں ایسی کوئی حرکت نہ ہو سکے۔۔۔"

وہ مفرہ کا ہاتھ تھامتا ان سب پہ ایک نظر ڈالتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ اس لڑکے کے چھکے تو اس کی بات پہ اصل میں چھوٹ چکے تھے۔۔۔

اس کا ہاتھ تھامنے کی دیر تھی کہ مفرہ کو اس کے لمس سے ہاتھ جلتا ہوا محسوس ہوا جبکہ انگلیاں اپنی انگلیوں میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے چیختے ہوئے بولی لب بری طرح کپکپا رہے تھے۔۔۔۔

"خدارا میرے سامنے مت آیا کرو میرے سارے زخم دوبارہ سے تازہ ہو جاتے ہیں ان میں سے خون رسنا شروع ہو جاتا ہے آج صرف تمہاری بدولت میں کسی سے بھی نظریں نہیں ملا سکتی تم نے مجھے کسی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا وہاں پہ تمہارے ہی چرچے ہو رہے تھے ہے نہ۔۔۔۔۔

پلیز مجھ سے فلحال بہت دور ہو جاؤ اس سے پہلے کہ یہ تکلیف یہ درد میری جان لے لیں میرے لیے یہ ناقابل قبول ہے نفرت محسوس ہوتی ہے اپنے آپ سے ہی۔۔۔۔۔"

وہ بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی اس کی بات پہ جازم کے ہاتھ کی گرفت اس کے ہاتھ پہ ڈھیلی پڑی جیسے اس نے سچ میں اس سب سے ہار مان لی ہو۔۔۔۔

"چلیں آپ کو گھر ڈراپ کر دوں آئندہ کوشش کروں گا کہ آپ کو اپنی شکل بھی نہ دکھاؤ۔۔۔"

وہ مشکل مسکراتے ہوئے بولا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر گہرا سانس بھرا مفرہ نے بھی اس کی تلقید میں گاڑی میں جگہ سنبھالی تو جازم گاڑی زن سے آگے بڑھا لے گیا۔۔۔۔

"کل تم کس متعلق بات کر رہی تھی کیا بات کرنے والی تھی تم۔۔۔۔"

وہ دونوں یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھی فرائز سے لطف اندوز ہو رہی تھی آج مفرہ سے کسی نے بھی تلخ کلامی کرنے کی جرأت نہیں کی تھی جازم کے دوست کے توسط سے یونی کے انتظامیہ میں ان سب لڑکوں کی شکایت لگ چکی تھی مفرہ نے تو بے ساختہ شکر ادا کیا تھا کہ مزید یہ سب جھیلنا نہیں پڑے گا ورنہ کل تو وہ بری طرح ڈر گئی تھی اور کل یہ چیز اس پہ اچھی طرح آشکار ہوئی تھی کہ زندگی کے ہر میدان میں عورت کو ایک مضبوط سہارے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو صرف مرد کی صورت میں ممکن ہے۔۔۔۔

عادت کے عین مطابق وہ سیاہ عبایے میں ملبوس ساتھ بلیو کلر کا ہی حجاب لپیٹے وہ انہی سوچوں کے یلغار میں بہتی جا رہی تھی کہ رابی کی آواز پہ ہوش میں آئی جو اسے بار بار مخاطب کرکے جھنجھلا چکی تھی اس نے رابی کی پکار پہ ہڑبڑا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

"ہاں میں نے تمہیں ایک بہت ہی اہم بات سے آگاہ کرنا تھا اس دن کے بعد کوئی موقع ہی ہاتھ نہیں لگا۔۔۔۔"

اس کی آدھی ادھوری بات پہ مفرہ نے سوالیہ انداز مین بھنویں اچکائی چہرے پہ نا سمجھی کے تاثرات واضح تھے۔۔۔۔

"ہاں میرا رشتہ آیا ہے پاپا کے بہت ہی قریبی دوست ہیں ان کے گھر سے۔۔۔۔ "

مفرہ کا منہ تو حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا یکدم چہرے پہ بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ سے احاطہ کیا۔۔۔

"اچھا پھر کیا ہوا جلدی سے بتاؤ نہ۔۔۔۔"

وہ تجسس کے مارے متبسم لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

"پھر کیا اچھے لوگ تھے ماما پاپا نے ہاں کر دی اب اگلے ہفتے نکاح ہے اور پھر ساتھ ہی رخصتی ہے لندن چلی جاؤں گی۔۔۔"

اس نے آنکھیں میچتے اسے تفصیلات سے آگاہ کیا وہ بخوبی جانتی تھی کہ مفرہ کا ردِ عمل اس کی بات پہ کیا ہو گا اس کی توقع کے عین مطابق مفرہ نے کینہ توڑ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"شرم تو نہیں آتی شادی میں اتنا کم وقت ہے اور تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔۔۔"

وہ ماتھے پہ تیوریاں سجائے نروٹھے لہجے میں بولی تو رابی نے دبی دبی مسکراہٹ سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

"مجھے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ سب اتنا اچانک طے ہو جائے گا لیکن لندن جانے پہ میں کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے شرارت سے بولی تو مفرہ اس کی حرکت پہ نفی میں سر ہلاتی ہنس دی۔۔۔

"چلو تم دور چلی جاؤ گی اور تمہاری آگے کی پڑھائی کا کیا ہو گا۔۔۔۔"

مفرہ نے حیرانگی سے استفسار کیا تو رابی نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔۔۔

"تم یہ سب باتیں چھوڑو میرے نکاح پہ لازمی آنا ہو گا جازم کے ساتھ اور ایک اور بات تم آج جازم کے ساتھ کیوں نہیں آئی انکل آئے تھے نہ تمہیں چھوڑنے کیا کوئی بات ہوئی ہے تم دونوں کے درمیان۔۔۔۔"

صبح مفرہ کو وہ عدیل صاحب کی گاڑی سے اترتا دیکھ چکی تھی تبھی تعجب سے اسے مخاطب کیا تو مفرہ کے تاثرات یکدم سپاٹ ہوئے۔۔۔

"نہیں بس ویسے ہی وہ ذرا مصروف تھا تو اسی لیے پاپا نے آج یونی ڈراپ کیا۔۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے اس کی غلط فہمی دور کرنا چاہی تو رابی نے سمجھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

اب مفرہ اسے کیا بتاتی کہ کل وہ سب ہونے کے بعد وہ جازم کو جتنی جلی کٹی سنا چکی ہے دو تین دن تو ان کا بلکل سامنا نہیں ہوگا مفرہ کو اس بات کی خوشی بھی تھی کم سے کم ان دونوں کے درمیان کوئی تلخ کلامی تو نہیں ہو گی لیکن وہ اس سب کا اظہار رابی کے سامنے نہیں کر سکتی تھی تبھی خاموشی اختیار کیے رکھنا بہتر سمجھا۔۔۔۔

"لیکن یہ سب اچانک ہوا کیسے مطلب کہ اپنے چھوٹے کزن سے نکاح کرنا پڑ گیا۔۔۔"

رابی تمسخر اڑاتی نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی تو اس کا چہرہ ایکدم لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا دل کیا اٹھ کر یہاں سے فرار ہو جائے کیونکہ انہی قسم کے سوالات سے تو وہ ڈرتی تھی کہ کہی سے سامنا نہ کرنا پڑ جائے اور آج وہ گھڑی آ چکی تھی اس نے سختی سے آنکھیں میچ لی۔۔۔

"تم یہ سب چھوڑو نہ پرانی باتیں یاد کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہوتا تم کیوں جلے مردے اکھاڑ رہی ہو رابی۔۔۔"

وہ اس موضوع سے تنگ آ کر اکتائے لہجے میں بولی چہرے پہ جیسے صدیوں کی تھکن اتر آئی تھی لیکن رابی نے اسے اصرار کرتے پوری بات تفصیل سے بتانے کیلیے مزید رگیدا۔۔۔

"تم ایک ایک چیز بخوبی جانتی ہو رابی پھر ان باتوں کو دوبارہ کھولنے کا مقصد۔۔۔"

اس نے شاکی نگاہوں سے رابی کی سمت دیکھا جیسے جاننا چاہتی ہو کہ ایک ہی بات بار بار دہرانے کا مقصد تو وہ بوکھلا گئی۔۔۔

" بلکل میں جانتی ہوں لیکن مجھے یہ چیز بلکل پسند نہیں آئی کہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی تم دونوں کا نکاح پڑھوا دیا گیا اور تو اور اب سب یہ بھی چاہتے ہونگے کہ تم دونوں نارمل برتاؤ رکھو ایسا بھلا کیسے ممکن ہے کہ ایک انسان جس کا آپ کو وہم و گمان میں بھی نہ ہو کہ ایسا رشتہ بن جائے گا لیکن اچانک ہی ویسا رشتہ قائم ہو جائے۔۔۔۔

اور میرا تو یہ آئیڈیل ہے کہ آپ کے لائف پارٹنر کو میچیور ہونا چاہیے جس سے آپ فرمائشیں کرتے لاڈ کرتے اچھے تو لگو لائف پارٹنر ہی چھوٹا ہو تو وہ کیا آپ کو سمبھالے گا آپ کو ہی اسے سنبھالنا پڑے گا۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی جبکہ مفرہ کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑ گیا اسے سراسر یہ اپنی توہین لگی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یہاں سے اٹھ کر کہی روپوش ہو جائے جہاں اسے ان سب باتوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔۔۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اسے ہمیشہ سے سنجیدہ اور ذمہدار مرد پسند تھے لیکن جازم وہ تو شروع سے ہی ہنسی مزاق کی طرف راغب تھا سونے پہ سہاگا عمروں کا فرق اسے کسی صورت بھی چین نہیں لینے دیتا تھا۔۔۔۔

"ایسا ضروری تو نہیں ہے رابی کہ آپکا لائف پارٹنر اگر آپ سے عمر میں چھوٹا ہے تو وہ آپ سے چھوٹا ہی لگے اور ویسے بھی کیا کل کا دن بھول گئی تم رابی کیسے سب جازم کی شخصیت سے متاثر ہو رہے تھے چھوٹا ہو یا بڑا ہر لڑکی اپنے شوہر میں ایک ہی چیز تلاش کرتی ہے کہ وہ اس کا تحفظ دینا جانتا ہو اس کی ڈھال بن جائے جہاں کہی آپ پہ مشکل وقت آئے وہ ہمیشہ آپ کا ہاتھ تھامے کھڑا ہو اور کوئی شک نہیں ایسی خصوصیات مجھے جازم میں کل مکمل طور پہ دکھی ہے اور میں یہ بات یقین سے کہ سکتی ہوں کہ آنٹی نے یہ فیصلہ کر کے تمہارے حق میں بہت بہترین کر دیا ہے مفرہ۔۔۔۔۔۔"

اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ دونوں نے حیرت سے گردن موڑ کر اپنی پشت پہ دیکھا تو لیلیٰ انہی سے مخاطب تھی۔۔۔۔

لیلی جو کافی دیر سے ان کی باتوں کا پسِ منظر جاننے کے جتن کر رہی تھی بات کی تہہ تک پہنچتے ہی اپنی رائے دینا ضروری سمجھا جبکہ اس کی بات پہ مفرہ کا دھیان بے ساختہ جازم کی جانب گیا جو ہر حال میں اس تحفظ فراہم کرتا آیا تھا چاہے وہ نکاح سے پہلے ہو یا نکاح کے بعد اس نے اس کا ساتھ نبھایا تھا۔۔۔۔۔۔

لیلیٰ نے ان دونوں سے ملتے ہی سامنے ہی جگہ سمبھال لی رابی نے اسے دیکھتے ہی ناک منہ چڑھایا جیسے اسے لیلیٰ کا ان کی بات میں بولنا بلکل پسند نہ آیا ہو۔۔۔۔

"میں صرف عمر کی بات کر رہی تھی کہ عمر میں بڑا ہو جائے لیکن چھوٹا نہ ہو۔۔۔۔"

رابی اپنی بات کی صفائی دیتے کندھے اچکاتے ہوئے بولی تو مفرہ اسے دیکھتی رہ گئی جو اتنا کچھ سنانے کے بعد کیسے اپنی بات سے پھر گئی تھی اس کی اس عادت سے وہ بخوبی واقف تھی لیکن ہمیشہ سے نظرانداز کرتی رہی تھی۔۔۔

"ہاں وہ تو میں نے سن لیا کہ تم کس متعلق بات کر رہی تھی اور مجھے تمہاری کسی بھی بات سے اختلاف نہیں ہے لیکن اگر عمروں کے فرق کی بات کی جائے تو مجھے نہیں لگتا اس سے کچھ خاص فرق پڑتا ہے اور ویسے بھی اس چیز کی اجازت تو ہمیں ہمارا اسلام بھی دیتا ہے یہاں تک کہ ہمارے پیارے نبی نے ہمارے لیے مثال قائم کی ہے تو پھر کیسی جھجھک۔۔۔۔۔"

لیلیٰ نے تو جیسے اس کا منہ بند کرنے کی ٹھانی تھی اس کی باتوں پہ رابی کے چہرے کے تاثرات مزید بگڑتے جا رہے تھے جبکہ مفرہ نے بے بسی سے ان دونوں کی سمت دیکھا جیسے انہیں روکنا چاہتی ہو۔۔۔

"مفرہ میں چلتی ہوں کافی دیر ہو گئی ہے جب فری ہو جاؤ تو کلاس میں آ جانا۔۔۔"

رابی نے غصے میں ٹیبل سے بیگ اٹھا کر کندھے پہ ڈالا اور چڑ چڑے لہجے میں بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی مفرہ نے بھی اس کی تقلید میں جانا چاہا لیکن لیلیٰ نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہا مفرہ بھی سر ہلاتے وہی پہ ٹک گئی اور اپنی نظریں باہر کی جانب مرکوز کر لی۔۔۔۔

"میں نہیں جانتی مفرہ تمہارا رشتہ کس نوعیت کا ہے اور کس سمت جا رہا ہے اور میرا کوئی حق بھی نہیں ہے کہ میں تمہارے ذاتی معاملات میں بولو لیکن ایک نصیحت کرنا چاہوں گی کہ کبھی بھی کسی باہر والے کی باتوں میں آ کر اپنا گھر تباہ مت کر دینا یہ انسان بہت مفاد پرست ہے ہر چیز میں اپنا مطلب اپنا فائدہ تلاش کرتا ہے کسے دوسرے انسان کی خوشی اس کی برداشت سے باہر ہوتی ہے اور تمہارے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہے اللہ نے تمہیں بہترین سے نوازا ہے اس کی قدر کرو وہاں ہر چیز وقت لیتی ہے لینے دو وقت اسے لیکن اپنے ہاتھوں سے کچھ برباد مت کرنا۔۔۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی اس کا لہجہ سمجھانے والا تھا اس کے انداز پہ مفرہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

"اور ایک اور بات میری یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا جتنی بے قصور تم ہو نا اتنا ہی وہ ہے اس چکی میں وہ بھی برابر کا پسا ہے لیکن اس نے اپنے آپ کو سمبھالنا سیکھ لیا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ وہ چھوٹا ہے مرد مرد ہی ہوتا ہے وہ اپنے دکھوں کو سہتے ساتھ عورت کو سنبھالنے میں بھی جی جان لگا دیتا ہے۔۔۔۔

محبت نہ سہی لیکن وہ انسان تمہاری عزت بہت کرتا ہے اور یہ سب اس کی آنکھوں سے جھلکتا ہے۔۔۔۔"

وہ پیار اس کا گال تھپتھپاتے متبسم لہجے میں بولی

اس کا اپنائیت بھرا لہجہ مفرہ کو پشیمان کرنے کو کافی تھا۔۔۔۔

اس کے الفاظ پہ مفرہ کی آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑ گئی۔۔۔

وہ اتنے دنوں میں اسے کس کس اذیت سے دوچار کر چکی تھی اسے وہ یہ سب سوچتے اپنا سر ہاتھوں میں گرا گئی جبکہ آنکھوں میں نمی تیرنے لگی دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔۔۔

"لگتا ہے آج کا لیکچر تفصیلی ہو گیا خیر میری باتوں پہ غور کرنا تمہاری بہترین دوست نہیں لیکن تمہارے ساتھ مخلص ضرور ہوں۔۔۔ "

وہ اسے روتا دیکھ اپنی جگہ چھوڑتے اس تک آئی اور اسے اپنے اندر بھینچ کر اس کا سر سہلانے لگی اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسے کیا دکھ اندر ہی اندر کھائی جا رہا ہے۔۔۔

"تھینکیو سو مچ لیلیٰ مجھے یہ سب سمجھانے کیلیے شاید کوئی نہ سمجھا پاتا اور میں مزید گناہوں کی مرتکب ہو جاتی۔۔۔ "

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بوجھل لہجے میں بولی رونے کے باعث لہجہ بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

"چلو اس موضوع کو ہم یہی چھوڑتے ہیں تم بھی جاؤ رابی کے پاس ورنہ ناراضگی مزید پختگی اختیار کر لے گی۔۔۔ "

اس نے دھیمے سے مسکاتے لہجے میں آگاہ کیا تو وہ بھی زبان دانتوں تلے دبا کر مسکرا دی جس میں اس کی ہیزل آنکھوں نے بھرپور ساتھ دیا اس کے چہرے پہ معصومیت کا اندازہ تو لیلی کو منزہ بیگم کی وفات پہ ہی ہو گیا تھا کیونکہ اس دن ہی اسے مفرہ کو پہلی بار دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا جب اس پہ آشکار ہوا تھا ضروری نہیں کہ ایک لڑکی اپنا آپ ڈھکے تو وہ بد صورت ہو یا غریب ہو اس کی اصل خوبصورتی اس کا پردہ ہی ہوتی ہے۔۔۔۔

مفرہ کی پکار پہ وہ تمام باتیں ذہن سے جھٹکتی اس کو ایک نظر مسکرا کر دیکھتی کیفے سے نکلتی چلی گئی مفرہ نے بھی اپنی کلاس کا رخ کیا۔۔۔

"پاپا آپ نے کہا تھا کہ آفس میں ضروری کام ہے تو آپ نہیں آسکیں گے تو پھر آپ کیسے۔۔۔۔"

اس نے ڈھکے چھپے لفظوں میں جازم کے متعلق جاننا چاہا تو عدیل صاحب نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"مجھے ضروری کام تو تھا لیکن اپنی بیٹی سے ضروری نہیں اور ویسے بھی جازم کو آتے آتے دیری ہو جائے گی مصروفیت کی بنا پر اس نے مجھے پہلے ہی اطلاع دے دی تھی آپ کو پک کرنے کی اسلیے میں آگیا۔۔۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا تو وہ بھی مشکل مسکرا کر چہرہ باہر کی جانب موڑ گئی۔۔۔

یونی آنے سے پہلے بھی جب عدیل صاحب نے جازم کو مفرہ کو یونی ڈراپ کرنے کا کہا تو وہ ضروری کام کے بدولت ٹال گیا تھا اور اب واپسی پہ بھی مصروفیت کی وجہ سے ٹال گیا کیا وہ اس کی کہی باتوں پہ عمل کر رہا ہے۔۔۔۔

اس کی دل کی دھڑکن بے ساختہ سست پڑی اس نے چور نظروں سے عدیل صاحب کی سمت دیکھا جن کی توجہ مکمل طور پر ڈرائیونگ پر مرکوز تھی

اس نے بے دلی سے گاڑی کی سیٹ پہ پشت ٹکائے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔

"مفرہ آؤ تمہارے سر پہ تیل کی مالش کر دو کافی عرصہ ہو گیا تمہارے بالوں کو کسی کا ہاتھ نہیں لگا۔۔۔۔"

نازیہ بیگم نے زبردستی اسے کمرے میں آئل لانے بھیجا اور خود صوفے پہ براجمان ہو گئی۔۔۔

"مفرہ جب سے یونی سے واپس لوٹی تھی جازم کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا شاید وہ سچ میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔۔"

وہ پریشانی سے نچلا لب دانتوں میں دبائے نازیہ بیگم سے آئلنگ کروانے لگی لیکن توجہ کا مرکز صرف جازم کی ذات تھی اس نے آنکھیں میچتے ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

"آہ تائی امی آرام سے اسے تو اب میں کٹوا کے ہی دم لوں گی قسم سے نری مصیبت ہے لمبے بال بھی نا سمبھالے جاتے نہ کچھ۔۔۔۔۔"

وہ درد کی شدت سے اپنا سر پکڑ کر کراہی اور ساتھ ہی بال کٹوانے کا عندیہ بھی دے دیا۔۔۔۔۔

جازم جو ابھی تمام کام ٹپٹا کر گھر پہنچا تھا اس کے کانوں میں مفرہ کی جھنجھلائی آواز گونجی اسے خوشگوار سی حیرت نے آن گھیرا منزہ بیگم کی وفات کے بعد آج پہلی بار تھا جو وہ ایسے ہنس بول رہی تھی۔۔۔۔۔

تھکے تھکے قدموں سے چلتے ہوئے وہ لاؤنج تک آیا لیکن ٹھٹھک کر رک گیا۔۔۔۔

لمبے گھنے سیاہ بال اس کی کمر پہ بکھرے ہوئے تھے اس کے بالوں نے جازم کی توجہ اپنی جانب کھینچی تو وہ وہ مدہوشی سے عالم میں چلتا صوفے تک آیا اور یک ٹک اس کے ہلتے لبوں کو دیکھنے لگا جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اس کے دونوں گالوں پہ پڑتے پر کشش گڑھے جو جازم کو اپنی جانب بری طرح راغب کر رہے تھے۔۔۔

ہمیشہ ڈوپٹے میں چھپے گھنے سیاہ بال اس کی نظروں کے سامنے تھے۔۔۔

رشتے کا استحقاق سر چڑھ کر بول رہا تھا تبھی بنا پلک جھپکائے اسی کی جانب متوجہ تھا۔۔۔

نازیہ بیگم نے ایک دم سے گردن دائیں جانب موڑی تو ڈارک بلیو اور بلیک پینٹ شرٹ پہنے ماتھے کے گرے بال وہ تھکے تھکے انداز میں صوفے سے ٹیک لگائے مفرہ کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا نازیہ بیگم نے اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر کے گلہ کھنکھار کر اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہا تو وہ ایک دم ہوش میں آتے خفت سے آنکھیں میچ کر چہرہ جھکا گیا نازیہ بیگم اس کی نظریں چرانے پر دھیمے سے مسکرا دی۔۔۔۔

"بتائیں نہ تائی امی کٹوالوں کیا بال بس اتنے اتنے کٹوا لیتی ہوں۔۔۔"

وہ اپنے ہاتھ سے اپنے بال ناپتے ہوئے بولی تو نازیہ بیگم نے ایک زبردست گھوری سے نوازا مفرہ کا چہرہ دوسری جانب تھا تبھی اس کا دھیان فلحال اپنے بالوں کی ہی جانب تھا۔۔۔

اس کی بات پہ جازم کے ماتھے پہ تیوریاں پڑنا شروع ہو گئی جیسے اس کی بات قطعی پسند نہ آئی ہو۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے بال کٹوانے کی لڑکیوں کے لمبے بال سے ہی تو ان کی خوبصورتی ہوتی ہے۔۔۔"

انہوں نے اس کے لمبے بالوں کی چوٹی کرتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس کے سر پہ بوسہ دیا۔۔۔

"تو میں کونسا گنجی ہونے لگی ہوں بلکل اتنے سے ہی کٹواؤں گی پلیز تائی امی مان جائیں نہ۔۔۔۔"

وہ اس کی موجودگی سے یکسر انجان ان کا ہاتھ تھامتے منت بھرے لہجے میں بولی تو نازیہ بیگم نے ہار مانتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا ان کی بات پہ مفرہ کی آنکھوں کی چمک ابھری۔۔۔۔

جازم کے چہرے کے تنے تاثرات نازیہ بیگم کی نظروں سے مخفی نہیں تھے تبھی انہوں نے جانتے بوجھتے جازم کے سامنے اس چیز کا ذکر کیا تھا تاکہ اس کا ردِ عمل دیکھ سکیں۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے ایسا کرنا کل یونی سے واپسی پہ جازم کے ساتھ ہی چلی جانا اور اس سے بھی ایک مرتبہ ہو چھ لینا۔۔۔"

وہ اپنی بات کا اختتام کرتے ہاتھ دھونے کیلیے وہاں سے اٹھی تو مفرہ ان کی بات پہ بھونچکا رہ گئی چہرے کے تاثرات ناقابلِ فہم تھے۔۔۔۔

"اس سے کیوں پوچھوں تائی امی وہ کیا میرا ابا لگتا ہے کیا اس سے پوچھو اس کی سنتا کون ہے آیا بڑا تیس مار خان۔۔۔۔ "

وہ تپے تپے انداز میں بولتے صوفے سے اٹھی اس سے پہلے کہ اس کی زبان مزید گل افشانی کرتی سامنے صوفے پہ بیٹھے جازم کو دیکھتے اس کے لفظ حلق میں ہی دب گئے زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی

شدت سے دل نے خواہش کی کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے خجالت سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔۔

بلیو اور پیچ کلر کے شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس ڈوپٹہ نفاست سے کندھوں پہ پھیلائے سرخ چہرے کے ساتھ وہ خجالت سے انگلیاں چٹخانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔

جازم کی نگاہوں نے سر تا پیر اس کا تفصیلی جائزہ لیا۔۔۔۔۔

"کیا ہوا تم دونوں کو بت کیوں بنے ہوئے ہو۔۔۔"

نازیہ بیگم ان دونوں کو ایک دوسرے کو گھورتا پا کر تعجب سے بولی جازم نے سر کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے جیسے خود پہ قابو پایا۔۔۔

"ماما میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے کسی کیلیے بھی کہ انہیں اپنے ساتھ لیتا پھروں چپ کر کے گھر بیٹھے اور کوئی ضرورت نہیں ہے بال کٹوانے کی میں کہی نہیں لے کر جا رہا کسی کو۔۔۔

بال کٹوانے ہیں بی بی کو ہنہہ۔۔۔۔"

وہ اس کا تپا تپا چہرہ دیکھتے غصے سے ہنکارہ بھرتا سرد انداز میں اسے باور کرواتا وہاں سے نکلتا چلا گیا مفرہ اس کی اتنی دیدہ دلیری سے حکم چلانے پہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی تو کیا وہ اب اس کیلیے کسی ہو گئی ہے جازم کی نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں رہی تھی لیکن بی بی لفظ پہ اس کا دماغ اڑ کے رہ گیا۔۔۔۔

"یہ بی بی کسے کہہ رہے ہو تم مجھے آئندہ ایسے ناموں سے بلانے کی ہمت بھی مت کرنا بی بی خود ہو گا بابا پتا نہیں تمیز کہاں گھاس چرنے چلی گئی ہے"....

وہ چیختے ہوئے دانت پیس کر بولی اور ناراضگی بھری نگاہ نازیہ بیگم پہ ڈالتی پیر پٹختے اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔

جازم بے بسی سے نازیہ بیگم کو دیکھتے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔۔۔

نازیہ بیگم ان دونوں کی بچگانہ حرکتوں پہ ماتھے پہ ہاتھ مارتی ہنس دی اسی دوران وہ موبائل پہ آنے والی کال کی سمت متوجہ ہوئی۔۔۔

سکرین پر فہام کالنگ جگمگاتا دیکھ انہوں نے لمحوں کی تاخیر کیے بغیر فون اٹھایا اور اس کی کلاس لینے کا سوچا جو وہاں جا کر وہی کا ہو کے رہ گیا تھا۔۔۔

"شکر ہے یہاں کا بھی خیال آیا تمہیں وہی کے ہو کر رہ گئے ہو۔۔۔"

انہوں نے فون اٹھاتے ساتھ ہی دھیمے لہجے میں شکوہ کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

"ماما ایک بہت ہی اہم پروجیکٹ ہاتھ لگا تھا اور اسے میں کسی بھی صورت اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا اگر میں یہ نہ کرتا تو مجھے مزید نقصان اٹھانا پڑتا۔۔۔ "

وہ کافی کا کپ لبوں پہ لگائے صوفے سے ٹیک لگاتا ہوا بولا تو نازیہ بیگم اس کی بات پہ تپ گئی۔۔۔

"فہام تمہیں اندازہ بھی ہے یہاں کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے نہیں تمہیں بلکل اندازہ نہیں ہے تبھی اتنے سکون میں ہو۔۔۔ "

ایکدم وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی ان کی آواز میں گھلی نمی محسوس کر کے اس نے نا سمجھی سے کپ ٹیبل پہ رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

"سب خیریت ہے نہ ماما۔۔۔"

اس نے پریشانی سے استسفار کیا۔۔۔

تو نازیہ بیگم نے یونی سے لے کر منزہ بیگم کی موت تک کا تمام قصہ اسے سنادیا البتہ نکاح کی بات ٹول مٹول کر گئی جبکہ ان کی بات پہ فہام سکتے کی کیفیت میں وہی بیٹھا رہ گیا۔۔۔

"ماما اتنا سب کچھ ہو گیا اور کسی نے مجھے اطلاع دینا بھی ضروری نہیں سمجھا چچی امی کا سن کے بہت افسوس ہوا اور مفرہ اسے ہزار دفعہ ایک ہی بات باور کرائی ہے کہ کسی کے بے کار پنگے مت لیا کریں۔۔۔"

وہ بات کے اختتام میں تلخی سے بولا تو نازیہ بیگم کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئی۔۔۔

"تم اس بچی کی بات تو مت ہی کرو اپنے بابت بتاؤ کہ آگے کا کیا سوچا ہے کب آ رہے ہو پھر یہاں تمہارے چاچو بھی تمہارے متعلق پوچھ رہے تھے۔۔۔"

انہوں نے اسے مزید تفصیلات سے آگاہ کرتے کھری کھری سنانا ضروری سمجھا اور ساتھ ہی واپس آنے کی تنبیہہ کرنا ضروری سمجھا۔۔۔۔

"ماما نو نیور ابھی بلکل نہیں میں مکمل فوکس اپنے کام پر کرنا۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی نازیہ بیگم غصے سے اس کی بات کاٹ گئی۔۔۔۔

"فہام میری ایک بات کان کھول کر سن لو پیسے کمانے کے چکر میں کہی اپنی ذات ہی گم نہ کر لینا پیسہ ایک نشہ ہے اور اگر ایک بار اس کی لت لگ جائے نہ تو یہ ہٹائے نہیں ہٹتی۔۔۔۔

اور پیسوں میں ڈوبتے اپنے اپنوں کو نہ کھو دینا جو تمہیں اپنا مانتے ہیں وہ تمہاری ذات فراموش نہ کر دے۔۔۔۔"

وہ ایک ہی سانس میں بات مکمل کرتے غصے سے فون کاٹ گئی غصے میں تنفس تیز ہوتا جا رہا تھا

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سامنے ہو اور نازیہ بیگم اسے ایک دو رکھ کر لگا بھی دیتی۔۔۔۔

"ماما کہاں رہ گئی تھی کب سے انتظار میں ہوں۔۔۔۔"

جازم انہیں ڈھلیے قدموں سے زینے چڑھتا دیکھ دو انگلیوں سے پیشانی مسلتا ہوا بولا تو انہوں نے متفکر نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

"کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔ "

وہ اس کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھتی اس کے بال سہلاتے ہوئے بولی ان کے ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے اس نے پر سکون ہو کر آنکھیں موند لی۔۔۔

اس کے تھکن زدہ چہرے کو دیکھتے نازیہ بیگم کو بے ساختہ اس پہ پیار آیا وہ آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوم گئی۔۔۔

اور پیار بھری نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھا جس پہ ہلکی بھری شیو اس کی تھکان کی گواہ تھی۔۔۔

"چلو اٹھو کھانا دوں تمہیں۔۔۔"

وہ اس کے گال پہ ہاتھ پھیرتے پچکارتے ہوئے بولی تو جاسم نے نفی میں سر ہلاتے آنکھیں موند لی۔۔۔

"تھک گیا ہے میرا بیٹا یا کوئی ہریشانی ہے۔۔۔"

وہ محبت سے بولی تو جازم سیدھا ہوتا صوفے سے ٹیک لگا گیا اور مسکراتے ہوئے ان کے ہاتھ چومے۔۔۔

"جب تک آپ میرے ساتھ ہیں میں آپ کی دعاؤں کے حصار میں ہوں میرے پہ کوئی پریشانی یا آنچ نہیں آسکتی۔۔۔ "

وہ انہیں اپنے ساتھ لگاتا محبت بھرے لہجے میں بولا اس کے عنابی لبوں پر بہت ہی خوبصورت مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔۔۔

"چلو پھر اٹھو فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔۔"

وہ اسے مصنوعی آنکھیں دکھاتی تحکم بھرے انداز میں بولی ان کی حرکت پہ جازم کا مدھم سا قہقہہ پڑا وہ بائیں آنکھ دباتا اپنے کمرے کی سمت چل دیا

"بدمعاش کہی کا۔۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے کچن کی جانب چل دی تاکہ اس کیلیے کھانے کا انتظام کر سکیں۔۔۔۔

"شکر ہے تم نے فون اٹھایا ورنہ میں تو ڈر ہی گئی تھی کہ کہی تم مجھے اس راہ پہ تنہا تو نہیں چھوڑ دو گے نہ۔۔۔"

وہ دوسری جانب سے فون اٹھاتے ہی متفکر انداز میں بول پڑی۔۔۔۔

"دیکھو میری بات توجہ سے سنو یہ جو کچھ بھی ہوا ہے ٹھیک نہیں ہوا اس ایک واقعے نے ایک جیتے جاگتے انسان کی جان لے لی ہے میرے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا یہ۔۔۔ "

یہ ان کی مہینے بعد کی بات چیت تھی اور وہ بھی موبائل کے ذریعے ہو رہی تھی جبکہ اس کی بات پہ دوسری جانب موجود شخص دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔

"اب جس نے جانا تھا وہ تو چلا گیا تم مجھ سے کب ملاقات کر رہے ہو۔۔۔ "

وہ محبت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔

"کبھی نہیں۔۔۔ "

دوسری جانب سے دو ٹوک جواب دیتے اس نے فون ٹھک سے بند کر دیا۔۔۔۔

اس کی جرأت پہ اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو گئی چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے اب وہ اپنا اگلا لائحہ عمل طے کر رہی تھی۔۔۔۔

مفرہ کچن میں کھڑی نازیہ بیگم کی مدد سے پہلی بار کراہی بنا رہی تھی نازیہ بیگم نے تو بہت انکار کیا کہ ان کے ہوتے کیا ضرورت ہے لیکن مفرہ کے مزید اصرار پہ وہ مانتے ہی بنی ابھی وہ ایپرن پہ ڈوپٹہ لاپرواہی سے شانے پہ ڈالے پوری توجہ سے کھانا بنانے میں مصروف تھی اور ساتھ ساتھ دوسرے چولہے پہ چپس فرائی کر رہی تھی کہ اسی دوران کسی کے قدموں کی چاپ پہ اس نے افراتفری میں ڈوپٹہ سلیقے سے سر پہ اوڑھا۔۔۔۔

"اس وقت کون ہو سکتا ہے۔۔۔"

وہ بڑبڑائی ایک تو اس وقت گھر میں کوئی نہیں ہوتا تھا دوسرا بال گیلے ہونے کی وجہ سے اس نے ڈوپٹہ کو سر سے اتارا تھا لیکن گھر میں کسی کی موجودگی حیران کن تھی پھر کچھ سوچتے کندھے اچکاتی وہ دوبارہ چولہے کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔۔

اسی دوران تھکا تھکا سا جازم ڈھیلے قدموں سے کچن میں داخل ہوا اور ایک غلط نگاہ بھی اس پہ ڈالے بغیر فریج سے پانی نکال کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

مفرہ نے ایک ترچھی نگاہ اس پہ ڈالی گرے ہالف سلیوٹی شرٹ اور پینٹ میں ملبوس وہ پانی پینے میں مصروف تھا ایک سیکنڈ کیلیے ذہن میں خیال آیا کہ جازم سے تمام باتیں کلئیر کر لے کیونکہ دل تو وہ اس کا بہت بری طرح دکھا چکی ہے ساری باتیں سوچتے یکدم اس کے چہرے پہ شرمندگی چھا گئی۔۔۔

"نہ سلام نہ دعا پتہ نہیں آج کل سب کو کیا ہوتا جا رہا ہے۔۔۔۔"

وہ بڑبڑاتی زور زور سے چمچ ہنڈیا میں چلانے لگی جیسے جاسم کی یہ حرکت اسے بلکل بھی پسند نہ آئی ہو جازم نے اس کے بڑبڑانے پر ایک تیکھی نگاہ اس پہ ڈالی وہ یہ ضرور سمجھ گیا تھا کہ جو بھی وہ بولی ہے اسی کے متعلق اگل رہی ہے۔۔۔۔

"اونچی آواز میں صلواتیں سنا لیں میرے کانوں میں آپ کی آواز نہیں جا رہی یقین کریں بلکل بھی برا محسوس نہیں ہوتا اب عادت ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہتے کہتے تلخ ہوا مفرہ کا ہاتھ اس کی بات پہ چلتا چلتا رک گیا وہ گردن موڑ کر اسے دیکھنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔۔

ٹراؤذر کے اوپر لمبی قمیض پہنے ایپرن کے اوپر ڈوپٹہ نفاست سے سر پہ اوڑھے کچھ بالوں کی لٹیں چہرے پہ جھول رہی تھی وہ اس گھریلو حلیے میں اسے اپنائیت کا احساس دلا گئی لیکن اس کی باتوں کا سوچتے اس کے چہرے پہ نامحسوس انداز میں سختی چھا گئی۔۔۔۔

وہ جازم کو دیکھتے اپنی سوچوں میں گم تھی کہ اچانک جلنے کی بدبو اور دھواں اٹھتا محسوس ہوا اس نے گردن موڑ کر چولہے کی جانب دیکھا تو چپس بری طرح جل چکی تھی جلد بازی میں اس نے چپس باہر نکالنا چاہی لیکن گرم گرم تیل کی چھینٹیں اس کے ہاتھ کو جھلسا گئی وہ ایکدم تکلیف سے کراہ اٹھی آنکھوں میں آنسو تیر نا شروع ہو گئے وہ اپنا بازو پکڑے وہی زمین پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔

جازم جو گلاس ٹیبل پہ پٹختا باہر جا چکا تھا اسے کچن سے دھواں اٹھتا محسوس ہوا ابھی وہ دوبارہ کچن کی سمت بڑھا ہی تھا کہ اسے مفرہ کی کراہنے کی آواز آئی وہ تیزی سے کچن میں داخل ہوا سامنے ہی چپس بری طرح جل چکی تھی اور اس کی آگ بھی بند کرنے کی زحمت نہیں کی گئی تھی جبکہ مفرہ وہی زمین پہ بیٹھی رونے کا شغل کرنے میں مصروف تھی اس نے سب سے پہلے دونوں چولہوں کی آگ کو بند کیا اور پینٹ کے پائنچے اوپر کرتے اسی کے پاس پنجوں کے بل بیٹھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کے معائنہ کرنے لگا جو ایک الٹی طرف سے بری طرح سرخ ہو چکا تھا جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے چھالے بن چکے تھے چہرے پہ تفکر صاف جھلک رہا تھا اس نے تاسف سے اس کی سمت دیکھا جو آنکھیں میچے بیٹھی تھی جبکہ ڈوپٹہ ڈھلک کر شانوں پہ آ چکا تھا۔۔۔۔

"جب کھانا بنانا آتا ہی نہیں ہے تو فضول کے کاموں میں ٹانگ بھی نہیں اڑانی چاہیے اور ایسا کچھ ہو بھی تو سب سے پہلے اپنے حواس ٹھکانے پہ رکھنے چاہیے۔۔۔۔"

وہ اس کو زمین سے اٹھا کر کرسی پہ بٹھاتے طنز کرتے ہوئے بولا مفرہ نے حیرت بھری نظروں سے دیکھا ہیزل آنکھیں جو رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھی اس نے بے ساختہ نظریں چرائی۔۔۔۔

"کیا ضرورت پڑی تھی کوکنگ کرنے کی ہاتھ اتنا بری طرح جلا لیا ہے۔۔۔"

وہ دراز سے ٹیوب نکال کر لایا اور سنجیدگی سے بازپرس کی اور اس کے ہاتھ میں پوری توجہ سے ٹیوب نرم ہاتھوں سے لگانے لگا تاکہ درد محسوس نہ ہو وہ ٹھیک ٹھاک اس پہ خفا ہو رہا تھا۔۔۔

اس کے بھاری مضبوط ہاتھ میں اپنا نرم و نازک ہاتھ محسوس کر کے اس کے وجود میں سنسنی دوڑ گئی دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا۔۔۔

"مجھے فرائز بنانی آتی ہیں اب اتنی بھی پھوہڑ نہیں ہوں تم نے کیا سمجھا ہوا ہے مجھے اور ویسے بھی میں ڈر گئی تھی ایسی صورتِ حال میں کس کے حواس قابو میں رہتے ہیں بھلا۔۔۔ "

جواباً وہ نروٹھے پن سے بولی تو جازم نے ستائشی انداز میں بھنویں اچکائی جیسے وہ اسے جانتا نہ ہو جبکہ اس کے دیکھنے کے انداز پہ وہ خجل سی ہو گئی۔۔۔

"اور اگر اتنا ہی نے یقین ہو میری کوکنگ کو لے کر تو بتا دوں کہ تمہارے لیے بنا بھی نہیں رہی۔۔۔"

وہ ناراضگی بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی اور دوبارہ چولہے کی طرف متوجہ ہوئی

اس کی بات پہ جازم کے چہرے پہ کرختگی چھا گئی۔۔۔

"یہ بات مجھے اچھے سے ذہن نشین ہے کہ آپ مجھے کچھ نہیں سمجھتی نہ میرے لیے کچھ کرنا پسند کریں گی کبھی نہ آپ سے بات کرنے کا کوئی ارادہ تھا میرا بس سمجھ لیجیے گا کہ ایسی ہماری یہ آخری ملاقات ہے۔۔۔"

اس نے سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کی تو مفرہ اس کی بات پہ تڑپ کر رہ گئی اس نے بے ساختہ تھوگ نگلا۔۔۔

"جازم میری بات کا مطلب۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے روکتا ایک شکوہ کناں نظر اس پہ ڈالتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی مفرہ کی آنکھوں نے آنسو ٹوٹ کر گال پہ گرے جسے اس نے سختی سے رگڑ ڈالا۔۔۔

"سارے مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے دل ہی دل میں بولی دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا مفرہ ہاتھ کیسے جل گیا۔۔۔۔"

اسی دوران نازیہ بیگم بھاگی بھاگی بدحواسی کے عالم میں کچن میں داخل ہوئی اور پریشانی سے استسفار کیا تو مفرہ نے مشکل مسکراتے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"نہیں تائی امی کچھ نہیں یہ چھوٹے چھوٹے گھاؤ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی لیکن اس کی آنکھیں اس کی مسکراہٹ کے ساتھ میل نہیں کھا رہی تھی۔۔۔۔۔

نازیہ بیگم نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا اس سے پہلے کہ وہ اس بابت بات کرتی باہر سے آنے والی آواز کی سمت متوجہ ہوئی۔۔۔۔

"میں آتی ہوں شاید وہاب اور عدیل بھائی آگئے ہیں اور کوئی ضرورت نہیں ہے آج کے بعد کچن میں قدم رکھنے کی۔۔۔۔"

وہ تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولتی کچن سے باہر نکل گئی مفرہ ان کی فکر پہ مسکراتے کھانا باؤل میں نکالنے لگی۔۔۔۔

"آج میری بیٹی نے کھانا بنایا ہے میں تو خوب سیر ہو کر کھاؤں گا۔۔۔"

عدیل صاحب اسے ٹیبل پہ کھانا لگاتے دیکھ خوشدلی سے بولے تو مفرہ ان کی بات پہ فخر سے ہنس دی اس کی کھنکھتی ہنسی نے میچ دیکھتے جازم کو اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔۔

"جازم آجاؤ تم بھی۔۔۔ "

نازیہ بیگم کی آواز پہ وہ ریموٹ صوفے پہ رکھتا اٹھ کھڑا ہوا اور ڈائننگ کی جانب چل دیا۔۔

کھانا کھاتے ہی سب نے مفرہ کی تعریف کی لیکن وہ جس کے منہ سے لاشعوری طور پر تعریف کے دو بول سننے کی منتظر تھی وہ بے نیازی سے کھانا کھانے میں مصروف تھا جیسے ارد گرد کا کوئی ہوش نہ ہو وہ بھی افسردگی سر جھکائے کھانے میں مگن ہو گئی۔۔۔۔

اپنے کمرے میں جاتے ہی وضو کرنے کیلیے اس نے پانی میں ہاتھ ڈالا تو جلن کی شدت سے آنکھوں میں نمی آگئی احتیاط سے وضو کرتے وہ تولیے سے چہرہ تھتھپاتے واشروم سے باہر آئی اور اپنے پسندیدہ کام میں پوری لگن سے مصروف ہو گئی کیونکہ اس کے مطابق اپنے دل کے بوجھ کم کرنے کا یہ بہترین ذریعہ تھا۔۔۔۔

"اور سناؤ کیا صورتِحال ہے وہاں کی کوئی بات ہوئی جازم سے۔۔۔"

مفرہ جو کلاس میں بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی لیلیٰ کی آواز پہ اس کی سمت متوجہ ہوئی لیکن اس کے پوچھے جانے والے سوال پہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔

"وہ میری کوئی بھی بات سننے کو تیار نہیں ہے۔۔۔"

وہ تلخی سے بولی کل رات سے یہی سوچ اس کا دماغ خراب کر رہی تھی۔۔۔۔

"تم نے کوئی ایسی ویسی بات تو نہیں کی تھی کہ جس سے کام خراب ہو۔۔۔ "

لیلیٰ پریشانی سے اس کے تاثرات جانچتے ہوئے بولی تو مفرہ نظریں چرا گئی اس کا نظریں چرانا لیلیٰ نے شدت سے محسوس کیا اور یہی اس کا شک یقین میں بدلا کہ وہ ایسا کام بخوبی انجام دے چکی ہے

اس نے تند نظروں سے مفرہ کو دیکھا تو وہ کھسیا گئی۔۔۔۔

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا مفرہ یہ رشتے کانچ کی طرح بہت نازک ہوتے ہیں ذرا سی دڑار پر جائے تو پہلے جیسے نہیں ہو پاتے اور لڑکیوں کو تو خاص خیال رکھنا چاہیے مجھے تم جیسی سمجھدار لڑکی سے ایسی غیر ذمہداری کی توقع نہیں تھی مجھے

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مفرہ کا کچھ کر دے جو اتنے پیارے رشتے کو خراب کرنے کے چکروں میں تھی۔۔۔۔۔

کیا کہا تھا مجھے بتاؤ کیا پتہ اس چیز کا کوئی حل ہی نکل جائے۔۔۔"

وہ خفا خفا نظروں سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی جہاں سے صاف پریشانی جھلک رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پہ مفرہ نے شرمندگی سے سر جھکاتے اس دن کی ساری بات اس کے گوش گزار دی۔۔۔۔

اور پریشانی سے انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔۔

"اُفف یا خدایا یہ سب باتیں تم نے کی ہیں مفرہ میرے لیے یہ باتیں ناقابل برداشت ہیں سوچو اس نے کس ضبط کا مظاہرہ کیا ہو گا۔۔۔۔"

تمام تفصیل جانتے ہی لیلیٰ نے اسے کینہ توڑ نظروں سے گھورتے ہوئے کوسنا شروع کر دیا مفرہ کا جی چاہا اپنے آپ کو گم کر لے۔۔۔۔

"اچھا اب شرمندہ تو مت کرو کوئی ایسا طریقہ بتاؤ جس سے سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔ "

وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے منت کرنے والے انداز میں بولی ان تین چار دنوں میں رابی کی غیر موجودگی کی بدولت مفرہ لیلیٰ کے اچھا خاصہ قریب آچکی تھی یہ اسی کی دوستانہ فطرت کی بدولت وہ اتنا فری ہو پائی تھی اور کوئی بھی بات بلا جھجک کر دیتی تھی رابی آج کل پاسپورٹ وغیرہ کے چکروں میں الجھی ہوئی تھی جس کی بدولت وہ دو تین دنوں سے یونی سے غیر حاضر تھی۔۔۔۔

"اممم میں کیا بتاؤں ہاں ایک زبردست آئیڈیا دماغ میں آیا تمہیں لینے کون آئے گا یونی سے۔۔۔ "

وہ ایکدم پر جوشی سے چلائی تو مفرہ نے کٹیلی نگاہوں سے اسے دیکھا اس کے گھورنے پر لیلیٰ خجل سی ہو گئی۔۔۔۔

"یہ آنکھیں کسے دکھا رہی ہو مجھ پہ کوئی اثر نہیں ہونے والا خیر سب چھوڑو اور میری بات پوری توجہ سے سنو۔۔۔۔"

وہ مفرہ کے قریب جھکتی دھیمے لہجے میں کچھ کہنے لگی جبکہ اس کی بات پہ مفرہ کے ماتھے پہ پسینے کی بوندیں ابھری اس نے دانت پیستے ہوئے اس جھلی کو دیکھا جو اسے مفت مشوروں سے اسے نواز رہی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا پسند آیا نہ بس اب تمہیں جازم کے آتے ہی اس پہ عمل کرنا ہے تاکہ اس کا ردِ عمل جان سکیں میں درخت کی اوٹ میں ہو جاؤں گی لوگوں کو پرکھنا مجھے آتا ہے میں اس کے تاثرات دیکھ کر جانچ لوں گی آیا اسے یہ چیز اچھی لگی ہے یا نا گوار گزری ہے۔۔۔۔ "

وہ اس کی سرد نگاہوں کو نظر انداز کیے بغیر اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی۔۔۔۔

"چیپپ ایک دم چپ میں ایسی واحیات حرکت اتنے لوگوں کی موجودگی میں کروں گی تمہارا دماغ ٹھکانے پہ ہے۔۔۔"

وہ ناراض نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی تو لیلیٰ نے اچھنبے سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

"ہیں! اس میں واحیاتی کیا ہے میں کونسا تمہیں پبلک میں رومانس کرنے کا کہہ رہی ہوں۔۔۔"

وہ اس کی بات پہ ماتھے پہ ہاتھ مارتی اسے جھاڑتے ہوئے حیرت سے بولی جبکہ اس کی بات پہ مفرہ کی رنگت فوراً سے پہلے تپ اٹھی اس نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔"

وہ کانپتے لہجے میں بولی اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی لیلیٰ نے کھینچ کر اسے دوبارہ اپنے برابر بٹھایا اور مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

"تم ایسا ضرور کروگی اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو جازم تم سے بات نہیں کرے گا کیا سہہ لوگی اس کی اتنی بے رخی۔۔۔"

اس کی بات پہ مفرہ نے بیچارگی سے اس کی سمت دیکھا جیسے اس کی بات سے متفق ہو لیلیٰ نے اسے دیکھ کر بھنویں اچکائی وہ باقاعدہ اس متعلق اس کی رائے جاننا چاہتی تھی۔۔۔

"اگر کام مزید خراب ہو گیا تو۔۔۔"

اس نے سہم کر پوچھا جازم کی زبان تو ویسے بھی آج کل شعلے اگل رہی تھی جس میں مفرہ جھلسنا نہیں چاہتی تھی تبھی پریشانی سے استفسار کیا۔۔۔

"ارے کچھ نہیں ہوگا اب اتنی بھی بری بات نہیں ہے۔۔۔"

وہ اسے تسلی دینے والے انداز میں بولی جبکہ بات فلحال اس کیلیے بری ہی تھی تو جازم کا دل کتنا دکھی ہو گا لیکن مفرہ کو دلاسہ دینا بھی ضروری تھا تاکہ اس کی ہمت بندھے اور وہ اس بات پہ عمل کر سکے مفرہ نے گہرا سانس بھرتے ہاں میں سر ہلایا تو لیلیٰ کی آنکھیں چمک اٹھی۔۔۔

مفرہ کا خون آنے والے لمحات کا سوچتے خشک ہونے لگا کیونکہ اسے کچھ خاص امید نہیں تھی پچھلے دنوں وہ جازم کا رویہ اپنے ساتھ دیکھ چکی تھی لیکن خاموشی سادھ لی تھی کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اس کی زبان جانے انجانے میں اس کے سامنے ہمیشہ زہر اگل دیتی ہے۔۔۔۔

"تم سے ایک کام کہا تھا وہ ہوا یا نہیں۔۔۔ "

وہ لڑکا مقابل بیٹھے لڑکے سے مخاطب ہوا تو اس نے سنجیدگی سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

"جی آپ کو بلکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جو کام آپ نے مجھے کہا تھا اس کی سی سی ٹی وی فوٹیج آپ تک دو دنوں میں پہنچ جائے گی۔۔۔۔ "

اس نے پروفیشنل انداز میں اسے جواب دیا جیسے وہ اس کام میں ماہر رہا ہو۔۔۔۔

"مجھے آپ سے امید بھی یہی تھی تبھی اس کام کیلیے آپ کو چنا تھا کیونکہ یہ بات مجھے اچھے سے ازبر ہے کہ آپ نے اپنے ہر کام کو بخوبی نبھایا ہے اور امید ہے کہ آگے بھی آپ ایسے ہی ہمارا ساتھ دیتے رہیں گے۔۔۔ "

وہ اس سے مصافحہ کرتے مسکراتے لہجے میں بولا تو اس آدمی نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

"جیسے ہی وہ فوٹیج مجھ تک پہنچے گی آپ نے وہ کلپ نکال کر مجھ تک پہنچانی ہے تاکہ تمام راز فاش ہو سکے اس دن یونی کا واقعہ میری آنکھوں سے سامنے سے ہٹتا ہی نہیں ہے دماغ کے ساتھ چپک کر رہ گیا ہے اب جب تک میں اس گھتی کو سلجھا نہیں لیتا مجھے چین نہیں آئے گا۔۔۔ "

اس آدمی کے جانے کے بعد وہ اپنے دوست سے مخاطب تھا چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں تھی ایک عجیب سی بے چینی نے اسے اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔۔۔۔

"چل پریشان نہ ہو بہت جلد سب کھل کر سامنے آجائے گا تو اپنے کام پر توجہ دے وہ بھی بہت ضروری ہے۔۔۔"

وہ اس کا کندھا تھتھپاتے تسلی دیتے ہوئے بولا تو وہ اس کی بات پہ مسکرا دیا۔۔۔

"چلو جاؤ اور چہرے سے بے چینی مت چھلکنے دینا ریلیکس ہو کر جاؤ اور بلکل نارمل برتاؤ کرنا۔۔۔"

وہ گیٹ کے پاس درخت کی اوٹ میں چھپی مفرہ کو تاکید کرتے ہوئے بولی مفرہ نے نگاہیں اٹھا کر بے ساختہ سامنے دیکھا جہاں وہ گاڑی سے ٹیک لگائے کڑی دھوپ میں بار بار گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا جیسے کہی جانے کی جلدی ہو۔۔۔

وہ حلق تر کرتی دھیمی چال چلتے ناک کی سیدھ میں چلنے لگی جازم نے سنجیدگی سے اسے اپنی جانب آتے دیکھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتی پاؤں مڑنے سے ایکدم لڑکھڑا کر زمین بوس ہوئی تکلیف کی شدت ایسی تھی کہ آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ باقاعدہ اپنا پاؤں پکڑے رونے لگی۔۔۔۔

"یہ آنکھیں ہیں یا بٹن آئے دن کوئی نہ کوئی کام آپ خراب کرتی رہتی ہیں ان کا علاج کروائیں یا یہ بھی آپ کی طرح لاعلاج ہے۔۔۔"

وہ اس کے گرنے پر چوٹ کرتے اس کے سر پہ کھڑے گرجا اس کے لہجے پہ مفرہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔۔۔

وہ آنکھیں میچے لیلیٰ پہ لعن طعن کرنے لگی اور ترچھی نگاہوں سے درخت کی اوٹ میں دیکھتے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا جوان دونوں کو بہت اشتیاق سے دیکھ رہی تھی اس کے مزاق مذاق میں مفرہ کا پاؤں سچ میں مڑ چکا تھا چونکہ اب خود سے کھڑا ہونا ناممکن تھا اسی لیے روتے ہوئے وہی بیٹھی رہی۔۔۔

آس پاس کے لوگ انہی کی طرف متوجہ ہو رہے تھے مفرہ کو باقاعدہ وحشت سی ہونے لگی اس نے ایک دوبار اٹھنے کی ناکام کوشش کی لیکن درد کی شدت سے لب بھینچ گئی۔۔۔

"ایکسکیوزمی بے بی گرل مے آئی ہیلپ یو۔۔۔"

ایک لڑکا اس کے پاس آ کر اس کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلاتا ہوا بولا مفرہ کی آنکھیں اس کی جرأت پہ تحیر سے پھیل گئی اس نے ایک شکوہ کناں نظر حازم پہ ڈالی اس سے نظریں ہٹاتے اس نے ایک نظر اپنے سامنے پھیلی ہوئی ہتھیلی کی سمت دیکھا۔۔۔

نامحرم کو ہاتھ پکڑانا کسی صورت گوارا نہیں تھا سونے پہ سہاگا اس کا انداز تبھی نگاہیں پھر پھیر گئی۔۔۔۔

اس لڑکے نے اسے گرین سگنل سمجھتے اسے اٹھانا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی اس کا بازو مضبوط گرفت میں آ گیا وہ جسامت میں ذرا کمزور تھا تبھی جازم کے ہاتھ کی مضبوط انگلیاں اسے اپنے بازو میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے مفرہ نے دل ہی دل میں اس کے غصے سے پناہ مانگی۔۔۔

"کس سے پوچھ کر انہیں چھونے لگے تھے۔۔۔۔"

وہ اس کا بازو مڑوڑتے ہوئے بولا جازم اس کے چہرے پہ خباثت پہلے ہی محسوس کر چکا تھا تبھی آنکھیں لہو رنگ ہو گئی جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔۔۔۔

"اے تمہیں کیا مسئلہ ہے میں جو مرضی کروں۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے جازم پہ غصہ ہوا تو جازم نے ایک نظر اسے دیکھتے مفرہ کی جانب دیکھا جو رونے کا شغل کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

اس نے جارحانہ انداز میں اسے پکڑتے اپنی مضبوط باہوں میں بھرا اور پٹخنے والے انداز میں اسے آگے والی سیٹ پہ بٹھایا اس طرح بیٹھنے سے پاؤں میں تکلیف کی شدید لہر دوڑی تو جازم نے سرد نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ وہ اندر تک سہم گئی اور دل ہی دل میں لیلٰی کو صلواتیں سنانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

"ہاں تو کیا پوچھ رہے تھے کہ مجھے کیا مسئلہ ہے۔۔۔ "

وہ دونوں بازوؤں کے کف فولڈ کرتا دوبارہ اس لڑکے کی سمت آیا اور ایک زوردار مکہ اس کے منہ پہ جڑا۔۔۔

"مسئلہ مجھے یہ ہے کہ یہ میری عزت ہے سمجھ لگی میری بات میری بیوی ہیں یہ ان پہ اٹھنے والی ہر غلیظ نگاہ کا جواب میں ایسے ہی دوں گا۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ مڑوڑتے ہوئے بولا تو وہ لڑکا تکلیف کی شدت سے معافیاں مانگنے لگا لیکن معاف وہ کرنے کے موڈ میں بلکل نہیں تھا تبھی ایک سرد نگاہ اس کے چہرے پہ ڈالی جہاں شرمندگی کے کوئی آثار موجود نہیں تھے۔۔۔

"میری بات کان کھول کر سن لو مجھے تم آئندہ ان کے قریب تو کیا کسی بھی لڑکی کے قریب دکھے نہ تو جہنم میں پہنچانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔۔۔"

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ سخت تیوروں سے اسے باور کرواتا مضبوط لہجے میں بولا تو اس لڑکے نے وہاں سے فرار ہونے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔۔

جبکہ مفرہ دنگ سی اس کا جنونی انداز دیکھتی رہ گئی وہ اس کا دھوپ چھاؤں سا مزاج دیکھتے الجھ گئی تھی جو اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔۔

جازم اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود پہ قابو پانے لگا آج کل کام کے پریشر کی بدولت غصہ جلد آنے لگ گیا تھا جو کسی کیلیے بھی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا تبھی وہ مفرہ یا کسی سے بھی زیادہ بات نہیں کرتا تھا اس واقع نے اسے چڑ چڑا سا کر دیا تھا۔۔۔۔

مفرہ ابھی تک اس کے لفظوں کے حصار میں بیٹھی تھی اسے اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہوا جبکہ لب ایسے تھے کہ کچھ بھی کہنے سے انکاری تھے۔۔۔

گاڑی کا دروازہ بند ہونے کی آواز پہ وہ ہڑبڑا کر دروازے کے ساتھ لگی حقیقتاً آج اس کا انداز دیکھ وہ اندر تک سہم گئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ڈیش بورڈ سے پانی کی بوتل اٹھاتے ایک ہی سانس میں چڑھالی۔۔۔۔۔

"پاؤں آگے کریں۔۔۔۔ "

اس نے خالی بوتل واپس رکھتے سنجیدگی سے مفرہ کو مخاطب کیا تو وہ تھوک کر نفی میں سر ہلا گئی اس کی ہٹ دھرمی پہ جازم کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئی۔۔۔۔

"جانتا ہوں کہ اس لائق نہیں ہوں کہ آپ کو چھو بھی سکوں لیکن میرے میں مزید ہمت نہیں ہے آپ کو اٹھا کر گھر لے کے جانے کی اور ساتھ آپ کی تلخ باتیں سننے کی۔۔۔۔ "

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا تو مفرہ نے گہری سانس بھرتے جیسے خود پر قابو پایا۔۔۔

"جازم تم کیوں اتنا بدگمان۔۔۔۔"

اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی کہ جازم نے اس کی بات سے بے نیازی برتتے اس کا پاؤں ہاتھ میں پکڑا اس کا پاؤں پکڑنے کی دیر تھی مفرہ کی ہنسی نکل گئی جازم نے حیرت سے اسے ہنستا دیکھا۔۔۔۔

"چھوڑو میرا پاؤں مجھے گدگدی ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ کھسیاتے ہوئے بولی تو جازم نے چہرہ جھکا کر مشکل اپنی مسکراہٹ پہ قابو پایا ورنہ اس کی حرکتوں پہ دل چاہ رہا تھا کہ قہقہے لگائے ان سب باتوں کو جھٹکتے اس نے ایک جھٹکے میں اس کا پاؤں دوسری طرف موڑ دیا مفرہ کی چیخ بے ساختہ تھی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے۔۔۔

"ہنسے اب۔۔۔ "

وہ سنجیدگی سے گاڑی کے اگنیشن میں چابی گھماتے ہوئے بولا تو مفرہ نے ناراضگی سے چہرہ پھیر لیا۔۔۔

باقی پورے راستے ان کی آپس میں کوئی بات نہ ہوئی جازم فلحال مفرہ سے بات کرنے کا بلکل ارادہ نہیں رکھتا تھا تبھی اس طرح بے رخی برت رہا تھا تا کہ اسے اس کی غلطیوں کا احساس ہو سکے۔۔۔۔

"مفرہ آپ یہی بیٹھو میں پاؤں کی مالش کر دیتی ہوں۔۔۔"

نازیہ بیگم اسے کب سے لڑکھڑا کر چلتا دیکھ پریشونی سے بولی تو مفرہ نے بیچاری شکل بنا کر ہاں میں سر ہلایا وہ بھی مسکراتے دوبارہ ڈسٹ کلاتھ سے گرد صاف کرنے لگی۔۔۔

"ہوا کیا تھا یونی میں جو پاؤں اتنی بری طرح مڑ گیا اور جازم کو یہ خیال نہیں آیا یہ ڈاکٹر کو ہی دکھالائے آنے دو ذرا اسے میں پوچھتی ہوں اس سے۔۔۔۔"

وہ ٹھیک ٹھاک خفا ہو رہی تھی مفرہ تو ان کے اتاولے پن پہ بوکھلا گئی۔۔۔

"ارے نہیں تائی امی اس کی قطعی ضرورت نہیں ہے بس کل یونی سے چھٹی کر کے آرام کروگی تو خود ہی آرام آجائے گا ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہو رہی۔۔۔۔ "

وہ حلوتر کرتی ان کی بات پہ بدک کر بولی تو نازیہ بیگم نے مشکوک نظروں سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔۔

اب وہ ان کو کیا بتاتی کہ جازم اس کا پاؤں موقع پہ ہی ٹھیک کر چکا ہے اب رائتہ اس نے خود پھیلا یا تھا تو سمیٹنا بھی اب خود ہی تھا تبھی پریشانی سے سر کھجاتے ان کو تسلی دینی چاہی۔۔۔۔۔

"کونسے پاؤں پہ موچ آگئی اب کیونکہ جہاں تک بات مجھے از بر ہے ایک پاؤں کے بل میں صبح اچھے سے نکال چکا ہوں۔۔۔ "

اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ مفرہ نے سختی سے آنکھوں کو میچ لیا اور دل ہی دل میں جازم کو لعن طعن کرنے لگی جو ہمیشہ غلط وقت پہ ٹپکتا تھا۔۔۔۔

نازیہ بیگم نے تعجب سے دونوں کی سمت دیکھا جو نا جانے کس بابت بات کر رہے تھے۔۔۔۔

"آپ سے مخاطب ہوں محترمہ۔۔۔۔"

وہ اس کے سامنے صوفے پہ براجمان ہوتا ٹیبل میں رکھی ٹوکری سیب نکالتا ہوا بولا تو مفرہ نے ایک کینہ توڑ نظر سے اسے نوازا۔۔۔

"میرا پاؤں ٹھیک نہیں ہوا ابھی تم نے اچھی کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہیں ہو پائے بہت شدید درد ہے مجھے۔۔۔۔"

وہ پاؤں پکڑتے مصنوعی کراہتے ہوئے بولی تو جاسم اس کی ڈرامے بازی پہ تاسف میں سر ہلا کر رہ گیا اور مضبوط قدم اٹھاتا اس تک پہنچا۔۔۔۔

نازیہ بیگم اب تمام کام سے فراغت حاصل کر کے وہی صوفے پہ بیٹھ کر ان دونوں کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئی تھی ان کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ دونوں چاہتے کیا ہے۔۔۔۔

"پاؤں آگے کریں۔۔۔۔"

اس نے سنجیدگی سے ہتھیلی اس کی جانب پھیلائی تو مفرہ گاڑی والا قصہ یاد کرتے بدک کر پیچھے ہوئی اس کی حرکت پہ جازم نے بھنویں اچکاتے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

"نہیں تمہیں کیوں دو میں تم پیچھے ہو کر بیٹھو اور میرے پہ حکم ذرا کم چلایا کرو تائی امی آپ ہی سمجھائے نہ۔۔۔"

وہ روہانسی ہوتی بولی تو نازیہ بیگم نے تند نظروں سے جازم کی سمت دیکھا۔۔۔۔

"ماما آپ مجھے کچھ نہیں کہیں گی اور آپ یونی سے چھٹی نہیں کریں گی یہ بات ذہن نشین کر لیں کوئی اور کام ہی نہیں رہ گیا دماغ میں جو بھی فتور ہے نہ اسے جتنا جلدی ہو سکے نکال دیں ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں اسے باور کرواتا ہوا بولا۔۔۔۔

وہ اس کی ساری چالاکیاں سمجھ چکا تھا کہ یہ صرف اس کے یونی نہ جانے کے بہانے ہیں ورنہ پڑھائی کے معاملے میں وہ اتنی غیر ذمہدار کبھی نہیں رہی یقیناً وہ اس واقع کو ذہن سے نکالنے میں کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔

"میں یونی نہیں جاؤں گی جو کرنا ہے کر لو یہاں کوئی میرے سے پیار نہیں کرتا صرف ماما میرے سے پیار کرتی تھی۔۔۔"

وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی اور ساتھ ہی تھپ تھپ کرتی زینے اتر گئی نازیہ بیگم کی آنکھیں اس کے بغیر لڑ کھڑا کر چلنے پر حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی اس نے نا سمجھی سے جازم کی جانب دیکھا تو وہ ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔

"دیکھ لیں ان کی کرتوتیں کوئی پیار نہیں کرتا ان سے انہیں سنبھالنا بہت مشکل ہے۔۔۔"

وہ بڑبڑانے والے انداز میں بولا چہرے پہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی جو نازیہ بیگم کو اندر تک شاد کر گئی جازم ان کی ہنسی کا نوٹس لیے بغیر موبائل پہ آنے والے میسج کی سمت متوجہ ہوا۔۔۔

"شاید منزہ کو اندازہ تھا کہ تم اس کی سر پھری بیٹی کو سنبھال لو گے تبھی وہ اتنی بڑی ذمہداری میرے جگر کے ٹکڑے کو سونپ گئی تاکہ اس کی بیٹی کو میرے جگر کے ٹکڑے کا جگر کا ٹکڑا بن جائے۔۔۔"

وہ شرارت آمیز لہجے میں بولی تو ان کی بات پہ جازم قہقہہ لاؤنج میں گونجا۔۔۔

"ویسے ایک بات تو بتائیں ان کے ساتھ ایک اور رکھنے کی اجازت ہے نہ مجھے کسی کو کوئی دقت تو نہیں ہو گی میرے اس فیصلے سے۔۔۔"

ایکدم وہ چہرے پہ سنجیدگی طاری کیے بولا جبکہ آنکھوں میں واضح شرارت ناچ رہی تھی نازیہ بیگم کی آنکھوں سے اس کی شرارت بھری نظریں مخفی نہ تھی۔۔۔

"ہاں نہ ایک کیا چار چار رکھو ویسے بھی مردوں کا دین بس اسی حد تک ہے۔۔۔"

مفرہ جو اپنا موبائل صوفے پہ ہی بھول گئی تھی اس کی بات سنتے برداشت کی حد ختم ہوتے ہی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھی جازم نے باقاعدہ ڈرنے کی ناکام ایکٹنگ کی اسے بیک وقت ہنسی اور غصہ دونوں آیا لیکن وہ قابو پا گیا نازیہ بیگم بھی چہرہ جھکائے مسلسل مسکراہٹ دبا رہی تھی۔۔۔

"یور آرڈر از مائی کمانڈ۔۔۔"

وہ اس کے سامنے چہرہ جھکاتے مصنوعی احترام میں بولا اس کا سنجیدہ مگر بھاری لہجہ اس کی دھڑکنیں متزلزل کر گیا لیکن جلد ہی اس کے سحر سے آزاد ہوتے وہ اس کی حرکت پہ تپتے پیر پٹختے دوبارہ زینے اتر گئی اس کے جاتے ہی جازم اور نازیہ بیگم کے کب کے رکے ہوئے قہقہے ابل پڑے۔۔۔۔

"سچ میں جھلی ہے۔۔۔ "

وہ ہنستے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اب ان کا رخ کچن کی جانب تھا۔۔۔

"جو بھی ہے لیکن میرے لیے وہ میرا سکونِ قلب ہے۔۔۔۔"

وہ دھیمے سے بڑبڑاتے ہوئے دل پہ ہاتھ رکھتے بولا ہلکی ہلکی مونچھوں تلے عنابی لبوں پہ مسحور کر دینے والی مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا اس نے تصور میں اس کا حسین مکھڑہ دیکھتے صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لی۔۔۔

آج موسم روزانہ کی نسبت خوشگوار تھا آسمان پہ کالے بادلوں نے احاطہ کیا ہوا تھا ٹھنڈی ہوائیں وجود کو ایک انوکھا احساس بخش رہی تھی جس کی بدولت مفرہ کا یونی نا جانے والا ارادہ رد ہو چکا تھا اب وہ زور و شور سے یونی جانے کی

تیاریوں میں تھی بارش کا موسم شروع سے ہی اس کی کمزوری تھی اور گھر رہ کر وہ اس چیز سے کبھی بھی لطف نہیں اٹھا سکتی تھی۔۔۔۔۔

"مفرہ بیٹا چلیں۔۔۔ "

باہر سے آنی والی عدیل صاحب کی آواز پہ اس نے جلدی جلدی میں حجاب پن اپ کیا اور بھاگنے کے انداز میں باہر تک پہنچی۔۔۔۔

اس کا ارادہ آج لیلیٰ کی اچھی خاصی کلاس لینے کا بھی تھا کل سے جتنے طنز کے نشتر اس پہ چل چکے تھے نہ اس کا کمال ضبط تھا۔۔۔

"مفرہ یار میری بات تو سنو ہوا کیا ہے لگتا ہے جازم کچھ زیادہ ہی رومانٹک ہو گیا تھا وہ ایسے سرخ پڑ رہی ہو۔۔۔"

لیلیٰ اس کے تاثرات کا ملاحظہ کیے بغیر اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی جبکہ اس کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا اس کی بات پہ مفرہ جل کر راکھ ہو گئی۔۔۔

"تم تو فلحال زبان کو لگام دے دو اتنے واحیات خیال آتے کہاں سے ہیں تمہارے پاس۔۔۔"

وہ اسے اچھی طرح جھاڑتے ہوئے بولی تو لیلیٰ نے مسکینیت سے اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی بات کا پسِ منظر جاننے کی کوششوں میں ہو۔۔۔

"کل کیسے منہ پھاڑ کر اپنی طرح کا آئیڈیا پلیٹ میں سجا کر میرے سامنے پیش کر دیا تم نے اور اسی کی بدولت کل سے بھگو بھگو کر طنز کر رہا ہے وہ مجھ پہ۔۔۔ "

وہ روہانسی ہوتی ہوئی بولی تو لیلیٰ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی اس کی ہنسی کو بریک مفرہ کی گھورتی نگاہوں سے لگی۔۔۔۔

"اچھا ہوا کیا تھا مجھے تو تمام باتیں تفصیل سے بتاؤ۔۔۔"

وہ اس کا بازو پکڑتی اس کا رخ اپنی جانب کرتے منت کرنے والے انداز میں بولی تو مفرہ نے ایک گہرا سانس بھرتے منہ کے زاویے بگاڑتے ساری بات اس کے گوش گزار دی۔۔۔

"ہیں! اب کیسے ہو گا سب ٹھیک یہ معاملہ تو مزید بگڑتا جارہا ہے اگر اس نے سچ میں دوسری شادی کرلی تو۔۔"

اس کی بات سنتے ہی لیلٰی نے پریشانی سے دانتوں میں انگلی دے دی اور استہفامیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مفرہ نے اسے دیکھ کر بے نیازی سے کندھے اچکائے۔۔۔

"میری بلا سے ایک کیا دس کریں لیکن مجھے کہی بھی جھونک آئے پہلے کیونکہ یہ سب میری برداشت سے باہر ہوتا جارہا ہے۔۔۔"

وہ اپنا ماتھا مسلتے ہوئے پریشانی سے بولی چہرے سے تھکن عیاں تھی۔۔۔

"لیکن مفرہ اسلام میں تو مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے دس کیسے کر سکتا ہے وہ۔۔۔ "

لیلٰی معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی مفرہ نے اس کی بات پہ باقاعدہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیے تو لیلٰی اس کی حرکت پہ سٹپٹا گئی۔۔۔

"ایسا کرتے ہیں کچھ اور اچھا سا سوچتے ہیں تاکہ اس سارے قصے کا حل نکل آئے۔۔۔ "

"نہیں اب مزید کوئی آئیڈیا مت دینا مجھے میں خود کرلوں گی جو بھی کرنا ہوا مہربانی ہو گی تمہاری۔۔۔"

اس نے تنبیہی انداز میں انگلی اٹھاتے اسے باور کرانا ضروری سمجھا اور بیگ اٹھاتے کلاس کا رخ لیا لیلٰی نے بھی منہ بسورتے اس کی تلقید کی۔۔۔

"مس مفرہ کیسی ہیں آپ۔۔۔ "

ابھی وہ باتوں میں مشغول کلاس کی جانب قدم بڑھا رہی تھی کہ اپنے عقب سے آنے والی اپنے نام کی پکار پہ دونوں نے حیرت سے گردن موڑے پیچھے دیکھا تو وہاں وہاج اور اس کا دوست منیب مسکراتے ہوئے انہی کی طرف متوجہ تھے۔۔۔۔

"الحمداللہ میں ٹھیک مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔

ایکسکیوزمی ہماری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔"

اس کے چہرے پہ بیزاریت رقم تھی وہ اس کی بات پہ روکھا سا جواب دے کر اس سے پہلے مڑتی وہاج کی بات پہ اس کے قدم زمین پہ ہی جکڑ گئے دل کی دھڑکن سست پڑی۔۔۔۔۔

"آپ نے اس واقع کی متعلق تفتیش کروائی کہ وہ کون تھا۔۔۔۔"

اس نے سنجیدگی سے استفسار کیا تو اس کے دوست نے بھی ہاں میں سر ہلاتے اس کی تائید کی۔۔۔۔

"نہیں ضروری نہیں سمجھا وہ جو کوئی بھی تھا اس کا انجام اللہ پاک بہتر کریں گے خیر آپ کو اس متعلق معلومات کیسے ہیں۔۔۔۔"

اس نے مضبوط لہجے میں وہاج کی جانب دیکھتے استفسار کیا تو وہاج نے ستائشی انداز میں بھنویں اچکائی جیسے اسے توقع نہیں تھی وہ اتنے اعتماد کے ساتھ اس کا سامنا کرے گی شاید یہ جازم کا ہی بخشا ہوا مان تھا جو آج اس مقام پہ اتنی بہادر تھی۔۔۔۔

معمول کے عین مطابق وہ عبایے میں ملبوس تھی چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا صرف ہیزل آنکھیں ہی دکھ رہی تھی جسے وہ ناگواری سے ارد گرد دوڑانے میں مصروف تھی جیسی اس کی باتوں میں اسے رتی برابر بھی دلچسپی نہ ہو۔۔۔۔

"آپ کو شاید اندازہ نہیں تھا وہ آپ کے کزن تھے شاید۔۔۔۔"

"کزن نہیں نکاح ہو چکا ہے دونوں کا اسی لحاظ سے شوہر ہوئے۔۔۔۔"

لیلٰی نے تصحیح کرنا ضروری سمجھا اس کے لٹھ مار انداز پہ وہاج کی زبان ایک سیکنڈ کیلیے تالو سے چپک گئی لیکن پھر سر جھٹکتے دوبارہ مفرہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"خیر جو بھی رشتہ ہے آپ کا ان کے ساتھ آپ دونوں کو اس رات گھر میں نے ہی ڈراپ کیا تھا آپ اپنے حواسوں میں نہیں تھی تبھی یہ بات آپ کی علم سے باہر ہے۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کندھے اچکا کر بولا تو مفرہ نے گہرا سانس بھرتے گردن جھکا لی۔۔۔

"ویسے آپ یہاں خیریت آپ کا بیچ تو اینڈ ہو گیا نہ۔۔۔"

لیلٰی نے اشتیاق سے استفسار کیا وہاج نے سر تا پا اس کا جائزہ لیا جو اپنے ہمیشہ والے حلیے سے یکسر مختلف حلیے میں موجود تھی اسے بخوبی اندازہ تھا کہ یہ سب مفرہ کی صحبت کا اثر ہے۔۔۔۔

"جی ایسے ہی دل کیا تو چکر لگا لیا آپ کو کوئی کام تھا کیا اور ہاں وہ آپ کی دوست تھی ایک کیا نام تھا اس کا خیر جو بھی تھا وہ نہیں آئی آج۔۔۔ "

اس کا دوست منیب لوفرانہ انداز میں بائیں آنکھ دباتے لیلٰی سے بولا اور رابی کے متعلق استفسار کیا مفرہ نے ناگواری سے اس کی حرکات کا جائزہ لیا آنکھوں میں سرد پن اتر آیا۔۔۔۔

اس کی ناگوار نظریں منیب کو محسوس کر کے وہاج کو آثار کچھ خاص نہ دکھے تبھی اس کی گردن پہ دباؤ ڈالتے اسے زبردست گھوری سے نوازا تو وہ کھسیا کر رہ گیا۔۔۔۔

مفرہ کی نظر اس کے گردن کے گرد ہاتھ پر جم کے رہ گئی دل کو بے ساختہ دھکا سا لگا اس نے سہمتے ہوئے نگاہ لیلیٰ کی جانب اٹھائی جو انہوں سے باتوں سے مصروف تھی اس نے کانپتے ہاتھوں سے نقاب سے ڈھکے چہرے پر ہاتھ پھیرے۔۔۔۔

"تو کیا اس دن اس کے ساتھ جو کچھ بھی کسی نے کرنا چاہا وہ وہاج تھا۔۔۔ "

اسے فضا بوجھل سی ہوتی محسوس ہوئی وہ ارد گرد سے بیگانہ اسکے بازو پہ نظریں گاڑھے کھڑی جیسے اپنی بات کی یقین دہانی چاہتی ہو۔۔۔۔

"ایم سوری مس لیلیٰ مذاق کر رہا تھا یہ آپ سے دراصل بہت پرانی عادت ہے اس کی۔۔۔ "

وہ دانت پیستے منیب کو گھورتے ہوئے بولا تو وہ منہ بسور گیا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔"

لیلیٰ نے نو گواری چھپاتے مشکل اثبات میں سر ہلایا اور مفرہ کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ ایکدم چونکتے اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

لیلیٰ نے اس کا چونکنا شدت سے محسوس کیا۔۔۔

اور ان دونوں سے ایکسکیوز کرتے کلاس روم کا رخ کیا جہاں لیکچر شروع ہوئے پانچ منٹ اوپر ہو چکے تھے۔۔۔

"کیا ہوا کوئی پریشانی ہے کیا۔۔۔ "

لیلیٰ نے اس کا ہاتھ تھامتے متفکر انداز میں پوچھا جو کہ ٹھنڈا یخ ہو رہا تھا تو وہ تسلی دینے کو اس کا ہاتھ تھپتھپا گئی۔

یونی سے واپسی پہ بھی وہ ذہن میں تانے بانے جوڑنے میں مشغول تھی سر درد سے پھٹا جا رہا تھا

لیکن اگر اس سب کے پیچھے وہاج کا ہاتھ ہے تو اس دن ہمیں گھر کیسے ڈراپ کیا اس نے۔۔۔۔

اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ جازم کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھے لیکن وہ خود ہی خاموشی اختیار کیے ہوئے تھا وہ چاہتا تھا کہ اس کے دل و دماغ میں جو بھی چل رہا ہے وہ خود اس سے کرے لیکن دوسری جانب سے کچھ خاص امید نہیں تھی تبھی ماتھے پہ بل سجائے توجہ ڈرائیونگ کی جانب مرکوز کرلی۔۔۔

"آپ یہاں لیٹ کر آرام کریں میں آپ کیلیے دودھ لے کر آتی ہوں دوائی کھا کر آرام کیجیے گا آپ نے اپنا خیال رکھنا بلکل ہی چھوڑ دیا ہے۔۔۔ "

مفرہ یونی سے آتے ساتھ ہی سو گئی تھی لیکن اوپر والے پورشن کا چکر لگاتے اسے اندازہ ہوا کہ نازیہ بیگم کی طبیعت صحیح نہیں ہے تبھی انہیں آرام کرنے کی تاکید کر رہی تھی ویسے بھی منزہ بیگم کے جانے کے بعد اس کے دل کو ہر وقت دھڑ کا لگا رہتا تھا۔۔۔

وہ انہیں سختی سے تاکید کرتی کچن کی جانب چل دی فلحال گھر میں صرف وہ دونوں کی موجود تھی۔۔۔

نازیہ بیگم کو دوائی کھلاتے ہی وہ لائٹ آف کرتے باہر نکل آئی تاکہ ان کے آرام میں کوئی خلل نہ آئے اور اسی دوران لاؤنج میں جازم کی آواز گونجی تو مفرہ نے اسے گھورتے ہوئے خاموش کروایا اس کی حرکت پہ جازم نے حیرانگی سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا۔۔۔

"وہ تائی امی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے انہیں دوائی دے کر سلایا ہے تاکہ وہ آرام کر لیں۔۔۔"

اس نے تفصیل بتانا ضروری سمجھا تو جازم نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔۔۔

"اگر زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس لے چلتے ہیں۔۔۔"

وہ سر مسلتے ہوئے بولا اور صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لی۔۔۔

"نہیں ابھی دوائی دے دی ہے انشاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گی تم بتاؤ تمہیں کچھ چاہیے تھا کیا۔۔۔"

اسے آنکھیں موندا دیکھ وہ اس کی سمت متوجہ ہوئی اور اسی صوفے پہ فاصلے پہ جگہ سنبھال لی

تو جازم نے اسے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

"بتادو میں انکار نہیں کروں گی۔۔۔ "

وہ نروٹھے لہجے میں بولی تو جازم تاسف سے سر ہلا گیا۔۔۔

"اگر کوئی مسئلہ نہ ہو تو ایک کپ چائے بنادیں۔۔۔"

اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے منت کرنے والے انداز میں کہا تو مفرہ مسکراتے ہوئے فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"لیکن چینی والی نمک والی نہیں پلیز مجھے مرنا نہیں ہے اس دن کی طرح۔۔۔"

اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑدیے تو مفرہ وہ دن یاد کر کے کھلکھلا کر ہنس دی اتنی عرصے بعد اس کی خالص کھنکھتی ہوئی ہنسی اس کے سینے میں پھوار بن کر برسی وہ بے ساختہ اسے دیکھے گیا

اور سر جھٹکتے خود بھی ہنس دیا۔۔۔

"تمہیں ابھی بھی یاد ہے تب تو مجھے بنانی نہیں آتی تھی نہ اب تو میں کسی اور چیز میں نہ سہی چائے میں پرفیکٹ ہو چکی ہوں۔۔۔ "

وہ اترا کر بولی تو جازم نے ستائشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور سر جھٹکتے موبائل پہ آنے والے میسج کی سمت متوجہ ہوا۔۔۔۔

"جازم۔۔۔۔"

مفرہ نے کسی خیال کے تحت اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔

"ہوں۔۔۔"

اس نے بے دھیانی میں جواب دیا تو مفرہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

"تم ایسے تو نہیں تھے تم بہت بدل گئے ہو۔۔۔ "

وہ اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے بولی لہجے میں درد واضح تھا اس کی بات نے جازم کو نظریں اٹھانے پر مجبور کر دیا وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔۔۔

"اچھا کیا بدلا ہے مجھ میں ویسے یہ بات تو میں بھی آپ کے متعلق کہہ سکتا ہوں لیکن کہوں گا نہیں کیونکہ چچی امی کے جانے کے بعد میں حالات کا سامنا کر گیا لیکن آپ نے مجھے موردِ الزام ٹھہرا دیا۔۔۔"

وہ اس کی جانب دیکھتے درد بھرے لہجے میں بولا مفرہ کو احساس ہوا کہ جانے انجانے میں ہی سہی وہ اس انسان کو بہت تکلیف پہنچا چکی ہے اسے یکایک شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا تھا جازم کہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے پہلے وہ سب اس کے بعد ماما میں ٹوٹ گئی تھی مجھے کسی اپنے کی ضرورت تھی جس سے میں اپنے دل کے حالات آشکار کرتی اس سارے معاملے میں میرا کیا قصور تھا میں کیوں پسی گئی اللہ نے ماما کو کیوں لے لیا میں شکوہ نہیں کرنا چاہتی لیکن میں تھک گئی ہوں۔۔۔ "

وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی تو جازم نے اس کے قریب ہوتے اس کا ہاتھ تھام لیا اس کی جرأت پہ مفرہ کے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی اس نے بے ساختہ ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن مقابل کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔

"آپ کا کوئی قصور نہیں تھا میں مانتا ہوں آپ کی پاکدامنی کا گواہ ہوں میں لیکن اس سب میں میں کہیں نہیں تھا لیکن پھر بھی میں ہی تھا۔۔۔"

وہ اس کے ہاتھ کو دباتے چہرہ جھکائے سپاٹ لہجے میں بولا تو مفرہ کے دل کو دھکا لگا۔۔۔۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ اور اس نے اس دن کس منہ سے وہ سب باتیں کی تھی۔۔۔۔

"جازم۔۔۔"

اس نے دوبارہ اسے اپنی جانب متوجہ کیا تو جازم نے چہرہ جھکائے جی جواب دیا شاید وہ بھی اب تھک چکا تھا۔۔۔

"مجھے میرا دوست لوٹا دو۔۔۔"

وہ اس کے کندھے سے لگے پھپھک کر رو دی جازم نے سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو اسی کے کندھے سے لگی اسی سے واپس لوٹنے کی فریاد کر رہی تھی۔۔۔۔

"میں ابھی بھی وہی ہو آپ کیلیے آپ نے مجھے پہچاننے میں دیر کر دی ہمارے رشتے کی نوعیت کیا بدلی آپ نے نفرت سے منہ ہی پھیر لیا یہ رشتہ ہم دونوں کیلیے ہی غیر متوقع تھا ہم دونوں کو ہی وقت چاہیے تھا لیکن خیر چھوڑیں۔۔۔۔۔

یہ کندھا پہلے بھی آپ کیلیے حاضر تھا آج بھی آپ کیلیے حاضر ہے اور ہمیشہ آپ کیلیے رہے گا تا کہ آپ جب دل چاہے اپنا دل ہلکا کر لیں۔۔۔۔"

وہ اس کے گرد حصار باندھتے بھاری گھمبیر لہجے میں بولا اور ساتھ ہی رشتے کی مضبوطی کا یقین دلایا مفرہ اس کی بات کا مفہوم سمجھتے شدتوں سے رو دی جازم نے اس کا بازو سہلاتے اسے اپنے آپ سے الگ کیا اس کے روئے

روئے چہرے کو دیکھتے وہ ایک سیکنڈ کیلیے مبہوت سا ہوا اور بے دھیانی میں اس نے مفرہ کے ماتھے پہ عقیدت بھرا بوسہ دیا اس کی پیش قدمی پہ مفرہ کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا اور گالوں پہ سرخی دوڑ گئی۔۔۔۔۔

جازم کو اپنی حرکت کا اندازہ ہوا تو وہ شرمندہ سا ہو گیا اس کی جھجک دیکھتے اس نے بات بدلنا چاہی۔۔۔۔۔

"میری چائے تو اس سب میں رہ ہی گئی اب کیا روتی ہی رہیں گی۔۔۔۔ "

وہ بات کا رخ بدلنے کو شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ چہرہ صاف کرتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"وہ جازم ایک اور بات۔۔۔۔ "

ایکدم کچھ یاد آنے پر اس نے حلق تر کرتے اس کی سمت دیکھا لیکن نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ منظر سے غائب ہو جائے وہ اس کی جانب دیکھنے سے گریز برت رہی تھی۔۔۔۔

"ابھی چائے کی شدید طلب ہے پلیز۔۔۔۔ "

وہ صوفے سے ٹیک لگائے اسے نظروں کے حصار میں لیے بولا تو اس نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

"میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کچن کا رخ کیا اسے مسکراتا دیکھ جازم کے دل میں جو آخری پھانس تھی وہ بھی نکل گئی اس نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا اور کچھ سوچتے مفرہ کی تلقید میں ہی کچن کا رخ کیا۔۔۔

یہ ایک آفس کا منظر تھا جہاں ہر طرف گہما گہمی چھائی ہوئی تھی تمام ورکرز کام چھوڑے ایک دوسرے سے باتوں میں مشغول تھے۔۔۔۔۔

مینیجر نے آتے ہی ان سب کو باس کے آنے کی اطلاع دی تو وہ سب جلد بازی میں چیزیں الٹ پلٹ کرتے اپنی اپنی جگہ پر رکھنے لگے کیونکہ وہ باس کی طبیعت سے بخوبی واقف تھے کہ انہیں آفس میں فضول کی بات چیت قطعی نہیں پسند۔۔۔۔۔

اپنے تمام ورکرز کے ساتھ ان کا رویہ دوستانہ تھا لیکن کام میں کمی اور کوتاہی انہیں غصہ دلاتی تھی تبھی وہ سب اس سے احتیاط برتتے تھے سب کی نظریں کام کے ساتھ ساتھ داخلی دروازے کی جانب بھی مرکوز تھی۔۔۔۔۔

"مس ملیحہ اپنی فائلز کو اچھی طرح سمیٹے یہ نہ ہو کہ باس آپ کا بوریا بستر سمیٹ کر یہاں سے نکال دیں۔۔۔"

مینیجر نے اسے ریلیکس انداز میں صوفے پہ بیٹھا دیکھ مطلع کرنا ضروری سمجھا تو وہ ناک پہ سے مکھی اڑا گئی۔۔۔۔

جبکہ باقی سب ایک نظر گھڑی کو دیکھتے اب اپنے اپنے کیبن میں کھڑے باس کے آنے کے منتظر تھے۔۔۔ لیکن دل میں معمول والا ڈر بھی تھا کیونکہ وہ سب باس کی عادات سے اچھی طرح واقف تھے۔۔۔۔

سیاہ مرسڈیز ایک شاندار آفس کے سامنے آکر رکی تھی سیاہ کلر کا پینٹ کوٹ پہنے دراز قد ورزشی جسم کا مالک جس کے چہرے پہ سختی چھائی ہوئی تھی بال نفاست سے سیٹ کیے ہوئے اجلی رنگت پہ ہلکی بیرڈ جو اس کی شخصیت کو چار چاند لگا رہی تھی وہ اپنے اسسٹنٹ کے ہمراہ ناک کی سیدھ میں چلتا آفس میں داخلی دروازے کی جانب بڑھا اور ایک نظر پورے آفس میں دوڑائی ہر طرف خاموشی کا راج تھا وہ تنقیدی نگاہوں سے ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا

متوازن چال چلتا وہ آفس کی جانب بڑھ رہا تھا لیکن ایک جگہ نگاہ جم کے رہ گئی۔۔ معمول کی حرکت پہ اس نے لب سختی سے آپس میں پیوست کر لیے۔۔۔۔

مضبوط قدم اٹھاتا وہ ملیحہ کے ڈیسک کے سامنے رکا اور اپنی سرد نظریں اس پہ ٹکائی ایک طرف کھڑے مینیجر نے بے ساختہ حلق تر کیا جبکہ اسسٹنٹ بھی دل ہی دل میں اس کی خیر کی دعائیں مانگنے لگا۔۔۔۔

"آپ میرے کیبن میں آکر مجھ سے ملے کچھ دیر میں۔۔۔"

وہ سخت لہجے میں اسے باور کراتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا ملیحہ کی آنکھیں تحیر سے پھیل گئی سب نے ان کے جاتے ہی سکھ بھرا سانس خارج کیا اور اپنی اپنی نشست سنبھالی۔۔۔

"اسلام و علیکم سر۔۔۔"

مینیجر نے آفس میں داخل ہوتے ہی سلام کیا تو اس نے سنجیدگی سے اس کے سلام کا جواب دیا۔۔۔

"وعلیکم اسلام حیدر نہیں آیا ابھی تک کچھ انفارم کیا تھا اس نے۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے مینیجر سے مخاطب تھا اس کی بات پہ مینیجر نے ناسمجھی سے کندھے اچکائے۔۔۔

"ایک تو یہ لڑکا بھی نہ خیر کل جو فاروقی انڈسٹریز کے ساتھ امپورٹنٹ میٹنگ ہے اس کی مکمل تیاری رکھیں ایک بار تمام تفصیلات آپ کو حیدر سر دے دیں گے مجھے کل ذرا سی بھی گڑبڑ نہیں چاہیے۔۔۔"

"Everything should be perfect.Got it.."

اس نے مینیجر کو آرڈر دیتے باور کرانا ضروری سمجھا آنکھوں میں واضح وارننگ تھی۔۔۔"

"Okay you may leave..."

اس نے مینیجر کو جانے کا عندیہ دیتے اسسٹنٹ کی جانب ہاتھ بڑھایا تو اس نے ان کی پھیلی ہتھیلی پر فائل رکھ دی۔۔۔

"ساری ڈیٹیلز بتائیں مجھے۔۔۔"

اس نے فائل پہ نظر دوڑاتے مختصر بات کی تو وہ بھی ان کی بات پہ الرٹ ہوتے پورے دن کی تفصیلات بتانے لگا۔۔۔

اسی دوران اس کی نگاہ ٹیبل پہ رکھے تختی پہ پڑی جہاں جازم نیازی کے حروف رقم تھے اس نے مسکراتے ہوئے ان حروف پہ ہاتھ پھیرا اور سر کے اشارے سے اپنے اسسٹنٹ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"وہی پہ کھڑے رہو۔۔۔"

اپنے کام میں مصروف اس نے حیدر کو اندر آنے سے روکا جو مست ماحول میں چابی انگلی میں گھماتا آفس کے اندر داخل ہو رہا تھا اس کی پکار پہ اس کے بڑھتے قدم بے ساختہ رکے ہونٹوں کو گول کرتے اس نے ستائشی انداز میں آ ئبرو اچکائے۔۔۔۔

"یہ کیا وقت ہے آفس آنے کا پورا آدھا گھنٹا لیٹ ہیں آپ۔۔۔۔"

اس نے سپاٹ انداز میں اسے جتانا ضروری سمجھا

آنکھوں میں واضح وارننگ تھی۔۔۔۔

"کیا کروں یار بیوی بچوں والا ہوں سب کچھ دیکھنا پڑتا ہے ایک بیوی سے جان چھڑا کر آتا ہوں دوسری یہاں مل جاتی ہے۔۔۔"

وہ دہائی دینے آنے انداز میں بولا تو جازم اس کی ڈرامے بازی پہ نفی میں سر ہلا کر رہ گیا جبکہ اس کے اسسٹنٹ نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔

"آپ جا سکتے ہیں۔۔۔"

اپنے اسسٹنٹ کو باہر جانے کا اشارہ کرتے اس نے حیدر کو اندر آنے کی اجازت دی تو وہ بھی تشکر بھرا سانس خارج کرتے ہلکے ہلکے سے گنگناتے اندر داخل ہوا جازم اس کی حرکت پہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔

"انکل کیسے ہیں اب پروپر چیک اپ کروا رہے ہو نا۔۔۔"

اس نے ایک فائل اس کے سامنے رکھتے سنجیدگی سے حیدر سے اس کے پاپا کے متعلق پوچھا تو وہ بھی مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گیا۔۔۔۔

"جس کا مسیحا تم جیسا ہو اسے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

وہ آنکھوں میں تشکر لیے بولا تو جازم نے ناراضگی بھری نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔۔

"تم یہ سب کہہ کر مجھے پرایا کر دیتے ہو یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ وہ میرے مسیحا ہیں میں ان کا نہیں۔۔۔ میں آج جو بھی ہوں صرف ان کی بدولت ہوں۔۔۔"

وہ اس کے ہاتھ پہ اپنا مضبوط ہاتھ رکھتے تھپتھپاتے ہوئے بولا تو بھی پچھلی تمام باتوں کو ذہن سے جھٹکتے ہنس دیا جازم نے تو اس کے ہنسنے پہ بھی ہنسنا گوارا نہیں کیا۔۔۔۔

"کیا ہے اب آنٹی کو کہنا ہی پڑے گا کہ اس کی رخصتی انجام پا جانی چاہیے اب ماشااللہ لڑکا پڑھ لکھ کر فارغ ہو گیا ہے اتنا اچھی کمپنی اس کے ہینڈ اوور ہے اب تو شادی پکی ہو جانی چاہیے۔۔۔ "

وہ بائیں آنکھ دباتے شرارت سے بولا حیدر کی توقع کے عین مطابق وہ شادی کے ذکر پہ ہنس دیا۔۔

"بکواس نہ کیا کر۔۔ "

وہ اس کی شرارت سمجھتے پیپر ویٹ اس کی جانب اچھالتا ہوا بولا تو وہ اسے کیچ کرتے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔

"اچھا اب کام کی بات کی طرف آتے ہیں اینڈ ناؤ بی سیریس۔۔۔"

لمحے بھر میں وہ سنجیدہ ہوتا ٹیک چھوڑتے اس کی سمت متوجہ ہوا تو حیدر نے بھی جیب سے موبائل نکال کر ٹیبل پہ رکھتے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

"یہ کل کی میٹنگ کی فائل ہے تمام ضروری پوائنٹس نوٹ ڈاؤن کر لو اور مینیجر کو اچھے طریقے سے بات باور کروا دینا کہ کل کی میٹنگ ہر فیکٹ ہونی چاہیے۔۔۔"

وہ ایک نیلی رنگ کی فائل اس کی جانب بڑھاتا ہوا بولا تو فائل پہ نگاہ دوڑاتے اس نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔

"چلو بھاگو اب اور کام پہ فوکس کرو کل اگر ہمیں وہ ڈیل مل جاتی ہے تو ہماری کمپنی مزید ترقی کرے گی اور آگے جا کر ہمارے لیے بہت اچھا ہو گا۔۔ "

وہ خوشی سے تمتماتے چہرے سمیت بولا اسے امید تھی کہ کل یہ ڈیل انہیں ہی ملنے والی ہے۔۔

"میں کیوں بھاگو گا یہاں سے یہی بیٹھ کر کام کروں گا۔۔"

وہ فائل اٹھاتے آرام سے صوفے پہ براجمان ہو گیا اسے اپنے کام میں مصروف دیکھ انٹر کام اٹھاتے مس ملیحہ کو آفس میں بلایا۔۔۔

کچھ لمحوں کے توقف کے بعد آفس کا دروازہ ناک ہوا تو اس نے آنے والے کو اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔

"یس سر۔۔۔ "

وہ سر جھکائے دھیمے لہجے میں بولی جانتی تھی کہ اب کلاس پکی ہے۔۔۔۔

"میں یہ بات آپ کو پہلے بھی باور کرواچکا ہوں اور اب مزید کروا رہا ہوں میری بات ذہن نشین کر لیں مجھے اپنے آفس میں کسی قسم کی فضول گوئی برداشت نہیں ہے آپ کا نان سیریس رویہ میری سمجھ سے بالاتر ہے آخر آپ سمجھانا پسند کریں گی کہ آپ چاہتی کیا ہیں۔۔۔۔"

وہ تیکھے چتونوں سے اسے گھورتے سرد انداز میں بولا حیدر بھی چائے پیتے بظاہر اپنے کام میں مصروف تھا لیکن تمام توجہ انہی دونوں کی جانب مبذول تھی۔۔۔

"آپ کو۔۔۔ "

وہ بے دھیانی میں بولی اس کی بات پہ حیدر کے منہ سے چائے فوارے کی صورت میں باہر نکلی اور اس نے بری طرح کھانسنا شروع کر دیا۔۔۔۔

ملیحہ کو اپنی بات کا اندازہ جازم کی سرد نظریں خود پر محسوس کر کے ہوا تو وہ بوکھلا گئی۔۔۔۔

"سوری سر وہ میرا دھیان کسی اور طرف تھا۔۔۔"

وہ کھسیاتے ہوئے بولی اس کی بات پہ حیدر نے دانتوں کی نمائش کی۔۔۔۔

"Focus on your work haider..."

وہ ملیحہ پہ نظریں ٹکائے حیدر سے مخاطب تھا

حیدر اس کی حرکت پہ اچھا خاصہ چڑ گیا۔۔۔۔

"پتہ نہیں اس انسان کی کتنی آنکھیں ہیں ہر جگہ گھومتی رہتی ہیں۔۔۔۔"

وہ فائل پہ نظریں دوڑاتے بڑبڑانے والے انداز میں بولا۔۔

"اپنا دھیان اپنے کام پہ ہی لگائیں بہتر ہو گا اب آپ جا سکتی ہیں۔۔۔۔"

اس نے سنجیدگی سے اسے جانے کا کہتے خود چیئر سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لی۔۔۔۔

"سوا ایسے رہا ہے جیسے گھر میں بیوی نے نیندیں اڑائی ہو۔۔۔"

حیدر کی زبان میں مزید کھجلی ہوئی تو اس سے چپ نہیں رہا گیا جوابا اُس نے اسے نظر انداز کیے خاموشی اختیار کرنا بہتر سمجھا۔۔۔۔۔

حیدر روہانسا منہ بنائے دوبارہ کام کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔

لندن میں ایک حسین شام گزری تھی شام کے سائے ہر جانب چھا رہے تھے ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی موجود تھی ٹھنڈی ہواؤں کی آواز ایک عجیب سا سرور بخش رہی تھی کشادہ بالکونی کی بدولت وسط میں دو کرسیاں اور ساتھ ایک میز تھا جہاں اس کی پسندیدہ بلیک کافی کا مگ رکھا ہوا تھا وہ کرسی پہ لاپرواہ انداز میں بیٹھا گھٹنوں پہ لیپ ٹاپ رکھے تیزی سے لیپ ٹاپ پہ میلز کا ملاحظہ کر رہا تھا گاہے بگاہے موبائل پہ بھی نظر ڈال رہا تھا۔۔۔۔

میز سے کافی کا مگ اٹھاتے اس نے ایک چسکی بھری جو ہوا کی بدولت ٹھنڈی ہو چکی تھی

اچانک دروازے پہ ہونے والی دستک سے اس نے کافی کا مگ میز پہ اندر ہو لے سے کم ان کہا۔۔۔۔۔

اندر آنے والی شخصیت کو دیکھتے اس کے چہرے پہ نرم مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ لیپ ٹاپ میز پہ رکھتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"تمہارا میرے بغیر دل ہی نہیں لگتا۔۔۔"

وہ شرارت پہ آمادہ تھا اس کی بات پہ مقابل نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔

"ہاں سو تو ہے خیر آپ بتائیں دبئی کیلیے کب تک نکل رہے ہیں آپ کی فلائٹ ہے نہ آج۔۔۔"

وہ اس کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے افسردگی سے بولی جو ٹراؤذر شرٹ میں ملبوس تھا۔۔

"ہاں بس کچھ ہی دیر میں فہد آجائے تم مجھے یہ یاد دلانے آئی ہو۔۔"

وہ اپنے مینیجر کا ذکر کرتے ہوئے دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولا تو مقابل نے شکوہ کناں نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

"آپ کیوں جا رہے ہیں فہام آپ کو سیدھا پاکستان جانا چاہیے میں ایک مخلص دوست ہونے کی بدولت یہی مشورہ دوں گی آپ کو میں نہیں جانتی آپ نے مجھے کبھی مانا ہے یا نہیں لیکن میں مانتی ہوں۔۔۔ "

میرب اس کے ساتھ ہی صوفے پہ جگہ سنبھالتی اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔۔۔

"مجھ میں ہمت نہیں ہے اتنے عرصے بعد ان کا سامنا کرنے کی اور ویسے بھی میرے پاپا کو میرا واپس وہاں جانا بلکل پسند نہیں آئے گا۔۔۔"

وہ سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے شرمندگی سے بولا اس کی حالت دیکھتے میرب کے دل کو دھکا سا لگا اس نے سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھاتے گلاس میں پانی انڈیلا اور اس کی سمت بڑھایا۔۔۔۔

فہام نے مسکراتے ہوئے گلاس اس کے ہاتھ سے تھام لیا اور اس ہی سانس میں پی گیا۔۔۔

"میری بات غور سے سنیں چار سال پہلے جو غلطی جانے انجانے میں ہی آپ سے ہوئی ہے وہ آپ کا ایک جزباتی فیصلہ تھا اور اپنی کزن کے ساتھ جو آپ کر کے آئے ہیں وہ کسی صورت بھی معافی کے قابل نہیں ہے لیکن وہ اس کا ظرف ہو گا کہ وہ آپ کو معاف کر سکتی ہے یا نہیں یہ اس پر منحصر ہے لیکن معافی مانگنا آپ پر فرض ہے۔۔۔۔"

یہ وہی جانتی تھی کہ کس ہمت سے اس نے یہ بات کی تھی ورنہ دل تو اس کے پاکستان جانے پہ ہی خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔۔

"مجھ میں اتنی سکت نہیں ہے کہ میں اس کا سامنا بھی کر سکوں جازم ٹھیک کہتا تھا کہ مجھے کوئی حق حاصل نہیں تھا کہ میں اس کے پردے پہ کوئی غلط بات کرتا۔۔۔"

وہ پشیمانی سے سر مسلتے ہوئے بولا تو میرب نے تسلی دینے کو اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا اپنے شانے پہ نرم و نازک ہاتھ کا لمس محسوس کر کے اس نے نظریں اٹھائے اس کی سمت دیکھا جو ہمیشہ کی طرح اپنے تمام کام پسِ پشت ڈال کر اس کی مسیحائی کیلیے حاضر تھی اس کی آنکھوں سے جھلکتے جذبے اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھے لیکن وہ اپنے آپ کو اتنا اعلیٰ بلکل نہیں سمجھتا تھا کہ میرب جیسی لڑکی اس کا نصیب بنے نا وہ اپنے دل میں اس کیلیے کوئی خاص جزبات رکھتا تھا وہ صرف اس کیلیے ایک مخلص دوست کی حیثیت رکھتی تھی۔۔۔۔

میرب کے چٹکی بجانے پر وہ چونک کر سیدھا ہوا اور مسکراتے ہوئے اس کی سمت دیکھا۔۔۔۔

"اچھا میں اگر یہاں سے چلا جاتا ہوں تو تمہارا کیا ہو گا۔۔۔ "

اس نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی جیسے اس کا جواب جاننا چاہتا ہو۔۔۔۔

"میرا کیا ہونا ہے میں بھی تمہارے پیچھے پیچھے پاکستان چلی آوں گی آفٹر آل میری فیملی بھی وہی مقیم ہے۔۔۔۔ "

وہ بائیں آنکھ دباتے شرارت سے بولی تو اس کی شرارت سمجھتے وہ سر جھٹکتے ہوئے ہنس دیا۔۔۔

"اچھا اور یہاں کی جاب اس کا کیا کرو گی میں تو وہاں جازم کے ساتھ جا کر کمپنی سنبھال لوں گا آفٹر آل میرے بھائی نے اتنی ترقی کر لی ہے مجھ سے بھی بڑا بزنس مین بن چکا ہے مجھے تو آفر بھی کی تھی اس نے میں تو سکون سے اس ماحول میں رچ بس جاؤں گا۔۔۔"

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولا میرب نے اس کی بات پہ شاکی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔۔۔

فہام کے پاکستان سے جانے کے بعد جازم اس سے مسلسل رابطے میں تھا ایک سال قبل ایک امپورٹنٹ میٹنگ کی بدولت وہ لندن آیا تھا وہی اس کی ملاقات فہام سے ہوئی تھی جب فہام کو جازم نے اپنی کمپنی کے متعلق بتایا گئی لمحے تو وہ ساکت نگاہوں سے اسے دیکھتا رہ گیا کہ اس کا چھوٹا بھائی اتنا بڑا ہو چکا ہے تبھی جازم نے اسے واپس گھر لوٹنے پر اصرار کیا تھا لیکن اس وقت وہ معاملے کی نزاکت کو دیکھتے اس کی بات کو ٹال گیا تھا لیکن اب اسے وہ سوچ آتی تھی کہ کاش وہ اس دن گھر چلا ہی جاتا اپنی ماں کی آغوش میں جانے کیلیے اپنے باپ کے سائے میں جانے کیلیے وہ ترس گیا تھا لیکن کسی کا سامنا کرنے کی اس میں سکت نہیں تھی۔۔۔

"اتنے بھوکے ہیں آپ وہاں جاتے ساتھ ہی مجھے بھول جائیں گے کوئی بات نہیں میرے ڈیڈ بھی جانی مانی شخصیت ہے مجھے کسی سے کم نہیں سمجھیے گا۔۔۔"

وہ گردن اکڑا کر اترانے والے انداز میں بولی تو اس نے کمر پہ ہاتھ رکھتے زبردست گھوری سے نوازا

دروازے پہ ہونے والی دستک سے وہ دونوں دروازے کی سمت متوجہ ہوئے فہام نے کم ان کہتے اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔

"سر آپ کی فلائٹ کا وقت ہو رہا ہے آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔۔۔"

اس کا مینیجر اسے ہنوز ٹراؤذر شرٹ میں ملبوس دیکھ کر حیرانگی سے بولا۔۔۔

"تم جانتے ہو مجھے شروع سے ہی اپنی ڈریسنگ کا کوئی ہوش نہیں ہوتا جاتے جاتے بھی تیار ہو جاؤں گا میں نے کونسا میک اپ جیسا کارنامہ سرانجام دینا ہے میری پیکنگ آلموسٹ ڈن ہے میرے بیگز وغیرہ گاڑی میں رکھوا دینا۔۔۔"

وہ فہد کو ایک جانب رکھے بیگز کی جانب اشارہ کرتے اپنی وارڈروب میں سے کپڑے نکالنے لگا جو کہ اسے دنیا کا مشکل ترین کام لگتا تھا مینیجر نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔۔۔

"رکیں میں نکالتی ہوں۔۔۔"

میرب اسے بازو سے پکڑ کے پیچھے کرتی خود کپڑے کھنگالنے لگی نیوی بلیو کلر کا پینٹ کوٹ دیکھتے اس کی آنکھیں چمک اٹھی اس نے اچکتے ہوئے وہ نکالا اور فہام کی سمت بڑھایا۔۔۔

"ناٹ اگین میرب پھر سے نیوی بلیو آئی نو یہ تمہارا پسندیدہ کلر ہے لیکن مجھے نفرت مت کرواؤ۔۔۔"

وہ باقاعدی ہاتھ جوڑنے والے انداز میں بولا تو وہ اپنی توقع کے عین مطابق ردِ عمل پہ کھکھلا کر ہنس دی۔۔۔۔

اس کے واشروم میں بند ہوتے ہی میرب نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا لیکن آنسو تھے کہ اس کے جانے کا سنتے ہی جا رہے تھے اگلے دو مہینوں میں وہ پاکستان واپس جانا چاہتی تھی کیونکہ اس کی پڑھائی تقریباً مکمل ہو چکی تھی فہام سے اس کی ملاقات اپنی فرینڈ کے پاپا کے توسط ہوئی تھی اور پہلی نظر میں ہی شاندار شخصیت کا حامل فہام نیازی اس کے دل میں گھر کر گیا اس دن میرب پہلی نظر کی محبت میں گرفتار ہوئی تھی اس پہ آشکار ہوا تھا کہ محبت اپنے آپ میں کتنا اثر رکھتی ہے اس سے پہلے محبت کے متعلق اس کی رائے بلکل مختلف تھی وہ سمجھتی تھی کہ یہ ایک وقتی جذبہ ہے لیکن گزرتے لمحوں میں وہ اس کی عادی ہوتی چلی گئی اور اس کی محبت شدت اختیار کرتی گئی لیکن آج تک وہ فہام کے سامنے اس جذبے کا اظہار نہیں کر پائی تھی کیونکہ اس کے متعلق سب کچھ

جاننے کے بعد وہ اس نتیجے پہ پہنچی تھی کہ فہام ابھی بھی اپنی کزن سے محبت کرتا ہے جسے وہ بری طرح ٹھکرا آیا تھا۔۔۔۔۔۔

واشروم سے نکلتے ہی س نے ایک نگاہ میرب پہ ڈالی جو صوفے میں بیٹھی اپنی سوچوں میں غلطاں تھی آنکھیں حد درجہ سرخ ہو رہی تھی اس نے میرب سے نظریں ہٹاتے اپنا سارا دھیان بالوں کو برش کرنے کی سمت لگا دیا کبھی کبھی اس کی حالت دیکھتے وہ خود سے نظریں چرا جایا کرتا تھا کیا وہ اس لائق تھا کہ کوئی لڑکی اس حد تک اس میں انوالو ہو جاتی مفرہ کا خیال آتے ہی اسے شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔۔۔

موبائل پہ آنے والی کال پہ دونوں چونکتے ہوئے سیدھے ہوئے بیڈ پہ رکھا موبائل اٹھاتے ہی اس نے کال کرنے والے کا نام دیکھنا چاہا لیکن پاکستان سے آنے والی کال پہ اس کا دل دھک سے رہ گیا جازم کا نمبر تو اس کے موبائل میں محفوظ تھا پھر یہ کس کا نمبر تھا اس نے پریشانی سے میرب کی سمت دیکھا جو اسی کی جانب متوجہ تھی اس نے سر ہلاتے اسے کال اٹھانے کی ہمت دی اور خود دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو پوری طاقت سے بھینچ لیا اس کا دل ڈر رہا تھا کہ نا جانے اب کیا بات ہو گی۔۔۔۔

"اسلام و علیکم فہام ہئیر۔۔۔۔ "

اس نے اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پہ قابو پاتے دھیمے سے سلام کیا دوسری جانب کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی۔۔۔۔

"بھول گئے نہ اپنے چاچو کو۔۔۔"

دوسری جانب سے آنے والی آواز پہ ایک لمحے کیلیے تو وہ ساکت رہ گیا اس کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا اپنے آپ پہ قابو پاتے اس نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

"چاچو۔۔۔ "

وہ سراسراتی آواز میں بولا۔۔۔۔

"شکر ہے یاد تو ہے کہ آپ کے ایک چاچو بھی ہے۔۔۔ تفصیل سے بات نہیں کروں گا بس یہی اطلاع دینے کیلیے فون کیا تھا کہ بھائی صاحب کی طبیعت اس عرصے سے ناساز ہے اگر دل مانے تو پاکستان لوٹ آنا آج بھی اسی شدت سے اس گھر کے بڑے بیٹے کا انتظار ہے ہمیں۔۔۔۔"

انہوں نے التجائیہ انداز میں کہتے فون کاٹ دیا ان کی بات پہ فہام وہی بیڈ پہ ڈھے سا گیا۔۔۔

آنکھوں میں نمی سی تیر رہی تھی۔۔۔۔

"سر آپ تیار ہیں ہمیں چیک آؤٹ کرنے میں صرف بیس منٹ ہے۔۔۔ "

فہد نے سنجیدگی سے اسے باور کرایا لیکن فہام اس کی بات پہ بدک اٹھا۔۔۔۔

"فہد جتنی جلدی ہو سکیں پاکستان کی سیٹ بک کراؤ میں جلد سے جلد پاکستان جانا چاہتا ہوں۔۔۔"

وہ شکستہ لہجے میں بولا عدیل صاحب کی بات پہ اسکا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا وہ غائب دماغی سے یہاں وہاں نگاہ دوڑا رہا تھا۔۔۔

دو سیکنڈ تو میرب کو اس کی بات کا مفہوم سمجھنے میں لگے لیکن شعور کی منزل طے کرتے ہی اس کے ویران چہرے پہ شادابی چھا گئی اس نے بے یقینی سے فہام کی سمت دیکھا جو موبائل پہ کوئی نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

"بٹ سر۔۔۔۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہا وہ کیا کہہ رہے ہیں فوری جاؤ اور پاکستان کی سیٹ بک کراؤ جسٹ گو۔۔۔۔"

میرب اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ترشی سے بولی تو فہد کو ماننا ہی پڑی۔۔۔۔

تبھی الٹے قدموں اس کے حکم کی تعمیل کرنے وہاں سے چل پڑا۔۔۔۔

وہ بہت خوش تھی مطلب فہام پاکستان جائیں گے پھر ہی تو وہ اپنی فیملی سے ملوا پائے گی لیکن اگر ان کی کزن مفرہ نے انہیں معاف کر دیا تو۔۔۔۔

اس کے دل میں تو گویا بہار کا موسم کھل اٹھا لیکن یہ سوچ آتے ہی اس کی دل کی رفتار بے ساختہ است پڑی اس نے گردن دائیں بائیں ہلاتے اپنی بات کی نفی کی اس نے آنکھیں میچتے اپنے اعصاب پر قابو پایا۔۔۔۔

اور فہام کی تیاری میں مدد کرنے لگی آج وہ خوش تھی بے حد خوش۔۔۔۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"عیشال کم ہئیر میری بات آپ کو سمجھ نہیں آتی۔۔۔"

وہ لڑکی اپنے ایک سالہ بیٹی سے مخاطب تھی جو لڑکھڑاتے قدموں سے بھاگنے کو پر تول رہی تھی اور اس کو ناکوں چنے چبوانے کی تگ ودو میں تھی۔۔۔ بھاگ بھاگ کر اس کا سانس بری طرح پھول چکا تھا لیکن آنکھوں میں واضح شرارت ناچ رہی تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے بیٹا اسے کھیلنے دو ہر وقت کا پیچھے پڑے رہنا بھی اچھا نہیں ہوتا۔۔"

سبین شیرازی اسے اپنی پوتی کے پیچھے بھاگتا دیکھ ٹوکتی ہوئی بولی تو اس نے شاکی نگاہوں سے ان کی سمت دیکھا۔۔۔

"ماما آپ بتائیں اتنا بھی شرارتی کوئی ہوتا ہے کیا ایک تو اس کا باپ صبح آفس جانے سے پہلے تک تنگ کرتا رہتا اور ان کے جانے کے بعد یہ نواب زادی۔۔۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولی وہ وہاج اور عیشال دونوں کی حرکتوں سے عاجز آچکی تھی۔۔۔

"شادی کو دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن مجال ہے جو اپنے شوہر کو ہی نکیل ڈالنی آئی ہو تمہیں۔۔"

وہ اس کی بات پہ منہ بناتے اسے جھاڑتے ہوئے بولی تو وہ اپنی ساس کی بات سن کے خجل سی ہو گئی۔۔۔

"ویسے اب تو میں نے حیران ہونا چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ ایک ماں ہو کر بھی آپ نے ہمیشہ میری ہی طرفداری کی ہے۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے ان کے سینے سے لگتے بولی تو انہوں نے اس کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیا۔۔۔

"ہاں تو مجھے بیٹھے بٹھائے اتنی اچھی بہو مل گئی ہے اور زندگی میں پہلی بار میرے بیٹے نے کوئی اچھا کام سرانجام دیا ہے۔۔۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تو وہ بھی چہرہ جھکائے ہنس دی۔۔۔

" کبھی میری بیٹی پہ بھی توجہ دے لیا کریں گرنے لگی تھی میری جان میری پرنسز۔۔۔ "

وہاج جو تھکا ہارا آفس سے آیا تھا عیشال کو گود میں اٹھاتے اس کا گال چومتا وہی سامنے رکھے صوفے پہ براجمان ہو گیا۔۔۔

کوٹ بازو میں ڈالے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کیے سر کے بال ماتھے پہ بکھرے ہوئے تھے اور کافی عرصے سے شیو بنوانے کی زحمت نہیں کی گئی تھی تھکن اس کے چہرے سے عیاں تھی لیکن پھر بھی گھر آ کر عیشال کے ساتھ وقت گزارنا اس کی عادت بن چکی تھی۔۔۔۔

"آپ اسے مجھے پکڑائیں اور پہلے فریش ہو جائیں۔۔۔ "

وہ اس کی حالت کے پیشِ نظر اس کی سمت ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی لیکن عیشال نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھوں کو نظر انداز کرتے وہاج کی گردن میں چہرہ چھپا گئی یہ اس کی ناراضگی کا واضح اظہار تھا اس کی حرکت پہ وہاج کا قہقہہ لاؤنج میں گونجا

جبکہ اس نے کینہ توڑ نگاہوں سے اپنی ناشکری اولاد کو دیکھا جو باپ کے آتے ہی اسے بھول چکی تھی۔۔۔۔ اس نے شکوہ کناں نظروں سے اپنے ساس سسر کی جانب دیکھا جو اس کی حالت سے حظ اٹھا رہے تھے وہاج نے اسے دیکھتے ہی بائیں آنکھ دبائی جو اسے آگ لگانے کو کافی تھی وہ اس کو ایک کٹیلی نگاہ سے نوازتی پیر پٹختے ہوئے کچن کی جانب چل دی تا کہ ملازمہ کو کھانا لگانے کے متعلق آگاہی دے سکے۔۔۔

"مفرہ دروازہ کھولو بچے کیوں ضد باندھ لی ہے فضول کی۔"

نازیہ بیگم پریشانی سے اس کے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولی لیکن مقابل سننے کے موڈ میں قطعی نہیں تھی۔

باہر گاڑی رکنے کی آواز پہ انہوں نے بے ساختہ تشکر بھرا سانس خارج کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب دروازہ لازمی کھلے گا۔

"کیا ہوا اماپریشان لگ رہی ہیں۔"

جازم ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے وہی تھکا تھکا سا وہی صوفے پہ براجمان ہو گیا اور پریشان بیٹھی نازیہ بیگم سے استفسار کیا۔

"ناجانے تین چار دنوں سے کیا ضد باندھ لی ہے اس نے سمجھ سے باہر ہے میری۔"

وہ دونوں ہاتھ ماتھے پہ رکھے تفکر سے بولی جازم کے ماتھے پہ بل پڑنا شروع ہو گئے اس نے ناسمجھی سے نازیہ بیگم کی سمت دیکھا۔

"صبح تمہارے آفس جانے کے بعد عدیل بھائی سے کہہ رہی تھی کہ جاب کرنی ہے لیکن انہوں نے نیم رضامندی ظاہر کی تو اب پھر سے وہی ضد اب کمرہ بند کر کے بھوک کی ہڑتال کی ہوئی ہے لو بھلا بتاؤں کھانے سے کیا ناراضگی۔"

وہ نفی میں سر ہلاتے تاسف سے بولی تو جازم مسکراتا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا جیسے ساری بات کا مطلب اب واضح ہوا ہو۔"

"آپ کیوں پریشان ہوتی ہے ان کا تو روز کا معمول ہے روزانہ کوئی نہ کوئی ضد باندھ لیتی ہیں آپ ان کی طرف سے پریشان ہونا چھوڑ دیں۔"

وہ ان کے کندھے کے گرد بازو حائل کرتے محبت بھرے لہجے میں بولا اور ان کے ماتھے پہ بوسہ دیا تاکہ ان کی پریشانی میں کمی ہو اس کے تسلی آمیز لہجے پہ وہ اسے دیکھتے مسکرا دی۔

نازیہ بیگم نے محبت بھری نظروں سے اس کی سمت دیکھا جو پچھلے چار سالوں میں انتہا کا سنجیدہ اور ذمہدار ہو چکا تھا اتنی سی عمر میں ہی وہ اس کی کمپنی کتنی ترقی کر چکی تھی یہ اسی کی دن رات کی محنت کا نتیجہ تھا جازم نے تو نیا گھر بنانے کی بھی فرمائش کی تھی لیکن کوئی اس گھر کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا تبھی اسی گھر کو مکمل طور پر رینیو کروایا گیا ہے وہ جب جب جازم کو دیکھتی تھی فہام کی کمی شدت سے محسوس ہوتی تھی دو تین بار کہنے کے باوجود وہ پاکستان واپس نہیں لوٹا تھا تبھی وہ اسے کہنا چھوڑ چکی تھی اب انہیں انتظار تھا جب وہ اپنی مرضی سے پاکستان واپس لوٹے۔

"آپ جائیں اپنے کمرے میں میں پتہ کرتا ہوں کہ کیا مسئلہ ہے آپ کی بہو کے ساتھ۔"

وہ شرارت سے آنکھ دبا کر بولا تو نازیہ بیگم اس کی شرارت سمجھتے مسکرا دی۔

"تنگ مت کرنا میری بیٹی کو آرام سے بات کرنا۔"

وہ تنبیہی انداز میں باور کراتی اپنے کمرے کی سمت چل دی جازم نے بھی ان کی بات پہ سر جھٹکتے مفرہ کے کمرے کا رخ کیا۔

"مفرہ دروازہ کھولیں۔"

اس نے زور سے کمرے کا دروازہ بجایا لیکن بے سود

اس کی ہٹ دھرمی پہ جازم کی کشادہ پیشانی پر سلوٹ نمودار ہوئی۔

"اوکے چلتا ہوں میں لیکن ایک بات واضح کر دو کہ اب بات ہی نہیں کروں گا میں آپ سے۔"

میں اونچی آواز میں اسے جان بوجھ کر سنانے والے انداز میں بولا تو اگلے دو سیکنڈ میں مفرہ نے دروازہ کھول دیا اور چپ چاپ ناراضگی کا اظہار کیے واپس کمرے کے اندر چل دی۔

"کیا مسئلہ ہے کیوں شور مچا رہے ہو۔"

اس نے چڑتے ہوئے اسے مخاطب کیا جواباً اس کی نظریں اپنے وجود پہ گری محسوس کر کے وہ گڑبڑا گئی اسی لیے چہرے کا رخ موڑتے نظریں سامنے دیوار پہ جمالی اس کی دیدہ دلیری پہ جازم نے ستائشی انداز میں آئبرو اچکائے۔

"کونسا نیا مسئلہ کھڑا کر لیا ہے اب آپ نے۔"

وہ فرصت سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بولا مفرہ تو اس کے ریلیکس انداز پہ تلملا کر رہ گئی۔

"کچھ بھی نہیں تم جاؤ یہاں سے مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔"

جواباً وہ رندھی آواز میں بولی اس کے رونے پر جازم بوکھلا گیا تبھی کوفت سے اسے آنسو صاف کرتے دیکھا ایک تو ان کی بات بات پہ رونے کی عادت سے اسے اچھی خاصی چڑ تھی۔

"یہ جاب کا کیا سین ہے اب۔"

اس نے سنجیدگی سے استفسار کیا اس نے نگاہیں اس کے من موہنے چہرے پہ جمالی تو مفرہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"اتنا سارا پڑھنے کا کیا فائدہ جاب کرنے کی بات کرو تو سب کو پتنگے لگ جاتے ہیں میں کونسا کوئی غلط کام کرنے کا کہہ رہی ہوں میں تھک گئی ہوں گھر بیٹھ بیٹھ کر مجھے باہر نکلنا ہے یہاں سے یونی چھوڑنے کے بعد سے نہ لیلی کا پتہ ہے اور رابی تو پہلے ہی بھول چکی تھی ایسا لگتا ہے گھٹی ہوئی زندگی جی رہی ہوں۔"

اب کی بار وہ چیختے ہوئے بولی اندر کا لاوا پھٹ چکا تھا جازم نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔۔۔

"گھر رہ رہ کر تھک گئی ہیں نہ۔"

اس نے سپاٹ انداز میں پوچھا جیسے دماغ میں کچھ چل رہا ہو مفرہ نے اس کے سوال پہ جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا۔

"اچھا ایک بہت ہی خوبصورت اور اچھا حل ہے میرے پاس عمل کرنا چاہے گی۔"

اب کی بار وہ گہری سنجیدگی اس پہ نظریں جمائے بولا انداز سوالیہ تھا مفرہ نے بنا کسی تردد کے ہاں میں سر ہلایا۔

"اممم ٹھیک ہے پھر میں ماما پاپا سے آپ کی رخصتی کے متعلق بات کرتا ہوں ویسے بھی عمر بڑھتی جا رہی ہے اتنی دیری اچھی نہیں ہوتی ہمیں اب شادی کی بابت سوچنا چاہیے۔"

کمرے میں اس کی بھاری گھمبیر آواز گونجی جبکہ اس کی بات کا مفہوم سمجھتے مفرہ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی اس نے تعجب سے جازم کی سمت دیکھا جس کی آنکھوں میں جذبات کا ایک جہاں آباد تھا وہ پر شوخ مسکراہٹ سمیت اسی کی سمت متوجہ تھا یکلخت اس کے گالوں پہ بری طرح سرخی چھا گئی ہاتھوں کی توڑ مروڑ بھی جاری تھی۔

جازم نے بڑی دقت سے قہقہہ کو قابو میں رکھے ہوئے تھا ورنہ شدت سے دل چاہ رہا اس کی حالت پہ خوب دل کھول کر ہنسے لیکن وہ فلحال اس کے عتاب کا نشانہ نہیں بن سکتا تھا۔

"تم فوراً سے پہلے نکلو یہاں سے مجھے آج کے بعد اپنی شکل مت دکھانا۔"

وہ اسے کمرے سے باہر دھکا دیتے ہوئے بولی تو وہ بری طرح لڑکھڑایا اور ہنستے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"یار یہ کیا بات ہوئی میری بات کو مکمل ہونے دیتی۔"

اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا مفرہ نے اس کے منہ پہ زور سے دروازہ بند کر دیا جازم اس کی حرکت پہ بلبلا کر رہ گیا ایک تو وہ اتنا آسان حل بتا رہا تھا جس سے اس کی بوریت دور ہو گی لیکن اس نے اتنا برا سلوک کرتے کمرے سے ہی باہر پھینک دیا۔

دروازہ بند کرتے ہی مفرہ دروازے سے ٹیک لگائے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی دل کی دھڑکن حد سے سوا تھی اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا چہرہ تھپتھپایا جو اس کی بات پہ سرخ پڑتا جا رہا تھا۔

اسے جازم سے اس قسم کی بے باکی کی قطعی امید نہیں تھی۔

اگلے دن وہ سب ناشتے کی میز پہ موجود تھے تو عدیل صاحب نے فہام کا ذکر چھیڑا۔

فہام کے ذکر پہ چائے پیتی مفرہ کا چہرہ ایک دم سے سپاٹ ہوا جو کسی نے محسوس کیا ہو یا نہیں لیکن جازم نے شدت سے محسوس کیا تھا تبھی سختی سے لب بھینچ گیا۔

"تایا ابو نے ناشتہ کر لیا۔"

مفرہ ان سب کو ایک ہی مدعے پہ بات کرتا دیکھ اکتا کر بولی تو سب نے چونک کے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ اکتاہٹ واضح تھی۔

"میں ان کیلیے سوپ بنالوں آپ لوگ باتیں کریں۔"

وہ معذرت خوانہ لہجے میں کہتی چیئر کھسکا کر اٹھ کھڑی ہوئی اب اس کا رخ کچن کی جانب تھا۔

"جی چاچو آپ بتائیں کس متعلق بات کر رہے تھے۔"

جازم نے مفرہ کے جاتے ہی اپنا رخ عدیل صاحب کی جانب موڑا تو انہوں نے فہام سے ہونے والی پوری بات سے آگاہی دی۔

نازیہ بیگم کے تو تشکر سے آنسو رواں ہو گئے ان کی سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح اپنی خوشی کا اظہار کرے۔

جازم نے بھی ان کی بات پہ سکون بھرا سانس خارج کیا۔

"اس معاملے میں فلحال میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ اس متعلق بھائی سے میری بھی دو سے تین مرتبہ بات ہو چکی ہے لیکن ان کا کوئی خاص ردِ عمل نہیں تھا۔"

وہ کندھے اچکاتے ہوئے افسردگی سے بولا تو نازیہ بیگم نے اسے ایک نظر دیکھتے نظریں جھکالی۔

"مجھے یہ بات اچھے سے ازبر ہے کہ بھائی صاحب کو فقط یہی پریشانی کھائی جارہی ہے جوان اولاد اور سونے پہ سہاگہ سب سے بڑا بیٹا بہت مشکل ہوتا ہے اپنی اولاد سے کٹ کر رہنا چار سال انہوں نے فہام کو بنا دیکھے بنا بات کیے گزارے ہیں ایک باپ کیلیے آسان نہیں ہوتا اپنی اولاد کو خود سے دور کرنا فلحال یہ فیصلہ اس نے جذباتی پن میں کیا تھا ایک معافی کی دیر ہے یہاں سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے گا ہمارا گھر خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گا۔"

انہوں نے سنجیدگی سے اپنی بات کا اختتام کیا تو نازیہ بیگم نے ایک تائیدی نگاہ ان پہ ڈالی۔

"عدیل جو سب کچھ ماضی میں۔"

"بھابھی ان سب باتوں کا کیا مقصد جن کا کوئی وجود ہی نہ ہو وہ باتیں دل کے کسی کونے میں دفن کر دی ہے اور اگر زندگی میں تلخیاں آئی تھی تو خوشیاں بھی تو آئی میرے دوسرے بیٹے کی بدولت اور شاید اب مجھے اس چیز کا بخوبی اندازہ ہو رہا ہے کہ جیسے میری بیٹی کے پل پل بدلتے موڈ کو یہ سنبھال سکتا ہے وہ کوئی اور نہیں کر سکتا تھا۔"

وہ فخر سے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولے تو وہ بھی ان کی بات پہ سر جھکائے مسکرا دیا۔

کچن کے دروازے پہ کھڑی مفرہ ان کی بات پہ ساکت رہ گئی۔

"یہ آپ سب کیلیے آسان ہو گا معاف کر دینا لیکن میرے لیے نہیں ہے میں جب جب وہ دن یاد کرتی ہوں نہ دل کھنچتا ہے میرا درد بڑھ جاتا ہے کوئی افاقہ محسوس نہیں ہوتا انہوں نے میرا دل توڑا ہے میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

وہ بے دردی سے اپنے گالوں پہ موجود آنسو رگڑتے ہوئے دل ہی دل میں بولی اور سر جھٹکتے ایک نگاہ اپنے ہاتھوں میں موجود سوپ والے باؤل پہ ڈالی۔

اس نے سوپ کو دوبارہ گرم کر کے باؤل میں ڈالا اور منہ پہ دو تین چھپاکے مارتی وہاب صاحب کے کمرے کا رخ کیا۔"

"کیا تایا جان سارا دن لیٹے رہتے ہیں کمر نہیں دکھتی آپ کی۔ "

مفرہ شرارت پہ آمادہ تھی تبھی بائیں آنکھ دباتے ہوئے بولی اس کی شرارت سمجھے وہاب صاحب نے مسکراتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی اور سائیڈ ٹیبل سے اپنا چشمہ اٹھاتے پہنا۔

"مجھے آپ سے بلکل یہ امید نہیں تھی آپ کی تائی امی تو روز مریضوں والا کھانا کھلاتی ہیں آج تو کچھ مزیدار کھلا دیتی آپ اب تو ماشااللہ میری بیٹی کھانا بنانے میں بھی پرفیکٹ ہو گئی ہے۔ "

وہ اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے ہوئے بولے تو وہ انہیں مصنوعی آنکھیں دکھا کر رہ گئی۔

"میری بیٹی کی آنکھیں کیوں سرخ ہو رہی ہیں روئی ہو کیا آپ جازم نے تو نہیں کچھ کہا۔"

وہ ان کے اچانک سوالات کے بوچھاڑ پر بوکھلا گئی۔

"نہیں نہیں بس وہ آنکھ میں شاید کچھ چلا گیا تھا خیر آپ یہ جلدی سے سوپ ختم کریں۔ "

وہ ان کے سامنے چھوٹا ٹیبل رکھتی اس پہ سوپ کا باؤل رکھتی ہوئی بولی تو وہاب صاحب اس کی اتنی فکر پر مسکرا دیے۔

"سارا پیار آپ انہیں ہی دیتے رہتے ہیں کچھ میرے لیے بھی بچا لیا کریں۔"

جازم جو کافی دیر سے کمرے کے دروازے پہ کھڑا ان کے محبت بھرے مظاہروں کا ملاحظہ کر رہا تھا اندر آتے ساتھ ہی نروٹھے لہجے میں بولا۔

مفرہ کا ہنستا مسکراتا چہرہ ایکدم سپاٹ ہوا جازم کی نگاہوں سے اس کی یہ حرکت مخفی نہ رہ سکی اس نے چہرے پہ نا سمجھی کے تاثرات لیے مفرہ کی جانب دیکھا۔

"اوکے پاپا میں نکلتا ہوں آفس کیلیے۔"

وہ ان کے سامنے سر جھکاتا ہوا بولا مفرہ ابھی ہی کمرے سے باہر نکلی تھی جازم نے فوری طور پر اس سے بات کرنے کا سوچا تبھی بھاگنے والے انداز میں اس کے پیچھے گیا۔

"موڈ کیوں آف ہے آپ کا۔"

مفرہ جو باہر لان کی جانب جا رہی تھی اپنے پیچھے سے آنے والی آواز پہ بے ساختہ قدم رکے لیکن گردن موڑنے کی زحمت نہ کی۔

گھٹنوں تک آتا فراک ساتھ کھلا فلیپر پہنے بالوں کی آبشار حسبِ معمول ڈوپٹے کی قید میں تھی وہ لان میں لگے سرخ گلابوں پہ نظریں جمائے اداسی سے کھڑی تھی ہوا کے زور سے بال کھلنے کی تگ ودو میں تھے جس کا پتہ چہرے پہ بکھرنے والی لٹوں سے چل رہا تھا وہ بار بار اپنی لامبی مخروطی انگلیوں سے انہیں سمیٹنے کی کوششوں میں تھی۔

ایک فسوں تک جو اس کے ارد گرد بندھا ہوا تھا۔

مفرہ کی آواز پہ وہ چونک کر سیدھا ہوا اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے اس نے سنجیدہ نگاہ اس پہ ڈالی۔

"میں نے شاید آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا ہے۔"

وہ بھوری آنکھوں میں غیض لیے بولا تو منسا نے ناراضگی سے چہرہ پھیر لیا وہ فلحال کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"مجھے فلحال کوئی بات نہیں کرنی جازم۔ "

وہ باقاعدہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے اکتاہٹ سے بولی تو جازم کی کشادہ پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی جبڑوں کو سختی سے بھینچ لیا۔

"کیوں نہیں کوئی بات کرنی اگر بھائی گھر واپس آنا چاہتے ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے یہ ان کا بھی گھر ہے مفرہ۔"

وہ نرم انداز میں اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو اس نے ایک تیز نگاہ جازم پہ ڈالی جیسے اس کی بات بلکل بھی پسند نہ آئی ہو۔

"تو میں نے کب منع کیا ہے وہ آئیں سو بار آئیں لیکن ان کے آنے پر کوئی میرے سے یہ توقع نہ رکھیں کہ میں نارمل ہو جاؤں گی یا انہیں معاف کر کے مہان ہو جاؤں گی۔"

جواباً وہ اکھڑ لہجے میں کہتی وہاں سے جانے لگی تبھی جازم نے سختی سے اس نے دونوں بازو تھام لیے مفرہ کو اس کی انگلیاں اپنے بازوؤں میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تکلیف کی شدت سے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

اس کی آنکھوں میں نمی دیکھتے اس نے فوراً اپنی گرفت کو نرم کیا لیکن لہجہ ابھی بھی سختی اختیار کیے ہوئے تھا۔

"کیوں نارمل نہیں ہو سکتی آپ کیا دقت ہے اس میں وہ معاملہ ختم ہو چکا ہے اس قصے سے باہر نکل آئیں بس کر دیں اس میں جینا کیا آپ اب بھی بھائی کو چاہتی ہیں۔"

وہ اسے جھنجھوڑتا ہوا بولا۔

یہ بات صرف وہ ہی جانتا تھا کہ کتنی مشکلوں سے اس نے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کیے تھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی دل کو کند چھری سے چیر رہا ہے اس کی بات پہ مفرہ کے ضبط کا شیرازہ بکھر کیا تبھی بپھرتے ہوئے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیا۔

"ہاں بس آجاؤ تم بھی تم بھی الزام تراشی کر لو صرف تم ہی رہ گئے تھے کیوں ہر بار لڑکی کو ہی کمزور سمجھا جاتا ہے کیا اسے کوئی اختیار نہیں ہے کہ اپنی زندگی کیلیے کوئی فیصلہ کر سکیں۔

جو وہ کر کے گئے تھے میرے ساتھ جیسا ان کا رویہ تھا میرے ساتھ کیا کوئی لڑکی چھوڑو میں کسی دوسری لڑکی کی بات نہیں کرتی میرے جیسی لڑکی کم سے کم ان کے ساتھ کی خواہش نہیں کر سکتی۔

ہاں بچپن سے ایک رشتہ ہونے کی بدولت انسیت ہو جاتی ہے مجھے بھی تھی مانتی ہوں میں جھٹلاتی نہیں اس چیز کو لیکن ایک رشتے میں سب سے اول درجہ عزت کو حاصل ہے اگر رشتے میں عزت ہی نہ ہو تو وہ رشتے پائیدار نہیں ہوتے کھوکلے ہوتے ہیں انہیں تو میرے پہ اعتبار ہی نہیں تھا میں جانتی ہوں کہ ان کی باتوں پہ کیسے گھٹ گھٹ کر روئی ہوں میں کیسے جیتی تھی ان کی باتوں کو سوچتے میرا دم گھٹتا تھا لیکن ان کے ایک فیصلے نے سب تہس نہس کر دیا ان کی انا نے سب کے غرور کو خاک میں ملا دیا کتنے دل توڑ دیے کیا معاف کر دینا اتنا آسان ہے نہیں آسان بلکل بھی نہیں یہ بس کہنے کی حد تک ہے کوئی آسانی سے عمل نہیں کر پاتا میں تو بلکل بھی نہیں کر پاؤں گی۔ "

چار سالوں کا غبار تھا جو آج اتنے عرصے بعد جازم کے سامنے بہہ نکلا تھا وہ سسکتے ہوئے وہی نیچے گرنے کے انداز پہ بیٹھی جازم کی بات نے اسے اندر تک توڑ کر رکھ دیا تھا کیا وہ اتنے عرصے میں اس پر اعتبار بھی نہیں کر پایا تھا۔

وہ آنسو چھپانے کو اپنا رخ موڑ گئی۔

جازم سکتے کی کیفیت میں اس کی تمام باتیں سن رہا تھا اسے نیچے بیٹھتا دیکھ وہ بھی پینٹ کے پائنچے اٹھاتے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

"آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں آپ پر الزام تراشی کر سکتا ہوں کیا میں آپ کو اتنی پست ذہنیت کا انسان لگتا ہوں جو اپنے کسی بھی مفاد کیلیے کسی دوسرے کے دل کوں توڑوں گا ٹھیک ہے مانتا ہوں ایک غلطی سرزد ہو گئی میرے سے میں نے آپ سے یہ بات کہہ دی لیکن اس بات کا رخ آپ غلط سمت میں لے گئی ہیں۔

اور رہی بھائی کو معاف کرنے کی بات تو معاف کرنے والے کو اللہ پاک بھی پسند کرتے ہیں نہ ہمیں ہمارا اسلام کیا سکھاتا ہے کہ ہمیں در گزر کرنا چاہیے آپ بھی سوچنا چھوڑ دیں دل کو سکون ملے گا اس اذیت سے چھٹکارا مل جائے گا کیا ہمارے نکاح میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ آپ پرانی باتوں کو بھلا دیں اور ایک نئی زندگی کی شروات کریں۔ "

وہ مسحور کن لہجے میں بولتے سوالیہ انداز میں اس سے مخاطب تھا وہ اپنے گھر کو بکھرا دیکھ کر تھک گیا تھا اسے فہام کو واپس لا کر ایک لڑی میں پرونا تھا لیکن نا جانے یہ سب کب ممکن ہونا تھا۔

اسے اپنے اور مفرہ کے رشتے کو ایک نام دینا تھا۔

کاش وہ اسے بتا پاتا کہ وہ اس سے محبت کر بیٹھا ہے لیکن فلحال نہ موقع تھا نہ دستور۔

مفرہ اس کی بات پہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ بھی تو کسی سے سچی محبت کرتا تھا لیکن مفرہ سے نکاح ہونے کے بعد ان کے درمیان اس متعلق کوئی ذکر نہیں ہوا تھا اور مفرہ کے دل میں یہ آخری پھانس تھی کہ وہ ایک شخص کا دل توڑ بیٹھی ہے لیکن وہ جاسم سے چاہ کے بھی اس مدعے پہ بات نہیں کر پاتی تھی۔

دونوں ایک دوسرے کی حالت سے انجان اپنے دل و دماغ میں تانے بانے باندھنے میں مصروف تھے۔

"اب کیا سوچ رہی ہیں۔"

اس نے مفرہ کو اٹھتا دیکھ لمحے کے ہزارویں حصے میں پھرتی دکھتے اسے دوبارہ اپنے مقابل بٹھایا اور کندھے سے کندھا ٹکراتے استسفار کیا اس کی پیش قدمی پہ مفرہ نے جھجھکتے ہوئے فاصلہ قائم کیا اور پریشانی سے انگلیاں چٹخانے لگی پلکوں پہ ہلکی ہلکی نمی ابھی بھی موجود تھی.

"تمہیں آفس بھی تو جانا ہے دیر ہو رہی ہو گی۔ "

وہ نظریں چراتے ہوئے بھیگی آواز میں بولی تو جازم نے اس کے رونے پر تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیوں رو رہی ہیں اب بات مکمل ہو تو گئی ہے ٹھیک ہے میں اس مدعے پہ آپ سے اب کوئی بات نہیں کروں گا ایزی رہیں۔ "

وہ اسے پچکارتے ہوئے گویا ہوا مفرہ نے اس کی بات پہ بھیگی آنکھیں اٹھائے اس کی سمت دیکھا۔

"نہیں میں کون ہوتی ہوں ٹوکنے والی مجھے ان کی موجودگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں ٹھیک ہوں۔"

وہ مشکل مسکراتے ہوئے بولی لیکن اس کی آنکھیں اس کی مسکراہٹ سے میل نہیں کھا رہی تھی جازم نے نرمی سے اس کے دونوں بازو کو تھامتے اس کے چہرے کے رخ اپنی جانب کیا۔

"اگر کچھ شئیر کرنا چاہتی ہیں تو بلا جھجک کر سکتی ہے میں یہی ہوں آپ کے پاس۔"

وہ سوالیہ انداز میں گویا ہوا اور اس کا ہاتھ تھامتے پیار سے تھپتھپایا لیکن وہ اس کے بات پہ ہولے سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"آپ۔ "

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا موبائل پہ آنے والی کال پہ وہ اس کی سمت متوجہ ہوا اس سے ایکسکیوز کرتا وہ ایک طرف ہوتے موبائل کان سے لگا گیا اور پوری توجہ سے مقابل کی بات سننے لگا۔

مفرہ بہت توجہ سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کر رہی تھی جو مقابل کی بات پہ بدل رہے تھے ایکدم فون بند کرتے ہی وہ پیچھے مڑا لیکن مفرہ کو اپنے آپ کو گھورتا پا کر مسکراہٹ ہونٹوں میں ہی دبا گیا مفرہ بھی اس کے ایکدم مڑنے پر بوکھلا گئی تبھی کپڑے درست کرتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کپکپاتے ہاتھ اپنے منہ پہ پھیرے۔

"اوکے میں آفس کیلیے نکلتا ہوں ایک ضروری کام آگیا ہے اچانک رات میں ملاقات ہوگی آپ سے۔ "

وہ اس کا گال تھتھپاتے ہوئے مسکراتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا مفرہ نے بھی گہرا سانس بھرتے اس کی تلقید کی۔

"مفرہ ناشتہ تو کر لیتی۔"

نازیہ بیگم اسے اپنے کمرے میں جاتا دیکھ کر بولی تو اس نے محض نفی میں سر ہلایا اور کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کرتے وہی صوفے پہ موبائل لیے بیٹھ گئی وہاب صاحب کو نازیہ بیگم دوائی دیتے سونے کی تلقین کرتے کمرے سے باہر آچکی تھی دو سال پہلے ایک حادثے کے بعد ان کی ریڑھ کی ہڈی بری طرح متاثر ہوئی تھی اسی لیے اکثر

درد رہتا تھا لیکن اب کچھ دنوں سے اس درد کی بدولت ان کی طبیعت پہ خاصا برا اثر تھا تبھی ڈاکٹر نے مکمل بیڈ ریسٹ کی ہدایت کی تھی۔

عدیل صاحب نے اپنی جاب سے ریٹائر ہو چکے تھے جازم نے پورے گھر کی ذمہداری جازم کے سر پہ آ گئی تھی اور وہ اسے مکمل ذمے داری سے نبھا بھی رہا تھا۔

مفرہ کا سر صبح والی بات کے متعلق سوچ کے درد سے پھٹ رہا تھا اس نے چائے بنانے کا سوچتے اس نے کچن کا رخ کیا چائے بنا کر انہیں دو کپ میں انڈیلتی وہ باہر نازیہ بیگم کے پاس ہی آ گئی تھی۔

نازیہ بیگم فون پہ کسی سے محو گفتگو تھی مفرہ کے لیے یہ حیرت کی بات تھی کیونکہ انہوں نے کبھی اتنی دیر فون پہ بات کرنے میں نہیں لگائے تھے اس نے چائے کی ٹری ٹیبل پر رکھی گھڑی دوپہر کے بارہ بجا رہی تھی۔

تبھی گیراج میں گاڑی رکنے کی آواز پہ نازیہ بیگم فون بند کر کے ٹیبل پہ رکھا اور حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"پاپا اور تایا جان تو آرام کر رہے اور جازم اس وقت آفس میں ہوتا ہے تو پھر باہر کون ہے۔"

مفرہ سوالیہ انداز میں نازیہ بیگم سے گویا ہوئی انہوں نے اس کی بات پہ لاعلمی سے کندھے اچکائے۔

"آپ دیکھیں میں یہ کپ دھو کر آتی ہوں۔ "

وہ انہیں کہتی خود کچن کی جانب چل دی

نازیہ بیگم نے بھی قدم باہر کی جانب بڑھائے لیکن جازم کے ساتھ اندر آنے والے وجود کو دیکھتے ان کے قدم زمین میں جم کے رہ گئے انہوں نے بے یقینی سے جازم کی طرف دیکھا جو دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے انہیں ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

اتنے عرصے بعد فہام کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر ان کی آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہنا شروع ہو گئے فہام نے آگے بڑھتے انہیں اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے بالوں سے ڈھکے سر پہ محبت بھرا بوسہ دیا تو وہ اس کی موجودگی کا یقین کرتے اس کے سینے سے لگی شدتوں سے رو دی فہام نے بھی نم آنکھوں کو میچتے انہیں اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

ان کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے اسے اپنے سینے میں ٹھنڈک اترتی محسوس ہوئی اتنے سال کی دوری کا سوچتے اس کے وجود کو اداسی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا کہ وہ کیوں اتنے سال اپنوں سے دور رہا۔

جازم نے مفرہ کی غیر موجودگی میں بے ساختہ شکر ادا کیا ورنہ اس کے اچانک ردِ عمل کا سوچتے وہ پریشان ہو رہا تھا اس نے دھیمے سے مسکراتے ہوئے قدم ان کہ جانب بڑھانے چاہے لیکن کچن کی چوکھٹ پہ کھڑے وجود کو دیکھتے اس کی مسکراہٹ لمحے کے ہزارویں حصے میں غائب ہوئی۔

باہر سے آنے والے غیر معمولی شور پہ مفرہ تعجب سے کپ دھو کر رکھتی جیسے ہی کچن سے باہر آئی نازیہ بیگم کے گلے سے لگے وجود کو دیکھ کر اس کا وجود زلزلوں کی ذد میں آ گیا ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی پورے چار سال بعد وہ اس کی نگاہوں کے سامنے تھا اس کی باتیں یاد کرتے اس نے سختی سے آنکھوں کو میچ لیا زخم دوبارہ رسنا شروع ہو گئے تھے۔

اب عدیل صاحب اسے گلے سے لگا رہے تھے لیکن مفرہ کو اپنی تمام تر حسیات معطل ہوتی محسوس ہوئی سب پہ نگاہ دوڑاتے اس کی نگاہ جازم سے ملی تو اسے اپنی جانب متوجہ پایا وہ ایک شکوہ کناں نظر اس پہ ڈالتی بھاگنے والے انداز میں اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

وہ یہ جانتی تھی کہ فہام واپس آ رہا ہے لیکن اتنی جلدی وہ اس کیلیے کسی دھچکے سے کم نہیں تھا

کیاوہ اسے معاف کر پائے گی۔

اس نے دونوں ہاتھوں کو منہ پہ سختی سے رکھتے اپنی سسکیاں دبانی چاہی۔

"بس کردیا کر نشئی کتنی سگریٹ پیئے گا پتہ نہیں کس کی یاد میں سگریٹ پیتا رہتا ہے۔ "

وہاج جب سے آفس آیا تھا منیب کو لگاتار سیگریٹ پھونکتا دیکھ اس کے کندھے پہ مکا جڑتے ہوئے بولا تو وہ تلخی سے ہنس دیا۔

"میری اتنی اوقات نہیں ہے کہ کوئی مجھ سے محبت کرے بس کوئی تلخ یادیں اور باتیں ذہن کو دیمک کی طرح چاٹتی رہتی ہیں میرے ساتھ بھی کچھ یہی مسئلہ ہے جس پہ میرا بس نہیں چلتا میں بس اس جھنجھٹ سے آزاد ہونا چاہتا ہوں۔ "

یونی ختم ہونے کے بعد وہاج نے توشیر ازی صاحب کا بزنس سنبھال لیا تھا اور منیب بھی اس کے ساتھ ہر کام میں پیش پیش تھا لیکن کچھ عرصے سے منیب کا رویہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

"خیر تم پریشان نہ ہو میں بس میٹینگ اٹینڈ کرنے جارہا ہوں زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے۔ "

وہ شگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کا کندھا تھپتھپایا تو وہاج بھی اس کی بات پہ مسکرا کر سر جھٹک گیا۔

منیب اسے ایک نظر دیکھتے آفس سے باہر نکل گیا

لیکن وہاج کی پرسوچ نگاہیں اسی پہ جمی تھی۔

"پاپا۔"

فہام کی پکار پہ کروٹ کے بل لیٹے وہاب صاحب کی آنکھوں سے آنسو نکل کر داڑھی میں جذب ہوئے یہ بات وہ ہی جانتے تھے کہ کتنے مشکلوں سے وہ خود پہ ضبط کیے ہوئے تھے ورنہ شدت سے دل نے خواہش کی تھی کہ ساری تلخ باتوں کو بھلا کر اسے اپنے سینے میں بھینچ لے تاکہ دل کی تڑپ کم ہو سکے۔

"بھائی صاحب چلیں اٹھیں میں جانتا ہوں اندر ہی اندر گھٹ رہے ہیں آپ لیکن کہنا ضروری نہیں سمجھتے آپ کے جگر کا ٹکڑا آپ کے سامنے ہیں اسے سینے سے لگائے اور اپنے تڑپتے دل کو سکون پہنچائے بس یہی سمجھ لیں کہ بچہ نادانی میں غلطی کر گیا اب آپ نے اپنا ظرف دکھانا ہے۔ "

عدیل صاحب نے انہیں سہارے سے پکڑ کے بٹھایا تو انہوں نے اپنے نحیف بازو فہام کی جانب واں کیے تو وہ بھی بنا کسی تردد کے آنکھوں میں خوشی کے آنسو لیے اس کے بازوؤں میں آسمایا اور تشکر بھری نظروں سے عدیل صاحب کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے انہی کی جانب متوجہ تھے۔

"اتنے سالوں کی جدائی نے میری کمر ہی توڑ دی تھی لیکن آج اسے سینے سے لگائے یوں محسوس ہوا کہ میں پھر سے ہٹا کٹا ہو گیا ہوں نئے سرے سے جان آگئی ہے۔ "

وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولے تو نازیہ بیگم نے اپنی نم آنکھوں کو صاف کیا۔

"بس میں جانتا تھا بھائی کے آنے کی دیر ہے یہاں سب مجھے بھول جائیں گے۔ "

بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس خوشبوئیں بکھیڑتا کمرے میں داخل ہوتے مصنوعی ناراضگی سے بولا جبکہ بھوری آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

"تمہیں تو ہم چاہ کر بھی نہیں بھول سکتے میرے دل کا ٹکرا جو تمہارے حوالے ہے۔ "

وہاب صاحب معنی خیزی سے بولے تو وہ ان کا اشارہ سمجھتے قہقہہ لگا کر ہنس دیا اس کے دیکھا دیکھی باقی سب بھی مسکرا دیے نازیہ بیگم نے بے ساختہ اسکی ہنسی کی نظر اتاری جو انہیں اب کبھی کبھی ہی دیکھنے کو نصیب ہوتی تھی۔

"مفرہ ہے کہاں دکھائی نہیں دے رہی ورنہ سب سے پہلے وہ میرے کمرے میں موجود ہوتی ہے۔"

وہ آنکھوں میں تعجب لیے نازیہ بیگم سے مخاطب تھے اس سب میں وہ فہام کو مکمل طور پر فراموش کر چکے تھے تو نازیہ بیگم نے اس کی نماز ادا کرنے کی اطلاع دی۔

وہاب صاحب سمجھتے سر ہلا گئے اور دوبارہ فہام کی سمت متوجہ ہوئے فہام بظاہر تو ان کی باتوں پہ ہوں ہاں کر رہا تھا لیکن اب اس کا دل مفرہ کو ایک نظر دیکھنے کیلیے ہمکنے لگا تھا۔

وہ کیسی ہو گی؟ کیا بدل گئی ہو گی؟ کیا اسے معافی مل جائے گی؟

یہ تمام سوال اس کے ذہن میں گڈمڈ ہونے لگے۔ جازم جو سائیڈ ٹیبل پہ رکھی وہاب صاحب کی دوائیوں والی فائل کا ملاحظہ کر رہا تھا اس نے فہام کی غائب دماغی کو شدت سے محسوس کیا اسے ایسا محسوس ہوا کہ اس کی نگاہیں کسی کی تلاش میں ہیں لیکن پھر اپنا وہم سمجھتے سر جھٹک گیا۔

"اوکے آپ لوگ لنچ کریں میں آفس کیلیے نکلتا ہوں آج کل کام کا بہت زیادہ بوجھ ہے سر پہ۔"

اس سے پہلے وہ مسکراتے ہوئے کمرے کا دروازہ عبور کرتا وہاب صاحب کی پکار پر وہ حیرانگی سے ان کی جانب پلٹا باقی سب بھی بے یقینی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو سب ماشااللہ میرے دو ہٹے کٹے جوان سامنے کھڑے ہیں آج میں سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا۔"

وہ چمکتی آنکھوں سمیت گویا ہوئے نازیہ بیگم ان سب کو ایک نظر دیکھتی کھانے کی تیاری کرنے کچن کی جانب چل دی۔

آج کافی عرصے بعد گھر میں ویسی ہی رونق تھی جس کیلیے وہاب صاحب ترس گئے تھے سربراہی کرسی پہ بیٹھتے انہوں نے مسکراتے ہوئے پورے ٹیبل پہ نگاہ دوڑائی مگر مفرہ کی غیر موجودگی محسوس کر کے ان کے مسکراتے لب فوراً سمٹے۔انہوں نے ماتھے پہ بل ڈالے نازیہ بیگم کی سمت دیکھا۔

"مفرہ کیوں نہیں کھانے کی ٹیبل پہ۔"

انہوں نے نازیہ بیگم سے استفسار کیا تو سب کھانے سے ہاتھ روکتے ان کی سمت متوجہ ہوئے فہام سب سمجھ رہا تھا کہ اس کے باہر نہ آنے کی وجہ کیا ہے۔ تبھی شرمندگی سے سر جھکا گیا جلد سے جلد بس وہ اس سے اپنی تمام کوتاہیوں کی معافی مانگنا چاہتا تھا تاکہ اس کے پشیمان دل کو راحت میسر ہو۔

"میں گئی تھی اسے بلانے لیکن وہ کہ رہی تھی کہ مجھے بھوک نہیں ہے ویسے بھی ابھی وہ چائے پی کر اندر کمرے میں گئی تھی اسلیے میں نے مزید اصرار کرنا ضروری نہیں سمجھا۔"

انہوں نے تفصیل سے جواب دیا تو ان کی پیشانی پہ پڑی سلوٹوں کا جال ہٹ گیا جازم کو بھی حقیقتاً اب پریشانی ہونے لگی تھی ان کی اس حرکتوں سے وہ کیا نتیجہ اخذ کرتا اب۔

"میں بلا کر لاتا ہوں اسے۔"

اس سے پہلے عدیل صاحب اپنی کرسی کھینچ کر اٹھتے جاسم ان کے ہاتھ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ گیا اور انہیں تسلی دیتا کرسی کھینچتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا وہ اس کی حرکت پہ مسکراتے ہوئے دوبارہ اپنے کھانے پہ جھک گئے۔

فہام کے لیے یہ بات حیرانگی کا باعث تھی چار سالوں میں کیا وہ جازم کے اتنا کلوز ہو چکی تھی

یہی چیز اسے مسلسل کھٹک رہی تھی۔

وہ جیسے ہی مفرہ کے کمرے میں داخل ہوا کمرہ مکمل تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا کھڑکیوں کے پردے بھی برابر کیے ہوئے تھے جس کی بدولت روشنی کا کوئی عمل دخل نہ تھا اس نے موبائل کی ٹورچ جلاتے سوئچ بورڈ کو ٹٹولتے لائٹ آن کی تو وہ صوفے پہ سکڑی سمٹی بیٹھی نظر آئی جازم نے حیرت سے اسے کمرے میں اندھیرا کیے بیٹھے دیکھا۔

"کھانا کھانے کیوں نہیں آ رہی۔"

اس نے اس کے ساتھ ہی صوفے پہ جگہ سنبھالتے تیکھے چتونوں سے استفسار کیا۔

"سب سے پہلے تو مجھے تم یہ بات بتاؤ کہ اتنا پڑھ لکھ کر پڑھائی کہاں جھونک آئے ہو۔"

وہ کڑے تیوروں سے گویا ہوئی ماتھے پہ بل نمایاں تھے۔

"میں سمجھا نہیں۔"

وہ ناسمجھی سے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتا ہوا بولا تو مفرہ نے اس کی سوکالڈ معصومیت پہ دانت پیسے اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ لوگ کس منہ سے اسے سنجیدہ مزاج کہتے ہیں۔

اتنی بھی اخلاقیات نہیں معلوم کہ جب کسی لڑکی کے کمرے میں جاتے ہیں تو سب سے پہلے دروازہ ناک کرتے ہیں۔

وہ چپل پیروں میں اڑستی دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے اس سے مخاطب تھی۔

"لڑکی نہیں بیوی ہے وہ میری اور بیوی کے کمرے میں جانے سے پہلے کون اجازت لیتا ہے۔"

وہ اس کی بات کو ہوا میں اڑاتا ہوا تصیح کرتا ہوا بولا جیسے اس کی بات کچھ خاص پسند نہ آئی ہو

"بیوی نہیں منکوحہ معلومات رکھو تو مکمل رکھو ورنہ منہ دھو رکھو۔ "

وہ بھی اس کے مقابل آتے اس کی تصیح کرتے ہوئے بولی تو جازم نے اس کے چڑنے پہ مسکراہٹ دبائی اسے چڑا کر ناجانے کیوں اسے مزا آتا تھا۔

"میری جنگلی بلی ہر وقت لڑنے کیلیے تیار رہتی ہیں کبھی ہنس بھی لیا کریں میرے سامنے۔"

وہ اس کی غصے سے سرخ ہوتی ناک دباتا ہوا شرارت سے بولا تو مفرہ نے ناراضگی بھری نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا لیکن اس کا میری کہ کر حق جتانا اس کا دل دھڑکا گیا تبھی جھجکتے ہوئے سر جھکا گئی۔

"چلیں اب سب انتظار کر رہے ہیں کھانے پہ کھانے کو انتظار کرانا اچھی بات نہیں ہوتی نہ۔"

وہ اسے پچکارتے ہوئے بولا تو مفرہ نے نفی میں سر ہلایا اس کی گردن نفی میں ہلتے دیکھ جازم نے شاکی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

"باز مت آئیے گا اپنی ہٹ دھرمی سے۔"

وہ اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھتے تاسف سے بولا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی ہنستے ہی اس کے گال کا گڑھا نمایاں ہوا جو جازم کو اپنی جانب متوجہ کر گیا وہ بے اختیار اسے دیکھے گیا۔

مفرہ اس کی محویت خود پہ محسوس کر کے اپنے آپ میں سمٹ گئی اور جھجکتے ہوئے نگاہ یہاں وہاں دوڑائی جازم بھی ایکدم شرمندہ ہوتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر گیا۔

" چلیں باہر اب اور میری بات غور سے سنیں یہ گھر آپ کا ہے اور گھر سے بڑھ کر یہ انسان آپ کا ہے اس لیے کوئی ڈر کوئی جھجک کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے دل میں کھل کر رہیں جیسے رہتی تھی اس طرح دوسرے انسان کو آپ خود اپنے اوپر بات کرنے کا موقع دیتے ہو۔ "

اس نے اس کے سامنے اپنائیت بھرے انداز میں سر جھکاتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی مفرہ نے اس کی بات پہ نم آنکھوں سمیت مسکرا کر سر ہلایا۔

جازم تو اس دھوپ چھاؤں کے منظر میں الجھ سا گیا اور اس کی ادا پہ مسرور ہوتے سر کھجا گیا۔

تو جاسم نے اسے چلنے کا اشارہ کیا مفرہ بھی اعتماد کے ساتھ اس کی تلقید میں باہر کی جانب بڑھی ڈائننگ ٹیبل پہ جاتے ہی وہ بلند آواز میں سلام کرتے وہاب صاحب کے ساتھ ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی اس دوران اس نے سامنے بیٹھے فہام کو مکمل طور پر نظر انداز کیا تھا باہر تو وہ آ گئی تھی کہ دل کے گھاؤ پھر سے تازہ ہو گئے تھے جازم نے اسے ایک نظر دیکھتے فہام کے ساتھ جگہ سنبھال لی اور کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا کیونکہ اسے آفس کیلیے نکلنا تھا مفرہ اپنی پلیٹ پہ جھکی کھانا کھانے میں مصروف تھی لیکن اپنے وجود پہ کسی کی نظروں کی تپش کا احساس تھا جو اس نے نظریں واں کر کے سامنے بیٹھے وجود کو دیکھا لیکن وہاں جازم کی بجائے فہام کو بیٹھا دیکھ اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی اس نے تنفر سے سر جھٹکا۔

فہام اس کو نفرت بھری نگاہوں سے سے تکتا پا کر مزید پشیمان ہو گیا اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ ایسا کیا کام سر انجام دے جس سے اس کا رویہ پہلے جیسا ہو جائے۔

لائٹ مہرون رنگ کی قمیض شلوار پہنے سر عادت کے مطابق حجاب سے ڈھکا ہوا تھا لامبی پلکیں رخساروں پہ سایہ فگن تھی سرخ و سفید رنگت وہ ان چار سالوں میں مزید حسین ہو چکی تھی وہ اس کے مکمل طور پر بے نیاز بنی رغبت سے کھانا کھانے میں مصروف تھی۔

جازم جو اپنا کھانا مکمل کر کے ٹشو سے چہرہ تھپتھپا رہا تھا اس کی محویت مفرہ کی جانب محسوس کر کے ٹھٹھک گیا اور مفرہ بے دھیانی میں پلیٹ میں چمچ ہلانے میں مصروف تھی اس کی کنپٹی کی رگیں پھولنا شروع ہو گئی۔

"بھائی آپ کھانا نہیں کھا رہے۔"

فہام اپنے لہجے کو مشکل ہموار بناتے کھردرے لہجے میں بولا فہام نے آنکھوں میں تحیر لیے اس کی جانب دیکھا جس کا انداز ایک دم سے عجیب ہو چکا تھا باقی سب بھی ٹھٹھک کر اس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے جازم ان سب کی صورت دیکھ سنبھل کر مسکرایا تو فہام نے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا۔

"ٹھیک ہے میں نکلتا ہوں آفس سے مزید دیری ٹھیک نہیں ہے آج ویسے بھی کافی دیر ہو گئی ہے۔"

وہ اپنی چوڑی کلائی پہ موجود ڈائل کی گھڑی پہ نگاہ ڈالتے نازیہ بیگم کی طرف آیا اور معمول کے مطابق ان کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیا مفرہ چمکتی آنکھوں سے انہی کی جانب نظریں ٹکائی بیٹھی تھی ہمیشہ کی طرح اسے جازم کی یہ حرکت بہت بھائی وہ بے خیالی میں انہیں دیکھتے مسکرا رہی تھی لیکن جازم کو اپنی جانب متوجہ پا کر وہ ہڑبڑا گئی جس کے عنابی لبوں پہ دلکش مسکراہٹ رقصاں تھی اور اب اسے دیکھتے شرارت سے دائیں آنکھ دبا رہا تھا مفرہ اس کی واہیات حرکتوں کو نظر انداز کرتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

جازم سب کو الوداعی کلمات کہتا عبوری دروازے کی سمت بڑھ گیا تین سے چار بار حیدر کی کالز آچکی تھی جسے اس نے اٹھانے کی زحمت نہیں کی تھی گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے پہلی فرصت میں حیدر کو کال ملا کر تمام تفصیلات کے متعلق استفسار کیا کانوں میں بلیو ٹوتھ لگائے ایک ہاتھ سے سٹیئرنگ تھامے وہ مکمل توجہ سے ڈرائیونگ کرنے میں مصروف تھا۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتا اپنے آفس کی جانب بڑھ رہا تھا کہ عقب سے آنے والی اپنی پکار پہ اس نے ناسمجھی سے اپنی پشت پہ دیکھا جہاں ایک سوٹڈ بوٹڈ نوجوان پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسی سے مخاطب تھا جازم نے اپنے گاگلز اتارتے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"لگتا ہے مجھے پہچانا نہیں۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولا اس سے مخاطب تھا جیسے ان کی اچھی جان پہچان رہی ہو کچھ لمحوں کی توقف کے بعد جازم کی آنکھوں میں شناسائی کی رمک اتری تو دھیمی مسکان لیے اس کی سمت متوجہ ہوا۔

"وہاج شیرازی ایم آئی رائٹ۔ "

وہ لبوں پہ دلکش مسکان سجائے اس کی جانب ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا جو وہاج نے بنا کسی تردد کے خوشدلی سے تھام لیا۔

" بلکل سہی پہچانا ہے مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ اس کمپنی کے اونر تم ہو بس یہاں اپنے دوست سے ملاقات کیلیے آیا تھا تو تم پہ نظر پڑی تو ذہن کے پردوں میں پرانے دنوں کی شبیہہ لہرائی اور مجھے واقعی میں حیرت ہے کیونکہ میری یاداشت کبھی بھی اتنی اچھی نہیں رہی ہے۔"

وہ اسے تفصیل سے آگاہ کرتا ہوا بولا تو جازم نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھتے سر ہلایا۔

"ویسے دوست کون میں سمجھا نہیں۔ "

"ارے حیدر میں اس کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ "

اس کے چہرے پہ ناسمجھی کے تاثرات دیکھتے اس نے وضاحت کی تو اس نے وہاج کو اندر آنے کی پیشکش کی جو وہاج نے بنا کسی تردد کے خوشدلی سے قبول کی اور اس کی تلقید میں چل پڑا۔

ان ساحرانہ شخصیات کو ایک ساتھ دیکھ کر سب کی آنکھیں حیرت سے دوچار ہوئی جوان سب کی ستائشی نظروں سے بے نیاز ایک دوسرے سے باتوں میں مگن آفس کی جانب قدم بڑھا رہے تھے۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تم میرے دوست ہوا کرتے تھے۔"

حیدر جو کافی دیر سے ان دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ رہا تھا ضبط کا دامن چھوٹتے ہی ناراضگی سے پھٹ پڑا۔

ان دونوں نے اسے دیکھتے مسکراہٹ دبائی۔

"تم سے پہلے ہماری جان پہچان نکل آئی تو ہمارا کیا قصور۔ "

جازم نے ایک طرف صوفے کی جانب اشارہ کرتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور حیدر کی جانب دیکھتے بھنویں اچکائی۔

"اور سناؤ گھر میں سب کیسے ہیں تم نے تو شادی کے بعد منہ ہی موڑ لیا ہے دوستوں سے۔"

حیدر مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بولا۔ وہاج نے اس کی بات پہ شاکی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

"شادی۔"

جازم کو اپنے کلائنٹ سے کال پہ مصروف تھا اس کی شادی والی بات پہ موبائل رکھتا آنکھوں میں الجھن لیے بولا تو وہاج اس کی حیرت پہ ہنس دیا۔

"ہاں دو سال پہلے ہی شادی ہوئی ہے میری اور اب تو ایک پیاری سی پرنسز بھی ہے۔"

وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تو جازم اس کی بات پہ مسکرادیا لیکن جب بولا تو وہاج کو چانکا گیا۔

"شادی کیلیے ایک عدد لڑکی کی ضرورت ہوتی ہے اس سب کا کیا سین ہے۔"

وہ تجسس لیے مخاطب ہوا تو حیدر نے بھی اپنے کان اس کی جانب متوجہ کیے۔

"ایک مزے کی بات بتاؤ اسے تم جانتے ہو تم کیا مفرہ بھی جانتی ہے مجھے تو حیرانگی ہو رہی ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو اس کی دوست سے دور کیوں رکھا مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ ہماری ملاقات یوں اچانک ہو جائے گی۔"

وہ شرارت آمیز لہجے میں بولا تو حیدر نے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا جو پہیلیوں پہ پہیلیاں بجھوا رہا تھا لیکن اصل مدعے پہ نہیں آرہا تھا۔

"اس کا نام۔"

وہ آدھی ادھوری بات کرتے قہقہہ لگا گیا جیسے انہیں تنگ کرنے میں مزا آرہا ہو ان دونوں اس کی حرکت پہ کیناں توڑ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

صبح سے وہ فہام کی نظروں سے وہ عاجز آچکی تھی شدید سر درد کی بدولت وہ کچن میں چائے بنانے کی غرض سے آئی تھی گھڑی شام کے چھ بجا رہی تھی سب اپنے اپنے کمروں میں موجود تھی ابھی وہ چائے کپ میں ڈال ہی رہی تھی کہ کسی کے قدموں کی چاپ کی آواز پہ وہ ایکدم وہ الرٹ ہوئی جونہی گردن موڑ کر آنے والی شخصیت کو دیکھا ایک لمحے کیلیے اس کے حواس جھنجھنا اٹھے لیکن جلد ہی سنبھلتی دوبارہ چائے کی سمت متوجہ ہو گئی۔

"کیسی ہو مفرہ۔ "

کچن میں اس کی بھاری گھمبیر آواز گونجی لیکن مفرہ بے نیاز بنے رخ موڑ کر کھڑی رہی فہام کو اس کا رویہ بہت چبھا لیکن اسے ہمت نہیں ہارنی تھی

"مجھے معاف کردو مفرہ وہ فیصلہ میں نے جذباتی پن میں لے تو لیا تھا لیکن وہ دن گیا اور آج کا دن ہے میں پچھتا رہا ہوں نا جانے اس لمحے کیا چیز حواسوں پہ سوار ہو گئی تھی کہ کچھ سمجھ ہی نہیں آیا اور اچانک یہ فیصلہ ہو گیا۔"

وہ ایکدم سے اس کے سامنے آتے پشیمانی سے بولا تو اس کے اچانک سامنے آنے سے وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوئی اور ناگواری سے اس کی سمت دیکھا

فہام اس کی ناگوار نظریں خود پہ محسوس کر کے لب بھینچ گیا شاید اس کی غلطیوں کی معافی اتنی جلدی ممکن نہیں تھی۔

"واہ فہام صاحب آپ کیلیے کتنا آسان کسی انسان کا دل توڑ کر اس کے وجود کو ریزہ ریزہ کر کے ہاتھ جوڑتے معافی مانگ لینا کیا آپکی معافی سے میرے وجود پہ لگے گھاؤ دھل جائیں گے یا پھر میں سب کچھ بھلا کر ایک نارمل زندگی گزارنے لگوں گی اتنا آسان نہیں ہوتا آپ کیلیے ہو گا آسان لیکن میں قطعی نہیں بھلا سکتی وہ سب۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولتی اسے سن کر گئی سرخ آنکھیں اس کے ضبط کی گواہ تھی۔

"میں جانتا ہوں کہ غلطی ہوئی ہے میرے سے لیکن معافی مانگنے سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہوتا جب جب وہ سب میرے دماغ میں آتا ہے میرا دل جکڑا جاتا ہے مجھے تکلیف ہوتی ہے مجھے ان تکلیفوں سے نجات صرف تمہاری معافی ہی دلا سکتی ہے میں راتوں کو سکون کی نیند نہیں سو پاتا صرف یہی سب ذہن میں گردش کرتا رہتا ہے۔"

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوا بولا تو مفرہ کے دل کو دھکا سا لگا اس نے شکوہ کناں نظروں سے فہام کی جانب دیکھا ذہن ایک بار پھر جازم کی باتوں کی جانب چلا گیا جو کل اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا۔

"یار میں نے آپ کو سمجھایا تھا نہ جب کوئی سچے دل سے معافی مانگے اسے معاف کر دینا چاہیے جو بھی بھائی نے کیا ان سے بھول ہوئی لیکن کیا یہ سوچا آپ نے کہ جو چیز آپ کے نصیبوں میں نہیں ہوتی نہ وہ کسی صورت میں آپ کو نہیں دی جاتی آپ کے حق میں ہمیشہ بہتر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ "

جازم جو کسی کام کی بدولت گھر آیا تھا مفرہ کی تلاش میں کچن میں ہی چلا آیا لیکن وہاں ہوتی باتیں سن کر وہ ضبط نہ کر پایا تبھی مفرہ کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتا ہوا آخر میں شرارت آمیز لہجے میں بولا تو اس نے دھندھلائی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا جازم کا دل اس کی نم آنکھیں دیکھتے کٹ کر رہ گیا مفرہ نے دانت پیستے ہوئے اس کا بازو اپنے کندھے سے زور سے جھٹکا۔

ورنہ اس کا سنجیدہ لیکن بھاری لہجہ اس کی دھڑکنیں متزلزل کر گیا تھا۔

فہام کو ان کا آپس میں یوں بے تکلف ہونا ذرا بھی پسند نہیں آیا اس کی آنکھوں میں یہ منظر دیکھتے کانٹے سے چبھنے لگے جازم اب اشاروں اشاروں میں اسے کچھ سمجھا رہا تھا لیکن وہ سمجھنے کو تیار نہیں تھی۔

فہام کو ابھی کسی بھی قسم کی بات کرنا مناسب نہیں لگا تبھی اس کے جواب کا منتظر تھا لیکن یہ سوال اسے کھٹک رہا تھا کہ ان گزرے چار سالوں میں ایسا بھی کیا ہوا ہے جو جاسم اور مفرہ کو اس قدر قریب اور بے تکلف کر گیا ہے۔

جازم نے مفرہ کا ہاتھ دباتے اسے تسلی دی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ہمت بندھائی تو وہ شاکی نگاہوں سے فہام کی سمت متوجہ ہوئی جو اسے شکل سے ہی بے چین دکھائی دے رہا تھا۔

"مجھے اب اندازہ ہوا ہے کہ میرے معاف کرنے نا کرنے سے کیا ہوتا ہے یہ سارا نظام تو اللہ کے ہاتھ میں ہے نہ یہ بس ہمارے بڑوں کی چھوٹی سی کوتاہی ہوتی ہے جو بچپن کے رشتے کر دیتے ہیں اور اس کا خمیازہ بڑے ہو کر ہمیں اٹھانا پڑتا ہے یہ ہم میں سے کسی کے اختیار میں نہیں ہوتا ہونا تو وہی جو ہماری تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے اور بے شک اللہ پاک اپنے بندوں کی تقدیر بہترین لکھتا ہے۔"

وہ مسحور کن لہجے میں بولتی ان دونوں کو ساکت کر گئی لیکن آخری بات اس نے جازم کی سمت دیکھ کر ادا کی جس کے عنابی لبوں پہ دلکش مسکراہٹ رقصاں تھی مفرہ نے بھی اسے مسکرا کر دیکھتے چہرہ جھکا لیا۔

فہام نے اس کی بات پہ تشکر بھری نظروں سے اس کی سمت دیکھا اور گہرا سانس بھرتے اللہ کا شکر ادا کیا شاید اس کے امتحان ختم ہونے کا وقت ہو گیا تھا دل میں جو پھانس تھی وہ نکل چکی تھی اپنی خوشی .ب.س وہ مفرہ اور جازم کو مکمل طور پر فراموش کر چکا تھا۔

رات کے کھانے کے بعد سب لوگ خوشگوار ماحول میں لاؤنج میں بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے

جازم کو یہی صحیح وقت لگا بات کرنے لگا تبھی گلا کھنکارتے سیدھے ہو کر بیٹھا اور سب کو ایک نظر دیکھتے اپنی بات کی تمہید باندھی۔

"وہ مجھے آپ سب کو کچھ بتانا ہے۔"

جازم کی پکار پر سب لوگ باتیں چھوڑ کر اس کی جانب متوجہ ہوئے مفرہ نے بھی موبائل سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب دیکھا۔

"وہ دراصل مجھے تین چار دنوں کیلیے لندن جانا پڑے گا امپورٹنٹ میٹنگ ہے اور یہ کانٹریکٹ میں کسی قیمت پہ اپنے ہاتھوں سے نہیں جانے دے سکتا امید ہے کہ آپ سب بات کو سمجھیں گے۔ "

اس نے بات مکمل ہوتے ہی اس نے تائیدی نگاہوں سے سب کی جانب دیکھا مرد حضرات تو سمجھتے سر ہلا گئے لیکن نازیہ بیگم کی آنکھیں فوراً پہلے آنسوؤں سے بھر گئی اور جازم کو واحد یہی ڈر تھا کیونکہ کسی بھی کام کے بدولت جب بھی اسے کسی دوسرے ملک جانا پڑتا تھا وہ ایسے ہی تڑپ اٹھتی تھی وہ اپنی کسی اولاد کو بھی اب اپنی آنکھوں سے دور نہیں کر سکتی تھی۔

"ماں تین چار دنوں کی بات ہے پھر میں آپ کی نظروں سے سامنے ہونگا مجھے روتے روتے رخصت کریں گی کیا۔"

وہ مصنوعی منہ پھلا کر بولا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی وہ ان کا ماتھا چومتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"پلیز میری پیکنگ کر دیں ایمرجنسی میں نکلنا ہے میں تب تک فریش ہو جاؤں۔ "

وہ سر کھجاتے ہوئے بولا تو نازیہ بیگم اثبات میں سر ہلاتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بس وہاب یہ جیسے ہی واپس آئے تو ہم نے فہام اور اسکی شادی کر دینی ہے اس کی تاکہ یہ کام اس کی بیوی سرانجام دے۔"

ان کی بات پہ وہ جھینپ گیا اس کی حالت پہ سب قہقہہ لگا اٹھے۔

جازم نے مفرہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی لیکن وہ منظر سے غائب ہو چکی تھی۔

"مفرہ ذرا جاسم کی پیکنگ کردو آپ جاکر میں آپ کے تایا جان کیلیے دلیہ رکھ لوں۔ "

انہوں نے کچن کی کھڑکی میں کھڑی مفرہ کو کسی سوچ میں گم دیکھ کر مخاطب کیا تو وہ چونک کر ان کی جانب متوجہ ہوئی اور غائب دماغی سے ہاں میں سر ہلایا۔

اس نے جازم کے کمرے میں جاتے ہی جیسے ہی کبڈ کھولی ہر چیز نفاست سے رکھی نظر آئی اس نے ستائشی انداز میں نظریں گھمائی۔وہ پیکنگ کرنے آتو گئی تھی لیکن اب سمجھ سے باہر تھا کہ کس قسم کے کپڑے رکھنے ہیں وہ جھنجھلاتی ہوئی کپڑے آگے پیچھے کر رہی تھی کہ عقب سے آتی مانوس خوشبو نے اپنے حصار میں جکڑا اس کے دل کی دھڑکن اس کی موجودگی کا سوچتے تیز ہو گئی۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے کبڈ بند کرتے ہی رخ موڑتے اس کی سمت دیکھا جو پر شوخ نگاہوں سے اسے ہی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔

"کیوں غبارے کی طرح منہ پھلا لیا ہے۔ "

اس نے اس کے گال کو انگلی کے پوروں پر محسوس کیا تو اس کا لمس پاتے ہی وہ جھرجھری لے اٹھی۔

اور نین کٹورے فوراً سے پہلے آنسوؤں سے بھر گئے۔

"یار کیوں رو رہی ہیں میں کونسا مرنے جا رہا ہوں ابھی آپ کے ساتھ بڑا لمبا سفر طے کرنے کا خواہشمند ہوں آپ کے پاس ہی واپس لوٹوں گا۔"

وہ اس کے ارد گرد کبڈ پہ ہاتھ رکھتا حصار بنا گیا۔اور اس کی ہیزل آنکھوں سے گرنے والے موتی کو انگلی کے پوروں پہ چن لیا۔

اس کی پیش قدمی پہ اس کی رنگت سرخ پڑ گئی تبھی پلکوں کی چلمل گرا گئی وہ اشتیاق سے اس کی حرکات و سکنات کا ملاحظہ کر رہا تھا جو اس کی اتنی سی جرأت پہ پگھلتی جا رہی تھی۔

"بس اب توماما نے بھی کہہ دیا ہے کہ میرے واپس آتے ہی شادی کر دینی ہے اگلی دفعہ سے کہی بھی جائیں گے تو ساتھ ہی جائیں گے۔"

وہ اس کے ماتھے پہ شدت بھرا لمس چھوڑتا ہوا بولا تو وہ تیزی سے اس کا حصار توڑتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی رنگت سرخ اناری ہو رہی تھی جازم اس کی حالت پہ زندگی سے بھرپور قہقہہ لگا گیا اور اسے پیکنگ کا بتاتے خود فریش ہونے چل دیا۔

کچھ دیر میں سب اسے رخصت کرنے کیلیے گیٹ پہ موجود تھے نازیہ بیگم نے آیت الکرسی پڑھتے اس پر پھونکی جو موبائل پہ کسی سے محو گفتگو تھا ان کی حرکت پہ دلکشی سے مسکرا دیا جازم ایک نظر سب کو دیکھتا ائیر پورٹ کیلیے روانہ ہو گیا۔

اس کے جاتے ہی فہام آگے کا لائحہ عمل طے کرنے لگا اب بس اسے بہت جلد یہ کام سر انجام دینا تھا

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اگلے دن شام کے وقت مفرہ ننگے پاؤں باہر نرم گھاس پہ چلنے میں مصروف تھی اسے شروع سے ہی ٹھنڈی ٹھنڈی گھاس پہ چلنا پسند تھا یہ ٹھنڈا اور دلکش ماحول اسے اپنے وجود میں سرائیت کرتا محسوس ہوا۔

وہ ارد گرد سے بے نیاز اپنے آپ میں گم تھی تبھی اپنے ساتھ فہام کی موجودگی کو فراموش کر گئی لیکن اس کے گلا کھنکارنے پر وہ چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور اسے اپنے ساتھ قدم ملاتے دیکھ فاصلہ قائم کیا اور سوالیہ نگاہیں فہام کی جانب اٹھائی۔

سبز رنگ کی ڈھیلی ڈھالی قمیض شلوار پہنے ساتھ ہم رنگ ڈوپٹے کا حجاب کیے وہ فہام کو اسے اس ماحول کا حصہ ہی معلوم ہوئی۔

"تم نے مجھے معاف کر دیا ہے نہ۔"

فہام اسے ایک نظر دیکھتے شرمندگی سے بولا تو مفرہ فقط سر ہلانے پر اکتفا کیا اور دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی۔

"اب آگے کا کیا سوچا ہے تم نے۔ "

اس نے بھنویں اچکاتے استفسار کیا مفرہ نے تعجب سے اس کی سمت دیکھا جیسے اس کی بات بلکل بھی سمجھ نہ آئی ہو۔

"میں سمجھی نہیں۔ "

وہ مختصراً الجھن زدہ لہجے میں گویا ہوئی تو فہام نے مسکرا کر اس کی سمت دیکھا اس کی عقل پہ ماتم کرنے کو جی چاہا۔

"میرا مطلب تمہاری شادی کا کیا سین ہے۔"

اس نے ہنستے ہوئے پوچھا تو مفرہ نے ماتھے پہ بل ڈالے اسے دیکھا جو زیادہ ہی کھلنے کی کوششوں میں تھا۔

"جو بھی سین ہو آپ کا اس سب قصے میں کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ "

اس نے دانت کچکچاتے ٹکا سا جواب دیا اور بے نیازی سے نگاہیں پھیر لی اس انداز پہ فہام کے چہرے سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے غائب ہوئی گہرا سانس بھرتے خود پر قابو پایا یہ بات اس کیلیے حیرت زدہ تھی کہ مفرہ اتنی پر اعتماد کبھی نہیں رہی تھی اس کی ٹیوننگ کس نے کی تھی یہی گتھی اسے سلجھانی تھی۔

کیا اس کی دوستوں کا اس سب میں ہاتھ تھا۔

اس نے ماتھا مسلتے سوچا لیکن کچھ نہ بن پایا تبھی سختی سے سر جھٹک گیا۔

"شاید تم سمجھی نہیں جو میں کہنا چاہ رہا ہوں یا جان بوجھ کر سمجھنا نہیں چاہ رہی خیر اب گھر کے بڑے ہی تم سے اس متعلق بات کریں گے میرا بات کرنا مناسب نہیں ہے اب جب سب کچھ حل ہو گیا ہے تو ہمیں اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے یہی ہمارے لیے بہتر ہو گا۔"

وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا تو مفرہ نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے طنزیہ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

"جی بلکل سہی پہنچے ہیں مجھے آپ کی فضول باتوں میں رتی برابر بھی دلچسپی نہیں ہے میری بات ذہن نشین کر لیں اور جو کچھ بھی بے ہودہ قسم کا مواد آپ کے دماغ میں گھوم رہا ہے نہ اسے اچھے بچوں کی طرح جھٹک دیں کیونکہ اب وہ کسی صورت بھی ممکن نہیں جو آپ کے خرافاتی دماغ میں چل رہا ہے۔"

وہ کھردرے لہجے میں بولی اسے یہی سوچ پریشان کر رہی تھی کہ وہ ابھی تک نہیں بدلا تھا بلکہ ابھی بھی اپنے مفاد کیلیے اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑا تھا اور یہی چیز مفرہ آگ لگانے کو کافی تھی۔

"تم بس انتظار کرو صحیح وقت کا کیا تمہیں نہیں تم بچپن سے میرے نام سے منسوب کر دی گئی ہو اب چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تمہیں کسی اور کے لیے قطعی نہیں چھوڑ سکتا تم فہام نیازی کے نصیب میں لکھی گئی ہو۔ "

وہ تو فہام کی اتنی صاف گوئی پہ ہکا بکا رہ گئی

جبکہ اس کی باتوں پہ مفرہ کا جی چاہا کھل کر قہقہے لگائے ہنسی دبانے کے چکر میں اس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ چکا تھا۔

"میں اور آپ کے نصیب میں کس خوش فہمی میں جی رہے ہیں وہی نصیب جس کو آپ خود ٹھکرا کر گئے تھے وہ نصیب جس سے آپ نے نگاہیں پھیر لی تھی وہ نصیب جو آپ کی طنز بھری نظریں برداشت کرتی تھی مجھے خود پہ حیرت ہوتی ہے اب کہ میں اتنی بزدل کیوں تھی جو آپ کی کسی بات کا جواب نہ دے سکی اپنے حق کیلیے نہیں لڑ سکی خیر ان گزرے چار سالوں نے ایک بات تو مجھے اچھے سے باور کرادی ہے کہ بے شک میرے نصیب میں بہترین لکھا گیا ہے۔"

وہ آسمان کی جانب دیکھتی تشکرانہ لہجے میں بولی تو فہام نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔

"یار پرانی باتوں کو دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے دل کے زخم پھر سے کریدے جاتے ہیں بس تم اپنے آپ کو تیار کرو اس سب کیلیے اور فضول ضدیں نہ لگایا کرو۔ "

وہ اس کی تمام باتوں سے بے نیازی برتتا اپنے مطلب کی بات کرتا ہوا بولا۔

"ضدیں وہ بھی آپ سے فہام بھائی ضدیں اپنوں سے لگائی جاتی ہے۔ "

وہ مظلومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے بولی فہام کی آنکھیں اس کے بھائی کہنے پر پھیل گئی اس نے کینہ توڑ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا جو معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا رہی تھی۔

"یہ بھائی کسے بولا تم نے۔"

وہ کٹیلے لہجے میں بولا تو مفرہ نے ارد گرد نگاہ دوڑائی جیسے کچھ تلاش کر رہی ہو۔

"بھائی آپ کو بولا بھائی آپ کے علاوہ تو یہاں کوئی موجود نہیں بھائی کیا آپ کو میرا بھائی کہنا اچھا نہیں لگا بھائی۔ "

وہ مکمل طور پر اسے زچ کرنے کے موڈ میں تھی تبھی دانتوں میں انگلی دیے آنکھیں چھوٹی کیے منہ بنا کر بولی فہام کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس بھائی کو جہنم میں جھونک آئے جو مفت کا گلے پڑ گیا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہیں بھائی۔"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی فہام کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ گیا جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے وہ اسے ایک. زبردست گھوری سے نوازتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

اس کے جانے کا یقین کرتے ہی مفرہ جو کب سے قہقہہ روکے کھڑی تھی وہ ابل پڑا اور وہ کھلکھلا کر ہنس دی یہاں تک کے ہنستے ہنستے آنکھوں میں نمی سی آگئی جسے وہ اپنی انگلیوں کے پوروں پہ صاف کر گئی اس نے مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کا رخ کیا۔

"اتنا عرصہ باہر رہ کر آئے ہو کیا کوئی تمہارے معیار کی ملی تمہیں وہاں۔ "

رات کو نازیہ بیگم فہام کے کمرے میں موجود تھی تو اس کے بال سہلاتے ہوئے سادہ لہجے میں بولی۔ لیکن وہ فہام کو اپنی ذات پہ کسی نشتر سے کم سے نہیں لگا تبھی سختی سے لب بھینچ گئے۔

ایک لمحے کیلیے آنکھوں کے سامنے میرب کا معصوم چہرہ لہرایا لیکن وہ سختی سے سر جھٹک گیا۔

"میں باہر لڑکیاں تھوڑی ہسند کرنے گیا تھا ماما میں تو بس اپنے شوق کی بدولت آپ سب سے اتنا دور ہوا تھا ورنہ مجھے کیا مسئلہ ہونا تھا یہاں شادی کرتے ہوئے آپ لوگوں کی بے جا ضد نے مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کیا تھا۔ "

وہ آنکھیں موندتے سپاٹ انداز میں بولا تو نازیہ بیگم کی اس کی بالوں میں حرکت کرتی انگلیاں تھمی۔

"ہماری ضد فہام شاید تمہیں ہی کوئی ایسی لڑکی چاہیے تھی جو تمہارے معیار پہ پوری اتر سکے اور جس کے ساتھ دنیا گھومتے تمہیں شرمندگی محسوس نہ ہو جب تم برے بزنس مین بن جاؤ کسی اونچے عہدے پہ فائز ہو جاؤ تو تمہیں مفرہ کو اپنی بیوی کی حیثیت سے ملواتے ہوئے کترانا نہ پڑے طرح طرح کے لوگوں کے سامنے تمہاری تزلیل نہ ہو یہ سب بھی کیا ہماری ہی بے جا ضدیں تھی یا مفرہ کو تم نے کبھی اپنے معیار کا جانا ہی نہیں۔"

انہوں نے اسے چار سال پہلے کی رات کا حوالہ دیا تو اس کا رنگ فوراً سے بیشتر پھیکا پڑا وہ نظریں چراتا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا عجیب سی ویرانی نے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔

"ماما وہ سب میرا جذباتی پن تھا اور کچھ نہیں میرا دماغ گھوم گیا تھا میرا اور ویسے بھی ہمارے خاندان میں شادیاں تو اسی سے ہوتی ہیں نہ جن سے ایک بار منسوب کر دیا جائے تو ظاہری سی بات ہے کہ آپ نے اس کا رشتہ دیکھنے کی زحمت نہیں کی ہوگی وہ میرے ہی انتظار میں ہوگی تو اب میں راضی ہوں اس سب کیلیے تو اس میں کیا مضائقہ ہے آپ لوگوں کو کوئی بھی مسئلہ پیش نہیں آنا چاہیے بلکہ خوشی خوشی اسے میرے ساتھ وداع کرنا چاہیے رہی بات

اس کے پردے کی تو بیوی کو شوہر کے مطابق اس کے رنگ میں ڈھلنا ہی پڑتا ہے جب ہماری شادی ہو گی تو اسے میرے ساتھ سروائیو کرنے کیلیے اپنا پردہ کم کرنا ہی پڑے گا۔"

اس کی بات پہ نازیہ بیگم نے تاسف سے اس کی سمت دیکھا جو اتنی بڑی بات چٹکیوں میں اڑا گیا تھا انہیں یہ سوچ کر ہی گہرا صدمہ پہنچا تھا۔

"فہام میری بات کان کھول کر سن لو جلے مردے مت اکھاڑو میں اکھارنا چاہتی تو نہیں تھی لیکن تمہاری حرکتیں مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کر رہی ہے اس رات تم ہی تھے وہ اپنے منہ سے یہ بات کہ کر گئے تھے کہ تمہیں کسی صورت بھی مفرہ سے شادی نہیں کرنی۔ "

ان کی بات پہ ایک سیکنڈ کیلیے فہام کی بولتی بند ہو گئی۔

ماضی:

وہاب صاحب کے سونے کا یقین کرتے ہی وہ بنا آواز پیدا کیے چپل پیروں میں اڑستی فہام کے کمرے کی سمت چل دی تاکہ دوٹوک بات کر سکیں وہاب صاحب کے جاگنے کا خوف بھی منڈلا رہا تھا لیکن بات کرنا بھی لازمی تھا اور ویسے بھی اگلے دن فہام کی فلائٹ تھی کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے وہ اندر داخل ہوئی تو کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا انہوں نے سوئچ بورڈ ٹٹولتے کمرے کی لائٹ واں کی اور ایک نظر بیڈ کی جانب دیکھا جہاں وہ اوندھے منہ لیٹا مسلسل ایک ٹانگ ہلانے میں محو تھا اور یہی حرکت اس کی بے چینی کی سب سے بڑی گواہ تھی۔

"فہام۔ "

نازیہ بیگم نے اس کے قریب جاتے ہی دھیمے لہجے میں پکارا تو وہ فوراً سے پہلے سیدھا ہوا اور اپنی سرخ آنکھیں اس پر ٹکائی نازیہ بیگم اس کا حال دیکھتے ٹھٹھک گئی انہیں اس کے رونے کا گمان ہوا لیکن پھر سر جھٹک گئی۔

"جی ماما بیٹھیں۔"

اس نے ان کیلیے جگہ بنائی تو وہ سنبھل کر وہی براجمان ہو گئی اور ایک نظر اس کے دیکھتے اپنی بات کا آغاز کرنا چاہا۔

"میں جو بھی پوچھنے آئی ہوں آپ سے مجھے سچ سچ جواب چاہیے کسی بھی قسم کی ملاوٹ نہیں ہونی چاہیے جو دل میں ہو وہ مجھے کہہ دینا میں ایک رازداں کی حیثیت سے آپ کے سامنے ہوں۔"

وہ اس کے بال سہلاتے اپنائیت بھرے لہجے میں بولی تا کہ وہ اپنے دل کا غبار نکال دے اس کی حالت دیکھتے ان کا دل کٹ رہا تھا۔

"جی ماما پوچھیے۔ "

اس نے اثبات میں سر ہلاتے انہیں گویا اجازت دی

آپ مفرہ سے شادی پر رضامند ہو یا نہیں ہاں یا نہ میں جواب چاہیے مجھے بنا کسی تمہید کے

وہ تنبیہ کرنے والے انداز میں بولی تو فہام نے سر مسلتے ہوئے چہرہ جھکا لیا۔

"نہیں ماما میں نہیں ہوں راضی وہ مجھے پسند تو ہے لیکن وہ میرے معیار پہ پورا نہیں اترتی مجھے آگے جس مقام پہ پہنچنا ہے تو اس معاشرے میں سروائیو کرنے کیلیے بیوی چاہیے نا کہ شوپیس کہ شادی کے بعد میں کہی بھی جاؤ تو اسے گھر میں سجا کر میں اکیلا باہر گھوموں یہ مجھے قبول نہیں ہے مجھے اس کے ساتھ سفر کرنا ہے نا کہ اکیلے۔"

اس کی اتنے صاف گوئی سے بولنے پر نازیہ بیگم ساکت نگاہوں سے اسے دیکھتے رہ گئی جو شاید اپنی بیوی کو نمائش بنانے کے چکروں میں تھا۔

"تم میری ہی اولاد ہو نہ فہام مجھے یہ امید قطعی نہیں تھی تم سے ایک انسان جو اللہ کی رضا کیلیے پردہ کرتا ہے اس کی خوشنودی کیلیے اپنے آپ کو مردوں کی نظروں سے ڈھانپ کر رکھتا ہے تمہیں کیوں لگتا ہے کہ وہ تمہارے لیے

اپنا پردہ کم کرے گی یا چھوڑے گی کیا اس کیلیے اس کے رب سے بڑھ کر کوئی ہو گا کیا اس کیلیے دنیا جہاں میں رشتے ختم ہو گئے ہیں تم کیا راضی نہیں ہو اس سے شادی پر میں راضی نہیں ہوا اپنی بیٹی کی شادی وہ بھی تمہارے جیسے شخص کے ساتھ ہونے پر میری اولاد ہی مجھے ایک دن منہ کے بل گرائے گی یہ کبھی نہیں توقع کی تھی بھول کر بھی نہیں سوچا تھا۔"

وہ کھردرے لہجے میں اسے آگاہی دیتے ہوئے بولی چہرے سے غصہ صاف چھلک رہا تھا ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے جھنجھوڑ کر پوچھے کہ ایسی فضولیات دماغ میں آئی کہاں سے لیکن پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ جس چیز کا جواب وہ لینے آئی تھی وہ انہیں مل چکا تھا اسی لیے شکست زدہ قدموں سے چلتی وہ باہر کی جانب بڑھ گئی ماضی کسی فلم کی طرح ان کے ذہن کے دریچوں میں گھوم رہا تھا۔

"جو بھی ہوا وہ میری ایک غلطی تھی لیکن وہ میرے نام سے منسوب تھی اور ابھی بھی منسوب ہے یہ حق میرے سے کوئی نہیں چھین سکتا اور اب میں شادی کروں گا تو صرف مفرہ سے ہی اور یہ بات کل ہی آپ کو پاپا سے کرنی ہو گی کیونکہ مزید طوالت مجھ سے برداشت نہیں۔ "

اس نے سکون سے اپنی بات ان کے گوش گزار دی اور خود گہرا سانس خارج کرتے صوفے سے ٹیک لگالی نازیہ بیگم نے مزے سے اسے سکون سا بیٹھا دیکھا کیونکہ اب اس کے سکون غارت ہونے کا وقت ہو گیا تھا۔

"اور اگر میں یہ کہوں کہ کوئی اسے تم سے چھین چکا ہے تو۔ "

انہوں نے مزے سے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی جیسے اس کے خیالات جاننے کی منتظر ہو۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے یہ بات پہلے ہی آپ کو باور کروا چکا ہوں مزید اس پہ کوئی بات نہیں ہونی چاہیے ماما بس آپ کل ہی اس متعلق پاپا سے بات کریں۔ "

وہ گزارش کرنے والے انداز میں بولا تو اس کی ہٹ دھرمی پہ نازیہ بیگم کو تپ چڑھ گئی انہوں نے سرد نگاہ اس پہ ڈالی جو چار پہلے کی طرح آج بھی ان پر اپنی مرضی تھوپ رہا تھا۔

"پھر پتہ ہے کیا ہوگا فہام چار سال پہلے تو تم خود گئے تھے اس گھر سے لیکن آج تمہارے پاپا اس گھر سے دھکے دے کر نکالیں گے کیونکہ جسے تم کوئی چیز سمجھ کر حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اس گھر میں موجود ہر مکین کے دل کا ٹکڑا ہے اور وہ اپنے دل کا ٹکڑا ایک ذمہ دار اور اس کے قابل انسان کو سونپ چکے ہیں اب تمہارے دماغ میں جو کچھ بھی چل رہا ہے وہ بے بنیاد ہے اس کے کوئی معنی نہیں ہم سے میں کسی کی نگاہ میں بھی۔ "

انہوں نے اس کی تمام باتوں کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات مکمل کی تو فہام نے ناسمجھی کے تاثرات لیے ان کی جانب دیکھا جیسے ان کی ڈھکی چھپی باتوں کا نتیجہ اخذ کرنا چاہتا ہو۔

"آپ کھل کر بات کریں جو کرنا چاہتی ہیں یہ ڈھکی چھپی باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں۔"

وہ اکتا کر گویا ہوا تو نازیہ بیگم نے گہرا سانس خارج کیا۔

"اس بارے میں اب تمہارے پاپا ہی تم سے ساری بات کریں گے کل میں انہیں تمہارے خیالات سے آگاہی دے دیتی ہوں۔ "

وہ اس پہ ایک سنجیدہ نگاہ ڈالتی کمرے سے باہر نکل گئی انہوں نے خود فہام سے بات کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ اگر وہ اس متعلق آگاہی دیتی اس کا ردِ عمل بہت غیر مہذب ہونا تھا جو نازیہ بیگم کی برداشت سے باہر ہو جانا تھا کیونکہ غصے میں وہ اپنا آپا کھو دیتا تھا اور اسے قابو صرف وہاب صاحب یا عدیل بھائی ہی کر سکتے تھے۔

جبکہ باہر کھڑے وجود کا جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے اتنی تذلیل فقط اس کے پردہ کرنے پہ اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اس نے منہ پہ ہاتھ رکھتے اپنی چیخوں کا گلہ گھونٹا مفرہ کو اپنے وجود

میں نفرت کی شدید ترین لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ صاف کرتے وہ اپنے کمرے کی سمت چل دی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ کسی کی نظروں میں آئے۔

"وہاج آپ اتنے بڑے بزنس مین ہے اتنے لوگوں تک آپ کی اپروچ ہے تو آپ مفرہ کا پتہ لگوائیں نہ مجھے امید ہے زیادہ دقت نہیں ہوگی۔"

وہاج جو لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا لیلیٰ کی بات نے اسے سر اٹھانے پر مجبور کردیا وہ آنکھوں میں تعجب لیے اسے دیکھے گیا جو معمول کے طرح آج بھی وہی مدعہ چھیڑ بیٹھی تھی۔

اب وہ اسے یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ پرسوں اس کی ملاقات کس ہستی سے ہوئی ہے ورنہ وہ اسے کھینچ کھانچ کر ابھی وہاں لے جاتی اور ایسا رسک وہاج کبھی نہیں لے سکتا تھا اور نہ ہی اسے اس کے گھر کے متعلق بتا سکتا تھا۔

"کیا ہے اب گھور کیوں رہے ہیں جب بھی آپ سے اس ٹاپک پہ بات کرو آپ ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں میرا اتنا دل چاہ رہا ہے اس سے ملنے کو۔"

وہ بچوں کی طرح منہ بنا کر بولی تو وہاج اس کی من موہنی صورت دیکھتے بے ساختہ ہنس دیا۔

"چلو آپکے کہنے پر ہم یہ بھی کر لیتے ہیں اور کچھ۔"

وہ اسے اپنے محبت بھرے حصار میں لیتے بولا تو وہ اس کے بے وجہ فری ہونے پر بوکھلا گئی۔

"بس موقع چاہیے فری ہونے کا دورہ کر بھی بات ہو سکتی ہے۔"

وہ اسے تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے بولی تو وہاج نے مسکراتے ہوئے اس کا ماتھا چوما۔

"تمہارے ساتھ فری نہ ہو تو کیا محلے کی آمنہ کے ساتھ ہوں۔ "

وہ اس کا گال سہلاتا ہوا شرارت سے بولا۔

"ایک تو اتنی جلدی شادی رچالی اور اب میری دوست بھی ڈھونڈ کر نہیں دے رہے۔ "

اسے دوبارہ سے اپنا رونا یاد آیا تو وہ اس کے کشادہ سینے پہ مکہ جڑتے ہوئے بولی۔

"بس گھوم پھر کر وہی آجایا کرو اور اگر تم سے شادی نہ ہوتی تو سوچو تمہاری جگہ رابی ہوتی خوشقسمت ہو جو میں تمہاری قسمت میں ہوں لیکن افسوس جب مجھے پتہ لگا اس کے نکاح کا میں خود ہی پیچھے ہٹ گیا۔ "

وہ اسے چڑانے کو بولا لیکن اپنی بات پہ اس کا سنجیدہ انداز دیکھتے وہ ٹھٹھک گیا۔

"میرے سامنے اس رابی کا ذکر بھی مت کیا کریں اس کے ساتھ ذہن کے دریچوں میں بہت سی تلخ یادیں اجاگر ہوتی ہیں جو مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہیں تکلیف دیتی ہیں۔ "

وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولی تو وہاج نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا اور اس کا چہرہ اپنی جانب موڑا جو آنسوؤں سے تر تھا وہاج کو کسی غیر معمولی پن کا احساس ہوا۔

"کیسی تلخ یادیں۔ "

وہ حیرت سے بولا تو وہ ایک دم سے جیسے ہوش میں آئی اور نفی میں سر ہلایا۔

"پاپاپاپا۔"

دروازے پہ ہونے والی دستک سے وہ دونوں چونک اٹھے۔

"لگتا ہے ماما پاپا کو تنگ کر رہی ہے میں نے کہا بھی تھا نہیں کہ نیند خراب کرے گی۔"

وہ بیڈ کی سائیڈ پہ ڈوپٹہ اٹھاتی بڑبڑانے والے انداز میں بولی اور ساتھ ہی چپل پیڑوں میں اڑستی کمرے کا دروازہ کھولا باہر ہی ملازمہ عیشال گود میں لیے کھڑی تھی جو اپنے ننھے منھے ہاتھوں سے دروازہ بجا رہی تھی لیلیٰ نے اسے لیتے ہی مسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا اور دوبارہ وہاج کی سمت متوجہ ہوئی جو اب لیپ ٹاپ ایک طرف رکھے عیشال کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو چوم رہا تھا اور وہ اس کی داڑھی کی چبھن سے کھلکھلا رہی تھی۔

لیلیٰ یہ خوبصورت منظر دیکھتے آنکھوں میں چمک لیے مسکرا دی اور دل ہی دل میں تشکر بھرا سانس خارج کیا کہ فلحال یہ معاملہ ٹل گیا۔

وہاج بظاہر تو عیشال میں مصروف تھا لیکن دل لیلیٰ کی باتوں پہ اڑ چکا تھا آفس میں منیب یہاں لیلیٰ کی باتیں سوچتے ہوئے اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے دماغ کی شریانیں پھٹ جائیں گی۔

عیشال کے بلانے پر وہ ہوش میں آیا جو اب اپنے گال پہ ہاتھ رکھے اسے پیار کرنے کا اشارہ کر رہی تھی وہ مسکراتے ہوئے اس کے گال پہ جھکا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی اس کی کھلکھلاہٹ سے ان دونوں کو اپنے رگ و جاں میں ایک سکون اترتا محسوس ہوا۔

"کیسی ہیں فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی۔"

فون کان سے لگاتے ہی جازم کی آواز نے جیسے مرہم کا کام کیا تھا اس نے آنکھیں موندتے اس کے احساس کو محسوس کیا آنکھوں میں نمی سی ابھری لیکن آج اس کے رونے پر اس کے آنسو صاف کرنے والا موجود نہیں تھا نہ

ہی وہ کندھا موجود تھا جہاں سر رکھے وہ اپنے تمام دکھ کہہ ڈالتی تھی لیکن اسے دور بیٹھے پریشانی میں مبتلا نہیں کرنا تھا تبھی خاموشی سے آنسو پونچھ گئی۔

"مفرہ آر یو دیئر۔"

وہ اس وقت اپنے دبئی کے فلیٹ میں موجود تھا آفس کی میٹنگز کے سلسلے میں اسے وہاں کافی آنا پڑتا تھا تبھی اس نے یہ فلیٹ خرید لیا تھا کہ رہائش میں کوئی مشکل نہ درپیش آئے۔

اوپن کچن میں وہ شیلف سے ٹیک لگائے کافی پھینٹنے میں مصروف تھا اپنی بات کے جواب میں مفرہ کی خاموشی اسے ایک عجیب سے احساس سے دوچار کر گئی تبھی ایک بار پھر دھیمے سے اسے پکارا۔

"ہاں ہاں یہی ہوں شاید سگنلز کا مسئلہ ہو رہا تھا وہاں اب ٹیرس پہ آ گئی ہوں تم بولو کل کس وقت پہنچے تھے پہنچ کر اطلاع دینا بھی ضروری نہیں سمجھا۔"

اس نے اپنے مخصوص انداز میں شکوہ کرنا ضروری سمجھا جازم اس کی ہمیشہ والی حرکت پہ مسکرا دیا۔

"جی بس مصروفیت میں پتا ہی نہیں لگا آپ بتائیں اتنی رات کو کیوں جاگ رہی ہیں سوئی کیوں نہیں۔"

اس نے پریشانی سے استفسار کیا ساتھ ہی کافی کا ایک سپ لیا اب وہ بھی ٹیرس پہ آ کر باہر کے نظاروں سے لطف اندوز ہو رہا تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا وجود میں سرائیت کرتی محسوس ہوئی رات کی تاریکی نے ایک فسوں سا طاری کیا ہوا تھا۔

"بس ایسے ہی نیند نہیں آ رہی تھی۔"

اس نے افسردگی سے بتایا تو جازم کچھ سوچتے چمکتی آنکھوں سے مسکرا دیا۔

"مجھے یاد کر رہی ہیں نہ۔"

وہ مسکراہٹ دبا کر جذب کے عالم میں بولا اور شدت سے دعا کی کہ کاش وہ ہاں میں جواب دیدے لیکن ایسا ممکن نہیں تھا۔

"بس تم اور تمہاری فضول گوئی کتنا فضول بولتے ہو نہ تھکتے نہیں ہو۔ "

کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ دھیمے لہجے میں گویا ہوئی ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ اسے بتائے کہ وہ سچ میں اسے شدت سے یاد کر رہی ہے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا لیکن وہ چہرے پہ ہاتھ پھیرتے اپنے آپ کو قابو میں کر گئی۔

"لگتا ہے آج میری جنگلی بلی لڑنے کے موڈ میں نہیں ہے کیا ہوا ہے سب ٹھیک ہے نہ۔"

وہ توقع کے عین خلاف بات سن کر حیران رہ گیا اسے امید تھی کہ اس کی بات پہ وہ اس پہ ہمیشہ کی طرح چڑھ دوڑے گی لیکن یہاں تو کچھ ایسا ہوا ہی نہیں تبھی سنجیدگی سے استفسار کیا اور ٹیرس کے پردے برابر کرتے اندر کاؤچ پہ آ کر بیٹھ گیا ساتھ ہی اپنا لیپ ٹاپ بھی چارج پہ لگایا۔

"نہیں کچھ بھی تو نہیں کیا ہونا ہے سب ٹھیک ہے۔"

اس نے گڑبڑاتے ہوئے جواب دیا اور شکر ادا کیا کہ جازم یہاں موجود نہیں ورنہ اس کے چہرے کے تاثرات جانچتے سچ میں اگلوا لیتا۔

اس کی بات پہ کچھ لمحے تو دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی مفرہ کو باقاعدہ بے چینی ہونے لگی تبھی پل بھر میں آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوئی۔

"مفرہ از ایوری تھنگ آل رائٹ۔"

اس نے سرد انداز میں اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے پوچھا اس کا گھر اپر تپش لہجہ مفرہ کا دل دھک سے رہ گیا تبھی اس کی سسکی نکلی جازم کو محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

جازم کا بس نہیں چل رہا تھا اڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے گھبراہٹ حد سے سوا تھی۔

"مفرہ بولیں کیا ہوا کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔"

اس نے اس کے رونے کو مد نظر رکھتے ہوئے نرم لہجے میں استفسار کیا۔

ہمیشہ کی طرح محبت سے گندھا لہجہ مفرہ سے ضبط کا دامن چھوٹ گیا تبھی اپنے آنسوؤں پہ قابو نہ رکھ پائی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

جازم اس کے رونے پہ پریشان ہوتے کاؤچ سے اٹھ کھڑا ہوا اور بے چینی سے اپنا ماتھا مسلا۔

"مفرہ مجھے بتائیں کیا ہوا ہے کیوں تکلیف میں مبتلا کر رہی ہے آپ کو رونا مجھے پریشان کر رہا ہے۔"

وہ بے بسی سے بولا ایک تو وہ میلوں دور تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے سینے میں بھینچ لے۔

"تم واپس آجاؤ بس جلدی مجھے تمہاری شدید ضرورت محسوس ہو رہی ہے مجھے اپنا دل ہلکا کرنا ہے میں کس سے بات کروں مجھے نہیں جینا اس دنیا میں یہ دنیا بہت ظالم ہے ہر روز ایک نئے زخم سے متعارف کراتی ہے۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی آواز مسلسل رونے کی بدولت بھاری ہو رہی تھی۔

"مفرہ میری جان سب سے پہلے تو آنسو صاف کریں اور مجھے بتائیں کہ کیا ہوا ہے ڈیم اٹ۔ "

وہ نرم انداز میں کہتے کہتے آخر میں سخت لہجے میں بولا چہرے کے اعضا سختی سے بھینچے ہوئے تھے ماتھے پہ بل نمایاں تھے وہ چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

اس کے سرد انداز پہ مفرہ سہم گئی تبھی اندازہ ہوا کہ وہ جذباتی پن میں کیا غلطی سرانجام دے چکی ہے اس نے سرعت سے فون کاٹا اور موبائل بند کر دیا وہ اس کے غصے کا سوچتے پریشانی سے انگلیاں چبانے لگی اس کا سخت انداز ایک بار پھر مفرہ کو جھرجھری لینے پر مجبور کر گیا۔

دوسری جانب فون بند ہونے پر جازم ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا لیکن جواب ندارد دو تین بار لگاتار فون ملانے پر نمبر مسلسل آف جا رہا تھا اس نے غیض کے عالم میں کھینچ کر مکہ دیوار پہ مارا مفرہ کی حرکت پہ آنکھوں سے چنگاریاں نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

موبائل پہ ہونے والی بیل پہ اس نے کسلمندی سے آنکھیں کھولتے سائیڈ ٹیبل پہ موبائل ٹٹولا جو اس کی تھوڑی سی کوشش کے بعد ہی ہاتھ لگ چکا تھا۔

میرب کالنگ دیکھ کر اس کی نیند بھک سے اڑی تبھی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز ہو گیا۔

"کیسے ہیں آپ گھر میں سب کیسے ہیں کسی نے کچھ کہاں تو نہیں ویلکم کیسا ہوا سب حیران تو ہوئے ہونگے نا۔"

"ہالڈ آن لڑکی مجھے بھی کچھ بولنے کا موقع دو۔"

فون اٹھاتے ہی اس کی نان سٹاپ باتیں سنتے فہام کو مجبوراً اسے ٹوکنا پڑا تو اس کی زبان کو بریک لگی۔

"اچھا سوری۔"

وہ کھسیاتے ہوئے گویا ہوئی۔

"تم جانتی ہو میں بہت خوش ہوں گھر میں میرے آنے سے بھی سب خوش ہے اور سب سے زیادہ خوشکن احساس میرے لیے فلحال یہی ہے کہ مفرہ نے مجھے معاف کر دیا ہے پورے چار سال میں اسی گلٹ میں رہا اور اس کے معاف کرتے ہی مجھے سکون کے لمحات میسر آئے ہیں۔ "

وہ مسکراتے ہوئے اپنے دل کا حال میرب سے کہہ رہا تھا لیکن وہ اس کی بات پہ مسکرا بھی نہ سکی دل تھا کہ زوروں سے دھڑک رہا تھا کہ اگر اس نے۔ معاف کر دیا ہے تو ان دونوں کی شادی بھی ہو جائے گی۔

تھوڑی دیر پہلے جو دل خوشی سے سرشار تھا وہ اس کی بات سنتے مکمل طور پر بجھ چکا تھا۔

"اچھا یہ تو بہت خوشی کی بات ہے وہ کیسی ہیں۔ "

اس نے مشکل اپنا لہجہ ہشاش بشاش بناتے استفسار کیا اب جو بھی تھا اپنے محبوب کی خوشی میں شریک بھی تو ہونا تھا۔

"وہ بہت پیاری ہے ماشااللہ اب بس جلد ہی تمہیں اپنی شادی کی مٹھائی کھلانی ہے تاکہ تمہیں بھی عقل آئے اور تم بھی شادی کرو جلد سے جلد آج پاپا سے متعلق دوٹوک انداز میں بات کرنی ہے تاکہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرلوں۔ "

وہ اپنی دل کی باتیں اس سے کر رہا تھا اور میرب کو محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے فضا گھٹن زدہ ہو رہی ہو دل تھا کہ خون کے آنسو رو رہا تھا۔

فہام جان بوجھ کر اس سے اس قسم کی باتیں کر رہا تھا تاکہ اس کا رجحان فہام سے ہٹ جائے اور وہ اس کا انتظار چھوڑ دے۔

"اچھا خیر تم بتاؤ اتنی صبح فون خیر سے کیا تھا۔"

اس نے اپنے ماتھے پہ گرے بالوں کو سمیٹا تو تجسس سے گویا ہوا۔

"ہاں نہیں تو بس ایسے ہی شاید آپکی کمی کو محسوس کر رہی تھی آگے سے خیال کروں گی۔ "

اس نے دھیمے لہجے میں جواب دیا تو فہام سمجھتے سر ہلا گیا۔

"جھوٹ بھی بولنا شروع کر دیا ہے ابھی مجھے آئے دو سے تین دن ہوئے ہیں۔"

وہ سنجیدگی سے بولا تو میرب کا دل دھک سے رہ گیا اگر وہ اس سے اس کے دل کی حالت سے اتنی آگاہی رکھتا ہے تو اس کی محبت اس سے مخفی کیوں ہیں۔

اس کا جی چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

"اچھا میں پھر بات کرتی ہوں شاید کوئی آیا ہے باہر۔"

اس نے جھوٹ کا سہارا لیتے سرعت سے کال کٹ کی اور موبائل بیڈ پہ پھینکتے وہی گرتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

دوسری جانب فہام اس کے جلد بازی میں فون کاٹنے پر حیران رہ گیا دوسری بار فون ملانے پر بھی نہیں اٹھایا گیا تو وہ بعد میں بات کرنے کا سوچتے فریش ہونے چل دیا تا کہ وہاب صاحب سے مفرہ کے متعلق بات کر سکے وہ اس میں مزید دیری بلکل نہیں چاہتا تھا۔

سب صبح ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے جب مفرہ کی غیر موجودگی عدیل صاحب کو بری طرح کھلی اور اس کا اظہار انہوں نے نازیہ بیگم سے بھی کر دی۔

"بھائی میں اٹھانے گئی تھی تو لائٹ جلانے سے انکار کر دیا کہ وہ مزید سونا چاہتی ہے رات کو دیر سے آنکھ لگی تھی اسکی۔"

باقی سب بھی عدیل صاحب کے سوال پر نازیہ بیگم کی جانب متوجہ ہو چکے تھے ان کی بتانے پر دوبارہ کھانے کی جانب متوجہ ہو گئے لیکن عدیل صاحب کا دل نا جانے کیوں بے چین تھا تبھی وہ کھانے سے ہاتھ کھینچتے اٹھ کھڑے ہوئے اور مفرہ کے کمرے کا رخ کیا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی انہیں عجیب سی سوگواری کا احساس ہوا کمرے کی لائٹ جلاتے ہی سارا کمرہ روشنی میں نہا گیا لیکن مفرہ کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی انہوں نے عجلت میں قدم اس کی جانب بڑھائے جیسے ہی اسے ہلانے کے لیے ہاتھ لگایا انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے جلتے ہوئے توے پہ ہاتھ رکھ دیا ہو عدیل صاحب نے سرعت سے ہاتھ کھینچتے پریشانی سے اس کا چہرہ تھپتھپایا لیکن وہ ہوش وحواس سے بے گانہ پڑی تھی انہوں نے جلدی میں فہام کو آواز دی تو کھانے پہ موجود سب لوگ تیزی سے کمرے کی سمت دوڑے تو عدیل صاحب مفرہ پہ جھکے اس کا گال تھپتھپا رہے تھے

فہام وہاب صاحب کو صوفے پہ بٹھاتے سرعت سے مفرہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"ڈاکٹر پہ لے کر جانا پڑے گا اللہ خیر نا جانے رات ورات ایسا کیا ہو گیا جو یہ حالت ہو گئی ہے بچی کی۔"

فہام نے نازیہ بیگم کی بات پہ سرعت سے آگے بڑھ کر اسے اٹھانا چاہا لیکن عدیل صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکتے خود آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور فہام کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ لب بھینچے باہر کی جانب دوڑا لیکن ان کا یوں ٹوکنا فہام کو ذرا پسند نہیں آیا۔

راستے میں بھی بار بار بلانے پر بھی مفرہ کے وجود میں کوئی جنبش نہ ہوئی عدیل صاحب کی آنکھوں میں نمی تیر نے لگی لیکن وہ بے دردی سے آنکھوں کو رگڑ گئے اپنی شریک حیات کے بعد وہ کسی کو کھونے کا حوصلہ نہیں رکھتے تھے۔

ہسپتال پہنچتے ہی اسے سرعت سے ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا گیا نازیہ بیگم وہاب صاحب کے پاس گھر میں ہی ٹھہری تھی لیکن کسی صورت بھی سکون میسر نہیں تھا انہوں نے فلحال جازم کو بتانا ضروری نہیں سمجھا کہ اتنی دور بیٹھے شخص کو کیا پریشان کرنا۔

"دیکھئے میں نے جازم کو ایک بار پہلے بھی یہ چیز واضح کی تھی کہ ان کو کوئی پریشانی ہے ہر ٹائم کا سوچنا دماغ پہ گہرا اثر ڈالتا ہے اور نروس بریک ڈاؤن ہونے کا خدشہ ہے یہ پہلے بھی مفرہ بیٹی کے ساتھ ہو چکا ہے کوشش کریں اسے زیادہ سے زیادہ خوش رکھنے کی ورنہ مزید مشکلات پیش آئے گی۔"

فیملی ڈاکٹر ہونے کے ناطے انہوں نے مخلصانہ مشورہ دینا ضروری سمجھا۔

فہام نے ناسمجھی سے عدیل صاحب کی جانب دیکھا تو انہوں نے اس رات کا حوالہ دیا وہ ان کی بات سمجھتے سر ہلا گیا۔

"ابھی تھوڑی دیر تک وہ ہوش میں آجائے گی آپ مل سکتے ہیں پھر۔"

وہ پیشہ وارانہ انداز میں کہتی اپنے کیبن کی سمت چل دی ان کے جاتے ہی عدیل صاحب پاس ہی رکھے صوفے پہ ڈھے گئے۔

فہام ایک نظر ان دونوں کو دیکھتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

مفرہ نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی تو اپنے آپ کو ایک ہسپتال کے کمرے میں پایا اٹھ کر بیٹھنا چاہا تو ہاتھ میں ہونے والی چبھن سے ایسا ممکن نہ ہونے دیا سر میں ایک ٹیس سی اٹھی اس کی آواز پہ صوفے پہ بیٹھے عدیل صاحب سرعت سے اس کے بیڈ تک پہنچے۔

"کیسا ہے میرا بچہ۔"

وہ اس کے بال سہلاتے محبت بھرے لہجے میں بولے تو وہ ان کی مشفقانہ انداز دیکھتے اپنے آنسو پی گئی اور فقط ہاں میں سر ہلایا عدیل صاحب نے اس کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیا۔

"اتنا بڑا ہو گیا ہے میرا بیٹا کہ اب اپنے پاپا سے سب کچھ چھپانے لگا ہے۔"

انہوں نے شکوہ کناں نظروں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ بمشکل مسکراتی نفی میں سر ہلا گئی اسے بار بار اٹھتا دیکھ عدیل صاحب نے سہارہ دیتے اسے بیٹھنے میں مدد دی اور اس کی کمر کے پیچھے تکیہ لگا دیا اس نے بیٹھتے ہی اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں تھاما۔

"چاچو چلیں میں نے ڈاکٹر سے سب کچھ پوچھ لیا ہے ساری معلومات لے لی ہے ہم اب مفرہ کو گھر لے کر جا سکتے ہیں۔"

فہام کی آواز پہ نفرت کی ایک شدید لہر اس کے وجود میں دوڑی تبھی ناگواری سے رخ بدل گئی۔اسے فلحال اس شخص کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہ تھی جازم کا خیال آتے ہی اس کا دھیان رات والے فون کی سمت چلا گیا چہرے پہ ہریشانی کے تاثرات نمایاں ہوئے۔

اس نے ایک فائل عدیل صاحب کی جانب بڑھائی تو وہ اثبات میں سر ہلاتے مفرہ کی جانب متوجہ ہوئے

سارا راستہ بھی وہ عدیل صاحب کے کندھے سے سر ٹکائے کسی گہری سوچوں میں گم تھی عدیل صاحب کو حیرانگی تو بہت ہوئی لیکن وہ گھر جا کر پوچھنے کا سوچتے مطمئن ہو گئے فہام اور عدیل صاحب آپس میں کوئی بات کر لیتے لیکن وہ آنکھیں موندی پڑی تھی تا کہ وہ اپنی کسی بھی بات میں اس کی شمولیت نہ چاہے۔

گھر پہنچتے ہی نازیہ بیگم کا اسے ناراضگی دکھانے کا بھرپور ارادہ تھا لیکن اس کی کملائی صورت دیکھتے وہ تمام ناراضگیاں بھول گئی۔

"لگتا ہے اب مجھے جازم کے جانے پہ پریشان ہونا چھوڑ دینا چاہیے اب ہم دونوں میں سے کسی ایک کو تو مضبوط ہونا پڑے گا آپ تو نازک سی جان ہو اس کے جاتے ہی حالت دیکھو کیا کر لی ہے جازم کو آنے دو سب سے پہلے تم دونوں کو رخصتی کا کام سرانجام دینا ہے پھر وہ خود ہی سنبھال لے گا۔"

نازیہ بیگم اس کے پاس بیٹھی شرارت آمیز لہجے میں بولی تا کہ اس کا دھیان ان کی طرف لگے تو وہ بھی ان کی بات کا مفہوم سمجھتے جھینپ گئی زرد چہرے پہ حیا کی سرخی چھا گئی انہوں نے آگے بڑھتے مفرہ کے ماتھے پہ ممتا بھرا بوسہ دیا ان کی توجہ پاتے ہی وہ ان کی گود میں سر رکھے سسک اٹھی نازیہ بیگم تو اس کے رونے پر پریشان ہو گئی مگر کچھ کہا نہیں وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لے لیکن جب اس کا رونا شدت اختیار کر گیا تو نازیہ بیگم کو اسے خود سے الگ کرنا پڑا۔

"کیا ہو گیا ہے مفرہ کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔"

انہوں نے اس کا چہرہ تھامتے محبت بھرے لہجے میں استفسار کیا تو وہ آنسو صاف کرتی نفی میں سر ہلا گئی۔

"نہیں بس ماما کی یاد آ رہی تھی۔"

وہ سوں سوں کرتی بولی تو نازیہ بیگم پھر سے اسے اپنے سینے میں بھینچ گئی۔

"چلو بھئی اب میری پرنسز کارونے کا سیشن ختم ہو تو وہ بتائے کہ اس کے ہینڈ سم پاپا نے سوپ کیسا بنایا ہے۔ "

عدیل صاحب وہ دروازے پہ کھڑے کب سے اس کارونا دیکھ رہے تھے مزید ضبط نہ ہوا تو لبوں پہ مسکراہٹ سجائے اندر داخل ہوئے اور سوپ والی ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی ان کے انداز پہ وہ دونوں ہنس دی نازیہ بیگم ان دونوں کو ٹائم دینے کے خاطر کمرے سے باہر نکل گئی۔

"چلیں جلدی جلدی چکھیں شاباش۔"

وہ اسے پچکارتے ہوئے بولے تو وہ منہ بنا کر رخ بدل گئی۔

"پاپا بلکل دل نہیں ہے بعد میں کھالوں گی نہ

ابھی بلکل دل نہیں چاہ رہا۔"

وہ نقاہت ذدہ آواز میں بولی تو عدیل صاحب نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھاتے چمچ اس کے لبوں کے پاس کیا ناچار اسے منہ کھولنا ہی پڑا لیکن سوپ پیتے اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے۔

"پاپا واؤ بہت ٹیسٹی بنا ہے یہ آپ نے خود ہی بنایا ہے نہ۔"

وہ مشکوک نگاہوں سے انہیں دیکھتے ہوئے بولی کیونکہ سوپ واقعی لاجواب تھا تو وہ اس کے مشکوک انداز پہ قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

"اور نہیں تو کیا کبھی خاندان میں میرے کھانوں کے چرچے ہوا کرتے تھے اب ذرا بوڑھے ہو گئے ہیں تو کام نہیں ہوتا لیکن اپنے۔بچے کیلیے کچھ بھی اور ایک راز کی بات بتاؤں شادی کے بعد شروع شروع میں آپ کی ماما کو بھی اپنے کھانوں سے ہی متاثر کیا ہے میں نے تبھی تو وہ میرے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبی ہوئی تھی۔ "

وہ رازدارانہ انداز میں مسخرے پن سے بولے ساتھ ہی بائیں آنکھ دبائی ان کی بات پہ مفرہ اپنا قہقہہ قابو میں نہ رکھ پائی اسی لیے کھلکھلا کر ہنس دی اس کی ہنسی کو انہوں نے محبت پاش نگاہوں سے دیکھا اور دل ہی دل میں نظر اتاری۔

"کیا کہاں آپ نے آپ بوڑھے کہاں سے ہو گئے ابھی تک ہینڈسم ہے میرے پاپا میرے سپر ہیرو۔"

وہ ان کا گال چومتے ان کے سینے میں چہرہ چھپا گئی عدیل صاحب نے بھی جواباً اس کے ڈوپٹے سے ڈھکے سر پہ محبت بھرا بوسہ دیا ان کے سینے سے لگتے مفرہ کو یک گونہ سکون اپنے رگ و جاں میں اترتا محسوس ہوا اسی لیے ان کی خوشبو محسوس کرتے آنکھیں موند گئی۔

ماں باپ زندگی کا وہ لازمی جزو ہے جن کے سائے میں اولاد اپنے تمام دکھ درد بھول جاتی ہے۔

رات کے کھانے کے بعد فہام نے مفرہ کی طبیعت کے متعلق پوچھنے کا سوچا اپنے دل کی صدا پہ لبیک کہتے اس نے مفرہ کے کمرے کا رخ کیا۔

عدیل صاحب کھانے کے بعد لان میں واک کرنے میں مصروف تھے نازیہ بیگم کچن سمیٹنے میں مصروف تھی جبکہ وہاب صاحب کمرے میں آرام کرنے میں محو تھے آج مفرہ کی طبیعت خرابی کی بدولت وہاب صاحب سے بات کر نارہ گیا تھا اور اسی چیز کی بے چینی فہام کو لگی ہوئی تھی وہ جتنا جلدی ہو سکے اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا تھا۔

"کیسی ہو مفرہ۔"

فہام نے کمرے میں قدم رکھتے ہی اپنائیت بھرے لہجے میں استسفار کیا مفرہ جو موبائل پکڑے جازم کی کال کا انتظار کر رہی تھی اپنے نام کی پکار پہ چونک کر گردن اوپر اٹھائی مگر کمرے کے دروازے پہ ایستادہ فہام کو دیکھتے آنکھوں میں ناگواری سی چھا گئی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں فہام بھائی۔ "

وہ مشکل اپنا لہجہ ہموار بناتے ہوئے گویا ہوئی تو فہام نے اسے ایک نظر مسکرا کر دیکھتے کمرے میں قدم رکھا مفرہ کو اس کا یوں آنا پسند تو نہ آیا لیکن وہ مزید بکھیڑا کھڑا کرنا نہیں چاہتی تھی۔

"تمہاری طبیعت کے بابت پتہ کرنے آیا تھا لیکن یہاں دیکھ کر ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ طبیعت اب ٹھیک ہو چکی ہے۔"

وہ اس کی موبائل پکڑنے والی حرکت پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تو اس نے ضبط کی حدوں کو چھوتے ہوئے گہرا سانس بھر گئی مفرہ کو اس کا یوں اس کے ذاتی معاملات میں بولنا کچھ خاص پسند نہیں آیا

مفرہ ایک بات تو بتاؤ۔

اس نے کرسی کھینچتے بیڈ کے پاس ہی جگہ بنائی مفرہ نے فقط سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

"اس دن کیا ہوا تھا۔ "

اس نے سر گوشی کرنے والے انداز میں بولا انداز تجسسانہ تھا مفرہ کا رنگ اس کی بات پہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا اس نے تعجب سے فہام کی سمت دیکھا جو کتنے جوش و خروش سے اس دن کی تمام روداد سننے کا منتظر تھا۔

"اس دن جو بھی ہوا تھا اس سے آپ کا کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے آپ جائیں یہاں سے مہربانی ہو گی آپ کی اس سے پہلے میں تائی جان کو بلا لوں۔"

اس نے کھردرے لہجے میں اسے باور کرانا ضروری سمجھا اونچا بولنے سے سر پہ ایک ٹیس سی اٹھی۔

"مجھے ہی تو لینا دینا ہے اب دیکھو تمہیں اپنانے کیلیے اس بات کی تصدیق چاہیے کہ اس رات کچھ ایسا ویسا۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا مفرہ دونوں کانوں پہ ہاتھ رکھتی چیخ اٹھی۔

"بس کر جائیں مہربانی کریں میرے سے احسان کر دیں ایک کیوں میرے زخم کرید رہے ہیں بے قصور ہوتے ہوئے بھی قصوروار بنا دیا ہے مجھے۔"

وہ روتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو ڈھانپ گئی۔

"مفرہ میں تمہیں دکھ نہیں پہنچانا چاہتا بس ایک بات پوچھی ہے اور ویسے بھی شادی کے بعد میں نہیں چاہتا کہ کوئی مسئلہ ہو ہمارے درمیان اس بات کو لے کر کوئی تلخ کلامی نہ ہو سمجھ رہی ہو نہ میری بات۔"

اس نے بولتے بولتے بے دھیانی میں مفرہ کا ہاتھ تھام لیا اس کی حرکت پہ مفرہ کے وجود میں چیونٹیاں سے رینگنے لگی آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہنے لگے اس کے سہم کر فہام کی جانب دیکھا۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی۔"

وہ اس سے ہاتھ چھڑانے کی تگ ودو میں تھی لیکن مقابل کی گرفت مضبوط تھی جیسے وہ آج سب کچھ جاننے کا ٹھان کے آیا ہو۔

"ہاتھ چھوڑیں ان کا۔"

اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ فہام نے فوراً سے پہلے ہاتھ چھوڑا جبکہ مفرہ ساکت نگاہوں سے دروازے پہ کھڑے جازم کو دیکھ رہی تھی جس کی بھینچی ہوئی مٹھیاں اس کے ضبط کی گواہ تھی آنکھوں سے چنگاریاں نکلتی محسوس ہوئی۔

مفرہ کی باقاعدہ سانسیں ہوا ہوئی اس نے ایک نظر فہام پہ ڈالتے جازم پہ ڈالی جو مضبوط قدم اٹھاتا اسی کی سمت آرہا تھا۔

"تمہارا لہجہ اتنا گستاخانہ کیوں ہو رہا ہے جازم۔"

فہام کو اس کا یوں ٹوکنا ایک آنکھ نہ بھایا تبھی سخت لہجے میں استسفار کیا۔

"جب آپکی حرکتیں گستاخانہ ہو سکتی ہیں تو میرا لہجہ کیوں نہیں۔"

اس نے کڑے تیوروں سے اس سے استسفار کیا تو فہام صبر کے گھونٹ بھرتے رہ گیا۔

"میں اس سے کوئی غلط بات نہیں کر رہا کام کی بات ہی کر رہا ہوں اور ویسے بھی تمہیں کس خوشی میں صفائیاں پیش کروں میں شاید ان چار سالوں میں تم پیسہ کما کر یہ بات بھول چکے ہو کہ عمر میں تم سے بڑا ہوں۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا جازم نے اس کی بات پہ بھنویں اچکائی اور ایک نظر مفرہ پہ ڈالی جو دونوں ہاتھوں سے سر تھامے بیٹھی تھی اس نے بے چینی سے اس کا رخ اپنی جانب موڑا اس کا یوں مفرہ کا ساتھ بے تکلف ہونا فہام کو آگ لگا گیا۔

"واؤ مجھے تو یہ کہا جا رہا ہے کہ اس کا ہاتھ چھوڑو اور تمہارا چھونا کیا اسے پسند ہے۔"

وہ تمسخرانہ نظروں سے ان دونوں کی جانب دیکھتا ہوا بولا تو مفرہ کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا جبکہ جاسم کی برداشت کی حد بس یہی تک تھی اس نے جھپٹتے ہوئے اس کا گریبان پکڑا اور سختی سے دو تین جھٹکے دیے۔

نازیہ بیگم جو مفرہ کے کمرے سے عجیب سا شور سنتے اس کے کمرے کی سمت آئی تھی وہاں دونوں بھائیوں کو گھتم گتھا دیکھ کر منہ پہ ہاتھ رکھ گئی۔

"کیا بکواس کر رہے ہیں آپ ان کے بارے میں ہوش و حواس میں ہے یا جہاں سے اتنے عرصے بعد آئے ہیں وہی چھوڑ آئے ہیں چھوٹے بھائیوں کو خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے بڑے بھائیوں کے نقشِ قدم پہ چلے لیکن میں شکر گزار ہوں کہ میں آپ کے قدموں پہ نہیں چلا نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے آپ سے۔"

وہ تنفر سے ان کا گریبان جھٹکتے ہوئے بولا تو فہام تلخی سے ہنس دیا۔

"فہام مجھے لگا تھا میرا بیٹا اتنے عرصے بعد سنبھل گیا ہو گا لیکن یہاں تو کوئی ایسے آثار ہی نہیں ہیں افسوس ہو رہا ہے مجھے تمہیں اپنی اولاد کہتے ہوئے۔"

وہ تاسف سے اس کی سمت دیکھتے ہوئے بولی اور مفرہ کی جانب بڑھتے اسے گلے لگایا جو تھر تھر کانپ رہی تھی۔

اس نے ایسا تو نہیں چاہا کہ اس کی بدولت دونوں بھائیوں میں دڑار آئے لیکن یہاں سب کچھ اس کی توقع کے برعکس ہو رہا تھا۔

"ماما مجھے آپ کو اپنی اولاد کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے تو یہ یہ تو مفرہ کے ساتھ ساتھ چپکا رہتا ہے اس کی باری حیا۔"

"بس چپ ایک لفظ مزید اپنے منہ سے مت نکالیے گا ورنہ میرے سے برا کوئی نہیں ہو گا اور جس کے بارے میں بات کر رہے نہ آپ جانتے ہیں وہ کون ہیں وہ میری بیوی ہے جازم نیازی کی بیوی مفرہ جازم نیازی میری ایک بات ذہن نشین کر لیں جس نے ان کے کردار پہ انگلی اٹھانے کی جرأت کی نہ تو اس کا منہ توڑ جواب ان کا شوہر دے گا اب مائنڈ اٹ۔"

اس کی بات سنتے ہی جازم کا ضبط جواب دے گیا تبھی سرد نگاہیں اس پہ ٹکائے دھاڑا تھا چہرے کے عضلات تن چکے تھے ماتھے پہ ابھری ہوئی رگیں اس کے ضبط کی گواہ تھی۔

اس کی بات پہ فہام نے بے یقینی سے نازیہ بیگم کی سمت دیکھا تو وہ بے نیازی سے چہرہ پھیر گئی اسے محسوس ہوا جیسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

"بیوی تمہاری۔"

وہ ہکلا کر بولا الفاظ جیسے ختم ہو چکے تھے چہرے سے بے یقینی عیاں تھی جازم نے دونوں ہاتھ چہرے پہ پھیرتے خود پہ قابو پایا۔

"جی بلکل میری بیوی اور آپ کی بھابھی۔ "

وہ لبوں پہ دلکش مسکراہٹ سجائے بولا تو فہام کو محسوس ہوا کہ فضا میں آکسیجن کی کمی ہو گئی ہو وہ گردن نفی میں ہلاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

نازیہ بیگم نے مفرہ کو بیڈ پہ بٹھاتے سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھایا تاکہ اسے پانی پلا سکیں جس کا رو رو کر برا حال تھا لیکن خالی جگ دیکھتے وہ کچن سے پانی لینے چل دیں اان کے جاتے ہی جازم نے ایک کینہ توز نگاہ مفرہ پہ ڈالی جو چہرہ جھکائے رونے کا شغل کرنے میں مصروف تھی۔

غصے کی ایک شدید لہر اس کے وجود میں کوندی۔

"میری بات کان کھول کر سن لیں مجھ سے بات کرنے کی جرأت بھی مت کیجیے گا۔"

اس نے سختی سے مفرہ کے دونوں بازو پکڑتے اپنے مدِ مقابل کیا لیکن اس کے وجود میں حرارت محسوس کرتے اب چونکنے کی باری جازم کی تھی اس نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ بخار کی حدت سے سرخ پڑ رہا تھا نقاہت زدہ چہرہ جازم کا غصہ اگلے سیکنڈ میں جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا مفرہ۔"

اس نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھرتے محبت بھرے لہجے میں استفسار کیا۔

"وہ ایسا کیسے کہہ سکتے۔"

وہ مشکل ہچکیوں کے درمیان بولی جازم سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا وہ اس کا سہارا پاتے ہی مزید شدتوں سے رودی۔

کل مفرہ کی حرکت پہ اسے غصہ تو بہت آیا تھا لیکن اس کا رونا بھی برداشت سے باہر تھا تھی اس نے سرعت سے میٹنگ ڈیلے کرنے کا حکم دیا تھا اور صبح کی پہلی فلائٹ سے وہ واپس پاکستان پہنچا تھا لیکن یہاں حالات کی سنگینی نے اسے یہ سب کرنے پر مجبور کر دیا تھا فہام سے اسے اس قسم کی توقع قطعی نہیں تھی لیکن اب وہ سوچ چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اور بہت جلد یہ کام سرانجام دینا ہے۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"کیا ہو رہا ہے یہاں اتنا ہنگامہ کیوں کھڑا کیا ہوا ہے۔ "

نازیہ بیگم جو فہام کو جانے سے روکنے کیلیے ہلکان ہو رہی تھی عقب سے آنے والی کڑک آواز پہ اس کا ہاتھ چھوڑ گئی اور التجائی نگاہیں وہاب صاحب کی سمت اٹھائی عدیل صاحب نے انہیں آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دیتے وہاب صاحب کو صوفے میں بیٹھنے میں مدد دی صوفے پہ براجمان ہوتے انہوں نے سوالیہ نگاہیں فہام کی سمت اٹھائی تو وہ لب سختی سے بھینچ گیا۔

"برخوردار کیا مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے ایک ہی رات میں اور جازم تم تو چار پانچ دن تک آنے والے تھے یوں اچانک سب خیر ہے نہ۔"

انہوں نے فہام سے استفسار کیا اور ساتھ ہی سامنے صوفے پہ بیٹھے جازم کی جانب سوالیہ نگاہیں اٹھائی۔

"میرا کام مکمل ہو گیا تھا۔"

اس نے مختصر جواب دیا اور دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے مسلسل ایک ٹانگ ہلا رہا تھا اور اس بات سے سب آگاہ تھے کہ وہ بے چینی میں ٹانگ ہلاتا ہے۔

"پاپا اتنا بڑا فیصلہ آپ لوگوں نے یوں اچانک لے لیا اور مجھے اس راز میں کسی نے شریک کرنے کی زحمت بھی نہ کی میں کیا کسی کیلیے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔ "

فہام نے شکوہ کناں نظروں سے ان کی جانب دیکھا اس کے جواب میں وہاب صاحب نے ایک کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالی جیسے اس سے اس بات کی توقع نہ کر رہے ہو۔

"شادی سے انکار شاید آپ کے ہی منہ سے ہوا تھا خیر میں کسی کو صفائی پیش نہیں کروں گا لیکن جو بھی ہوا ہے بہت بہتر ہوا ہے منزہ جاتے جاتے اپنے بیٹی کے توحق میں بہتر فیصلہ کر ہی گئ لیکن وہ جانے انجانے میں میرے بیٹے کے نصیب بھی کھول گئی ہے اور اس چیز کی مجھے بے تحاشہ خوشی ہے۔"

انہوں نے چہرے پہ محبت بھری مسکان سجائے جاسم کی سمت دیکھا جو کسی نادیدہ نقطے پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا اور مفرہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی۔

"مفرہ کہاں ہے۔ "

انہوں نے سوالیہ نگائیں نازیہ بیگم کی سمت اٹھائی۔

"وہ آرام کر رہی ہیں کیوں۔"

جواب جازم کی کی جانب سے آتا دیکھ انہوں نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا اپنی جلد بازی پہ سب کی مسکراتی نگاہیں خود پہ محسوس کرتے وہ خجل سا ہوتا سر پہ ہاتھ پھیر گیا۔

"کیوں کیا برخوردار تمہارا نکاح کیا ہو گیا ہے اس سے کیا ہم حق بھی کھو چکے ہیں اب۔"

وہ تیکھے چتونوں سے اسے گھورتے ہوئے بولے تو ان کے ایکدم بھڑکنے پر بوکھلا گیا عدیل صاحب اور نازیہ بیگم اس کی درگت بنتا دیکھ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں ضبط سے سرخ پڑ رہے تھے جبکہ کچھ فاصلے پہ کھڑا افہام ساکت نگاہوں سے زمین کو گھور رہا تھا۔

"اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا پاپا۔ "

وہ کمال بے نیازی سے صوفے سے ٹیک لگائے بولا تو وہاب صاحب اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"ہاں جی اور سوچنا بھی مت اس متعلق جب تک رخصتی نہیں ہو جاتی ابھی وہ اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی ہے تمہارے سر پہ نہیں بٹھایا ہوا جو تم اس پہ حق جتانے لگو۔ "

وہ اپنی بھڑاس نکالنے کے موڈ میں تھے شاید جو لگاتار بول رہے تھے جازم نے تعجب سے ان کی جانب دیکھا اب اس نے ایسا بھی کچھ نہیں کہہ دیا تھا۔

"تو وہی تو کہنا چاہتا ہوں اوہ سوری کہنے بیٹھا ہوں کہ جلد سے جلد اب رخصتی کا کام سرانجام دیں اب میں مزید دیری برداشت نہیں کروں گا اور رہی ان کے اپنے گھر میں رہنے کی بات تو شادی کے بعد بھی وہ اسی گھر میں رہے گی حق جتانے کی بات ہے تو وہ تو لازمی جتاؤ گا کیونکہ وہ اپنی چیزوں پر ہی جتایا جاتا ہے۔ "

اس نے سنجیدگی سے اپنا مدعا وہاب صاحب کے سامنے رکھا تو ان کے ماتھے پہ سلوٹیں پڑی نازیہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے اس کی جانب دیکھا جو کس بے شرمی سے اپنے باپ کے سامنے ہانکے جا رہا تھا عدیل صاحب مسکراہٹ دبانے کو چہرہ جھکا گئے کیونکہ انہیں اس لڑکے سے اس معاملے میں کوئی خاص امید نہیں تھی وہ شروع سے ہی ہر بات منہ پہ دو ٹوک کرنے کا عادی تھا۔

"تو تم کہنا چاہتے ہو کہ شادی کے بعد صرف تم ہی اس پہ حق رکھو گے ہمارا ہماری بیٹی پہ کوئی حق نہیں ہو گا۔ "

انہوں نے جازم کو ایک زبردست گھوری سے نوازا جو اس معاملے میں ان سے بھی بڑا ہٹ دھرم ثابت ہوا تھا۔

"ارے کیوں نہیں پاپا آپکی بیٹی صبح سے شام تک آپ کے پاس رہے گی پریشان کیوں ہوتے ہیں میں اپنے لیے دوسری لے آؤں گا عجیب میری بیٹی آپکی بیٹی میری بھی بیوی لگتی ہے۔ "

وہ منہ بناتے ہوئے بولا تواب بوکھلانے کی باری وہاب صاحب کی تھی انہوں نے ایک کینہ توڑ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو بھنویں اچکائے انہیں ہی دیکھنے میں مصروف تھا جیسے جواب طلبی چاہ رہا ہو۔

"لیکن ابھی فہام کی بھی شادی نہیں ہوئی وہ تم سے بڑا ہے اور چاہ کر بھی رخصتی میں ایک مہینہ تو درکار ہوگا تاکہ تیاریاں وغیرہ مکمل ہو سکیں۔"

انہوں نے سب کے سامنے اپنی بات رکھی اور ان کی بات کچھ حد تک ٹھیک بھی تھی۔

"فہام بھائی کی شادی کی بات ہے تو اس سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے وہ آپ ان سے پوچھ کر جو کرنا چاہے کریں دوسری بات شادی کی تیاریوں کی تو ابھی مجھے رخصتی چاہیے سادی سی دے دیں کسی بھی چیز کی ڈیمانڈ نہیں کر رہا میں۔ نہ کپڑوں کی، نہ فرنیچر کی، بس ایک عدد لڑکی چاہیے جس کو تھوڑا تیار شیار کر کے میرے کمرے میں پہنچا دیجیے گا آگے میں دیکھ لوں گا۔ ولیمہ ہم گرینڈ کر لیں گے جس کو آپ نے بلانا ہو آپ بلا لیجیے گا مجھے بھی اپنے آفس سٹاف کو مدعو کرنا ہے۔"

اس نے سادگی سے اپنی بات مکمل کر کے سب کی جانب دیکھا تو سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کے خیالات سن رہے تھے جو بنا کسی بڑے کی پرواہ کیے اپنی ہی رخصتی کی بات کر رہا تھا۔

"بڑا ہی کوئی بے شرم بیٹا ہے آپ کا نازیہ بیگم جو باپ کے سامنے ایسی بات کرنے سے بھی نہیں ہچکچا رہا۔"

انہوں نے نازیہ بیگم کو کہتے جازم کو شرمندہ کرنے کی بھرپور کوشش کی جو بے نیازی سے اب اپنے سر کے ہاتھوں سے سنوار رہا تھا۔

سیاہ رنگ کا ٹراؤزر شرٹ پہنے جس کی ہالف سلیوز سے اس کے چوڑے شانے اور جسامت مزید واضح ہو رہی تھی سیاہ گھنے بال ماتھے پہ گرے ہوئے تھے جنہیں وہ بار بار ہاتھوں سے سنوار رہا تھا وہ انہیں اپنہ عمر سے بہت بڑا لگتا تھا۔

"لیکن خالہ کہتی تھی کہ یہ پوری طرح وہاب کا پر تو ہے۔"

پہلے تو وہ ان کی بات پہ وہ شرمندہ ہوئی لیکن پھر کچھ یاد آنے پر بے ساختہ بول اٹھی مگر اپنی بات پہ سب کے قہقہوں سے انہیں اندازہ ہوا کہ وہ کچھ غلط بول چکی ہے تبھی کھسیا گئی انہوں نے ڈرتے ڈرتے نگاہ وہاب صاحب کی جانب اٹھائی تو وہ انہیں ہی گھورنے میں مصروف تھے۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو فہام آپ بتاؤ کوئی پسند ہے تو ہم ضرور اس کے گھر رشتہ لے کر جائیں گے تاکہ جازم کے ساتھ آپ کے بھی فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔"

انہوں نے پر مسرت لہجے میں فہام کو مخاطب کیا تو باقی سب بھی اس کے جواب کے انتظار میں تھے جبکہ جازم نے سختی سے دانتوں پہ دانت جما لیے۔

"نہیں ماما آپ لوگ ان دونوں کی شادی پر توجہ دیں میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔"

وہ سنجیدگی سے بات مکمل کرتا وہاں سے اٹھتا اپنے کمرے کی سمت چل دیا۔

"تمہیں رخصتی چاہیے نہ۔"

وہاب صاحب نے سنجیدگی سے جازم کو مخاطب کیا۔

"جی وہ بھی ایک دو دنوں میں۔"

اس نے بنا کسی تردد کے جواب دیا تو نازیہ بیگم سٹپٹا گئی وہاب صاحب ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے عدیل صاحب کی جانب متوجہ ہوئے۔

"تمہیں کوئی مسئلہ تو درکار نہیں نہ اگر اپنی بیٹی کو اب اس جھلے کو مکمل طور پر سونپ دیں۔ کیونکہ جس طرح کے تیور ہیں نہ اس کے کوئی بھروسہ نہیں کہ ایک دو دنوں میں خود ہی کھینچ کھانچ کر اسے اپنے کمرے میں لے جائے۔"

انہوں نے ہنستے ہوئے عدیل صاحب کو باور کرانا ضروری سمجھا تو ان کی بات پر باقی سب بھی ہنس دیے۔

"ویسے اگر آپ لوگ نہیں مانتے نہ تو میں یہی کرنے کا ارادہ رکھتا تھا سہی کہتے ہیں کہ میں آپ کا پر تو ہوں شاید تبھی ہماری عادات اور سوچ اس قدر ملتی ہے۔"

جازم جوان کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا ان کی اپنے بارے میں رائے جانتے اس پہ یقین کی مہر لگاتا ہوا بولا تو ہال میں موجود تمام نفوس کو سانپ سونگھ گیا۔

"بھائی صاحب آپ پرسوں کا دن ڈن کریں مجھے آثار کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے رہی فہام کی شادی کی بات تو اس کا بھی حل نکل آئے گا۔"

عدیل صاحب نے اس کا حد درجہ سنجیدہ انداز دیکھتے سرعت سے گویا ہوئے تو وہاب صاحب نے ہاں میں سر ہلایا نازیہ بیگم کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کچھ کر ڈالے۔

"نازیہ بیگم ذرا جازم کی بیوٹی کوئین کو بھی دعوت دے دیجیے گا آخر کو انہیں بری شدت سے انتظار تھا جازم کی شادی کا۔"

وہ شرارت آمیز لہجے میں بولے تو پوری بات میں پہلی بار جازم کا قہقہہ ہال میں گونجا تو باقی سب بھی مسکرا دیے۔

"جی جی کیوں نہیں ابھی فون کرتی ہوں میں پہلے ہی بہت کام ہے۔ "

وہ خوشی خوشی اپنے موبائل میں کسی کا نمبر ڈائل کرنے لگی تاکہ اس متعلق اطلاع دے سکیں کیونکہ جازم کی شادی کیلیے ان کی خاص ہدایت تھی کہ انہیں لازمی بلایا جائے۔

جازم ان کی آمد کا سوچتے اور ان کی آمد سے آنے والے لمحات کا سوچتے جھر جھری لے اٹھا۔

اگلے دن صبح نازیہ بیگم کچن میں ناشتہ تیار کرنے میں مصروف تھی اسی دوران جازم ڈھیلے ڈھالے قدموں سے کچن میں داخل ہوا اور نازیہ بیگم کے ماتھے پہ بوسہ دیتے گلاس میں پانی ڈالتے وہی چیئر پہ بیٹھ گیا۔

"مفرہ کی طبیعت کیسی ہے اب اور ابھی تک اٹھی نہیں وہ۔ "

اس نے چائے بناتی نازیہ بیگم کو متوجہ کیا تو انہوں نے ترچھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیوں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو اس کے کمرے سے آئے ہو کیا بھول گئے ہو۔ "

انہوں نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ باور کرایا تو جازم کو زبردست قسم کا اچھو لگ گیا وہ سر کھجا کر رہ گیا۔

"کیا لگا تھا کہ مجھے معلوم نہیں پڑے گا رات میں تین سے چار بار اس کے کمرے سے ہو کر آئے ہو تم کچھ بھی میری آنکھوں سے مخفی نہیں تھا۔"

انہوں نے مسکراہٹ دباتے اس کا راز فاش کیا تو وہ بوکھلا گیا اور ناراض نگاہوں سے ان کی سمت دیکھا۔

"اچھا چلو چھوڑو یہ لو پکڑو ناشتہ کرو۔ "

انہیں نے جلدی جلدی میں بریڈ پہ بٹر لگاتے اس کے سامنے رکھا تو وہ پلیٹ کھسکاتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا انہوں نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو اب کچن سے باہر جا رہا تھا انہوں نے نا سمجھی سے است باہر جاتے دیکھا جس کا رخ اب مفرہ کے کمرے کی جانب تھا۔

لیکن اسے باہر صوفے پہ وہاب صاحب کے پاس بیٹھا دیکھ وہ نفی میں سر ہلاتے وہی چلا آیا سب کو بلند آواز میں سلام کرتے وہ سامنے رکھے صوفے پہ براجمان ہو گیا اور مفرہ کو مکمل طور پہ نظرانداز کرتے عدیل صاحب سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔اس کی نظراندازی پہ مفرہ کا دل کٹنے لگا لیکن وہ ضبط کیے بیٹھی رہی۔

"یہ فہام کہاں ہے نظر نہیں آ رہا۔ "

وہاب صاحب نے جازم کو مخاطب کیا تو وہ لاعلمی سے کندھے اچکا گیا۔

جبکہ مفرہ کا رنگ اس کے نام پہ بھی لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا اس کا یوں سہما جازم کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا۔

"صبح سے نکلا ہوا ہے باہر کہہ رہا تھا جلد ہی لوٹ آؤں گا لیکن ابھی تک آیا ہی نہیں۔"

نازیہ بیگم اس کی حرکتوں سے عاجز آ چکی تھی تبھی جھنجھلاتے ہوئے گویا ہوئی۔

"خیر آ جائیں آپ لوگ ناشتہ لگ چکا ہے۔"

وہ کہتے ہوئے ناشتے کی ٹیبل کی سمت چل دی تو باقی سب نے بھی ان کی تقلید کی مفرہ جو آس بھری نظروں سے اسے دیکھتے بے دھیانی میں آگے بڑھ رہی تھی صوفے سے ٹھوکر لگنے سے پاؤں پکڑتے وہی بیٹھ گئی۔تکلیف کی شدت سے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"آنکھیں بند کر کے چلتی ہیں کیا یا کام کرنا بند کر چکی ہیں۔"

وہ اس کے سامنے اپنی مضبوط ہتھیلی پھیلاتا کھردرے لہجے میں بولا تو اس کا سرد انداز محسوس کرتے اس کی ہیزل آنکھیں پل بھر میں نم ہوئی تبھی منہ بناتے اس کا سہارا لیے بغیر لڑکھراتے ہوئے ناشتے کی ٹیبل پہ چل دی۔ جہاں سب محوانتظار تھے جازم کو اس کی ہٹ دھرمی پہ تاؤ تو بہت آیا لیکن مٹھیاں بھینچتے ضبط کر گیا۔

ایک تو یہ لڑکی اسے غصہ دلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔

"مفرہ بیٹا کھانے کے بعد یاد سے دوائی لے لینا میں نہیں چاہتی کہ کل طبیعت ذرا سی بھی خراب ہو آپکی۔"

نازیہ بیگم نے اس کی پلیٹ پہ بریڈ کے سلائس رکھتے تنبیہہ کرنا ضروری سمجھا تو اس نے منہ بناتے اثبات پہ سر ہلایا لیکن دوسری بات پہ ٹھٹھک کر ان کی سمت دیکھا۔

"کل کیا ہے جو میرا ٹھیک ہونا لازمی ہے۔"

اس نے ناسمجھی سے سلائس کھاتے استفسار کیا تو نازیہ بیگم نے محبت بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کل ہم اپنی بیٹی کو ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں رخصت کر دیں گے ایک چھوٹی سی تقریب کے بعد۔"

ان کی بات پہ مفرہ کی گلے میں شدید قسم کا پھندا لگا۔ مسلسل کھانستے اس کا چہرہ خون چھلکانے لگا۔ ساتھ بیٹھے عدیل صاحب نے اس کی کمر سہلاتے پانی کا گلاس اس کے منہ کو لگایا تو وہ ایک ہی سانس میں ختم کر گئی اس دوران جازم کی نگاہیں مسلسل اپنے موبائل پہ ٹکی تھی کیونکہ وہ اس سے کچھ ایسا ہی ردِ عمل کی توقع کر رہا تھا۔

مفرہ نے ہونقوں کی طرح سب کے چہروں کی سمت دیکھا جہاں سے اطمینان چھلک رہا تھا اس نے گہری سانس بھرتے اپنی توجہ ناشتے کی جانب مبذول کرائی لیکن دل ابھی سے کل سے متعلق سوچ کر دھڑک رہا تھا ہتھیلیاں بے ساختہ نم ہوئی۔

"جی جی جانم آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں آپ بس کل یہاں پہنچے میر اسارا وقت آپ کا۔"

جازم فون پہ کسی سے بات کے دوران قہقہہ لگاتے شرارت آمیز لہجے میں بولا تو مفرہ نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔

اس کی حیرانگی عدیل صاحب کی نگاہوں سے چھپی نہ رہی۔

"اس کی بیوٹی کوئین۔ "

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے اس کے نزدیک ہوتے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولے تو وہ جھینپ کر چہرہ جھکا گئی اور دل ہی دل میں اپنے آپ کو لعن طعن کرنے لگی بھلا سب کے سامنے اتنا آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی کیا ضرورت تھی۔

وہ سرزنشی انداز میں خود سے مخاطب تھی۔

لیکن وہ نازیہ بیگم کو کچن میں جاتا دیکھ کچھ سوچتے ان کی پیچھے ہی چلی آئی تاکہ اس متعلق بات کر سکیں۔

"تائی امی اتنی جلدی کیا ہے اس سب کی میرا مطلب اچانک یہ فیصلہ۔ "

اس نے ان کی حیران نظریں خود پہ محسوس کرتے بات بدلنا چاہی تو انہوں نے جیسے سمجھتے سر ہلایا۔

اس بابت تم اپنے شوہر سے استسفار کرو پتہ نہیں "کیا کرتا پھرتا ہے وہ لڑکا میری سمجھ سے باہر ہے "

انہوں نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے اپنی پریشانی بھی اس پہ ظاہر کی تو وہ پیر پٹختے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چل دی۔

"دوائی یاد سے لے لینا۔ "

اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ اس نے ٹیڑھا میڑھا منہ بنایا جیسے منہ میں کرواہٹ گھل گئی ہو۔

سب سے پہلے تو اس دوائی کو ٹھکانے لگاتی ہوں نہ

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے سائیڈ ٹیبل سے دوائی نکالتے مٹھی میں دبائی اور واشروم کی سمت چل دی تاکہ پانی کے ساتھ ہی بہہ جائے اور کسی کو شک بھی نہ ہو۔

اس نے بیسن کا پانی کھولتے ہی میڈیسن اس میں پھینکنی چاہی لیکن اس سے پہلے ہی اس کا ہاتھ کسی کی مضبوط گرفت میں تھا اس نے سہمتے ہوئے جیسے ہی گردن ترچھی کی جازم کو خود کو سنجیدگی سے تکتا پا کر سختی سے آنکھیں میچ گئی دل جیسے ہاتھوں میں دھڑک رہا تھا ماتھے پہ ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمودار ہوئے جسے وہ اپنے دوسرے ہاتھ سے پونچھ گئی۔

"ہو گیا کام تمام یا کچھ بچا ہے ابھی۔ "

اس نے کڑے تیوروں سے استفسار کیا اور ساتھ ہی اسے گھماتے اس کا رخ اپنی جانب موڑا یہاں تک کہ دونوں کے درمیان صرف دو انچ کا فاصلہ رہ گیا اس سے پہلے کہ وہ دونوں کے درمیان فاصلہ قائم کرتی جازم نے اس کے کمر کے گرد سختی سے حصار باندھ کر اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔

اس کے چہرے پہ سختی کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا۔

"جازم یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو کوئی آجائے گا۔"

اس نے کسمساتے ہوئے بے ربطگی سے بات سنبھالنا چاہی اور اپنے آپ کو اس کی گرفت سے آذاد کرانا چاہا لیکن بے سود اس کے ہاتھوں کے لمس پہ اپنی کمر پہ چونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"دوائی کہاں پھینک رہی تھی۔"

اس نے سختی سے اسے مخاطب کیا تو وہ رخ پھیر گئی۔

"مجھ سے نہیں کھائی جاتی یہاں اڑ جاتی ہے۔"

اس نے معصومیت سے اپنے گلے کی جانب اشارہ کرتے اسے بتانا ضروری سمجھا جیسے کوئی بچہ اپنی ناپسند چیز کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔

"چلیں کمرے میں سب کچھ پسند آئے گا مجھے مزید غصہ مت دلائیں۔ "

وہ اس کا ہاتھ تھامتے اندر کمرے میں لایا اور اس کی نازک ہتھیلی اپنے مضبوط ہاتھوں پہ رکھتے اس کی مٹھی کھولتے دوائی کی شیشی کو اس کی گرفت سے آزاد کرتے اس کے ہاتھ میں تھمائی اور گلاس میں پانی بھرتے اس کی جانب بڑھایا اس سارے عمل میں وہ خاموش تماشائی بنی اس کی حرکات و سکنات کو نوٹ کر رہی تھی جو اسے دوائی کھلانے کیلیے اتنے جتن کر رہا تھا۔

مفرہ کا دل اس کی اتنی کئیر پہ خوش ہونے کے بجائے جل کر راکھ ہوا کیونکہ یہاں بات دوائی کی تھی جس سے اسے بچپن سے ہی الگ قسم کی چڑ تھی جو اس کے حلق میں نگلنے سے پہلے ہی باہر ہی اگل جاتی تھی۔

"جازم پلیز بس نہ یہ یلو والی کھالیتی ہوں یہ وائٹ والی نہیں یہ بہت کڑوی ہے وومٹ کر دوں گی تمہارے اوپر۔ "

اس نے تنبیہہ کرنا ضروری سمجھا مگر وہ بے نیازی سے کندھے اچکا گیا۔

"ضرور شوق سے کیجیے گا ابھی چپ کر کے منہ کھولیں اور یہ دوائی کھائیں کل مجھے آپ بلکل اپنے ہوش و حواس میں چاہیے میں آپ کی بدولت اپنی ویڈنگ نائیٹ تو خراب کرنے سے رہا۔"

اور گہری پر شوق تپش بھری نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا جو اس کی بات پہ لہو چھلکانے لگا تھا۔ پلکیں رخساروں پہ سایہ فگن تھی۔

وہ اسے کمرے سے باہر نکالنے کو پر تولنے لگی اسی لیے ساری دوائی اکھٹی منہ میں ڈالتے پانی کا گلاس منہ کو لگاتے آنکھیں میچ گئی تو جازم نے فاتحانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے ٹھٹھک کر رکا اور اسے کھینچتے اپنے مدِ مقابل کیا جس کی ہیزل آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھی۔

جتنی مرضی ناراضگی سہی لیکن یہ آنسو وہ قطعی اس کی آنکھوں میں برداشت نہیں کر سکتا تھا تبھی شدتِ جذبات سے اس کے نین کٹوروں پہ اپنے سلگتے ہوئے لب رکھ گیا مفرہ اس کے لمس پر تڑپ کر دو قدم پیچھے ہوئی اور اپنا حلق تر کرتے اپنی انگلیاں چٹخانے لگی۔

دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔

اس کی حالت کے پیشِ نظر وہ ایک بھرپور گہری نظر اس پہ ڈالتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اس کے جانے کا یقین کرتے مفرہ نے باقاعدہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے اسے ٹھکانے پہ لانا چاہا جو الگ پرلے پہ دھڑک رہا تھا۔

شگرفی لبوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تو وہ حیا کی لپیٹ میں آتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔

نیازی ہاؤس میں ہر جانب گہما گہمی چھائی ہوئی تھی گھر کے لان برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا جس سے پورا لان اس کی روشنی سے چھندھیا رہا تھا ایک جانب بنائے گئے سٹیج کو تازہ گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا جس کی خوشبو

روح کو معطر کرتی محسوس ہورہی تھی وہاب صاحب کے مطابق رخصتی سادگی سے ہی سہی لیکن دیکھنے والے کو بھا جانی چاہیے تھی اور ویسے بھی گھر کا پہلی تقریب تھی تو ہر جانب افراتفری مچی ہوئی تھی چونکہ زیادہ مہمانوں کو مدعو نہیں کیا تھا صرف چند خاص دوستوں اور کچھ رشتہ دار تقریب میں شرکت کیلیے آرہے تھے اسی لیے گھر کے لان کو ہی ترجیح دی گئی تھی۔

نازیہ بیگم جو جازم کی تلاش میں باہر آئی تھی گھر کی سجاوٹ کو دیکھتے ان کے منہ سے بے ساختہ ماشااللہ نکلا انہوں نے گہرا سانس بھرتے پھولوں کی خوشبو کو محسوس کیا پھولوں کی سجاوٹ خاص طور پر جازم کے کہنے پہ کرائی گئی تھی اور اسی نے ہی اپنے خاص ایونٹ آرگنائزر کو ہائر کیا تھا نازیہ بیگم چمکتی آنکھوں سے پورے سجے ہوئے لان پہ نظریں دوڑا رہی تھی۔

"کسے تلاش کر رہی ہے ماما۔"

اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ وہ چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوئی تو فہام سوالیہ انداز میں ان سے مخاطب تھا نازیہ بیگم نے تشکر بھرا سانس خارج کیا کہ کوئی تو ملا۔

"جازم کو ڈھونڈ رہی ہوں نا جانے کہاں چھپا بیٹھا ہے تم ایسا کرو یاں تو اسے ڈھونڈو یا پھر سٹیشن سے اس کی بیوٹی کوئین کو لے آؤ کیونکہ تم جانتے ہو انہیں دیری بلکل نہیں پسند۔"

انہوں نے سختی سے باور کرانا ضروری سمجھا تو وہ سمجھتے مسکراتے ہوئے باہر کی جانب چل دیا تاکہ تقریب شروع ہونے سے قبل وہ ان کو لے کر یہاں پہنچ سکے ورنہ یہاں ہنگامہ لازمی ہو جانا تھا۔

"مفرہ کو دیکھ لو نا جانے کیا کرتا ہے جازم گھما کر رکھ دیا ہے دو دن اتنی افراتفری میں کون رخصتی کرواتا ہے بھلا۔"

وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتی غصے سے بڑبڑائی جو رخصتی کرتے اب موقع سے ہی غائب تھا

مفرہ کے کمرے میں قدم رکھتے ہی وہ ساکت رہ گئی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے انتہا کی پھیل گئی۔

انہوں نے تعجب سے اس کے بیڈ کی جانب قدم بڑھائے اور آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا جو دونوں بازوؤں میں تکیہ بھینچے سونے کا شغل فرما رہی تھی سوتے ہوئے بھی اس کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ رقصاں تھی مگر اس کی حرکت پہ نازیہ بیگم کو سخت قسم کا تاؤ آیا تبھی اس کا کندھا پکڑتے زور سے جھنجھوڑا مفرہ جو سکون سے خواب و خروش کے مزے لوٹ رہی تھی اس اچانک ہونے والی افتاد پہ چیخ مارتی اٹھی لیکن اپنے سامنے کھڑی نازیہ بیگم کو دیکھتے سکون بھرا سانس خارج کیا اور ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا جو سخت تیوروں سے اسے گھورنے میں مصروف تھی۔

"کیا ہوا تائی امی ایسے کیا دیکھ رہی ہیں آپ۔ "

اس نے ان کی نگاہیں خود پہ ٹکی محسوس کرتے پریشانی سے استفسار کیا ایک تو اتنے سکون بھری نیند سے جگا دیا اور اب اسے گھورنے میں مصروف تھی وہ مندی مندی آنکھیں کھولے ناسمجھی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"نہیں ایک بات تو بتاؤ رخصتی میری ہے یا آپ کی۔"

انہوں نے انگلی گال پہ رکھے کڑے تیوروں سمیت اسے مخاطب کیا تو کچھ سیکنڈز تو مفرہ کو ان کی بات سمجھنے میں لگے لیکن جیسے ہی شعور کی منزل تک پہنچی اس کی نیند بھک سے اڑی وہ ہڑبڑا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دھڑکتے دل کے ساتھ نازیہ بیگم کی جانب دیکھا تو ان کو اس کی حالت پہ غصہ آنے کے بجائے بے ساختہ پیار آیا۔

"ساری باتیں بعد کی جلدی سے فریش ہو جاؤ بوٹیشن آنے والے ہو گی مزید دیری کروں گی تو وہ جو آرہی ہے نہ ان کے عتاب سے نہیں بچ پاؤں گی۔ "

انہوں نے ہنستے ہوئے وارن کیا تو وہ بھی مسکراہٹ دبا گئی اور ان کے کمرے سے نکلتے ہی اپنا ڈریس لیتی واشروم کی جانب چل دی یہ ڈریس کل ہی جازم اپنی پسند سے لایا تھا یہاں تک کے اس کی تمام شاپنگ کا کام اس نے ہی سر انجام دیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں بیوٹیشن کی آمد پہ نازیہ بیگم اسے کمرے میں چھوڑتی خود جازم کے کمرے کی جانب چل دی تا کہ اس کی تیاری بھی دیکھ سکیں

بیوٹیشن نے مہارت سے مفرہ کے چہرے پہ میک اپ کیلیے جھک چکی تھی۔

"مجھے کچھ بتائیں گے کہ ہم کہاں جا رہے ہیں ایک میں ہی آپ کی تمام پلینز سے لاعلم ہوتی ہوں عین وقت پہ آپ مجھے بتاتے ہیں کہ کہی جانا ہے تیار ہو جاؤ۔ "

لیلٰی آئینے میں اپنا سراپا دیکھتے ساتھ ساتھ بڑبڑانے والا کام بھی کر رہی تھی جس کا منہ وہاج کی ہمیشہ والی حرکت پہ سخت قسم کا خراب تھا جو جب جی چاہتا تھا آ کر اسے عین وقت میں کہی بھی جانے کیلیے تیار کروا دیتا تھا۔

"تم یقین کروں بہت حسین لگتی ہوں اگر یہ سو گز کی زبان نہ چلایا کرو تو۔"

وہ بے چارگی سے اس کی. صورت دیکھتا ہوا بولا جو غصے کی بدولت سرخ اناری ہو رہا تھا۔

"جو بھی کروں میں میری مرضی اور رہی بات میری زبان چلانے کی تو اب شادی کی ہے تو برداشت کریں پیر نہیں پڑی تھی یا منت سماجت نہیں کی تھی کہ مجھ سے شادی کریں آپ سے بھی اچھے رشتے تھے میرے لیے کمی نہیں۔ "

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی وہاج نے اس کے بازو سے کھینچتے سختی سے اسے اپنی آہنی گرفت میں لیا اس کے چہرے کے تاثرات سخت ہوتے جا رہے تھے لیلیٰ کو شدت سے احساس ہوا کہ وہ کچھ غلط کہہ چکی ہے جو اسے قطعی پسند نہیں آیا۔

"وہاج آپ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے تکلیف کی شدت سے کراہتے ہوئے بولی جس کے بال وہاج کی مٹھی میں قید تھے اس کی آنکھوں میں نمی دیکھتے اس نے فوراً سے پہلے گرفت ڈھیلی کی اور اسے نظرانداز کرتے آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال سنوارنے لگا۔

بلیک پینٹ کوٹ پہنے جیل سے بال سنوارے چوڑی کلائی میں قیمتی ڈائل کی گھڑی پہنے وہ لیلیٰ کو میسمرائز کر گیا اس کی شخصیت سے تو وہ یونی لائف سے ہی مرعوب تھی لیکن اب تو وہ اس پہ پورا حق رکھتی تھی۔

ایکدم کچھ سوچتے وہ مسکراہٹ دباتے اس کے عقب میں کھڑی ہوگئی وہاج نے آئینے میں نظر آتے اس کے عکس کو نظرانداز کیا اور دوبارہ سے اپنے کام میں مشغول ہوگیا اب وہ اپنے اوپر پرفیوم سپرے کرنے میں مصروف تھا اس دوران لیلیٰ سے مکمل نظراندازی برت رہا تھا۔

"وہاج۔"

اس نے اس کے شانے کو ہلاتے اپنی جانب متوجہ کیا لیکن جواب ندارد وہ منہ بسورتے اس کے سامنے کھڑی ہوگئی وہاج اب ٹائی درست کر رہا تھا لیلیٰ اس کا ہاتھ جھٹکتے خود ٹائی باندھنا شروع ہوگئی وہاج نے ایک کڑی نگاہ اس پہ ڈالی جو پوری توجہ سے گردن جھکائے اپنے کام میں مگن تھی۔

"میں مذاق کر رہی تھی آپ جانتے ہیں نہ میں جو جی میں آتا ہے وہ بول دیتی ہوں سوری۔"

وہ اس کے دونوں کانوں کو پکڑتی معافی مانگتے ہوئے بولی تو اس کی حرکت پہ وہاج نے ایک زبردات گھوری سے اسے نوازا جو اپنے کان پکڑنے کی بجائے اسی کے کان پکڑتے معافی کی توقع کر رہی تھی۔

"یہ کونسا نیا طریقہ ایجاد کروا کر آئی ہو۔"

وہاج نے اس کے دونوں ہاتھوں کو بری طرح جھٹکا اور ناراضگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اب میں جو بھی بولوں لیکن میری جان تو آپ ہی ہے نہ میرے بابو شونا۔"

وہ پاؤں کی انگلیوں پہ اونچا ہوتی اس کے گال پہ اپنے نرم و نازک لب رکھ گئی اس کا لمس اپنے گال پہ محسوس کرتے وہاج نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیا اور مسکراہٹ دباتے جذبے لٹاتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے وہ جھینپ کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی تو وہاج نے بھی قہقہہ لگاتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

"ویسے میں کیا سوچ رہا ہوں جانے کا پلین کینسل نہ کر دیں۔"

وہ سنجیدگی سے اس کے سراپے پہ نظریں جماتے گویا ہوا لیکن آنکھوں میں واضح شرارت ناچ رہی تھی اس کی توقع کے عین مطابق وہ بدک کر اس کے حصار سے نکلتی دو قدم دور ہوئی اور کینہ توڑ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا جس کی آنکھیں جزبے لٹا رہی تھی۔

سیاہ رنگ کا گھٹنوں تک آتا نیٹ کا فراک پہنے جس کے گھیرے اور گلے بازو پہ ہلکا ہلکا گولڈن رنگ کا کام ہوا تھا بالوں کو کرلز کیے ایک شانے پہ ڈالا ہوا تھا جبکہ دوسرے شانے پہ سلیقے سے دوپٹہ ڈالا ہوا تھا کانوں میں ہلکے سے جھمکے پہنے لبوں پہ سرخ رنگ کی ڈارک لگائے وہ کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتی تھی اور مقابل تو پھر اس کا شوہر تھا یہ سب سوچتے اس کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہوئی اس سے پہلے کہ وہ اسے جھڑکتی عیشال کے رونے کی آواز پہ وہ

چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئے جوان دونوں کے شور سے نیند سے جاگی تھی اور جو مندی مندی آنکھوں سے کسی کو اپنے پاس تلاش کر رہی تھی۔

لیلیٰ بھاگتے ہوئے اس تک پہنچی اور اسے اپنے حصار میں لیے خاموش کرانے لگی کچھ لمحوں کے توقف کے بعد وہ یک ٹک لیلیٰ کو دیکھنے میں مصروف تھی وہ اس کی محویت محسوس کرتے اس کے گال پہ لب رکھ گئی اور سائیڈ ٹیبل سے فیڈر اٹھاتے اس کے منہ سے لگا دیا۔

"میری پرنسز جاگ گئی ہے آجا میرا بچہ۔ "

وہاج اس کے سامنے باہیں واں کرتا ہوا محبت بھرے لہجے میں بولا تو وہ بھی فیڈر وہی پھینکتی لڑکھڑاتے قدموں سے اس کی جانب دوڑی تو اس نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتے اسے اپنے باہوں میں بھینچ گیا۔

"آپ ایسا کریں اسے نیچے لے جائیں اور میرب کو بھی دیکھ لیں کہ تیار ہے یا نہیں میں بس اس کا بیگ بنا کر لائی۔ "

اس کی بات پہ وہ اثبات میں سر ہلاتا عیشال کے ساتھ لاڈ کرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"بھائی آپ مجھے فضول ہی لے کر جا رہے ہیں میں کیا کروں گی انجان لوگوں میں یہ تو وہی بات ہو گئی نہ جان نہ پہچان میں تیرا مہمان والی۔"

وہ پریشانی سے وہاج کو دیکھتے گویا ہوئی تو وہاج نے مسکراتے ہوئے اس کا پریشان چہرہ دیکھا۔

"بھائی کی جان گھر میں اکیلی کیسے رہو گی ماما پاپا ہوتے تو چھوڑ بھی جاتا اور آپ بھی تو اچانک آگئی کس نے کہا تھا سرپرائز کرو خیر وہ بہت اچھے لوگ ہیں جہاں ہم جا رہے ہیں پرسکون رہو گی۔ "

وہ اسے اپنے حصار میں لیتا اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتا محبت بھرے لہجے میں اسے تسلی دیتا ہوا بولا تو وہ بھی آسودگی سے مسکرادی۔

اس کی کل رات اچانک ہی پاکستان واپسی ہوئی تھی فہام کو فون بھی اس نے یہی بتانے کیلیے کیا تھا لیکن اس کی بات سنتے ہی اس کا دل بری طرح دکھی ہوا تھا اسی لیے بات کا رخ بدل دیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسے بھنک بھی پڑے کہ وہ پاکستان لوٹ آئی ہے اگر فہام ازل سے تھا ہی مفرہ کا تو پھر اس کا ان کے درمیان کوئی کام نہیں تھا اسی لیے اپنا دل مارتے اسے بھلانے کی کوششوں میں تھی جو کہ ناممکن تھا۔

"کیسی ہیں میری جان۔ "

جازم انہیں اندر آتا دیکھ والہانہ انداز میں ان کی سمت بڑھا لیکن انہوں نے چھڑی کے اشارے سے وہی جھڑک دیا۔

"ہٹ پرے میں کوئی تیری جان وان نہیں کیسا بدید لڑکا ہے ایک میں اس پہ جان چھڑکتی رہی اور ایک یہ یہاں بے شرموں کی طرح ویاں رچا رہا ہے۔ "

وہ اسے جھڑکتے عدیل صاحب کے سہارے سے صوفے پہ براجمان ہوئی۔

"اس میں بے شرمی کیا ہے جانم سب ہی شادی کرتے ہیں اس سے مراد آپ بھی بے شرم ہوئی۔ "

وہ بائیں آنکھ دباتا شرارت آمیز لہجے میں بولا تو انہوں نے اس کے کندھے پہ ایک جھانپڑ رسید کیا۔

"بھائی جان اپنی خیر منالیں نانو سارا راستہ آپ کو صلواتیں سناتی آئی ہیں اب آپ کی خیر نہیں۔"

وشہ جو صبورہ بیگم کے ساتھ ہی کراچی سے آئی تھی وہ سے آگاہی دیتے ہوئے بولی تو وہ قہقہہ لگاتے انہیں اپنے حصار میں لے گیا۔

صبورہ بیگم رشتے میں وہاب صاحب اور عدیل صاحب کی خالہ لگتی تھی پچھلے چار سالوں میں ان کے گھر کے حالات ابتر ہونے کی بدولت جازم کا وہاں آنا جانا بہت بڑھ گیا تھا اسی بدولت وہ ان کے اس قدر نزدیک ہو گیا تھا۔

"تو کیا وہاں کھڑا کھی کھی کر رہا ہے بڑے بھائی سے پہلے چھوٹے بھائی کی شادی ہو رہی ہے شرم کیا موا باہر کی بیچ آیا ہے۔"

فہام ان کی توپوں کا رخ اپنی جانب ہوتا دیکھ بوکھلا گیا تو اس نے مدد طلب نظروں سے نازیہ بیگم کی سمت دیکھا لیکن وہ مزے سے اس سے بے نیازی برتتے مسکراہٹ چھپانے کو چہرہ جھکا گئی۔

"چل اٹھ بھائی کی مدد کر تیار ہونے میں تا کہ تیرا نمبر بھی جلدی لگے۔"

انہوں نے کڑک دار لہجے میں اس پہ حکم جاری کیا تو ایک لمحے کیلیے ہال میں سناٹا چھا گیا لیکن اگلے ہی لمحے فہام کو اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا دیکھ سب حیران رہ گئے جو سنجیدگی سے جازم کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کر رہا تھا جازم کے ماتھے پہ سلوٹیں نمودار ہوئی لیکن سر جھٹک گیا۔

"اب کیا تمہاری پینٹ کے نیچے کسی سے ایلفی لگا دی ہے جو اٹھ نہیں رہے۔"

ان کی غیر متوقع بات پہ وہ جھلاتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ ان سے باتوں پہ جیتنا نا ممکن تھا گھر کے افراد ان کی بات پہ قہقہ لگا کر ہنس دیے جازم نے منظر سے غائب ہو جانے میں ہی عافیت جانی۔

"یہ موئی مفرہ دکھائی نہیں دے رہی اسے نہیں معلوم کہ میں آئی ہوں۔"

ان کی بات پہ اس سے پہلے کہ نازیہ بیگم اس کی طرفداری میں کچھ کہتی جازم جوان کی آواز سن چکا تھا وہ واپس ان تک آیا۔

"مہربانی فرما کر میری بیوی کو بخش دیجیے گا وہ آپ کا عتاب نہیں سہ سکتی نازک سی جان ہے رحم کیجیے گا ان پہ آپ نے یہاں انہیں ایک سنانی ہے ان کے آنسوؤں کی برسات ہو جانی ہے اور ان کے آنسو میری کمزوری ہیں صاف بات ہے میں ان کی انکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتا یہاں درد ہوتا ہے۔"

وہ فل بے شرموں کی طرح دل پہ ہاتھ رکھتے محبت بھرے لہجے میں بولا اس کے سب کے سامنے بولنے پر خالہ تو منہ پہ ہاتھ رکھے حیرانگی سے اس کی جانب دیکھا جو بے شرموں کی طرح ان کے سامنے عشق معشوقیوں کے قصے سنا رہا تھا جبکہ باقی سب اسکی بات پہ صوفے میں ہی سر دھننے لگے

جازم اپنی بات مکمل کرتے وہاں سے جا چکا تھا جبکہ پیچھے بیٹھے سب سوچ رہے تھے کہ یہ اس معاملے میں کس پر جا چکا ہے۔

جازم جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا فہام اسے صوفے پہ بیٹھا دکھائی دیا جسے نظرانداز کرتے وہ اپنا سوٹ نکالنے لگا فہام کو اس کی مظرانداز ی بری طرح کھلی وہ اس سے معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔

"جازم بات سنو۔ "

اس نے واشروم میں جانب بڑھتا عقب سے فہام کی پکار پہ قدم بے ساختہ رکے فہام نے ہمت کرتے قدم اس کی جانب بڑھائے۔

"ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا بس آخری بار تمہاری شادی ہوتے ہی میں واپس لندن جا رہا ہوں یہاں رہ کر میں کسی بھی فرد کو مزید اذیت نہیں دے سکتا نا تم دونوں کی آگے کی زندگی میں مشکلات کھڑی کرنا چاہتا ہوں ظاہری

سی بات ہے میں مفرہ کی نگاہوں کے سامنے ہو گا تو میرے سے جڑی تلخ یادیں اس کے دماغ میں گھومیں گی اور وہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔"

وہ سنجیدگی سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے شرمندگی سے بولا اس میں جازم سے نگاہیں ملانے کی سکت نہیں تھی جو سب کچھ وہ پچھلے دنوں میں کر چکا تھا وہ سب کسی بھی شوہر کیلیے ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

"اچھا ایک انسان کو اذیت سے بچانے کیلیے آپ کس کس کو اذیت سے دوچار کریں گے ماما کو پاپا کو کس کس کو۔"

اس نے دونوں بازو سینے پہ باندھتے سنجیدگی سے استفسار کیا تو وہ نظریں چرا گیا۔

"انہیں تم سنبھال لینا جیسے پچھلے چار سالوں سے سنبھالتے آرہے ہو۔"

اس نے کندھے اچکاتے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"بھائی یو نو واٹ آپ ابھی ابھی اپنے متعلق سوچ رہے ہیں آپ کسی کی بھلائی کا نہیں سوچ رہے آپ ان حالات سے بھاگنا چاہ رہے ہیں پچھلے دنوں یہاں جو کچھ بھی ہوا ہے اسے بھلایا تو جا سکتا ہے نہ کتنا عرصہ درکار ہو گا زیادہ سے زیادہ ایک سال ڈیرھ سال لیکن ساری زندگی حالات یہ نہیں رہیں گے اور سب کو چھوڑیں آپ کے چھوٹے بھائی کو آپ کی ضرورت ہے اتنا بڑی کمپنی کھڑی کر چکا ہوں لیکن اس میں مجھے اپنا بھائی ہر قدم پہ ساتھ چاہیے۔"

وہ سنجیدگی سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا گویا ہوا تو فہام شاک کی کیفیت میں اسے دیکھے گیا جیسے بہت ناقابل یقین بات ہو۔

شعور کی منزل طے کرتے ہی وہ جازم کو اپنے سینے میں بھینچ گیا اور انگلی سے اپنے آنکھ کے کونے میں موجود آنسو صاف کیا اور اس کی کمر تھپتھپاتے واشروم کی سمت اشارہ کیا تو وہ بھی مسکراتے ہوئے وہاں چل دیا فہام نے گہرا

سانس بھرتے مسکراتے ہوئے واشروم کے بند دروازے کی جانب دیکھا کیونکہ اسے اب بڑے بھائی ہونے کا فرض نبھانا تھا۔

وہ جیسے ہی واشروم سے باہر آیا فہام جو اس کے ہی انتظار میں تھا مسکراتے ہوئے اس کی سمت آیا اور دل ہی دل میں ماشااللہ کہا۔

تازہ کی ہوئی شیو چوڑے مضبوط کندھے کریم کلر کی قیمتی اور نفیس شیروانی زیب تن کیے وہ کسی ریاست کا شہزادہ ہی معلوم ہو رہا تھا۔

فہام مسکراتے ہوئے اس کی تیاری میں ساتھ دینے لگا کیونکہ مہمانوں کے آنے کا وقت ہو چلا تھا۔

"میم آپ کی لپ اسٹک ساری خراب ہو جائے گی آپ کیوں نہیں سمجھ رہی ہیں آپ حجاب کر لیں لیکن نقاب رہنے دیں آج کے دن اس ڈریس پہ سوٹ نہیں کریں گا۔"

بیوٹیشن کافی دیر سے مفرہ کو سمجھانے کی کوششوں میں تھی کہ نقاب نہ کریں لیکن مفرہ ہٹ دھرمی سے اپنی بات پہ قائم تھی۔

"آج نقاب نہ کر کے اپنے اللہ کو ناراض کر لو نہیں آپ جوڑا کریں باقی کا میں خود دیکھ لوں گی۔ "

اس نے اس کی ایک ہی تکرار سے تنگ آتے حکم جاری کیا تو وہ دانت پیستے اس کے بالوں میں جوڑا بنانے لگی۔

"آپ کے بال بہت پیارے ہیں اگر آپ چاہے تو اچھا سا ہئیر سٹائل بن سکتا ہے۔ "

وہ اس کے سیاہ کمر سے بھی نیچے تک گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تو اس نے مسکراتے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"جیولری آپ رہنے دیں میں اب خود ہی کر لوں گی جو کرنا ہوا۔"

اس نے اسے جیولری کا باکس پکڑتے دیکھ ٹوکا تو وہ سر ہلا گئی کیونکہ اس لڑکی سے بات کرنا بے کار تھا اسی دوران نازیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی اور ایک محبت بھری نظر اس پہ ڈالی جو مہرون رنگ کا سٹائلش کا حجاب پن اب کرنے میں مصروف تھی

ڈارک مہرون لانگ گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک آتا فراک جس کے گلے گھیرے پہ نہایت قیمتی اور نفیس سا کام ہوا تھا بھاری گولڈن کا مدار ڈوپٹے کو ایک جانب سیٹ کیا گیا تھا۔

بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی لیکن زندگی میں پہلی بار مکمل طور پر میک اپ کرنے سے اس پر ایک عجب روپ چڑھا تھا ہاتھوں پہ مہندی کا گہرا رنگ دیکھتے نازیہ بیگم رشک سے مسکرا دی۔

آئینے میں ابھرتے نازیہ بیگم کے عکس کو دیکھتے وہ جھجھکتے ہوئے پلٹی تو انہوں نے فرطِ جذبات سے اس کا ماتھا چوم لیا۔

"یہ لو یہ سونے کے کنگن دینے آئی تھی۔"

وہ اس کی نرم و نازک کلائی پر سونے کنگن پہناتے ہوئے بولی تو وہ فقط مسکرا دی۔

"بس اپنی تیاری مکمل کرو خالہ کو میں بلاتی ہوں کمرے میں۔ "

ان کی آمد کا سنتے ہی وہ بوکھلا گئی اور بیچارگی سے ان کی جانب دیکھا۔

ان کے جاتے ہی اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھے جیولری بوکس پہ پڑی تو پریشانی نے آن گھیرا۔

"اگر یہ سب جازم خود لایا ہے اور میں نہیں پہنوں گی تو وہ تو بات نہیں کرے گا اسے برا نہ لگ جائے یوں میرا نقاب کرنا۔"

وہ پریشانی سے انگلیاں چٹخاتے اپنی سوچوں میں غلطاں تھی کہ خالہ کا اندر آنا بھی محسوس نہ کر پائی۔

وشہ کی آواز پہ وہ ہڑ بڑا کر ہوش میں آئی تو خالہ کو اپنی جانب متوجہ پا کر ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ گئے مفرہ نے ایک نظر انہیں دیکھتے جھٹ سے سلام کر ڈالا تو انہوں نے مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پہ پیار دیا۔

"ماشاءاللہ منزہ نے پرورش بہت چنگی کیتی اے۔"

وہ اس کے نقاب میں چھپے چہرے پہ نظر ڈالتے ہوئے بولی تو اسے ایکدم سے اداسی سے آن گھیرا مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں بس تھوڑی ہی دیر میں رخصتی سرانجام دینی ہے بھابھی مفرہ کو لے آئیے گا۔

عدیل صاحب اس کی اداسی بھانپتے اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولے تو وہ نم آنکھوں سمیت مسکرا دی خالہ کو تو اس کی معصوم صورت دیکھتے۔ بے ساختہ پیار آیا تو وہ اس کا ماتھا چوم گئی۔

"ماما کاش آپ بھی ہوتی میرے پاس ان لمحات میں میں آپ کو بہت یاد کر رہی ہوں۔"

وہ دل ہی دل میں منزہ بیگم کی یاد میں سسک رہی تھی۔

لان میں چند مہمان اور آفس کے لوگ ہاتھوں میں کولڈ ڈرنکس تھامے خوش گپیوں میں مصروف تھے عورتوں اور مردوں کا انتظام جازم نے خود ہی الگ الگ کروایا تھا تاکہ اسے کوئی پریشانی نہ ہو۔

فہام آفس کے کچھ لوگوں کے گھیرے میں کھڑا باتوں میں محو تھا وہاب صاحب بھی اپنے چند قریبی دوستوں کے ساتھ بیٹھے ان کی خدمت میں پیش پیش تھے سٹیج کا منظر کچھ یوں تھا کہ جازم پورے سٹیج پہ چہل قدمی کرتے مسلسل کسی کو فون ملانے میں مصروف تھا چہرے پہ ایک الوہی ہی چمک چھائی ہوئی تھی جو اس کے چہرے کی رونق میں مزید اضافہ کر رہی تھی یقیناً آج وہ بہت خوش تھا۔

یوں ہی نگاہ دوڑاتے اس کی نگاہ ایک منظر پہ ٹھہر سی گئی جہاں وہ اپنی تمام تر خوبصورتی لیے اس کی جانب قدم بڑھا رہی تھی مفرہ کا ہاتھ پاؤں بری طرح کانپ رہے تھے مہمانوں نے حیرت سے اس نقاب میں موجود دلہن کو دیکھا جو اتنا تیار ہونے کے باوجود اپنا آپ نقاب میں چھپائے ہوئے تھی سٹیج کے قریب پہنچتے ہی جازم نے اس کے سامنے اپنی مضبوط ہتھیلی پھیلائی مفرہ نے دھیرے سے اپنا نرم و نازک لرزتا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا اس کا ٹھنڈا یخ ہاتھ محسوس کرتے جازم دلکشی سے مسکرا دیا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے صوفے پہ بیٹھنے میں مدد دی۔

جازم کا دھیان بار بار باہر کی جانب جا رہا تھا جیسے کسی کا انتظار ہو۔

مفرہ چہرہ جھکائے اپنی ہتھیلیاں مسلنے میں مصروف تھی جازم نے اس کی بے چینی محسوس کرتے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے تسلی دی۔

"ریلیکس رہیں۔"

وہ بھاری گھمبیر لہجے میں بولا تو وہ اپنا سرخ ہوتا چہرہ جھکا گئی ایکدم نا جانے کیا سوچتے اس نے نگاہیں واں کی تو ایک منظر پر جم کر رہ گئی جبکہ دونوں ہاتھ سختی سے لبوں پہ جما لیے آنکھوں لیکن پھر مہمانوں کا خیال کرتے فوراً سے پہلے نیچے کیے

آنکھوں میں بے یقینی چھائی ہوئی تھی اس نے ترچھی نگاہوں سے جازم کو دیکھا جو کسی سے فون پہ محو گفتگو تھا۔

"وہاج آج سے پہلے تو ہم کبھی کسی دوست کے گھر نہیں آئے کسی بھی تقریب کیلیے آج کیسے۔ "

لیلیٰ ارد گرد نگاہ دوڑاتے تعجب سے بولی تو وہاج اس کی بات پہ مسکرا دیا۔

"پتہ نہیں مجھے یہاں کیوں لے آئے بھائی آپ دل بھی اتنا گھبرا رہا ہے میرا تو۔ "

میرب بھی لیلیٰ کی بات کی تائید کرتی گھبراہٹ میں منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تو وہاج ان دونوں کی شکلیں دیکھ کر مسکرا دیا اور انہیں اندر چلنے کا اشارہ کیا۔

اب وہ لوگ عدیل صاحب سے مل رہے تھے لیلیٰ کو ان کی شکل جانی پہچانی کو لگی لیکن دماغ پہ زور ڈالتے کچھ بھی یاد نہ آیا کیونکہ چار سال پہلے جب وہ اس گھر میں آئی تھی تب وہ صرف دو پورشن پہ مشتمل چھوٹا سا گھر تھا لیکن اب وہاں ایک پورا مینشن موجود تھا گھر کا نقشہ ہی مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا جسے پہچاننے میں لیلیٰ کو مشکل ہو رہی تھی۔

"جازم۔ "

مفرہ نے دھیمی آواز میں سرگوشی کی تو اس کی چہرے پہ مسکراہٹ چھا گئی جسے وہ فوراً سے پہلے چھپا گیا وہ جان چکا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔

"جی میری جان۔ "

اس کے طرزِ مخاطب پہ وہ بری طرح سٹپٹائی اور دل ہی دل میں اپنے آپ کو جھاڑنے لگی بھلا کیا ضرورت تھی اس شخص کو مخاطب کرنے کی۔

"وہ سامنے۔ "

وہ ہکلاتے ہوئے گویا ہوئی تو جازم اس کی سمت دیکھتے دلکشی سے مسکرا دیا۔

"اپنی دوست کا چار سال بعد ویلکم نہیں کریں گی ایک وارم ویلکم وہ بھی ڈیزرو کرتی ہے۔ "

اس نے کھڑے ہوتے مفرہ کو بھی ساتھ کھڑا ہونے میں مدد دی۔

"وہاج یہ تو جازم مفرہ کا کزن۔ "

لیلیٰ کی آنکھیں اسے سٹیج پہ بیٹھا دیکھ حیرت سے پھٹنے والی ہوگئ تبھی چیختے ہوئے بولی۔ارد گرد کے ٹیبل پہ موجود افراد اس کے چیخنے پر ان کی جانب متوجہ ہوئے تو اس نے ڈرتے ڈرتے نگاہ وہاج کی جانب اٹھائی جو اسے سلگتی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

"اسے پکڑیں آپ اپنی بیٹی کو گھوریں میں تو چلی کیونکہ اس کے ساتھ مفرہ کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا آجاؤ میرب۔ "

وہ عیشال کو اس کے حوالے کرتی میرب کا ہاتھ تھامتی سٹیج پہ چڑھ گئی وہاج اسے جاتا دیکھتا رہ گیا لیلیٰ ایک نظر اس کے ہونے کا یقین کرتے پوری گرمجوشی کے ساتھ اس کے گلے لگ گئ اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ تھام لیا اتنے عرصے بعد ایک دوسرے کو سامنے دیکھ دونوں کی آنکھوں میں نمی سی چھا گئی لیکن وہ دونوں ہی فوراً صاف کر گئی۔

"تم وہاج۔"

اس نے نا سمجھی سے بات ادھوری چھوڑی تو لیلیٰ سمجھتے ہنس دی۔

"ہاں میری وہاج کے ساتھ شادی ہوگئی اور یہ یہ میری نند وہاج کی بہن اور یہ میری بیٹی۔ "

وہاج جو جازم کو گلے سے لگائے مبارکباد دے رہا تھا مفرہ کو دیکھتے دھیرے سے سلام کیا تو وہ بھی ارہلاتے جواب دے گئ اور ساتھ ہی لیلیٰ کی گود میں موجود بچی کی جانب متوجہ ہوئی جو اس کے پاس آنے کو ہمک رہی تھی۔

"لو پکڑو نہ اسے تمہارے پاس آ رہی ہے عنقریب تمہارا بھی ہو جائے گا۔"

ہمیشہ کی طرح لیلیٰ کی زبان فراٹے بھر رہی تھی جبکہ اس کی بات پہ جازم نے دلکشی سے مسکراتے پورے دل سے آمین کہا مفرہ کا چہرہ لہو چھلکانے لگا جازم اسے ایک نظر دیکھتے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے وہاج کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا اور ایک نظر فہام کی تلاش میں گھمائی جو نا جانے کہاں تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ بھی وہاج سے ایک بار ملاقات کر لیتا۔

اسی دوران ویٹر نے کھانا سرو کرنا شروع کیا تو جازم نے اس کا رخ کھانے کی جانب مبذول کرایا۔

"آپ سے مل کر بہت اچھا لگا کیا نام تھا آپ کا۔"

میرب مسکراتے ہوئے اس سے مخاطب تھی جس کی صرف آنکھوں کو دیکھتے وہ ایک لمحے کیلیے ساکت ہوئی تھی تو وہ پوری کتنی حسین ہو گی وہ سوچ کر رہ گئی۔

"مفرہ۔"

اس کے نام پہ میرب حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی لیکن پھر یہ سوچتے سر جھٹک گئی کہ دنیا میں ایک ہی نام کے کتنے لوگ ہوتے ہیں اس نے بھی یہ سب کچھ سر پہ ہی سوار کر لیا تھا۔

"السلام و علیکم ایوری ون۔"

اپنے قریب سے آتی مانوس آواز پہ میرب نے سکتے کی کیفیت میں موبائل سے نظریں ہٹاتے اوپر دیکھا لیکن وہاں کھڑی شخصیت کو دیکھتے وہ حیرت سے گنگ رہ گئی فہام بھی اسے دیکھ چکا تھا اس کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔

"آپ۔"

میرب کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔

"میرب تم یہاں۔"
وہ بھی سکتے کی کیفیت میں بولا جیسے ناقابل یقین بات ہو۔
وہ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں یہی سوچتے باقی سب بھی حیرانگی سے ان کی جانب متوجہ ہوئے ان سب کو اپنی جانب متوجہ دیکھ وہ شرمندہ ہو گئے۔
"بھائی میں نے آپکو بتایا تھا نہ کہ لندن میں میرے ایک فرینڈ ہیں وہ یہی تھے مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ یہاں رہتے ہونگے۔"
وہ کشمکش کے عالم میں بولی مطلب مفرہ کی شادی فہام کے چھوٹے بھائی سے ہو رہی تھی تو فہام۔
یہ سب سوچتے اس نے چمکتی آنکھوں سے فہام کی جانب دیکھا اس کی آنکھوں کی چمک مفرہ کی نگاہوں سے مخفی نہ رہی اس نے دھیرے سے گردن گھماتے فہام کی سمت دیکھا جو اس سے مکمل بے نیازی برت رہا تھا نازیہ بیگم بھی آکر ان دونوں سے ملی اور میرب کے سر پہ پیار دیا تو وہ جھجھکتے ہوئے مسکرا دی خالہ نے ایک جانچتی نگاہ اس کے سراپے پہ ڈالی تو وہ اپنے آپ میں ہی سمٹ گئی۔
"ریلیکس وہ بس تنگ کرتی ہیں ایسے ہی آپ پریشان نہ ہو اندر سے وہ بہت خوبصورت دل کی مالک ہیں۔"
وہ مسکراتے ہوئے اسے تسلی دیتے ہوئے بولی۔
"آپ ماشااللہ بہت پیاری ہیں۔"
میرب اس کی صورت دیکھتے بے ساختہ اس کی تعریف کر بیٹھی وہ ایسی ہی تھی سچے کھرے دل کی مالک۔
"ارے ابھی مجھے دیکھا بھی نہیں کیا پتہ میں پیاری نہ لگو۔"
وہ دھیمے سے ہنس دی اور ایک نظر عیشال کو سنبھالتی لیلیٰ پہ ڈالی جو اسے سنبھالتی ہلکان ہو رہی تھی۔

"جس کا لہجہ ہی اتنا خوبصورت ہے وہ خود بھی حسین ہو گی مجھے پورا یقین ہے۔"

اس کے لہجے میں یقین محسوس کرتے وہ جھینپ کر نظریں جھکا گئی۔

کچھ ہی دیر میں رخصتی کا شور بلند ہوا تو مفرہ کو جازم کے کمرے میں رخصت کر دیا گیا ایک ہی گھر میں ہونے کے باوجود وہ عدیل صاحب کے گلے لگتے بے تحاشہ روئی شاید منزہ بیگم کی کمی کو شدت سے محسوس کر رہی تھی۔

چند گھنٹوں پہ مقید یہ چھوٹی سی تقریب اپنے اختتام پر پہنچی۔

"اے لڑکے تم نے کیا کہاں ہے میری بیٹی کو جو یہ ایسے رو رہی ہے۔"

خالہ نے مفرہ کو مسلسل روتا دیکھ اپنی چھری کا رخ جازم کی جانب کیا جو کسی سے فون میں مصروف تھا۔

"کچھ نہیں جانم صرف ہاتھ پکڑنے کی غلطی سرزد ہوئی تھی ابھی تک اس کا ہی اثر ہے۔"

اب کی بار بوکھلانے کی باری خالہ کی تھی سب اس کی بات پہ شرم سے چہرہ جھکا گئے منسا کا تو شرم سے برا حال تھا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔

"جازم حوصلہ رکھو تم نا جانے میری دوست کا کیا حال کرو گے۔"

لیلیٰ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے خون آشام نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی تو جازم نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"کچھ بھی نہیں کروں گا آپکی دوست کو صبح بلکل صحیح سلامت واپس لوٹیں گی چاہے تو ساری روداد سن لیجیے گا اب کیا یہی صوفے پہ سونا ہے۔"

اس نے اکتائے لہجے میں استسفار کیا تو فہام اور وہاج نے دانت پیستے ہوئے اس کے کندھوں پر دباؤ ڈالا اور باہر کی سمت چل دیے۔

مفرہ کو جازم کے کمرے میں بٹھاتے نازیہ بیگم اس کا ماتھا چومتے کمرے سے باہر نکل گئی تاکہ خالہ کو ان کے کمرے تک پہنچا دیں اور ویسے بھی لیلٰی اور میرب دونوں وہاں موجود تھی۔

نازیہ بیگم کے جاتے ہی لیلٰی نے اس کا نقاب کھولا اور اتنے عرصے بعد اس کا چہرہ دیکھتے مسکرا دی میرب تو ایک لمحے کیلیے مبہوت رہ گئی۔

لیلٰی نے ٹشو کی مدد سے ہلکا ہلکا میک اپ ٹھیک کیا اور ایک تنقیدی نگاہ اس پہ ڈالی۔

"اوکے اب ہم بھی چلتے ہیں ڈارلنگ انجوائے۔"

وہ بائیں آنکھ دباتی اس کا گال چوم گئی تو وہ سرخ ہوتا چہرہ جھکا گئی میرب بھی اسے بیسٹ آف لک وش کرتی لیلٰی کی تلقید میں کمرے سے باہر نکل گئی۔

ان کے جاتے ہی وہ پریشانی سے انگلیاں چٹخانے لگی آنے والے لمحات کا سوچتے اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا ہتھیلیاں پسینے سے نم تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کہی روپوش ہو جائے۔

دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ اس کے طوطے اڑ گئی وہ چہرہ جھکائے آنکھیں میچ گئی۔

جازم نے کمرے کا دروازہ بند کرتے اس کی حرکت پہ مسکراہٹ دبائی اور آنکھوں میں جذبات کا ایک جہاں آباد کیے مضبوط قدم اٹھاتا اس تک پہنچا اس دوران عنابی لبوں پہ دلکش مسکراہٹ رقصاں تھی۔

"مفرہ۔"

اس کی گھمبیر پکار پہ اس نے نگاہیں واں گی تو اس کی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیکھتے سانس حلق میں ہی اڑ گئی جبکہ اس کی اڑی اڑی رنگت جازم کو مزہ دے گئی اس نے تھوڑے فاصلے پہ اس کے قریب کی جگہ بنائی مفرہ اس کے پاس بیٹھنے پر اپنے آپ میں سمٹ گئی۔

اس کا حسن جازم کو بے خود کر رہا تھا بہت مشکلوں سے اس نے اپنے جزبات پر پل باندھا اور اس کا نازک ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اس کے ہاتھوں پہ اپنا لمس چھوڑا اس کی قربت پہ مفرہ کی جان ہوا ہونے لگی۔

"آپ میری زندگی کا بہت قیمتی سرمایہ ہیں۔ میں کسی بھی قیمت پہ آپ کو کھونا نہیں چاہتا۔ میں نہیں جانتا کہ شادی سے پہلے ہمارا رشتہ کس نوعیت کا تھا یا جو بھی تھا میں صرف یہ جانتا ہوں کہ اب آپ میرے اس دل کا سکون ہیں۔

جب جب یہ آپ کے یہ لب میری بدولت کسی بات پہ خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلتے ہیں نہ تو شدت سے دل چاہتا ہے کہ آپ یوں ہی ہنستی رہے اور میں بنا پلک جھپکائے آپ کا صدقہ اتارتا رہوں۔ جب جب آپ کے گال پہ یہ گڑھا نمودار ہوتا ہے نہ تو دل چاہتا ہے اسی میں ڈوب جاؤ۔

وہ کہتے ہی اس کے گال پہ موجود گڑھے پہ اپنا لمس چھوڑ چکا تھا۔ اس کی پیش قدمی پہ اس کے جسم کا سارا خون سمٹ کر چہرے پہ آگیا تھا۔ اس نے مشکل اپنے دھک دھک کرتے دل کر قابو پایا۔

ہاں کبھی ایسا تصور نہیں کیا تھا کہ آپ یوں اچانک میرے ساتھ اس خوبصورت رشتے میں بندھ جائیں گی لیکن اب یہ ہو چکا ہے تو آپ کے سوا کسی کا تصور میرے دل و دماغ میں نہیں بس سکتا اب۔ سینے میں دل بن کر دھڑکتی ہیں آپ۔ اسے محبت سمجھے دیوانگی سمجھے یا جنون لیکن اب اگر کسی نے یہ دل نکالنے کی جرأت کی تو یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ آپ کا یہ عاشق زندہ نہیں رہے گا جیتے جی مر جائے گا۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے بھاری گھمبیر لہجے میں دھیمی دھیمی سرگوشی کر رہا تھا اس کی باتوں پہ مفرہ بنا پلک جھپکائے یک ٹک ساکت نگاہوں سے اسے دیکھ رہی اس کے الفاظ مفرہ کو مسمرائز کر رہے تھے دل پہ ایک ٹھنڈی پھوار سی پڑتی محسوس ہوئی۔

جازم نے اس کے ماتھے پہ بھرپور انداز میں پر شدت لمس چھوڑا اور ایک خوبصورت سے گولڈ کے لاکٹ کو اس کے گلے کی زینت بنایا جس پہ جے اور ایم حروف کندہ تھے۔

"لیکن وہ تم ایک اپنی فیلو کو پسند۔ "

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی جازم نے اسے ٹوک دیا۔

"خدا کو مانیں بیوی ایک ذرا سا مذاق تھا وہ ڈونٹ ٹیل می کہ جب سے ہمارا نکاح ہوا ہے آپ کو یہ بات پریشان کر رہی ہے۔ "

اس نے مفرہ کو گھورا تو وہ خجل سی ہو گئی تمام معاملات سلجھ رہے تھے۔

"اب یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ میری چاہتوں کی میری محبتوں کی میری ہر چیز کی حقدار فقط ایک شخصیت ہے جسے میں اب اپنے چاہت کے رنگ میں رنگنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ "

وہ اسے قریب کرتے اس کے کان میں خمار آلود لہجے میں سرگاشیاں کر رہا تھا مفرہ نے شرماتے ہوئے اس کے سینے میں چہرہ چھپا لیا جازم بھی مسکراتے اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔

اگلے دن صبح جس لمحے اس کی آنکھ کھلی اس نے خود کو جازم کے حصار میں قید پایا اس نے ذرا سی گردن ترچھی کر کے اس کی شکل دیکھی جو کسی معصوم بچے کی طرح گہری نیند میں گم تھا۔پیشانی پہ بکھرے بال جنہیں وہ ہمہ وقت سنوا اعتار ہتا تھا وہ ویسے ہی پڑے تھے مفرہ کے چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اس نے اپنے ہاتھوں کی

انگلیوں سے اس کے بال سنوارے تو وہ کسی چیز کا لمس اپنے چہرے پہ محسوس کرتے کسمساتے ہوئے کروٹ بدل گیا مفرہ اپنی حرکت پہ خود ہی جھینپتے ہاتھ پیچھے کھینچ گئی اور اس کا سامنا نہ کرنے کے ڈر سے جھٹکا کھا کر اٹھی۔

مفرہ بیڈ سے اترتے چپل پیروں میں اڑستے واشروم کی سمت چل دی تا کہ اس کے جاگنے سے پہلے فریش ہو کر کمرے سے باہر جا سکے وہ فلحال اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی رات کی اس کی قربت کا سوچتے اس کا چہرہ لہو چھلکانے لگا۔

وہ فریش ہوتے جیسے ہی واشروم سے باہر آئی جازم بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے جیسے اسی کے انتظار میں تھا مفرہ اسے ایک نظر دیکھتے نظر انداز کرتے آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور ڈرائر سے بال خشک کرنے لگی جازم اس کی جھجھک دیکھتے مسکراہٹ دبا گیا جو اس سے ہی نظریں چرا رہی تھی۔

"نئی زندگی کی نئی صبح مبارک ہو مسز مفرہ جازم۔"

اس کا عکس آئینے میں اپنی پشت پہ ابھرتا دیکھ وہ ڈرائر کو کانپتے ہاتھوں سے ڈریسنگ پہ رکھتی نظریں جھکا گئی۔

"ریلیکس رہیں کیا ہو گیا ہے اتنا پینک کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں کسی بھی رشتے سے پہلے آپ کا دوست ہوں یاد ہے نہ تو میرے سامنے ریلیکس رہیں۔"

جازم نے اس کے دونوں شانوں کو تھامتے اس کا رخ اپنی جانب موڑا اور دو انگلیوں کی مدد سے اس کا چہرہ اونچا کرتے اس کے چہرے پہ کھلتے رنگوں کو دیکھتے اس کے ماتھے پہ اپنا احساس دلاتا مسکراتے ہوئے پیچھے ہوا اور الماری میں سے کپڑے نکالتا واشروم میں بند ہو گیا۔

اس کے جاتے ہی مفرہ نے جلدی جلدی ہاتھ چلاتے اپنے بال سنوارے اور ڈوپٹہ سر پہ جماتی باہر کی جانب چل دی باہر جاتے اس نے بے ساختہ شکر کیا کہ لاؤنج میں کوئی نہیں تھا ورنہ سامنا کرنا مشکل ہو جاتا اس نے نظریں

دوڑاتے جیسے کی کچن میں قدم رکھا نازیہ بیگم مصروف سے انداز میں ناشتہ بنانے میں مصروف تھی اس نے جھجھکتے ہوئے انہیں سلام کیا اور فریج سے پانی کی بوتل نکالتی گلاس میں انڈیلنے لگی۔

نازیہ بیگم جو ناشتے کی تیاری میں مصروف تھی اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ چونک کر مڑی تو وہاں مفرہ کو دیکھتے بے ساختہ مسکرا دی اس کے چہرے سے پھوٹتی روشنی نے انہیں بہت کچھ باور کروا دیا وہ سب کچھ وہی رکھتی اس تک آئی اور اسے اپنے ساتھ لگاتے ماتھے پہ ممتا بھرا بوسہ دیا جسے محسوس کیے مفرہ جھینپ گئی۔

"تائی امی لائیں میں آپ کی مدد کرواؤ۔ "

اس نے ان کے ہاتھ سے سامان لیتے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو نازیہ بیگم نے گھور کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں کیا پاگل ہوں جو ایک دن کی دلہن سے کام کرواؤ گی چلو میں تو کروا بھی تو جو اندر تمہارا کچھ لگتا ہے نہ اس نے مجھے کسی صورت نہیں بخشنا۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی تو وہ بھی دھیمی سی ہنسی ہنس دی جیسے ان کی بات کا مقصد سمجھ گئی ہو اس کا سوچتے ہی دل میں میٹھی سی گدگدی سی ہونے لگی وہ کپکپاتے ہاتھوں سے اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کر گئی۔

"ویسے وہ اٹھا نہیں۔ "

انہوں نے ملک شیک بناتے مصروف سے انداز میں استفسار کیا تو وہ چونک گئی۔

"جی۔"

اس نے بے دھیانی میں جواب دیا اور ان کے بار بار انکار کے باوجود ان کا ہاتھ بٹانے لگی نازیہ بیگم اس بار خاموش رہی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس معاملے میں وہ کسی کی نہیں سنتی۔

انہوں نے اس کا مسکراتا چہرہ دیکھتے زندگی بھر خوش رہنے کی دعا دی تو وہ ان کی اتنی محبت پہ فقط مسکرا دی۔

کچھ ہی دیر میں سب ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے لیکن خالہ کو آج سربراہی کرسی پہ بیٹھا دیکھ مفرہ کی حالت غیر ہونے لگی کیونکہ ان سے کوئی بعید نہیں تھا کہ اتنے لوگوں کی موجودگی کو بھی فراموش کر دیتی اس نے ڈرتے ڈرتے اپنا حلق تر کیا جازم جو سامنے کرسی پہ بیٹھا اسی کے تاثرات کا ملاحظہ کر رہا تھا چھنبے سے اسے ڈرتا دیکھا مفرہ کی نگاہ بے دھیانی میں اس پہ پڑی جو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا اس کے دیکھتے ہی جازم نے بھنویں اچکائی جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ کیا ہوا تو وہ منہ بسورتی آنکھوں ہی آنکھوں میں خالہ کی جانب اشارہ کر گئی اس کی بات سمجھتے جازم مسکراہٹ دبا گیا اس کی حرکت پہ مفرہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی جو کیسے خود غرض بنا اب کھانے میں مصروف تھا۔

"تم کیا اسے گھورنے میں مصروف ہو کیا ناشتہ بھی وہ اب اپنے ہاتھوں سے کھلائے گا تمہیں۔"

بوا جو زیرک نگاہوں سے ان دونوں کے اشارے مخفی نہیں رہے تبھی مفرہ کو اسے گھورتا دیکھ وہ ٹوکے بنا رہ نہ پائی ان کی بات پہ مفرہ بوکھلاتے ناشتے کی سمت متوجہ ہوئی باقی سب ان کی درگت پہ چہرہ جھکائے مسکا دیے۔

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے میں تو اپنے ان ہاتھوں سے بغیر کسی دقت کے کھلا سکتا ہوں کھائیں گی کیا۔"

اس نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے سلائس اس کی جانب کیا تو اس نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

"تم منہ بند رکھو ایک خالہ کم ہے جو تم بھی شروع ہو جاؤ۔"

وہ دھیمی آواز میں دانت پیستے ہوئے بولی تو جازم نے ایک محبت بھری نظر اس کے سرخ ہوتے نقوش پہ ڈالی اس کی نگاہوں میں جذبات کا ٹھاٹھے مارتا سمندر دیکھ وہ سرخ ہوتا چہرہ جھکا گئی۔

"نازیہ تم نے اسے تمیز نہیں سکھائی کہ شوہر کو کیسے مخاطب کیا جاتا ہے کیسے منہ پھاڑ پھاڑ کر تم تم پکار رہی ہے کوئی آپ ہوتا کوئی جناب ہوتا ہے اپنے سر کے تاج کو کوئی ایسے پکارتا ہے لو کر لو گل ہمارے زمانے میں تو عورتیں سر کے سائیں سے نظریں ملانے سے بھی کتراتی تھی اور ایک یہ ہے کیسے آنکھیں نکال نکال کر اسے گھور رہی ہے۔ "

انہوں نے نازیہ بیگم سے کڑے تیوروں سے استفسار کیا تو وہ پریشانی سے ان کی سمت دیکھنے لگی کہ اب ان کی بات کا کیا جواب پیش کریں۔

"خالہ بچپن سے ساتھ رہتے آئے ہیں نہ اور ویسے بھی اب کہاں پرانی باتیں ہیں اور شروع سے ایسے پکارنے کی عادت ہے اور عادت اتنی جلدی نہیں ختم ہوتی۔ "

وہاب صاحب نے بات سنبھالنا چاہی لیکن خالہ تو ان کی بات پہ ہتھے سے ہی اکھڑ گئی۔

"پرانا زمانہ ہو یا نیا شوہر شوہر ہی ہوتا ہے اور اس کی عزت کرنا بیوی پر فرض۔ "

وہ ابھی بھی اپنی بات پہ قائم تھی مفرہ کا دل بے ساختہ دھک سا رہ گیا آنے والے لمحات کا سوچتے وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی۔

"خالہ وہ مجھے آپ کہے یا تم جب ان کے شوہر کو کوئی مسئلہ نہیں درپیش تو پھر کسی اور کو بھی نہیں ہونا چاہیے۔ "

جازم سے مزید برداشت نہ ہوا تو اس نے سرد انداز میں باور کرانا ضروری سمجھا۔

مفرہ نے اس کے انداز پہ سہم کر اس کی جانب دیکھا اور جلدی سے اپنی آنکھوں میں موجود نمی کو صاف کیا۔

"تم اپنا منہ بند رکھو مجھے اپنا کوئی نوکر چاکر سمجھنا جس کو اپنے اشاروں پہ چلاتے پھرو گے تم اور وہ تمہارے اشاروں پہ ناچنا شروع کردے گا۔ "

انہوں نے جازم کو بھی بنا کسی کا لحاظ کیے جھاڑ دیا تو وہ انہیں دیکھ کر رہ گیا۔

"بوامیں اپنی طرف سے پوری کوشش کروں گی آپ کہنے کی آپ پلیز غصہ مت ہو۔"

مفرہ نے ٹیبل کے نیچے موجود جازم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اسے خاموش رہنے کی التجا کی اور خود دھیمی آواز پہ خالہ سے مخاطب ہوئی وہ نہیں چاہتی تھی کہ معاملہ مزید بگڑے۔

جازم جوان کی ایک ہی تکرار پہ چڑتے اٹھ کر کمرے میں جانے لگا تھا اپنے ہاتھ پہ نرم سا لمس محسوس کرتے گردن مفرہ کی جانب موڑی تو وہ اسے پر سکون رہنے کا اشارہ کر رہی تھی جازم کے چہرے پہ ایک دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ اس کے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں میں قید کر گیا اور اس کا ہاتھ تھامتے اٹھ کھڑا ہوا مفرہ نے اتنے افراد کی موجودگی میں شرم سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ چھڑانا چاہا لیکن وہ گرفت مزید مضبوط کر گیا اور ایک تنبیہی نگاہ اس پہ ڈال کر خالہ کی سمت متوجہ ہوا۔

"دیکھ لیں میری بیوی کتنی معصوم ہے آپ کے اتنے سے غصے سے ڈر گئی۔"

اس نے شرارت آمیز لہجے میں خالہ کو مخاطب کیا تو وہ ہنس پڑی۔

"ہاں تمہارے حصے کی معصومیت بھی اسے میں منتقل ہو گئی ہے غلطی سے۔"

انہوں نے اسے گھورتے ہوئے جواب دیا تو وہ ان کی بات پہ قہقہہ لگا دیا اور شرارت سے ان کا ماتھا چومتے مفرہ کا ہاتھ تھامے اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

"کیا بیوی کو اب آفس بھی ساتھ لے کر جاؤ گے۔"

ان سے برداشت نہ ہوا تو بول پڑی ان کی بات پہ جازم کے قدموں کو بریک لگی وہ ایک نظر مفرہ کو دیکھتے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

"آفس بھیجنے کیلیے بیوی ہی مدد کروائے گی اب یا آپ کروائیں گی۔"

وہ مسخرے پن سے دائیں آنکھ دباتے ہوئے بولا تو انہوں نے اس کی شرارت سمجھتے اپنی چھڑی اس کی سمت اچھالی تو وہ ایک زبردست قہقہہ لگاتا اندر کمرے کی سمت چل دیا اور اندر داخل ہوتے ہی کمرے کا دروازہ لاک کیا۔

مفرہ کو اس کے ارادے نیک نہ لگے تبھی اس کا ہاتھ چھوڑتے ہی حلق تر کرتے واشروم کی سمت جانے لگی جازم نے اس کا ارادہ بھانپتے اس کی کلائی سے کھینچتے اسے اپنے حصار میں لیا مفرہ اس کی قربت پہ بے حال ہوتی آنکھیں میچ گئی۔

"کدھر میری جان۔"

وہ اس کے گال پہ لب رکھتے اس کا حجاب کھولنے لگا لیکن مفرہ اس کا ہاتھ تھامتے شاکی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھنے لگی لیکن جازم اس کی گھوری کو کسی بھی کھاتے میں نہ لاتے اس کا حجاب کھولنے لگا۔

حجاب کھلتے ہی سیاہ گھنے بالوں کی آبشار اس کے کمر پہ پھیل گئی جس کی مہک کو جازم نے اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے شدت سے محسوس کیا۔

"جازم تم شاید آفس جانے کیلیے اندر آئے تھے۔"

وہ کپکپاتے لہجے میں بولی اور ایک جھٹکے میں اس سے الگ ہوئی چہرہ سرخ اناری ہو رہا تھا دھڑکنوں میں الگ شور برپا تھا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے بالوں کا جوڑا بنانا چاہا لیکن جازم نے اس کے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھتے گھور کر دیکھا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے کمرے میں بال باندھنے کی ویسے ایک بات کو بتائیں۔ "

اس نے کچھ سوچنے والے انداز میں بھنویں اچکائی تو مفرہ کو پوری امید تھی کہ اس عجیب وغریب انسان سے کسی عجیب بات کی ہی توقع ہے تبھی سر ہلاتے ساتھ ساتھ بیڈ شیٹ درست کرنے لگی۔

"یہ بال آپ کے اصلی ہے نہ۔"

وہ مشکوک لہجے مخاطب ہوا تو مفرہ کا جی چاہا کہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا واس اس کے سر پہ دے مارے لیکن پھر خالہ کی بات کرتے ضبط سے مٹھیاں بھینچ گئی۔

"جازم آپ آفس جائیں طبیعت نہیں ٹھیک لگ رہی آپ کی مجھے باہر سے ٹھنڈی ہوا کھا کر آئیں۔ "

یہ جازم کے ہی ساتھ کا اثر تھا کہ وہ پر سکون انداز میں ایزی ہو کر اس سے باتیں کر رہی تھی اس کی چھوٹی موٹی باتوں کا خیال کر رہی تھی۔

اس کے آپ کہنے پر جازم کو واشروم کی سمت جا رہا تھا دوبارہ اس کی سمت متوجہ ہوا۔

"کیا بولا ابھی آپ نے۔"

اس نے آنکھیں پھاڑ کر استفسار کیا اور ایکدم نا جانے کیا ہوا کہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا اس کے ہنسنے پر مفرہ کی آنکھوں میں نمی سی جا گی وہ پیر پٹختی کمرے سے جانے لگی کہ جازم نے اس کی کلائی پکڑتے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔

"ارے ارے مذاق کر رہا ہوں کیا ہو گیا ہے مفرہ میں نے آپ کو کبھی اصرار کیا کہ آپ کہے مجھے کسی کی باتوں میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

اس نے اپنی طرف سے اسے سمجھانا ضروری سمجھا۔

"پتہ نہیں بار بار رو کر مجھے کیوں تکلیف دیتی ہیں۔"

اور ساتھ ہی اس کی ہیزل آنکھوں پہ محبت بھرا بوسہ دیا اس کی پیش قدمی پہ اس کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی وہ جھجھکتے ہوئے اس سے دو قدم کے فاصلے پہ ہوئی۔

"نہیں اب میں آپ ہی کہوں گی میں پھر سے کسی کو کوئی بات کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتی۔"

اس نے سادگی سے باور کرایا تو اس کی معصومیت پہ وہ دل کھول کر ہنس دیا۔

"ویسے مجھے لگتا تھا کہ میری حسرت ہی رہ جائے گی کہ میری بیوی مجھے آپ کہے۔ "

وہ باتیں کرنے کے موڈ میں تھا تبھی صوفے پہ براجمان ہوتا اسے بھی اپنے حصار میں لے گیا تو مفرہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"اچھا اور کیا لگتا تھا آپ کو۔"

اس نے مصنوعی اشتیاق سے پوچھا مطلب جازم کو بھی خواہش تھی کہ کوئی اسے آپ کہے دل پھر سے غلط باتیں سوچنے لگا تھا۔

اس کی مسکرانے پر جازم اپنا دل سنبھالتا رہ گیا اسے اسکے گال کے بھنور ہمیشہ اپنی جانب متوجہ کرتے تھے۔

"اور یہ لگتا تھا کہ میں یہ حسرت سینے میں دفنائے ہی اوپر چلا جاؤں گا۔"

وہ شرارت سے آنکھ دبائے اس کے گال کو سہلاتا ہوا بولا تو اس کی بات کا مفہوم سمجھتے اس نے ناراض نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا یکلخت اس پہ اس کے چہرے پہ غصے کے تاثرات نمودار ہوئے اس نے اپنے چہرے سے اس کا ہاتھ جھٹکتے جازم کے سینے پہ مکوں کی بوچھار کردی جازم نے بوکھلاتے ہوئے اس کی دونوں کلائیوں کو اپنے قابو میں کیا جو آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی بات قطعی دل کو نہ بھائی ہو۔

"مفرہ یہ بات بات پہ رونے کا تک۔"

اس نے مفرہ کی کلائیوں پہ گرفت سخت کی تو اس نے ناراضگی سے چہرہ پھیر لیا اس نے سختی سے اس کا چہرے کا رخ اپنی جانب کیا چہرے کے تاثرات تنے ہوئے تھے۔

"کیوں نہ روؤں میری مرضی ہے میری آنکھیں ہے میں روں گی آپکو اندازہ بھی ہے آپ کی بات بات پہ مرنے والی بات کتنی اذیت دیتی ہے روح تک کو جھنجھوڑ دیتی ہے کبھی یہ سوچا ہے کہ اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا مجھے اس زمانے کے سرد و گرم سے کون بچائے گا کس کے سائے میں میں سکون محسوس کروں گی صرف آپکو میری تکلیفوں پہ درد محسوس نہیں ہوتا مجھے بھی ہوتا ہے پچھلے چار سالوں سے اس رشتے کو میں نے دل کے قریب محسوس کیا ہے کیونکہ مجھے جب جب کسی اپنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے میں نے آپ کو ہی اپنے قریب پایا ہے جب جب مجھے کوئی ٹھوکر لگی ہے تو آپ نے ہی تھاما ہے اس دنیا کے سامنے مجھے ڈٹ کر چلنا سکھایا ہے لیکن آپ بار بار دل کو جلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے میری بات یاد رکھیں اگر آئیندہ آپ نے ایسی کوئی بات کی تو مفرہ کو بھول جائیے گا۔"

وہ مسلسل سسکتے ہوئے بولی جازم محبت کے اس انوکھے اعتراف پہ ساکت رہ گیا اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی مذاق میں کہی ہوئی بات کا یہ ردِ عمل دیکھنے کو ملے گا وہ ساکت نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا جو اس سے محبت کی دعویدار تھی۔

جازم نے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ اسے سینے میں بھینچ گیا اور اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب رکھتا مسلسل اس کی پشت کو سہلا رہا تھا۔

"اچھا یہ آخری بار تھا آئیندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا میری جان بس اچھا اب رونا بند کریں ان آنکھوں سے گرتے موتی میں مزید برداشت نہیں کر سکتا

میرے لیے بھی آپ سے دوری ناقابل برداشت ہے۔"

وہ اس کے گالوں پہ بکھرے موتی اپنے لبوں سے چننے لگا اس کی حرکت پہ مفرہ کا سانس خشک ہوا وہ مسلسل اپنے آپ کو اس کے حصار سے چھڑوانے کی تگ و دو میں تھی لیکن وہ کسی ظالم دیو کی طرح اس پہ مسلسل گرفت بنائے ہوئے تھا۔

ایک خوبصورت لمحہ ان دونوں کے درمیان ٹھہر گیا تھا کچھ لمحوں کی توقف کے بعد دوسری جانب سے گرفت ڈھیلی ہوتے ہی وہ جھجھکتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی چہرے کے نقوش میں ابھی بھی سرخی گھلی ہوئی تھی جس کی کشش جازم کو اپنی جازم متوجہ کر رہی تھی۔

"چلیں اٹھیں آفس جائیں میں باہر جا رہی خالہ نے ورنہ میری جان بخشی نہیں کرنی۔"

وہ اس سے نظریں چراتے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوارتے ہوئے گویا ہوئی تو جازم نے ستائشی انداز میں بھنویں اچکائی۔

"آفس جانا تو ایک فقط ایک بہانہ تھا۔

اصل مدعا تو آپ کو کمرے میں بلانا تھا۔

اپنی ان پیاسی آنکھوں کو آپ کا دیدار کروانا تھا۔

اور ان نازک لبوں سے محبت کا اعتراف کروانا تھا۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے گھمبیر لہجے میں بولا آنکھوں میں جذبوں کی ایک آنچ تھی جنہیں دیکھتے وہ اپنی پلکوں کی چلمن گرا گئی جازم اس کی ادا پہ مسرور ہوتا اس کا ہاتھ تھام گیا۔

"چلیں لانگ ڈرائیو پہ چلتے ہیں جہاں صرف میں آپ اور کوئی نہیں واپسی پہ ڈنر بھی باہر کر لیں گے۔"

اس نے افرا تفری میں پورا پروگرام طے کر ڈالا تو مفرہ نے اسے ایک گھوری سے نوازا۔

"چلیں جلدی سے تیار ہو جائیں۔"

"U have only 20 minutes"۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتا الماری سے اپنے کپڑے لیتے واشروم کی سمت چل دیا۔

مفرہ نے اس کے جاتے ہی ایک نظر اپنے کپڑوں کو دیکھا ایک گہرا سانس خارج کرتی وہ الماری سے سٹولر دیکھنے لگی سیاہ رنگ کا سٹولر دیکھتے ہی اس کی آنکھیں چمک اٹھی ایک یہ رنگ اسے اپنی جانب کھینچتا تھا۔

اس نے جلدی جلدی میں حجاب پن اپ کیا اور سینڈلز نکالتے اس کی سٹریپ بند کرنے لگی۔

جازم جیسے ہی واشروم سے باہر نکلا نا سمجھی سے اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"آپ نے عبایا کیوں نہیں پہنا ابھی تک۔"

اس نے حیرانگی سے تولیہ ہینگ کرتے بالوں میں انگلیاں چلاتے استفسار کیا اس کی بات پہ سٹریپ بند کرتی اس کی انگلیاں ساکت ہوئی۔

"وہ میں نے سوچا کہ آپ پہلی بار مجھے کہی باہر لے کر جا رہے لوگ پہچانتے ہونگے آپ کو۔

میری وجہ سے کوئی شرمندگی نہ اٹھانی پڑے نقاب میں اسی کا کر لوں گی۔"

اس نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتے اسے وضاحت دی تو جازم کے ماتھے پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

"عبایا پہنے جلدی۔"

اس نے سرد انداز میں اپنی بات پہ زور دیا تو وہ سر ہلاتے عبایا پہننے لگی جازم نے فلحال کوئی بات کرنا مناسب نہ سمجھا لیکن اسے مفرہ کی سوچ پہ حیرانگی ضرور ہوئی تھی وہ ایسی تو بلکل نہیں تھی اس نے کبھی بھی اپنے عبایے پہ کسی کو بات کرنے کا موقع نہیں دیا تھا پھر یہ سب اچانک مطلب کچھ تو تھا جس سے اسے لاعلم رکھا گیا تھا۔

سارے راستے بھی ان کے درمیان اس بابت کوئی بات نہ ہوئی مفرہ کو بے چینی سی ہونے لگی وہ اس سے بات کیوں نہیں کر رہا تھا۔

"جازم۔"

اس نے جازم کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا لیکن وہ اس کا ہاتھ جھٹک گیا۔

"جازم ایک دم سے کیا ہو گیا ہے۔"

اس کی بات پہ ڈرائیو کرتے جازم نے ایک سرد نگاہ اس پہ ڈالتے گاڑی کو ایک جھٹکے سے بریک لگائی

یہ بھی میں بتاؤ کہ مجھے کیا ہوا ہے کبھی اپنی حرکتوں پہ نظر ثانی کی ہے آپ نے۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کچھ کر ڈالے مفرہ کی بات اس کے اعصابوں پہ ہتھوڑے کی مانند برسی تھی۔

"میں نے کیا کیا ہے۔ "

اس نے انگلیاں چٹخاتے استسفار کیا تو جازم اس کے چہرے پہ معصومیت ہی دیکھتا رہ گیا۔

"میں کب سے آپ کو ایسی گھٹیا اور پنچ سوچ کا مالک لگا جو آپ کو پردہ کرنے سے ٹوکوں گا یا کسی محفل یا بزنس سرکل میں لے جاتے ہوئے شرمندگی محسوس کروں گا میرے کسی بھی عمل سے آپ کو ایسا محسوس ہوا کبھی مجھے تو باقاعدہ خوشی اور سکون محسوس ہوتا ہے آپ کو اپنے آپ کو ڈھانپا دیکھ کر یہ دیکھ کر جب آپ اپنا آپ چھپا کر رکھتی ہیں صرف اپنے محرم کیلیے۔

کون شوہر ہوتا ہے جو چاہتا ہے کہ اس کی بیوی چلتی پھرتی نمائش ہو جو لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرے ایک انسان کتنا بھی برو ڈمائنڈ ہو جتنا مرضی بڑا ایمپائر کھڑا کر کے بیٹھا ہو یا جتنی بھی بڑی شخصیت ہو میری بات ہمیشہ یاد رکھیے گا کہ وہ بھی اپنی بیویوں کو گھر کی چار دیواری میں ہی رکھنا پسند کرتے ہیں۔

ہاں بے وجہ روک ٹوک ان کو بدگمان کر دیتی ہے اتنا بھی انہیں اپنے آپ میں قید نہ کرو کہ اس سب میں وہ اپنی ذات کو ہی فراموش کر دیں ان کو سپیس بھی دینی چاہیے یہی چیز ایک رشتے کو متوازن رکھتی ہے میں تو آپ کو کہی بھی لے جاتے فخر محسوس کرتا ہوں بزنس سرکل میں ایسی بہت سی لڑکیاں یہاں تک کہ عورتیں بھی ہے جن کا عریاں لباس ناقابلِ قبول ہوتا ہے ناجانے ان کے شوہر میں عزتِ نفس کیوں نہیں پائی جاتی میں آپ کو وہاں لے جا کر یہ بات باور کرانا چاہتا ہوں کہ لڑکیاں ایسے بھی خوبصورت لگتی ہے اپنا آپ دکھا کر ایک وقتی کشش ضرور ہوتی ہے لیکن محبت کا احساس اسی کے ساتھ بندھتا ہے جس نے اپنے آپ کو سنبھال کر رکھا ہو اور یہی بات مجھے آپ سے عشق کرنے پر مجبور کرتی ہے کیونکہ آپ ان سب چیزوں پر پورا اترتی ہیں آج سے پہلے تو ایسا کچھ نہیں ہوا تو اب کیوں مفرہ مجھے بتائیں کوئی بات ہے کیا۔"

اس نے اس کا ہاتھ تھامتے اس کی نبض کو سہلاتے مخاطب کیا تو مفرہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی وہ کیسے جازم کے بارے میں ایسی سوچ دماغ میں لا سکتی تھی وہ چاہتا تو نکاح کے بعد بھی اس قسم کی روک ٹوک کر سکتا تھا۔

اس کی بات پہ پہلے تو وہ نفی میں سر ہلا گئی لیکن اپنے ہاتھوں میں ہوتی اس کی مضبوط گرفت اسے بہت کچھ باور کرا گئی تبھی چہرہ جھکائے اس دن کی نازیہ بیگم اور فہام کی تمام باتیں اس کے گوش گزار گئی اس دوران اپنے رونے کو اس نے مکمل طور پر قابو پایا وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کے رونے پر مزید پریشان ہو۔

بات مکمل ہوتے ہی کچھ لمحے جازم کچھ بول نہ پایا لیکن جب بولا تو لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

"دیکھیے گا جب ان کی بیوی آئے گی نہ پھر ان میں واضح تبدیلی آپ خود محسوس کریں گی اور اب اس متعلق ہمارے درمیان کوئی بات نہیں ہوگی سمجھ گئی نہ نا میں اب آپ کو اس چیز کیلیے فورس کروں گا کہ آپ بھائی کو معاف کر دیں کیونکہ اتنی تضحیک کسی انسان سے بھی برداشت نہیں ہوتی جب آپ کے دل سے ان کی طرف سے

میل مٹ جائے اور آپ صلح کیلیے پہل کرنا چاہے تو یہ ناکارہ انسان آپ کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہے گا مجھے ہمیشہ آپ اپنے ہمقدم پائے گی یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔"

وہ محبت بھرے انداز میں اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا تو وہ بھی تشکر سے اس کا ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگاتی دھیمے سے مسکرادی جازم اس کی ادا پہ مسرور ہوتا گاڑی سٹارٹ کر گیا۔

"نا جانے ماما کو کیسے اس بات کا علم ہوا تھا کہ وہ شخص میرے لائق نہیں تھا جو مجھے اس اچھے انسان کے ساتھ اس رشتے میں باندھ گئی تھی جو صرف محبت بانٹنا جانتا ہے محبت کرنا جانتا ہے کاش ماما آج آپ زندہ ہوتی تو اپنی بیٹی کو دیکھتے کتنی خوش ہوتی اور اس سے زیادہ خوشی آپ اس شخص کو دیکھ کر ہوتی جس نے آپ کا وعدہ پورا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی آپ کا فیصلہ میرے حق میں بہت بہترین ثابت ہوا۔"

وہ ڈرائیو کرتے جازم کو نظروں کے حصار میں لیے محبت سے مسکرادی جس کا پتہ اس کی نقاب میں چھپی ہیزل آنکھوں سے دیا جب جب وہ اس شخص کے ساتھ ہوتی تھی پورے دل سے مسکراتی تھی جازم کا ساتھ ہی اس کیلیے ایک سایہ دار شجر کی مانند تھا جس کے سایے میں وہ خود کو پر سکون محسوس کرتی تھی جہاں کوئی بھی گرم ہوا اسے چھو نہیں سکتی تھی۔

وہ یہ سب سوچتے جازم کے کندھے پہ سر رکھ گئی اس کی حرکت پہ جازم نے ایک ہاتھ سٹیرئینگ سے اٹھاتے اس کے گرد محبت بھرا حصار باندھا اور اس کے سر پہ عقیدت بھرا بوسہ دیا مفرہ بھی اس کے حصار میں سکون محسوس کرتے آنکھیں موند گئی۔

"یہ فہام فون کیوں نہیں اٹھا رہے یااللہ میرا دل بند ہو جائے گا۔"

وہ روہانسی ہوتی لگاتار اس کے نمبر پہ فون ٹرائے کر رہی تھی لیکن مقابل فون اٹھا نہیں رہا تھا میرب کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جس کے سائے تک سے وہ دور بھاگنا چاہتی ہے وہ اسے یوں مل جائے گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یوں اس موڑ پہ اس کا سامنا فہام سے ہو جائے گا لیکن ایک چیز وہ اسے مسلسل پریشان کر رہی تھی کہ جس دن سے وہ مفرہ کی شادی سے لوٹی تھی فہام نے اس سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کیا تھا گلابی رنگ کا سادہ سا قمیض شلوار پہنے وہ اضطراب کی حالت میں ناخن چباتی کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی۔

کیا وہ اس سے کسی بات پہ ناراضگی دکھا رہا ہے

یہی سوچ اس کا دل ڈوبانے کو کافی تھی پہلے بھی فہام اس سے نراضگی کا اظہار کرتا تھا لیکن اتنا طول کبھی نہیں دیا تھا۔

اس نے مضطرب انداز میں بالوں میں ہاتھ پھیرتے دوبارہ سے فون ٹرائے کیا بیل جاتی دیکھ اتنے عرصے میں پہلی بار اس کے چہرے سے اطمینان چھلکا کچھ لمحوں کی توقف کے بعد دوسری جانب سے بھاری گھمبیر مصروف آواز ابھری تو میرب کے چہرے پہ دھیمی سی مسکراہٹ سے احاطہ کیا۔

"فہام۔"

اس نے دھیمے سے پکارا کچھ دیر تو خاموشی چھائی رہی پھر مقابل کی سرد آواز گونجی۔

"کیوں فون کیا ہے تم نے۔"

فہام جو پرسوں سے اسے مسلسل نظرانداز کر رہا تھا اسے اس بات کا بے انتہا دکھ تھا کہ میرب نے اسے بتانا بھی گوارا نہیں کیا کہ وہ پاکستان لوٹ رہی ہے یہی چیز اس کا دل جلانے کو کافی تھی آج بھی وہ جازم کے جانے کے بعد

آفس کی صورتِ حال کا ملاحظہ کرنے آفس آیا تھا اور حیدر کے ساتھ باتوں میں مصروف کسی فائل کو ڈسکس کر رہا تھا کہ موبائل پہ مسلسل کال آتی دیکھ پہلے تو مسلسل نظر انداز کرتا رہا حیدر کو کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی تو وہ اسے کال اٹھانے کا کہتے خود آفس سے باہر نکل گیا تا کہ دوسری جانب جو بھی ہے وہ تسلی سے بات کر سکے فون اٹھاتے ساتھ ہی میرب کی آواز سنتے اس کا غصہ نئے سرے سے عود آیا وہ نہیں جانتا تھا وہ اتنا حساس کیوں ہو رہا ہے لیکن جو بھی تھا وہ میرب سے توقع رکھتا تھا کہ وہ اسے بتاتی تبھی سرد برفیلے لہجے میں مخاطب کیا دوسری جانب میرب اس کی اتنی بے رخی پہ تڑپ کر رہ گئی۔

"فہام آپ یہ کیسے بات کر رہے ہیں کچھ ہوا ہے کیا کوئی غلطی ہوئی ہے میرے سے۔ "

اس نے تڑپتے دل سے استفسار کیا کہ کسی طرح سکون میسر ہو۔

"نہیں میرا کیا حق سے تم سے ناراض ہونے کا میں ذرا مصروف ہوں اگر کوئی ضروری بات ہے تو تم میرے سے کر سکتی ہو ورنہ فون رکھ رہا ہوں میں مجھے ایک امپورٹنٹ میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے۔"

اس نے سنجیدگی سی پوچھا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی آنکھوں میں من من آنسو بھر آئے۔

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسے اس کی بے رخی مار رہی ہے۔

"کوئی بات نہیں آپ اپنا کام کریں میں فون رکھ رہی ہو۔ "

اس کی بھاری ہوتی آواز سنتے فہام سختی سے آنکھیں میچ گیا اور فوراً سے پہلے فون کاٹ کیا کیونکہ اس میں مزید سکت نہیں تھی۔

دوسری جانب سے فون بند ہوتے ہی وہ فون بیڈ پہ پھینکتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

مجھے معاف کر دینا لیکن میرے جیسا انسان تم جیس شفاف دل کی لڑکی کو بلکل ڈیزرو نہیں کرتا تم کوئی اچھا انسان ڈیزرو کرتی ہو جو لڑکیوں کی عزت اور ان کی قدر کرنا جانتا ہو اس کیلیے ضروری ہے کہ میں تم سے ایسا ہی کھر درا رویہ اختیار رکھو ورنہ تم میرے پیچھے اپنی زندگی برباد کر لوگی جو میں قطعی نہیں چاہتا کیونکہ میں ایک اور گناہ کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا

فون ٹیبل پہ رکھتے ہی وہ کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں موند گیا اور کنپٹی سہلاتے تصور کی آنکھ سے اس سے مخاطب تھا۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"جازم کب سے گاڑی میں ہی گھمائے جا رہے ہیں میری کمر تکلیف سے دوہری ہو رہی ہے اب۔"

وہ اس کو مسلسل ڈرائیو کرتا دیکھ جھلا کر ہاتھ جوڑ گئی تو جازم نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو دماغ کا فیوز تو نہیں اڑ گیا۔

"اور جو پیچھے تین جگہ پر رکے ہیں یہ جو شاپنگ کی ہے یہ میں نے اپنے لیے تو نہیں کی۔ "

وہ ماتھے پہ شکنے لائے طنز کرتے ہوئے بولا تو وہ کھسیا گئی۔

"بس اب سیدھا کسی ریسٹورینٹ میں چلتے ہیں وہاں سے ڈنر کرتے گھر چلے گے اور پھر۔"

وہ اسے پورا پروگرام بتاتا آخر میں معنی خیزی سے بولتا شرارت سے آنکھ دبا گیا تو وہ اس کی بات کا مفہوم سمجھتے جھینپ کر مومی ہاتھ مسلتے گاڑی سے باہر کے مناظر دیکھنے لگی جازم کے چہرے پہ بھی پہ دبی دبی مسکراہٹ چھا گئی۔

"ٹھرکی انسان۔"

وہ زیرِ لب بڑبڑاتی موبائل میں آنے والے میسج کی جانب متوجہ ہوئی جہاں لیلیٰ کا نام جگمگا رہا تھا آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد جازم نے گاڑی ایک پر تعیش سے ریسٹورینٹ کے باہر روک دی تھی مفرہ اپنا بیگ ہاتھ میں تھامتی گاڑی سے باہر نکلی تو جازم نے گاڑی لاک کرتے اس کا ہاتھ تھاما اور ایک دوسرے کی تلقید میں وہ اندر کی جانب چل دیے

جازم نے فون پہ پہلے ہی ایک کونے میں ٹیبل پہلے ہی ریزرو کروا دیا تھا تاکہ بعد میں مفرہ کو نقاب اتار کر ڈنر کرنے میں کوئی مشکل نہ پیش آئے۔

"ویلکم سر ہوپ سو آپ کو یہاں پہنچنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوئی ہو گی۔ "

ریسٹورینٹ کا مینیجر جازم کو اندر داخل ہوتا دیکھ فوراً اس تک پہنچا اور خوشدلی سے استسفار کیا تو وہ سنجیدگی سے ہاں میں سر ہلایا مینیجر کی تلقید میں وہ دونوں ٹیبل تک آئے اس دوران مفرہ نے مضبوطی سے جازم کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

چیئر پہ بیٹھتے ہی مفرہ کی نگاہ ایک جانب اٹھی تو اس کے چہرے کے تاثرات حیرانگی میں تبدیل ہوئے جازم جو کسی آفس کے ورکر کو موبائل پہ ہدایات دے رہا تھا مفرہ کے چہرے پہ بدلتے تاثرات اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھے تبھی چونکتے اس کی نگاہوں کی تلقید میں دیکھا تو ایک ٹیبل پہ لیلیٰ اور وہاج کو بیٹھا دیکھ اسے تمام معاجرا سمجھ آ گیا

وہاج کے ساتھ ڈنر پہ آئی لیلیٰ کو قدرے سائیڈ پہ لگے ٹیبل پہ مفرہ کا گمان ہوا تو وہ قدرے حیران ہوتی وہاں سے اٹھی اور وہاج کو عیشال کو خیال رکھنے کا کہتی ان کی ٹیبل تک آئی لیکن وہاں مفرہ کو دیکھتی اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہی۔

"دیکھو ہم ایک بار مل لیے تو قسمت ہمیں بار بار ملانے کی کوششوں میں ہے۔ "

وہ مفرہ کے گلے لگتے گرمجوشی سے بولی۔

اس کی بات پہ وہ دونوں ہنس دیے۔

"آؤ نہ ہمیں جوائن کرو۔"

اس نے ان دونوں کو پیشکش کی لیکن مفرہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی جازم نرمی سے انکار کر گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ مفرہ کسی کے سامنے بھی گھبراہٹ میں مبتلا ہو۔

وہ اس کی پیشکش پہ مفرہ کے چہرے پہ پھیلتی ہریشانی بھانپ چکا تھا۔

وہاج کو اپنی جانب آتا دیکھ مفرہ نے جازم کی جانب دیکھا تو وہ تسلی دینے والے انداز میں سر ہلا گیا۔

اس کے بیٹھتے ہی لیلیٰ سے باتوں میں مصروفیت کے دوران اس کی نگاہ وہاج کے ہاتھ میں موجود بینڈ پر پڑی تو وہ ٹھٹک گئی ذہن بے ساختہ چار سال پہلے والے واقع کی سمت چلا گیا جس کی بدولت سب کچھ ختم ہو گیا تھا یہاں تک کہ اس کی ماں بھی چھوڑ گئی تھی۔

"ویسا ہی بینڈ اگر وہ سب وہاج نے کیا ہو اتو۔"

اس سے آگے سوچنے کی اس میں ہمت نہ ہوئی تبھی گھبراہٹ میں اپنی ٹھنڈی ہوتی انگلیاں چٹخانے لگی دل کی دھڑکن سست پڑ گئی اسی دوران وہاج کی نگاہ اس پہ پڑی تو وہ اس کے چہرے پہ گھبراہٹ کے آثار دیکھتا ایک نظر لیلیٰ کو دیکھا اور اسے اٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بھی اس کا اشارہ سمجھتے مفرہ سے ملتے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن آج مفرہ مسکرا بھی نہ سکی نا جانے کیوں دل میں ایک عجیب سا خوف کنڈلی مارے بیٹھ گیا تھا۔

وہ دونوں وقت کا خیال کرتے ایک دم سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے ٹیبل کی جانب چل دیے لیکن ان کے جانے کے بعد بھی مفرہ کے چہرے پہ گھبراہٹ چھائی ہوئی تھی اس نے پانی گلاس میں انڈیلتے ایک ہی سانس میں خالی کر دیا۔

جازم کو اس کی طبیعت کچھ ٹھیک محسوس نہ ہوئی تو وہ تشویش سے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ گیا لیکن وہ بے دھیانی میں کسی کا لمس اپنے ہاتھ پہ محسوس کرتے کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی اور ایک سہمی ہوئی نگاہ اس پہ ڈالی جیسے اسے پہچاننے کی کوشش میں ہو۔

"مفرہ کیا ہوا۔"

جازم ایک دم پریشانی سے اس تک پہنچا اور اسے اپنے ساتھ لگاتے پریشانی سے استسفار کیا تو اس کی آنکھوں میں جازم کو دیکھتے شناسائی کی رمک ابھری تو وہ گہرا سانس بھرتے نفی میں سر ہلا گئی اپنی حرکت کا سوچتے اسے ایکدم شدمندگی نے آن گھیرا وہ شرمندگی سے اس کی سمت دیکھنے لگی۔

"طبیعت ٹھیک ہے نہ۔ "

وہ نرمی سے اس کا گال تھپتھپاتے گویا ہوا تو وہ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتی مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئی تا کہ جازم اس کی حالت پہ مزید پریشان نہ ہو۔

اسی دوران ویٹر نے کھانا سرو کیا تو پندرہ سے بیس منٹ کے دورانیے میں انہوں نے مشکل کھانا زہر مار کیا کھانے کے دوران جازم مسلسل اس کے ساتھ لپیپ بیٹھا اس کا ہاتھ سہلاتے اپنی موجودگی کا احساس دلاتا رہا بل پے کرتے وہ اسے اپنے حصار میں لیے باہر کی جانب چل دیا۔

جازم نے گاڑی کے پاس پہنچتے ہی جیسے ہی گاڑی کی چابی نکالنی چاہی لیکن وہ غائب تھی۔

"مفرہ آپ یہی انتظار کریں چابی شاید اندر ہی رہ گئی ہے میں لے کر آتا ہوں۔"

وہ سنجیدگی سے اسے باور کراتا اندر کی جانب چل دیا مفرہ اسے اندر جاتا دیکھتی رہی مفرہ کو اچانک اپنے نزدیک سرسراہٹ سی محسوس ہوئی پہلے تو وہ نظرانداز کر گئی لیکن عقب سے آنے والی اپنے نام کی پکار پر اس نے تعجب سے گردن موڑ کر دیکھا لیکن وہاں کھڑے نقاب پوش کو دیکھتے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے چار سال پہلے کا واقع کسی فلم کی مانند اس کے دماغ میں چلنے لگا اس نے دونوں ہاتھ منہ پہ جماتے اپنی چیخ کا گلہ گھونٹنا چاہا۔

ویسا ہی کالا لباس وہی نقاب اور وہ بینڈ اس نے اس کی تلاش میں نگاہیں گھمائیں تو بازو میں وہی بینڈ دیکھتے اس کے شک پہ یقین کی مہر ثبت ہو گئی۔اس نے بے یقینی سے اس کی نقاب سے چھلکتی آنکھوں میں دیکھا وہی بھوری آنکھیں مطلب اس کا اندازہ ٹھیک تھا اس رات جو اس کمرے میں تھا وہ وہاج ہی تھا۔

"تم وہاج ہو نہ لیکن تم تو ابھی اندر تھے اور تم نے چینج کر لیا ہے اپنا حلیہ ہے نہ۔ "

وہ سہمے ہوئے انداز میں کانپتے لہجے میں بولی ہاتھ پاؤں خوف سے ٹھنڈے پڑنا شروع ہو چکے تھے اگر آج پھر ایسا کچھ ہو گیا تو اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

"پلیز جازم آ جاؤ جلدی سے۔ "

وہ دل ہی دل میں روتے ہوئے اس سے مخاطب تھی

دل تھا اتنی بری طرح لرز رہا تھا جیسے ابھی بند ہو جائے گا ماتھے پہ ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمودار ہوئے وہ یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی لیکن ٹانگیں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اسے اپنے حواس مکمل طور پر معطل ہوتے محسوس ہوئے۔

"دیکھو مفرہ میری بات سنو اس دن جو بھی ہوا اسے ایک برا خواب سمجھ کے بھول جاؤ وہ سوچیں میرا پیچھا نہیں چھوڑتی کسی برے خواب کی طرح میرے وجود کے ساتھ لپٹی ہوئی ہے اگر تم نے مجھے آج معاف نہیں کیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گا مجھے سکون صرف تمہاری معافی ہی دے سکتی ہے۔ "

وہ اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ مٹاتے ہوئے بولا تو مفرہ اسے انگلی دکھاتے دو قدم پیچھے ہٹی۔

"میرے قریب آنے کی جرأت بھی مت کرنا جازم تمہیں چھوڑیں گے نہیں وہ تمہیں جان سے مار ڈالیں گے۔"

وہ یہ کہتے ساتھ ہی وہاں سے فرار ہونے کے چکروں میں تھی اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی اس کی بازو اس نقاب پوش کی آہنی گرفت میں آگئی مفرہ کی آنکھیں اپنا بازو اس کی گرفت میں دیکھ کر پھٹنے کے قریب ہو گئی اس نے دل ہی دل میں شدت سے جازم کے آنے کی دعا کی۔

"مفرہ تم یہاں کیا۔ "

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی اس کے عین سامنے کھڑے نقاب پوش کو دیکھتے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک اٹھا مفرہ کی گویا جان میں جان آئی اس نے تشکر بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"لیلیٰ لیلیٰ یہ دیکھو یہ تمہارے شوہر کا گھناؤنا چہرہ تم کیوں نہیں پہچان پائی آج تک۔ "

مفرہ اس کا ہاتھ جھٹکتی بھاگتی ہوئی لیلیٰ تک آئی اور کپکپاتے لہجے میں اسے جھنجھوڑ ڈالا۔

لیلیٰ نے اسکی بات پہ نا سمجھی اسے دیکھا جو آنکھوں میں ناگواری اور سرد پن لیے اس نقاب پوش کو گھور رہی تھی۔

"مفرہ تم ہوش میں ہو تم وہاج کے متعلق کیسی غلط لفظوں کا چناؤ کر رہی ہو ایسے لفظوں سے اجتناب برتو مجھے بلکل اچھا نہیں لگے گا اگر تم میرے شوہر کے متعلق کوئی غلط اور واحیات بات بولو گی۔ "

مفرہ کی بات پہ لیلیٰ مشکل اپنا غصہ ضبط کرتی لہجے میں سرد پن لیے بولی تو مفرہ نے بے یقینی سے اس کی سمت دیکھا جو اس کی کوئی بھی بات سننے کو راضی نہیں تھی۔

"یہ دیکھو تمہیں یقین نہیں ہے نہ اس کی آنکھوں کا رنگ دیکھو اور یہ جو لباس زیب تن کیا ہے نہ اس نے اس رات بھی یہی تھا اور اس کے ہاتھ میں بینڈ دیکھو اسے تو تم پہچانتی ہی ہو گی نہ تمہارے شوہر کے پاس بھی ہے۔ "

وہ اس کا بازو تھامتے آنکھوں میں آنسو لیے اپنی بات کا یقین دلاتے ہوئے بولی جبکہ اس کی بات پہ لیلیٰ نے بے یقینی سے اس نقاب پوش کی جانب دیکھا۔

"تم دونوں چپ ہو جاؤ میری بات سنو صرف میری ہششش مجھے معاف کر دو تو میں یہاں سے جاؤں میرا سر یہی سب سوچتے ایک دن پھٹ جائے گا میرا ذہن وہ سب قبول نہیں کر پا رہا میں نے کسی کے ساتھ غلط کر کے اپنا سکون چین سب کچھ خود ہی کھو دیا ہے۔ "

وہ ان دونوں کو لڑتا دیکھ چیختے ہوئے اپنی بات پہ زور دیتا ہوا بولا تو وہ دونوں سہم گئی لیلیٰ کو تو وہ کوئی ذہنی مریض لگا لیکن اس کی آواز پہ اطمینان ہوا کہ وہ وہاج نہیں تھا وہ جو بھی تھا وہاج کو پھنسانے کے چکروں میں تھا لیلیٰ کو اس دن کی گھتی حل ہوتی محسوس ہوئی۔

اس نے ایک ترحم بھری نگاہ مفرہ پہ ڈالی کتنی مشکلات کے بعد وہ یہ سب بھولنے میں کامیاب ہوئی ہو گی اور آج پھر وہ سب۔

لیکن اب اسے صرف اندر سے جازم اور وہاج کے لیے کا انتظار تھا تا کہ مفرہ کے سامنے بھی حقیقت آ جائے اور اس کیلیے ضروری تھا اس شخص کو باتوں میں لگانا۔

اس نے تھوک نگلتے اس شخص کی جانب دیکھا جو اپنی خون آشام نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا لیلیٰ اسے دیکھتے ہی مسکرا دی۔

اس نقاب پوش نے حیرت سے اسے مسکراتے دیکھا وہ یک ٹک اسے گھورے جا رہا تھا۔

"کیا ہوا کبھی کسی لڑکی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

لیلیٰ نے مسخرے پن سے پوچھا تو وہ تعجب سے اس پاگل لڑکی کو دیکھنے لگا جسے اتنی رات کو اس کے ساتھ اکیلے کھڑے خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا مفرہ نے اس کے بازو پہ ایک زوردار چٹکی بھری تو وہ بلبلا کر رہ گئی۔

"اپنی بکواس بند کرو تم سے مخاطب نہیں ہوں میں مجھے اس سے بات کرنے دو مفرہ تم نے مجھے معاف کر دیا نہ میں جانتا ہوں تم بہت اچھے دل کی لڑکی ہو تم میری غلطیوں پہ مجھے معاف کر دو گی۔ "

وہ اس سے پہلے اس کا ہاتھ تھامنے کی جرأت کرتا مفرہ نے ہمت کرتے اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر پوری قوت سے اس کے منہ پہ زوردار تھپڑ مارا۔

"معاف کر دوں تم جیسے لڑکے پہلے ایک لڑکی کی عزت سے کھیلو اسے اپنے گھناؤنے کھیل کا حصہ بناؤ اس کا وجود تار تار کر دو اسے پورے زمانے معاشرے کے سامنے ذلیل ورسوا کر دو اور بعد میں یہ توقع رکھو کہ تمہیں اتنی آسانی سے معافی مل جائے گی کبھی اپنی بہن بیٹی کے ساتھ یہ کرنے والے کو معاف کرنے کا سوچنا جب معلوم ہو گا دل میں درد محسوس ہو گا تڑپ اٹھو گے کیونکہ اپنے گھر کی عورتوں پہ کوئی ایسی بات برداشت نہیں کرتا تم جیسے لڑکوں کی بدولت والدین اپنی اولاد کو پڑھنے کی اجازت نہیں دیتی تم لوگوں کی بدولت والدین کا اپنی اولاد سے بھروسہ اٹھ جاتا ہے بیٹیوں کو زندہ دفنا دیا جاتا ہے کیونکہ ان کی بدولت باپ کی عزت پہ آنچ آتی ہے کئی بیٹیوں کے ماں باپ اسی صدمے سے مارے جاتے ہیں کیونکہ تم لوگوں کا اپنے نفس پہ قابو نہیں ہے۔

اور تم مجھ سے امید رکھ رہے ہو کہ میں اتنی آسانی سے وہ سب کچھ بھلا دوں جس سے میری پوری دنیا بدل گئی۔ "

وہ اس کی بات پہ تڑپتے ہوئے غرائی لہجہ خود بخود زہر خند ہو گیا کہ آج پاس کے لوگ متوجہ ہونا شروع ہو چکے تھے۔

جازم جو ٹیبل سے چابی لیے واپس مڑ رہا تھا سامنے سے آتے ویٹر کو نہ دیکھ سکا تبھی ٹرے میں رکھا اورنج جوس اس کے کپڑوں کو گندا کرتا چلا گیا اس نے گہرا سانس بھرتے اپنے اشتعال پر قابو پایا اور ایک نظر مفرہ کو دیکھا جو گاڑی سے ٹیک لگائے اسی کے انتظار میں تھی جازم اسے دیکھتے واشروم کی سمت چل دیا اور رومال سے کپڑے صاف کرنے لگا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔"

جازم نے حیرت سے وہاج کو ہاتھ دھوتے دیکھا جبکہ عیشال اپنے چار دانتوں کی نمائش کرتی جازم کو دیکھ رہی تھی جازم نے اس کی مسکراہٹ پہ اس کی جانب ہاتھ پھیلایا تو وہ اس کے بانہوں میں آ سمائی۔

"ڈائپر بدل رہا تھا تم بتاؤ۔ "

اس نے اتنے آرام سے بتانے پر جازم نے حیرت سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہو اور نا جانے ایکدم سے کیا ہوا وہ اس کی حالت پہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی اکھڑ دماغ وہاج تھا جو سب کو اپنے اشاروں پہ نچاتا تھا اور آج اپنے بیوی کے اشاروں پہ ناچ رہا تھا جازم سب سوچتے مسکراہٹ دبا گیا اور وہاج کی تلقید میں باہر کی جانب چل دیا اس دوران وہاج کا منہ بری طرح خراب تھا اور لیلیٰ پہ مسلسل تاؤ بھی آ رہا تھا جس نے اسے آیا ہی بنا دیا تھا۔

باتوں کے دوران جازم کی نگاہ اپنی گاڑی کے قریب کھڑے نفوس پہ جم کر رہ گئی اس نقاب پوش کو دیکھتے جازم کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ عیشال کو وہاج کو تھماتے باہر کی جانب دوڑا لیکن وہاں کھڑی مفرہ کو چیختے دیکھ کر نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا وہاج بھی فوراً سے پہلے وہاں پہنچا اور لیلیٰ کو دیکھا جو روتے ہوئے مفرہ کی جانب متوجہ تھی۔

"تمہیں مجھے معاف کرنا ہی ہو گا ورنہ بہت برا ہو گا۔"

اس نے دوبارہ سے ہمت کرتے مفرہ کا ہاتھ تھام لیا اس کی جرأت پہ ایک طرف کھڑے جازم کا خون کھول اٹھا ماتھے پہ لاتعداد شکنیں نمودار ہوئی مٹھیاں بھینچتے وہ اس غیض کے عالم میں اس تک پہنچا اور ایک جھٹکے میں روتی ہوئی مفرہ کا بازو اس کی گرفت سے آزاد کرتے پیچھے کمر سے لگا دیا کہ درد کی شدت سے اس کی چیخ نکل گئی۔

"تیری جرأت کیسی ہوئی انہیں چھونے کی بھی۔"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جس ہاتھ سے اس نے مفرہ کی کلائی تھاما تھا اس کے ٹکرے ٹکرے کر ڈالے

وہاج بھی پریشانی سے روتی ہوئی لیلیٰ کے قریب آیا اور اسے اپنے ساتھ لگاتے صورتحال کے متعلق استسفار کیا جبکہ وہاج کو وہاں کھڑے دیکھ کر مفرہ کے دل کو بے اختیار دھکا سا لگا وہ ساکت نگاہوں سے نفی میں سر ہلاتی دو قدم پیچھے ہوئی مطلب ابھی مزید امتحان باقی تھا۔

"جازم یہ وہی ہے جس نے اس دن وہ سب کیا تھا میرے ماتھے پہ کالک ملنے کی کوشش کی تھی جس کی وجہ سے ماما مجھے چھوڑ کر چلی گئی لیکن اس کے چہرے پہ نقاب۔"

مفرہ جازم کا بازو تھامتی سسکتے ہوئے بولی تو جازم نے روتی ہوئی مفرہ کو لیلیٰ کے حوالے کیا اور شعلے اگلتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو نقاب پوش کو اپنی خیر نہیں معلوم ہوئی اس سے پہلے کہ وہ فرار ہونے کی جرأت کرتا وہاج نے عیشال کو لیلیٰ کے حوالے کرتے ایک جھٹکے سے اس تک پہنچتے اس کا نقاب کھول دیا۔

نقاب کھلتے ہی سب ساکت نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے جو پریشانی سے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیر رہا تھا سب سے پہلے وہاج کا سکتا ٹوٹا۔

"تو۔"

وہ سر سراتی آواز میں بولا تو منیب سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا اور اس کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن اس نے بری طرح اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"وہاج اس نے آپ کو حلیہ اپنا کر مفرہ کو گمراہ کرنے کی کوشش کی یہ بینڈ اور آپ کی آنکھوں کا رنگ بھی چرایا ہے۔"

لیلیٰ کا اس کا بازو تھامتے ایک سرد نگاہ منیب پہ ڈالی جو پاگلوں کی طرح سر نفی میں ہلا رہا تھا جیسے ابھی کچھ کر ڈالے گا۔

"یہ بینڈ تو جس دن ہماری ملاقات ہوئی تھی نہ اسی دن اس نے مجھے دیا تھا تو میں نے پہن لیا مجھے نہیں اندازہ تھا کہ تو دوست کے روپ میں شیطان صفت انسان نکلے گا۔"

جازم نے ایک زوردار مکہ اس کے چہرے پہ جڑا تو وہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوا اور اپنا جبڑا سہلانے لگا۔

جازم لہو رنگ آنکھیں لیے طیش کے عالم میں اس کی سمت بڑھا۔

"بہت شوق ہے نہ عورتوں کی عزت پامال کرنے کا بہت شوق ہے نا انہیں زمانے کے سامنے رسوا کرنے کا انہیں کھلونا سمجھ کر ان کی عزت کے ساتھ کھیلنے کا اس ہاتھ سے تھامی تھی ان کی کلائی۔

آج تجھے احساس دلانا ہی پڑے گا کہ اس کا نتیجہ کتنا شدید ہو سکتا ہے۔"

اس نے شدید غصے کی حالت میں اس کے چہرے پہ مکوں کی بوچھار کر دی اور اس کی گردن سے تھامتے اس کا چہرہ زمین سے لگاتے اس کی کلائی کمر کے باندھ دی تو وہ تکلیف کی شدت سے کراہ کر رہ گیا جازم کی آنکھیں ضبط سے لہو ہو رہی تھی ماتھے کی پھولتی رگیں اس کے ضبط کی گواہ تھی

منیب کو اس کی سرخ ہوتی آنکھوں سے خوف آیا اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ کسی جنونی انسان کے پلے بندھ چکا ہے۔

"صرف میں ہی قصوروار نہیں ہوں اس سب کا اس کے ساتھ جو بھی کچھ ہوا اس میں میرے ساتھ کوئی اور بھی برابر کا شریک تھا یہاں تک کہ یہ سب کرنے کیلیے اس نے ہی مجھے پیسے دیے تھے اس لیے کہہ رہا ہوں مجھے معاف کردو ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا۔"

منیب نے اپنے منہ پہ خون کا ذائقہ گھلتا محسوس کیا لیکن وہ جازم کی سخت گرفت سے خود کو کسی بھی صورت آزاد نہ کروا پایا تبھی تھک ہار کر چہرہ زمین پہ لگائے ہکلاتے ہوئے بولا تکلیف چہرے سے عیاں تھی لیکن آنکھوں میں کسی قسم کی شرمندگی کا نام و نشان نہیں تھا۔

اس کی بات پہ سب نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جبکہ لیلیٰ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا مطلب وہ گھڑی آگئی تھی جب مفرہ پہ سب آشکار ہونا تھا اس نے سختی سے مفرہ کو اپنے اندر بھینچ لیا جیسے اس کا درد کم کرنا چاہتی ہو نا جانے ابھی کتنے دکھوں کو جھیلنا باقی تھا۔

"بول کون تھا وہ کس کے کہنے پہ یہ سب کچھ انجام دیا۔"

جازم اس کا منہ دبوچے سرد لہجے میں بولا جازم کی بات پہ اس نے جس کا نام لیا مفرہ کو تو وہ آسمان سے زمین پہ بری طرح پٹخ گیا یہاں تک کہ اس کا وجود ریزہ ریزہ ہو گیا اس نے بے یقینی سے لیلیٰ کی جانب دیکھا۔

"مفرہ کی دوست رابیل۔"

لفظ تھے یا سیسہ جو اس کانوں میں انڈیلا گیا تھا وہ وہی بت بنی رہ گئی لیلیٰ اس کو ایک نظر دیکھتی چہرہ جھکا گئی۔

"رابی ایسا کیسے کر سکتی ہے وہ تو میری اتنی اچھی دوست تھی اور دوستیں ایسا تھوری کر سکتی ہیں آپ میں سے کوئی بھی اس کی بات پہ بھروسہ نہ کرے یہ اپنا الزام کسی اور کے اوپر ڈال رہا ہے وہ ایسا نہیں کر سکتی۔"

وہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی نفی کی گردان کر رہی تھی جازم جو سختی سے منیب کی گردن پکڑے ہوئے تھا اسے کھا نستا دیکھ وہاج نے جازم کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"چھوڑ دو اسے وہ مر جائے گا پولیس کچھ ہی دیر میں آنے والی ہو گی وہ ہی دیکھے گی اب اس سب کو اپنے ہاتھوں میں مت لو ورنہ انجام مزید برا ہو سکتا ہے۔"

وہ اسے کا کندھا دباتے منیب کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تو جازم نے خون آشام نگاہوں سے اسے گھورتے نفی میں سر ہلایا۔

"مفرہ وہ رابی ہی تھی میں یہ بات اس دن سے جانتی ہوں لیکن میں تمہیں بتانا نہیں چاہتی تھی کہ کہی تمہارا اعتبار دوستی کے رشتے سے نہ اٹھ جائے اس دن جب وہ دونوں کھڑکی سے کودے تھے میں وہ جازم ہی تمہیں تلاش کر رہے تھے رابی ہمارے ساتھ نہیں بلکہ اس کے ساتھ تھی اور وہ منیب کے ساتھ اس کے فلیٹ میں بھی کافی بار رہی ہے ان دونوں کے درمیان ناجائز تعلقات۔"

وہ کہتے کہتے آنکھیں میچ گئی اور اسے اپنے سینے سے لگاتی اس رات کا سارا واقعہ سنایا تو وہ اس ضبط سے آنکھیں میچتی پھپھک کر رو دی اب مزید کچھ کہنے کو ہی نہیں بچا تھا اسے اس سے باقاعدہ وحشت ہونے لگی تھی ماحول گھٹن زدہ ہو رہا تھا۔ مفرہ کی ابتر حالت دیکھتے جازم کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کہی سے رابی ملے اور اسے زندہ زمین میں گاڑ دے اور ایسی سزا دے کہ اس کی سات نسلیں بھی یاد رکھے۔

"لیکن وہ ایسا کیوں۔

اس بارے میں ہم گھر جا کر بات کرتے ہیں۔"

لیلیٰ نے مفرہ کی حالت کے پیشِ نظران سب کو چپ رہنے کا اشارہ کیا جس کا آنکھیں کچھ لمحے پہلے چمک رہی تھی خوشی سے سرشار تھی اب وہاں ویرانی چھائی ہوئی تھی۔

پولیس کا نام سنتے ہی منیب کو سانپ سونگھ گیا اس نے ترچھی نگاہوں سے جازم کی جانب دیکھا جو ایک ہاتھ اس کی گردن پہ رکھے مفرہ کو دیکھ رہا تھا اس جانب سے گرفت ڈھیلی ہوتے ہی اس نے ایک جھٹکے میں جازم کو پیچھے ڈھکیلا اور لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہوا اس سے پہلے کہ جازم اور وہاج اس کی جانب دوڑتے منیب نے سرعت سے جیب سے گن نکالتے اس کا رخ ان کی جانب کیا

معافی مانگنے آیا تھا لیکن یہاں تو میرا حال برا کر دیا اس شخص نے اب یہ میرے ہاتھوں نہیں بچے گا۔

جازم اس کی دیدہ دلیری پہ ضبط کے گھونٹ بھر تارہ گیا آنکھوں میں سرد لہریں کوندی جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔

یہ کہتے ساتھ ہی اس نے گن جازم کی جانب تانی

ساتھ ہی فضا میں گولی چلنے کی آواز گونجی اور ہر جانب سکوت چھا گیا گہرا سکوت جو سب کو اپنی لپیٹ میں لے گیا۔

اس سے پہلے منیب جازم پہ گولی چلاتا اپنے بازو پہ لگنے والی گولی سے اس کے ہاتھ سے گن دور جا کر گری اور وہ خود بھی کراہ کر زمین پہ پورے قد سے زمین بوس ہوا پورا بازو خون آلود ہو رہا تھا تکلیف کی شدت چہرے سے عیاں تھی۔

مفرہ جو سکتے کی کیفیت میں منیب کو جازم پہ گن تانے دیکھ رہی تھی گولی کی آواز سنتے ہی ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور بھاگتے ہوئے جازم تک پہنچی جو ابھی بھی خون آشام نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا جسے آفیسر اب پولیس وین میں ڈال رہے تھے۔

"جازم آپ ٹھیک ہیں نہ کچھ ہوا تو نہیں۔"

مفرہ پاگلوں کی طرح اس کا چہرہ بازو تھامتے ہوئے دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں کسی بہت ہی خاص کو کھو دینے کا ڈر واضح تھا جیسے اگر اسے کچھ ہوا تو وہ بھی جان سے جائے گی آنکھیں شدت گریہ سے سرخ پڑ رہی تھی۔

جازم نے اسے ایک نظر دیکھتے اس کا چہرہ تھامتے نفی میں سر ہلایا اور محبت سے اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کیے تو وہ اس کے سینے سے لگی شدتوں سے رو دی جازم نے بھی لمحے کا توقف کیے بغیر اسے اپنے مضبوط مہرباں بازوؤں میں سمیٹ لیا وہ بار بار اس کے بال سہلاتے اسے اپنے ٹھیک ہونے کا یقین دلا رہا تھا۔

"بس بس میں بلکل ٹھیک ہوں یہاں دیکھیں آپ کے سامنے ہوں۔"

وہ اس کی کمر کے گرد حصار باندھتے اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے گویا ہوا اور اس کے ماتھے پہ عقیدت بھرا لمس چھوڑا۔

"مسٹر وہاج ہم انہیں لے کر تھانے جا رہے ہیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے اگر اس سب سے فارغ ہو کے آپ مل لیتے تو ہمارا کام بھی سہل ہو جائے گا۔"

وہ خوشدلی سے وہاج سے ہاتھ ملاتا ہوا بولا تو وہ اثبات میں سر ہلایا اب اسے لیلیٰ کو گھر چھوڑتے سیدھا تھانے کا کام سرانجام دینا تھا۔

پولیس کے جاتے ہی لیلٰی مفرہ کے قریب آئی جس نے رو رو کر آنکھیں بری طرح سوجھالی تھی لیلٰی کو بے ساختہ اس پہ پیار آیا تبھی اسے گلے لگا گئی اور اس کے گال پہ محبت بھرا بوسہ دیا تو وہ سب کے سامنے ایسی حرکت پہ شرمندہ ہو گئی۔

"اوکے جازم اب ہم نکلتے ہیں تمہیں بھی نکلنا چاہیے کافی لیٹ ہو گیا ہے مزید دیری اچھی نہیں ہے اور یہ روڈ بھی سنسان ہے۔ "

وہاج اس سے بغلگیر ہوتا ہوا بولا تو وہ بھی اس کی کمر تھپتھپاتا مسکرا گیا وہ آج وہاج کا بے حد مشکور تھا۔

"Thanku so much for your support"

وہ اس سے ہاتھ ملاتا ہوا بولا تو وہاج شاکی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھنے لگا جیسے اسکی بات ذرا سی بھی نہ بھائی ہو۔

"بس کردی نہ غیروں والی بات۔ "

وہ اس کے سینے پہ مصنوعی پنچ مارتا ہوا بولا تو وہ اپنا سینا سہلاتا قہقہہ لگا گیا لیلٰی اور مفرہ ان دونوں کو دیکھتے ہنس دیے۔

لیلٰی مفرہ کا ہاتھ تھامتے گاڑی تک آئی اور اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کرتی خود بھی اس کے ساتھ جگہ بنا گئی۔

"لیلٰی رابی نے یہ سب کیوں میرے ساتھ۔ "

وہ اس کے بیٹھتے ہی ہکلاتے ہوئے بولی آنکھوں میں ننھے ننھے موتی چمک رہے تھے یقیناً جسے آپ نے شروع سے اپنا دوست مانا ہو وہ آپ کی توقع کے خلاف جا کر کچھ کر دے تو دل پہ ٹیس تو اٹھتی ہے نہ جو پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے کچھ تلخ یادیں اسی طرح ناسور کی طرح ہمارے وجود کو آہستہ آہستہ ختم کرنا شروع کر دیتی ہیں

مفرہ کی بھی یہ سب سوچتے آنکھیں مسلسل بھیگ رہی تھی جسے وہ بہنے سے پہلے سے ہی پونچھ لیتی۔

"اس متعلق نہ تم مجھ سے کچھ پوچھو گی نہ جازم کو کسی قسم کی پریشانی میں مبتلا کرو گی خود دماغ لڑاؤ اور اس متعلق سوچو کہ تمہارے رونے سے اسے کس قدر اذیت ملتی ہوگی لیکن وہ پھر بھی کسی قسم کا شکوہ کیے بغیر سب کچھ بھلائے تمہیں سنبھالنے کی پوری سعی کرتا ہے تمہاری خوشی کیلیے کوئی کسر نہیں چھوڑتا کبھی سب کچھ فراموش کرتے صرف اسے محسوس کرنا اس کے احساسات کا خیال کرنا اپنا دھیان اس جانب سے ترک کرو اور اسے سمجھو جو اپنی بیوی سے ذہنی سکون چاہتا ہے ایک شوہر جب آفس سے تھکا ہارا آتا ہے نہ تو بیوی کی ایک مسکراہٹ ہی اسکی تھکان دور کر دیتی ہے بیوی کو اسی لیے تو شوہر کا سکون قرار دیا گیا ہے اب مزید ایسی پراگندہ باتیں سوچتے نہ خود تکلیف میں مبتلا ہو نا اسے پریشان کرنا تمام باتیں بھلا کر خوشی خوشی اپنی زندگی میں آگے بڑھو اور اسے اپنی زندگی کا ایک تلخ باب سمجھ کر بھلا دو آگے بڑی زندگی پڑی ہے اسے تم نے جازم کے ساتھ مل کر خوشگوار بنانا ہے اپنے گھر کو اپنے وجود کو مہکانا ہے ایک دوسرے کی محبت سے خود کو ایک دوسرے کے رنگ میں ڈھالنا ہے۔

میں جانتی ہوں کہ یہ سب جان کر بہت عجیب محسوس کر رہی ہوگی رونے کا بھی جی چاہ رہا ہوگا تم دل بھی دکھ رہا ہوگا لیکن ان باتوں کو یاد کرنے کا فائدہ جس سے خود کو اذیت پہنچے اور جب ہمیں یہ بات اچھے سے ازبر ہو کہ ہمارے تکلیف میں ہونے سے ہمارے اپنوں کو کتنا دکھ ہوتا ہے تو ہم جانتے بوجھتے ایسی حرکات کیوں سرانجام دیں تم بہت مضبوط اعصاب کی مالک ہو اپنی زندگی میں آگے بڑھو تلخ یادوں کو پیچھے چھوڑ دو ان میں کچھ نہیں رکھا تم ایک قدم ان سب کو بھولنے کی جانب بڑھاؤ آگے وہ پاک ذات مدد کرے گی۔"

اس کا گال سہلاتے ہمیشہ کی طرح وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی اس کا انداز ہمیشہ کی طرح محسور کن تھا تو وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتے مسکرا گئی اس کے مسکرانے پر لیلیٰ کی گود میں موجود عیشال بھی کھلکھلا کر ہنس دی۔

وہاج اور جازم ایک جانب اپنی باتوں میں مصروف تھے اور وہ دونوں گاڑی میں بیٹھی تھی تبھی ان کی جانب دھیان نہیں گیا۔

"یہ دیکھو تمہیں مسکراتا دیکھ یہ کتنا خوش ہو رہی ہے ایک مجھ غریب ماں سے ہی اس کا خدا واسطے کا بیڑ ہے لیکن پھر بھی یہ میری جند جان میری زندگی ہے تم جانتی ہو وہاج سے میری شادی میری توقع کے خلاف ہوئی تھی ہاں میں یونی لائف سے انہیں پسند کرتی آئی تھی لیکن کسی کو اس متعلق پتہ نہیں لگنے دیا بس یہ پسند میرے دل کی حد تک محدود تھی لیکن کبھی بھی یہ توقع نہیں کی تھی کہ وہ میرا نصیب بنا دیے جائیں گے نا جانے کیسے وہاج کی ماما میری ماما کی دوست نکلی اور ہمارا رشتہ ہو گیا جب مجھے اس بارے میں علم ہوا تھا نہ میں سوچتی تھی کہ وہ ذات سب کی سنتی ہے وہ کسی بھی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتی پھر سب کچھ آناً فاناً ہو گیا اور آج ان کا پیار ان کی عزت مجھے آسمان کا باسی بنا دیتی ہے تم جانتی ہو کہ یہ سب کس کی بدولت ممکن ہوا ہے صرف تمہاری بدولت تم نے مجھے بدلا وہاج کو اتنا بدل ڈالا تمہاری باتوں میں ایک جادو ہے جو ہر کسی کو ایک سحر میں جکڑ لیتا ہے اور اللہ پاک اپنے پسندیدہ بندوں کی قسمت کبھی بھی غلط نہیں لکھتا اس نے سب کے حصے میں کچھ بہترین لکھا ہوتا ہے تمہیں بھی اس ذات نے جازم کو عطا کر کے تمہاری تمام نیکیوں کا صلہ اس انسان کی صورت میں دیا ہے تاکہ وہ تمہیں دنیا جہان کی خوشیاں دے سکیں اور اس کی آنکھوں میں تمہاری نام کے محبت کے دیپ روشن ہے اور جتنا میں نے محسوس کیا ہے نہ وہ تمہیں جنون کی حد تک چاہتا ہے تمہیں مسکراتا دیکھتے اس کے چہرے پہ مسکراہٹ چھا جانا تمہیں کسی اور کے ساتھ باتوں میں مشغول دیکھتے اس کی ذات کو نظرانداز کرنا اسے بہت ناگوار گزرتا ہے وہ تمہیں لے کر بہت پوزیسو ہے ابھی بھی نظریں ترچھی کر کے مجھے دیکھ کم گھور زیادہ رہا ہے بے چینی اس کے چہرے سے عیاں ہے۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتی محبت بھرے لہجے میں بولی اور آخر میں شرارت سے آنکھ دبائی تو مفرہ نے اس کی بات پہ نم مسکراہٹ سمیت اثبات میں سر ہلایا جیسے اس کی بات کا برملا اعتراف کر رہی ہو اور ایک نظر جازم کو دیکھا جو وہاج کے ساتھ کسی بات کے دوران قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا جس سے اس کے چہرے کے نقوش مزید واضح ہوتے دلکش لگ رہے تھے اس نے دل ہی دل میں اس کی خوبصورت ہنسی کی نظر اتاری۔

"ہاں جانتی ہوں اور ان کی قدر بھی کرتی ہوں۔"

وہ چہرہ جھکائے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی مسکرادی تو لیلٰی اس کی ادا پہ مسرور ہوتے دوبارہ اس کا گال چوم گئی اس کی اچانک حرکت پہ مفرہ سٹپٹا گئی اس کی بے باک طبیعت سے وہ شروع سے ہی واقف تھی۔

مفرہ نے گھور کر اس کی سمت دیکھا اس کا سرخ چہرہ دیکھ لیلٰی کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"اُفف تم تو میرے سامنے اتنا بلش کر رہی ہو جازم کے سامنے تم تو زمین میں ہی گڑ جاتی ہو گی۔"

وہ اسے سرخ ہوتا دیکھ تعجب سے بولی تو مفرہ اس کی بات پہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی بلکہ چہرے پہ سرخی کا اضافہ ہوا۔

"ہاں تو تمہاری طرح پیدائشی بے شرم تو ہوں نہیں۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولی تو لیلٰی نے فخر سے کندھے اچکائے جیسے اسے اس بات پہ بہت فخر ہو مفرہ اس کی بے نیازی پہ کھول کر رہ گئی۔

"چلو پھر جلدی سے بے بی پلین کرو اور میری بات سن لو اگر تمہارا بیٹا ہوا نہ جازم کی طرح ہینڈسم ڈیشنگ اور گڈ لکنگ تو پھر میری بیٹی تمہاری بہو بنے گی یہ والی تھوڑی سی بڑی ہو جائے گی اگر ایک اور بیٹی ہوئی تو وہ والی پکی۔"

وہ آگے کی پلیننگ کرتے ہوئے مزے سے بولی تو اس کی بات پہ مفرہ کا گاڑی میں کھنکھدار قہقہہ گونجا جو باہر کھڑے جازم کو اس کی جانب متوجہ کر گیا اس نے بے ساختہ تشکر بھرا سانس خارج کیا۔

"یہ سب باتیں شروع شروع میں میری ساس مجھے رٹاتی تھی جواب میں تمہیں رٹا رہی ہوں۔ "

وہ مسکاتے ہوئے بولی تو عیشال اس کی گود سے مفرہ کی جانب ہمکنے لگی لیلیٰ نے اس کی مفرہ کی گود میں بٹھا دیا تو وہ اسے دیکھتے اپنے دانتوں کی نمائش کرنے لگی اس کی حرکت پہ مفرہ کو بے ساختہ اس پہ ٹوٹ کر پیار آیا تبھی اس کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دے گئی۔

اس دوران جازم بھی ان کی سمت آ گیا تو لیلیٰ اس سے ملتی گاڑی سے باہر نکل گئی جازم نے ان دونوں سے ملتے گاڑی کا دروازہ کھولتے اپنی جگہ سنبھالی اور اگنیشن میں چابی گھماتے گاڑی سٹارٹ کی ایک نظر مسکراتے ہوئے مفرہ کو کی جانب دیکھا جو باہر کے نظارے دیکھنے میں مگن تھی جیسے اس سے زیادہ ضروری کام کوئی ہو ہی نہ۔

جازم نے مسکراتے ہوئے اس کی گود میں دھرے گداز ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیے اس کی نرماہٹ کو محسوس کرتے اسے لبوں سے لگایا تو وہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی اور ایک نظر اسے مسکرا کر دیکھتے جھجک کر نظریں جھکا گئی۔

کچھ ہی دیر کی مسافت کے بعد مفرہ کو نیند کے جھونکے آنا شروع ہو گئے اس مسلسل جمائی لیتے دیکھ وہ ہنس دیا۔

"اتنی جلدی تھک گئی ہیں۔"

وہ اسے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگائے دیکھ کر بولا تو اس نے بچوں کی طرح منہ بسورتے ہاں میں سر ہلایا جازم اس کی حرکت پہ پیار سے اس کے گال کھینچ گیا۔

"جازم یہ نہ کیا کریں میں کیا کوئی آپکی بچی ہوں۔"

اس کی بات پہ جازم کے اعصاب جھنجھنا اٹھے اس نے ایک کینہ توز نظر اس پہ ڈالی جو اپنی بات پہ بیچار گی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"مہربانی کریں اور سو جائیں اس سے پہلے مزید رشتے خراب ہوں۔"

وہ اس کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا تو ہو کھلکھلا کر ہنس دی ہنستے ہی اس کے گال پہ پڑتے گڑھے نے اسے ہمیشہ کی طرح اپنی جانب متوجہ کیا وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔

"کیا ہے ایسے کیا دیکھ رہے ہیں اپنا دھیان سامنے ڈرائیونگ کی جانب مبذول کریں میں نے زندہ گھر جانا ہے۔ "

وہ اس کی نظریں اپنے وجود پہ گڑی محسوس کرتے آپ میں سمٹ کر رہ گئی اس کی اس قدر توجہ سے دیکھنے پر مفرہ کے حواس الگ جھنجھنا اٹھے۔

"تو آپ بھی فلحال اپنی اداؤں پر قابو پائیں مسز بندہ بشر ہو بہکنے میں منٹ سے بھی کم لگے گا۔"

وہ اس کی جھکتا خمار آلود لہجے میں بولا تو مفرہ اسے پیچھے کی جانب دھکیلتی گاڑی کے دروازے کے ساتھ چپکتے اپنا حلق تر کرنے لگی اسے جازم کی حرکات مشکوک محسوس ہوئی اور مفرہ کو جازم سے کوئی خاص اچھی امید بھی نہیں تھی تبھی اس کا چہرہ سامنے کی جانب کرتی خود اس پہ ایک نگاہ ڈالتے سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں موند گئی۔

"میرے ساتھ بیٹھی ہے تو بلکل بھی مت سویئے گا کیونکہ اگر آپ سوئی تو مجھے بھی نیند آئے گی اس طرح نیند میں ہمارے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا تو ہم دونوں کا نقصان ہو گا۔"

وہ مستقبل کا خطرناک نقشہ کھینچتا ہوا بولا تو مفرہ جسے آنکھیں موندے ابھی ایک منٹ بھی پورا نہیں ہوا ہو گا اس کی بات پہ جھر جھری لیتی آنکھیں کھول گئی اور اس کے چوڑے شانے پہ ایک مکہ جڑا۔

جازم نے محبت بھرے انداز میں سے اس کا مرمری ہاتھ تھامتے سٹئیرنگ پہ رکھتے اس کے اوپر اپنا مضبوط ہاتھ رکھا تو مفرہ نے بھی اس کے شانے پہ سر ٹکائے آنکھیں موندلی۔

"اچھی طرح نیندیں پوری کریں کیونکہ گھر جاکر آپکی نیندیں اڑانے کا میں پورا ارادہ میں رکھتا ہوں پھر اس جذبات سے بھرپور سمندر کو آپ بھی نہیں روک پائے گی۔"

وہ دل ہی دل میں مسکراتے اپنے آپ سے مخاطب تھا اس نے گردن ترچھی کرتے اس کے من موہنے نقوش کو دیکھا جو سوتے ہوئے کسی معصوم بچے کا منظر پیش کر رہے تھے اس نے اسے مزید تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا۔

وہ مفرہ سے کسی بھی پرانی تلخ بات کا ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ باتیں سوچ کر وہ مزید تکلیف میں مبتلا ہو۔

جازم نے یہ سب سوچتے اسے اپنے مضبوط حصار میں لیتے گاڑی کی رفتار بڑھادی کیونکہ نازیہ بیگم کے فون کافی بار آچکے تھے جازم انہیں گھر جاکر کچھ بھی بتانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

وہ دونوں جیسے ہی گھر پہنچے مفرہ مکمل طور پر اس پہ پھیلی سو رہی تھی۔

"مفرہ اٹھیں گھر آگیا۔"

اس نے اس کا کندھا ہلاتے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔

"سونے دو سکون کا سانس نہیں آتا آپکو۔"

وہ سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں موندتے بڑبڑائی اس کی حرکت پہ جازم کو ہنسی تو بہت آئی لیکن ضبط کر گیا۔

"مفرہ اٹھیں یار یہ سامان پکڑیں اور اندر چلیں آپ کی نیندیں اچھی طرح اڑاتا ہوں آ کر اپنے آپ کو فریش کریں جلدی سے۔ "

وہ اس کا ماتھا چومتا پیچھے ہوا تو اس کی بات پہ وہ ہڑبڑا کر آنکھیں کھول گئی دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا اس نے نم ہتھیلیاں مسلتے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اپنا بیگ اٹھاتی گھر کے اندر دوڑ لگا دی جازم اس کی جلد بازی پر مدھم سا قہقہہ لگا گیا۔

وہ جیسے ہی اندر پہنچی نازیہ بیگم انہی کے انتظار میں صوفے پہ بیٹھی اونگھ رہی تھی اس نے جیسے ہی گھڑی پہ نظر ڈالی تو وہ رات کے بارہ بجا رہی تھی گھر میں ہر جانب سناٹا تھا یقیناً سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کیلیے جا چکے تھے لیکن صرف وہ ہی ان کیلیے جاگ رہی تھی مفرہ کو بے ساختہ ان پر پیار آیا تو وہ ان کے ساتھ ہی جگہ سنبھالتی ان کے گال پر محبت بھرا بوسہ دیا نازیہ بیگم اپنے چہرے پہ دباؤ محسوس کرتے چونک کر اٹھی اور اپنے سامنے مفرہ کو بیٹھا دیکھ اس کان پکڑ گئی تو وہ ان کی حرکت پہ بوکھلا گئی۔

"فون نمائش کیلیے رکھا ہوا ہے ابھی کچھ دیر پہلے فون کیا تھا لیکن نہ آپ اٹھانے کی زحمت کرتی ہو نا وہ نواب ذادہ کہاں ہے وہ اس کی بھی ذرا تفصیل سے کلاس لے لوں۔ "

ان کے ڈانٹنے پر وہ منہ بسور گئی۔

"ارے ارے تشدد وہ بھی میری بیوی پہ میرے سامنے ہی۔"

جازم ان کی دوسری جانب جگہ سنبھالتا ہوا بولا اور ساتھ ہی ان کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیا تو انہوں نے مفرہ کو چھوڑتے اب جازم کا کان پکڑ لیا۔"آپکی بیوی کو چھوڑ دیا آپ بتاؤ پیچھے گھر کا خیال نہیں آیا کہ غلطی سے اطلاع ہی دیدیں۔ "

انہوں نے گویا ناراضگی کا اظہار کیا تو وہ دونوں ہاتھ کانوں پہ لگاتے معافی مانگ گیا اس دوران مفرہ بھی ان دونوں کو دیکھتی کمرے کی جانب چل دی کیونکہ جازم کے آنے سے پہلے اسے سونے کا کام سرانجام دینا تھا ورنہ اس سے کوئی بعید نہیں تھا

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے عبایا اتارتے افراتفری میں الماری سے آرام دہ سوٹ نکالا اور فریش واشروم کی جانب چل دی ۔

واشروم سے نکلتے ہی اسے اندازہ ہوا کہ جازم ابھی بھی کمرے میں نہیں آیا ہے تبھی ایک تنقیدی نگاہ پورے کمرے میں دوڑاتے وہ غراپ سے بلینکٹ میں گھس گئی اور ایک تشکر بھرا سانس خارج کیا

جازم نازیہ بیگم کو کمرے میں بھیجتے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا مفرہ کو سوتا دیکھ ستائشی انداز میں دونوں بھنویں اچکائی ایکدم کچھ سوچتے آنکھوں میں شرارتی چمک ابھری وہ اپنا نچلا لب دانتوں دبائے الماری سے نائٹ ڈریس لیتے واشروم میں بند ہو گیا دروازہ بند ہونے کی آواز پہ اس نے سکون بھرا سانس خارج کیا لیکن کچھ ہی لمحوں میں اپنے پاس سرسراہٹ محسوس کر کے وہ آنکھیں زور سے میچ گئی دل کی دھڑکن حد سے سوا تھی اس نے بے ساختہ دل پہ ہاتھ رکھتے دھڑکتے دل پہ قابو پانا چاہا۔

"مفرہ۔"

کمرے میں جازم کی بھاری گھمبیر آواز گونجی تو اس نے اپنا حلق تر کیا لیکن بلینکٹ سے باہر جھانکنے کی زحمت نہیں کی تاکہ جازم کو محسوس ہو کہ وہ سو چکی ہے لیکن وہ یہ بات شاید بھول چکی تھی کہ اس کے مقابل بھی جازم جیسی مخلوق ہے۔

"میں جانتا ہوں آپ جاگ رہی ہیں خود ہی اس حائل ہوئی دیوار کو گرائے گی یا ما بدولت زحمت کرے مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔"

اس کی سنجیدہ بھاری آواز اس کے کانوں میں ٹکرائی تو وہ جھر جھری لے اٹھی البتہ بلینکٹ کے اندر سے ہی اسے گھور نا نہ بھولی جو اس کی نیند کا دشمن بنا ہوا تھا۔

"جازم کیا مسئلہ ہے سونے دیں نہ کیوں نیند کے دشمن بن گئے ہیں۔ "

وہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی اور روہانسی شکل بنا کر اسے دیکھا جازم نے مشکوک نظروں سے اس کی سمت دیکھا۔

"میں نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں مجھ پہ الزام بغیر کوئی کاروائی لیے کچھ خاص پسند نہیں آیا اس کی سزا تو ملنی بنتی ہے نہ پھر اور آپ کی سزا یہ تجویز کی جاتی ہے کہ آج رات آپ صرف مجھے محسوس کرے گی اور اپنی قسمت پہ رشک کریں گی۔"

وہ اس کی کلائی کو جھٹکا دیتے اسے چومتا اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا تو وہ بوکھلا کر اس کے اوپر گری گرتے ہی اس کے جوڑے میں مقید سیاہ گھنے بال ایک جھٹکے سے جازم کے چہرے اور سینے میں پھیل گئے جو کسی آبشار کا منظر پیش کر رہے تھے جس میں ایک گہرا سانس بھرتے اس کی مہک کو اپنے اندر اتارا اور اس کے بالوں کو سہلاتے اس کے گال پہ لب رکھ گیا اس کا شدت بھرا لمس محسوس کرتے وہ سوکھے لبوں پہ زبان پھیر گئی مفرہ اس کی پیش قدمی پہ سانس روک گئی دل تھا کہ ابھی باہر نکل آئے گا اس نے جھجھکتے ہوئے اس کے حصار سے نکلنا چاہا لیکن مقابل کی گرفت مضبوط تھی۔

"یار کیا جادو کر دیا ہے آپ نے میرے پہ آپ کا وجود میرے دل و دماغ پہ اس قدر حاوی ہو چکا ہے کہ اور کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے بس آپ کی قربت میں زندگی گزارنے کو جی چاہتا ہے مجھے تو اندازہ ہی نہیں تھا کہ مجھے آپ

سے اس قدر محبت ہو جائے گی کہ آپ کے علاوہ کسی اور کا تصور بھی میرے لیے گناہ ہو جائے گا آپ کے بغیر ایک لمحہ کاٹنا بھی میرے لیے یہاں تک کہ یہ سب سوچنا بھی میرے لیے سوحانِ روح ہے شاید محبت ایسا ہی فطری جذبہ ہے۔

آپ میرے لیے کیا ہے اس کو میں لفظوں میں نہیں ڈھال سکتا بس یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ آپ میرے لیے بہت خاص ہے اور جو خاص ہوتے ہیں نہ ان کے سامنے ہر جذبہ ہر لفظ پھیکا پڑ جاتا ہے جس سے محبت بیان ہو آپ دل کے اس حصے میں پوری شان سے براجمان ہے جہاں کی چابی میں نے آپ کو بسا کر کھو دی ہے اب مجھے اس کی تلاش بھی نہیں ہے۔"

وہ مخمور لہجے میں اس کے کانوں میں رس بھری سرگوشیاں کر رہا تھا مفرہ اس کے سینے پہ سر رکھے پر سکون سی آنکھیں موند گئی وہ صحیح ہی تو کہہ رہا تھا اس کے حصار میں آتے ہی وہ تمام دکھ درد تلخ باتیں فراموش کر جاتی تھی اتنے عرصے میں وہ یہ بات جان چکی تھی کہ ایک وجود ہے جو اسے جان سے بڑھ کر چاہتا تھا اس کی زندگی میں بہار کا موسم چاہتا ہے اس کی زندگی میں رنگ برنگے پھولوں کی برسات کرنا چاہتا ہے جس کی مہک سے وہ اپنے آپ کو مہکاتی رہے۔

"جازم یہ کیا ہوا خون کیوں نکل رہا ہے۔"

اچانک جازم نے جیسے ہی اس کے بال کان کے پیچھے اڑسنا چاہے اس کے ہاتھ میں چوٹ دیکھتے وہ ماتھے پہ بل ڈالے پریشانی سے اٹھ بیٹھی اور اس کا چوڑی کلائی تھامتے تشویش سے استسفار کیا تو وہ سخت تیوروں سے دوبارہ اسے اپنے حصار میں لے گیا لیکن اب کی بار گرفت مزید مضبوط کر دی جیسے اسے مفرہ کی حرکت قطعی پسند نہ آئی ہو وہ یہاں صرف اس کی قربت محسوس کرنا چاہتا تھا اور وہ بار بار فضول باتوں میں دھیان لگا رہی تھی۔

"ہشش چپ مجھے ڈسٹربیکٹ مت کریں آج آپ کی جان بخشی کسی صورت میں ممکن نہیں میرے جذبات کی کچھ آنچ آپ کو بھی لگنی چاہیے۔ "

وہ یہ کہتے آنکھیں موندتے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گیا تو مفرہ کے وجود میں ایک سرد لہر دوڑ گئی آنکھوں کو سختی سے میچتے وہ بھی جھجھکتے اس کے سینے پہ سر ٹکائے آنکھیں موند گئی کیونکہ یہاں سے اب راہ فرار نا ممکن ہے کیونکہ جزبات کے سمندر پہ پل باندھنا مشکل ہوتا ہے۔

"فہام تم نے کیا سوچا ہے شادی کے متعلق کوئی لڑکی ہے نظر میں تو ہمیں بتاؤ عزت سے اس کے گھر رشتہ لے کر جائیں گے تو پھر آپ دونوں کا ولیمہ ایک ساتھ ہی انجام .پائے گا۔ "

نازیہ بیگم چائے کا کپ وہاب صاحب کے سامنے ٹیبل پہ رکھتی ایک نظر فہام کو دیکھتے گویا ہوئی جو بے دھیانی میں پلیٹ میں چمچ ہلانے میں مصروف تھا ان کی بات پہ سب کا رخ اب فہام کی جانب ہو گیا فہام ان سب کو دیکھتے چہرہ جھکا گیا۔

"نہیں ماما ابھی فلحال میں شادی نہیں کرنا چاہتا آپ ان دونوں کے ولیمے کی تیاریاں شروع کریں میری فکر نہ کریں جب کبھی ایسا کچھ ہوا تو سب سے پہلے آپکو آگاہ کروں گا ابھی میں صرف اپنے بزنس پہ دھیان دینا چاہتا ہوں۔ "

اس نے نازیہ بیگم کو دیکھتے تفصیل سے آگاہ کیا تو ان کے ماتھے پہ سلوٹیں نمودار ہوئی مفرہ نے بھی تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔

"فہام سارا بزنس تو سٹینڈ ہے اس معاملے میں تھوڑی سنجید گی کا مظاہرہ کریں اب۔"

عدیل صاحب نے سنجیدگی سے اسے باور کرانا ضروری سمجھا تو وہ گہرا سانس بھرتے کرسی کھینچتے اٹھ کھڑا ہوا جازم اس دوران مسلسل خاموشی اختیار کیے ہوئے تھا اس کی سمجھ سے باہر تھا فہام کا اتنا سنجیدہ انداز۔

وہ بھی اپنا ناشتہ ختم کرتے نازیہ بیگم کے ماتھے پہ بوسہ دیتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اس نے ایک نظر اپنی چوڑی کلائی پہ موجود ڈائل کی گھڑی پہ ڈالی جو نو بجا رہی تھی کرسی سے اپنا کوٹ اٹھاتے وہ مفرہ کو پیچھے آنے کا اشارہ کرتے باہر نکل گیا۔

مفرہ کا سانس اس کے اشارے پہ ہی اٹک گیا وہ انگلیاں چٹخاتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اب اس کا رخ باہر کی جانب تھا۔

"بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے اپنی جانب کھینچتا ہوا بولا تو وہ اس کے سینے سے آ ٹکرائی اس نے ڈرتے ہوئے نگاہ ادھر ادھر گھمائی تو جازم اس کی پریشانی بھانپ گیا اسی لیے اس کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیتے اس کے گرد بنایا گیا حصار ڈھیلا گیا وہ فوراً سے پہلے اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ قائم کر گئی۔

"مجھے روزانہ ایسے ہی بھیجنے کی تیاری پکڑیں اب تاکہ پورا دن آپ کے لمس کے حصار میں گزار سکوں۔"

وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔

مفرہ اس کی بات پہ جھینپتے چہرہ جھکا گئی۔

جازم اسے ایک فلائنگ کس سے نوازتا اپنی مرسیڈیز کی جانب بڑھ گیا آنکھوں میں گاگلز لگاتے وہ گاڑی میں بیٹھتے اس کا دروازہ بند کر گیا۔

مفرہ نے دل ہی دل میں آیت الکرسی پڑھتے اس پہ پھونکی جو نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا گاڑی گیٹ سے باہر نکلتے ہی وہ بھی مسکراتے ہوئے اندر کی جانب چل دی جہاں باقی سب اس کا انتظار کر رہے تھے۔

"میں تو بہت خوش ہوں میرب مجھے تو ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے مجھ پہ شکرانے کے نفل واجب ہیں میری شادی کے تین سال بعد اس گھر میں کوئی فنکشن آرہا ہے میری تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے مجھے تمہاری شادی کا شدت سے انتظار تھا۔"

لیلیٰ اس کے پاس بیٹھی اس کا ہاتھ تھامتے اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی لیکن میرب کو اس سب سے کوئی غرض نہیں تھا وہ تو بت بنی ان کی باتوں پہ مسکرا بھی نہ سکی اس کو ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔

میرب کا رشتہ لغاری صاحب کے دوست کے توسط دو دن پہلے ہی آیا تھا ان کے بزنس ٹرمز ہونے کے ساتھ دوستی بھی اچھی خاصی تھی اور وہ اب اس دوستی کو کسی پختہ رشتے میں منتقل کرنا چاہتے تھے اسی لیے انہوں نے وہاج کو میرب سے اس متعلق بات کرنے کا کہا لیکن کسی ضروری کام کے بدولت اسے آفس جانا پڑ گیا تھا تبھی لیلیٰ اسی کے پاس بیٹھی اس متعلق آگاہی دے رہی تھی۔

اس کی مستقل خاموشی محسوس کرتے لیلیٰ کی زبان کو بریک لگی اور اس کا اداس چہرہ دیکھتے اس کے چہرے سے ہنسی لمحے میں غائب ہوئی۔ اس نے اب کی بار پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جو کسی غیر مرئی نقطے پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی

چہرے پہ ویرانی چھائی ہوئی تھی لیلیٰ کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اس نے مکمل طور پر اپنا رخ اس کی جانب موڑا اور اس کا چہرہ تھامتے اس کا رخ اپنی جانب کیا اس نے میرب کی آنکھوں میں دیکھتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

"کیا ہو گیا ہے ایسے موقعوں پہ لڑکیاں یا تو شرماتی ہیں یا خوش ہوتی ہیں اور یہاں تو سرے سے معاملہ ہی الٹ ہے خیریت ہے نہ اگر کوئی بات مجھ سے شئیر کرنا چاہو تو میں تمہارے پاس ہی ہوں تمہاری ہمراز بن کر۔"

اس نے میرب کا ہاتھ تھامتے اپنے ساتھ کا یقین دلایا تاکہ جو بھی اس کے دل میں ہو وہ کہہ ڈالے لیکن اب اس کی ویران نگاہیں لیلیٰ کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔

"نہیں بھابھی کچھ نہیں بس ایسے ہی یہ سب سوچتے اداسی سی ہو رہی تھی۔"

اس نے ایک دم سے سنبھلتے نظریں چراتے ہوئے اسے ٹالنا چاہا اس کا یوں خود سے نظریں چرانا لیلیٰ کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہیں تھا اب تو اسے مکمل یقین ہو گیا تھا کہ کوئی تو ایسی بات ضرور ہے جو میرب کو اندر ہی اندر دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔

"اب تمہارے ساتھ رہتے اتنا عرصہ تو ہو گیا ہے کہ میں یہ چہرے پڑھ لیتی ہوں اور تمہارا چہرہ پڑھنا بلکل بھی مشکل نہیں ہے تم تو میری معصوم سی چھوٹی بہن ہو چلو بتاؤ اب کیا ہوا۔ "

اس نے اس کا چہرہ تھامتے محبت بھرے لہجے میں استفسار کیا لیکن اس کی آنکھوں میں جاگتی نمی کو دیکھتے اس کا دھک سے رہ گیا اسے باقاعدہ بے چینی سی ہونے لگی گھر بھر میں لاڈلی ہونے کی بدولت کوئی بھی اس کی آنکھوں میں ناراضگی برداشت کرتا تھا کجا کے اس کی آنکھوں میں آنسو برداشت کرنا۔

"بھابھی وہ مجھ سے بات ہی نہیں کرتے اب۔"

وہ اپنی آنکھوں میں موجود نمی کو حلق میں اتارتے ہوئے بولی۔شاید وہ بھی لیلیٰ کی نگاہوں میں بے چینی بھانپ چکی تھی اور اس طرح روتے اسے کوئی دیکھ لیتا تو وہ کسی کے سامنے اپنی محبت کا پرچار کرتی بھی اچھی نہیں لگے گی کیونکہ ایک لڑکی کی عزت ہی اس کا سب کچھ ہوتی ہے باہ بھائی کے سامنے ڈٹ کر اپنی محبت کے بارے میں آگاہی دینا کسی بھی مشرقی لڑکی کیلیے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہوتا ہے تبھی لب سختی سے بھینچ گئی۔

"کون بات نہیں کر رہا تم سے کس کے متعلق بات کر رہی۔ "

اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ناسمجھی سے پوچھا تو میرب انگلیاں مسلتے پریشانی سے چہرہ جھکا گئی جذباتی پن میں بول تو چکی تھی اب آگے کیسے بتائیں یہ سمجھ نہیں آرہا تھا لیلیٰ کے اپنے ہاتھ پہ دباؤ محسوس کرتے اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"بھابھی میں یہ شادی کیسے کر سکتی ہوں میرے میں ہمت نہیں ہے بلکل بھی آپ کسی طرح فلحال سب کو ٹال دیں پلیز میں آپکا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی میں انہیں نہیں بھول سکتی میں کیسے کسی اور کے ساتھ زندگی گزارنے کا سوچ سکتی ہوں۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔آواز بھاری ہو رہی تھی لیلیٰ کو وہ اس وقت دیوانی سی محسوس ہوئی جو کسی کی محبت میں پوری طرح ڈوب چکی ہو لیکن اس کی آدھی ادھوری بات اس کو تعجب میں مبتلا کر گئی جس کا اس نے برملا اظہار بھی کر ڈالا۔

"میرب میری جان جب تک پوری بات نہیں بتاؤ گی مجھے کیسے اندازہ ہو گا کہ کس کے بارے میں بات کر رہی ہو تم جانتی ہو کہ اگر گھر والوں کو پتہ لگا تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا وہ تو عزت دار طریقے سے رشتہ طے کر دیں گے لیکن اس کے لیے اس لڑکے کا نام بھی تو معلوم ہونا چاہیے۔ "

وہ اس کا گال کھینچتی ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔ تو میرب نے ایک نظر اسے دیکھتے تھوک نگلا۔

"وہ بھابھی فہام۔"

اس نے جلد بازی میں اس کا نام لیتے آنکھیں میچ لی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ لیلیٰ کا یہ سب جاننے کے بعد کیا ردِ عمل ہو گا اس کی توقع کے عین مطابق لیلیٰ کو اس کی بات سنتے ہی سانپ سونگھ گیا اس نے بے یقینی سے اس کی سمت دیکھا لیلیٰ کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میرب فہام کے ساتھ انولو ہو سکتی ہے تو مطلب اس کا اور مفرہ کا شک بلکل درست تھا۔

"کیا ہوا بھابھی آپ کچھ بول کیوں نہیں رہی۔"

میرب نے اس کی مسلسل خاموشی محسوس کرتے تفکر سے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تو اس نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا جبکہ اس کے ہنسنے پہ اب حیران ہونے کی باری میرب کی تھی اس نے جھجھکتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جو اسے ہی شرارت سے دیکھتے مسکرا رہی تھی۔

"جھلی ہو پوری اتنا پریشان ہو کر کیوں بتا رہی تھی اس بارے میں میں اور مفرہ تو اول روز سے ہی جانتے ہیں کہ تم فہام کی محبت میں پور پور ڈوب چکی ہو اب ہمیں یہ نہیں پتہ کہ فہام کیا چاہتا ہے۔"

اس نے بے ساختہ اسے گلے سے لگایا تو اس نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔

"مفرہ کو بھی پتہ ہے اس متعلق انہیں عجیب لگا ہو گا نہ اس طرح میرا فہام میں انولو ہونا۔"

اس نے بے چینی سے استسفار کیا تو لیلیٰ نے نفی میں سر ہلایا۔

"ارے وہ کیوں ایسا ویسا کچھ سوچنے لگی وہ اب کسی اور کی بیوی ہے اور ماشاءاللہ اپنی زندگی میں بہت خوش بھی ہے اس بابت پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور رہی بات مفرہ کے جاننے کی تو تمہیں یہ جان کر حیرانگی ہو گی کہ اس متعلق مفرہ نے ہی مجھے آگاہ کیا ہے۔ "

اس نے مزے سے ساری بات اس کے گوش گزار دی اس دوران اس کے لبوں پہ مسلسل مسکراہٹ کا راج تھا میرب ساری بات جانتے جھینپ کر نظریں پھیر گئی۔لیلیٰ نے اسے ایک نظر دیکھتے مفرہ کا نمبر ملایا جو دوسری ہی بیل پہ اٹھا لیا گیا۔

"ہاں بھئی کیا صورت حال ہے میری آنکھوں نے سہی پہچانا تھا نہ۔ "

مفرہ کی مسکراتی آواز پہ میرب حواس باختہ ہو گئی اور گھور کر لیلیٰ کو دیکھا جواب مفرہ کی بات پہ قہقہہ لگا رہی تھی۔

"تمہاری کہی ہوئی بات کبھی بھی رد ہو سکتی ہے کیا تم نے اس کی آنکھوں کی چمک سے ہی اندازہ لگا لیا لڑکی اتنی ایکسرے کرنے والی آنکھیں۔ "

لیلیٰ شرارتی لہجے میں بولی تو مفرہ کا مدھم سا قہقہہ گونجا میرب ان دونوں کو ہنستا دیکھ رونے والی ہو گئی کیونکہ ابھی پوری بات ان کے علم میں نہیں تھی میرب کا سوچتے ہی دل رک سا گیا۔آنکھوں میں ڈھیروں پانی جمع ہو گیا لیکن وہ اپنے آپ پہ قابو پائے ہوئی تھی۔

"ارے تم کیوں رو رہی ہو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے اب میں وہاج سے بات کرتی ہوں اس متعلق اور مفرہ بھی جازم سے کر لے گی پھر کوئی مسئلہ نہیں آئے گا۔"

اس نے میرب کو اپنے محبت بھرے حصار میں لیا تو وہ مسکرا بھی نہ سکی ایسا محسوس ہوا جیسے دل پہ کوئی بھاری سل رکھ رہا ہو۔

"ہاں نہ میرب بہت اچھی بات ہے کہ تم نے بغیر وقت ضائع کیے یا کوئی بھی غلط کام کیے بغیر گھر کے کسی فرد کو اس بابت بتادیا اب عزت سے تم رخصت ہو کر یہاں آجاؤ گی کیونکہ کسی کو پسند کرنا برا نہیں ہے بس جسے پسند کرو نہ اس سے حلال رشتہ قائم کرلو اور اب یہی چیز تم کرنے جارہی ہو اور اگر تم میری بدولت پریشان ہو کہ یہ سب جاننے کے بعد میرا ردِ عمل کیا ہو گا تو میرا ردِ عمل یہی ہے کہ میں بہت اچھا محسوس کررہی ہوں کیونکہ اللہ پاک نے انہیں مجھ سے لے کر تمہیں سونپنا تھا اور مجھے اس سے بہترین سے نوازنا تھا بے شک اللہ پاک کے کاموں میں کوئی نہ کوئی مصلحت چھپی ہوتی ہے میں نے اس چیز کو محسوس کیا ہے۔"

لیلٰی نے فون سپیکر پہ ڈالا ہوا تھا تبھی مفرہ کا پر یقین لہجہ ان دونوں کے دلوں میں سکون برپا کر گیا۔ لیلٰی نے مسکراتے ہوئے میرب کی جانب دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ اب دماغ میں کچھ گیا تو وہ دھیمے سے مسکراتے سر ہلا گئی۔

"لیکن وہ تو اب مجھ سے بات ہی نہیں کرتے جب سے میں وہاں شادی پہ اچانک ملاقات ہوئی تھی انہوں نے اس کے بعد سے بہت تلخ رویہ اختیار کیا ہوا ہے میں نے بہت پوچھنے کی کوشش کی لیکن وہ کچھ نہیں بتاتے بس یہی کہتے ہیں کہ میں موو آن کرلوں انہوں نے ابھی شادی نہیں کرنی۔ "

اس نے روتے ہوئے اپنا مسئلہ بتایا تو کچھ لمحوں کیلیے دونوں جانب سکوت طاری ہو گیا جیسے کسی کے پاس بولنے کیلیے کچھ نہ بچا ہو۔

"لیکن وہ ایسا کیوں کررہا ہے۔ "

لیلیٰ نے نا سمجھی سے مفرہ سے استسفار کیا تو مفرہ نے پریشانی سے ماتھا مسلا۔

"یہاں تائی نے بھی بات کی تھی ایک بار لیکن انہوں میں صاف لفظوں میں انکار کر دیا تھا جہاں تک مجھے لگتا ہے کہ انہیں میرے سے کوئی خاص لگاؤ نہیں تھا بس پچھلے کچھ دنوں میں جو کچھ ہوا ہے وہ اس وجہ سے شرمندگی محسوس کر رہے ہیں اسی لیے کسی بھی لڑکی کو اپنی لائف میں جگہ نہیں دینا چاہتے یہ سب تو میں سوچ رہی ہوں آگے ان کا مجھے کچھ نہیں پتا۔"

مفرہ نے اپنی سوچ کے مطابق جواب دیا تو میرب نے دھندلی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا لیلیٰ نے اسے اپنے ساتھ لگاتے اس کا سر سہلایا۔

"میرا خیال ہے کہ ایک آخری بار اپنے رشتے کے متعلق اسے فہام کے سامنے لازمی ذکر کرنا چاہیے تاکہ اس کا آخری فیصلہ جان سکیں کہ وہ چاہتا کیا ہے اگر وہ میرب کو لے کر مخلص ہوا تو اس کا ردِ عمل سب ظاہر کر دے گا لیکن اس نے میرب کے متعلق کبھی کچھ ایسا محسوس ہی نہیں کیا ہو گا تو ہمیں یہ قصہ یہی ختم کرنا ہو گا اور تمہیں بھی میرب اس معاملے میں مکمل طور پہ خاموشی اختیار کر کے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا ہو گا۔"

لیلیٰ نے اپنی مخلصانہ رائے دینا ضروری سمجھا اور جواب طلب نگاہوں سے میرب کی جانب دیکھا جو خالی خالی نگاہوں سے لیلیٰ کو تک رہی تھی اس کی آنکھوں میں وحشت محسوس کرتے اسے باقاعدہ نظریں چرانی پڑی مفرہ نے بھی لیلیٰ کی بات سے مکمل طور پر اتفاق کیا۔

"بلکل کسی کی بھی زندگی میں زبردستی جگہ بنانا بہت مشکل ہوتا ہے یہ کہنے یا سننے میں ہی آسان لگتا ہے لیکن جب انسان کرنے پہ آتا ہے نہ تو دل کو پتھر کرنا پڑتا ہے کسی کی بے رخی سہنا آسان کام نہیں ہوتا اسی لیے اپنے آپ کو پہلے ہی تیار کر و اس چیز کیلیے آگے جو تمہارے حق میں بہتر ہوا وہی ہو گا۔"

مفرہ سمجھانے والے انداز میں بولی اس کی باتوں پہ میرب کے دل کی دھڑکن سست پڑی اس نے نفی میں سر ہلایا جیسے یہ سب برداشت کرنا بہت کٹھن ہو۔

"چلو اپنا فون پکڑو اور ہمارے سامنے فون ملاؤ تاکہ ہمیں اندازہ ہو جائے۔"

لیلیٰ نے سائیڈ ٹیبل سے اس کا فون اٹھاتے اس کے حوالے کیا تو اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ خشک ہونٹوں پہ زبان پھیری اس کیلیے یہ سوچنا بھی سوہان روح تھا کہ اگر اس نے اس کی محبت کی نفی کر دی تو وہ جیتے جی مر جائے گی اس نے ڈرتے ڈرتے فہام کا نمبر ڈائل کیا اور دوسری جانب سے فون اٹھانے کا انتظار کرنے لگی۔

بیل مسلسل جا رہی تھی لیکن کوئی اٹھا نہیں رہا تھا کچھ لمحوں کی توقف کے بعد موبائل میں سے بھاری سنجیدہ مصروف سی آواز گونجی تو میرب نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے ایک گہرا سانس بھرا۔

مفرہ اور لیلیٰ بھی مکمل طور پر چوکنا ہو چکی تھی انہیں آج کسی بھی حال میں یہ گھتی سلجھانی تھی۔

"کیسے ہیں آپ۔"

اس نے دھیمے لہجے میں استفسار کیا دوسری جانب فہام جو بے دھیانی میں فون اٹھاتے کان سے لگا چکا تھا میرب کی آواز سنتے باقاعدہ چونکا۔

"میں ٹھیک تم بتاؤ۔"

اس نے سارا کام چھوڑتے فرصت سے کرسی کے ساتھ ٹیک لگائی اور اس کے احساس کو محسوس کیا۔

"وہ میں نے آپ کو کچھ بتانے کیلیے کال کی تھی۔"

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ مدعے کی بات پہ آئی ہاتھ باقاعدہ کانپ رہے تھے لیلیٰ نے اس کا ہاتھ. دباتے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی۔

"ہاں بولو میں سن رہا ہوں۔ "

اس نے موندی آنکھوں سے استفسار کیا۔

میرے گھر والے میرا رشتہ کر رہے ہیں اگلے ہفتے شاید منگنی بھی ہو جائے۔

وہ بھاری ہوتی آواز کے ساتھ بولی جبکہ اس کی بات پہ فہام نے جھٹکے سے آنکھیں کھولی چہرہ سفید پڑ گیا کیا اتنی جلدی سب ختم ہونے لگا ہے

دل کی دھڑکن سست پڑی۔

لیکن جلد ہی کچھ سوچتے اس نے اپنے حواس بحال کیے دل کی دھڑکن ابھی بھی سست ہی چل رہی تھی آنکھیں شدت گریہ سے سرخ پڑ رہی تھی۔

"مبارک ہو یہ تو بہت اچھی خبر سنائی ہے تم نے یقیناً تم کسی اچھے انسان کو ڈیزرو کرتی ہوں کچھ دنوں کی بات ہے تم اس کی سنگت میں مجھے بھول جاؤ گی اپنی لائف میں اس کے نام کے رنگ بھرنا جو تمہارے ساتھ مخلص ہو گا۔"

وہ مقابل کی پرواہ کیے بغیر اس کے دل پہ مسلسل وار کر رہا تھا میرب کا چہرہ اس کے پر سکون لہجے پہ دھواں دھواں ہو گیا اس نے مشکل ہاتھوں کی لغزش پہ قابو پایا اور خالی خالی نظروں اور سپاٹ چہرے کے ساتھ لیلیٰ کی سمت دیکھا جس کا حال بھی اس سے مختلف نہیں تھا فون کی دوسری جانب بھی سناٹا چھایا ہوا تھا۔

"آپکو بھی مبارک ہو آپ کی جیت ہوئی۔ "

اس نے نم آنکھوں اور تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہتے فون کاٹ دیا اور پھیکی سی مسکان لبوں پہ سجائے لیلیٰ کی سمت دیکھا کیونکہ کہنے کو اب مزید کچھ بچا ہی نہیں تھا۔

اپنے حال پہ اب وہ خود ماتم کناں تھی کیا محبت کا وجود اتنی جلدی مٹ جاتا ہے کیا انسان اتنی آسانی سے پچھلا سب کچھ بھلا دیتا ہے کیسی کھٹن راہوں کا اس نے خود کو مسافر بنالیا تھا جہاں سے نکلنے کا کوئی سرا نظر نہیں آرہا تھا وہ یہ سب سوچتے آنکھیں میچ گئی۔

لیلٰی نے مفرہ سے بعد میں بات کرنے کا کہتے فون کاٹ دیا اور میرب کو اپنے حصار میں لیا جو رونا تو چاہتی تھی لیکن اب آنکھیں خشک ہو چکی تھی اب اسے ایسی بے رنگ زندگی گزارنی تھی۔

دوسری جانب فہام اس کے رویے پہ الجھتے دونوں ہاتھوں میں سر گرا گیا لب آپس میں سختی سے پیوست تھے وہ مضبوط اعصاب کا مرد اس وقت بکھرا ہوا الگ رہا تھا۔

"کیا میں اس لائق ہوں کہ کوئی مجھے اس حد تک چاہے میں تو اتنے لوگوں کا گنہگار ہو میں اس کے لائق نہیں ہوں میں تو اتنے لوگوں کا دل توڑ چکا ہوں میں نے کبھی بھی اپنے آپ کو اس لائق نہیں سمجھا کہ کوئی مجھ سے آکر اپنی محبت کا اظہار کرے۔"

وہ انگوٹھے سے دونوں آنکھوں کو دباتے پریشانی سے دل ہی دل میں مخاطب تھا لیکن اسے اب سب کچھ اپنے ہاتھوں سے مٹی کی طرح پھسلتا نظر آرہا تھا۔

"میں تو سوچ رہی ہوں اب فہام کی شادی جلد سے جلد کر دینی چاہیے میرے سر سے یہ پریشانی اترے لیکن اس لڑکے نے بھی پریشان کرنے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔"

دوپہر کے وقت وہ لوگ لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے تبھی نازیہ بیگم نے ذکر چھیڑا وہ مسلسل جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی۔

"لیکن بھابھی فہام مانے بھی تو سہی وہ تو اس چیز پہ راضی ہی نہیں ہے اور جہاں تک مجھے لگتا ہے اسے سمجھانا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ "

عدیل صاحب نے پریشانی سے استفسار کیا تو وہب صاحب نے ان کی بات متفق ہوتے پہ سر ہلایا۔

"لیکن ہم اس پاگل کی باتوں میں اس کا ساتھ نہیں دے سکتے نا جانے یہ لڑکا کن چکروں میں پڑا ہوا ہے شادی نہیں کرنی چھوٹا شادی رچا کر بیٹھا ہے بڑے کو کوئی ہوش ہی نہیں۔"

وہاب صاحب ان کی بات سنتے ہتھے سے اکھڑ گئے اس کی باتیں ان سب کی سمجھ سے بالاتر تھی۔

"نازیہ بیگم آپ کی نظر میں کوئی لڑکی ہے تو اس کا رشتہ دیکھیں آپ تاکہ فہام کی شادی ہوتے ہی ہم مفرہ اور جازم کا ولیمہ کی تقریب بھی ساتھ ہی سر انجام دیں اس کی بیوقوفیوں میں مزید اس کا ساتھ دینا بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔ "

وہاب صاحب حتمی فیصلہ کرتے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے تو سب نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔اس دوران مفرہ بلکل خاموش کسی غیر مرئی نقطے پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی اسی دوران موبائل پہ ہونے والی بیل نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔

وہ موبائل پہ جگمگاتا جازم کا نام دیکھتے وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چل دی اور فون یس کرتے کان سے لگایا۔

"کیسی ہیں؟ "

فون کان سے لگاتے ہی جازم کی زندگی سے بھرپور آواز سنتے وہ ہولے سے مسکادی۔

"جیسی صبح چھوڑ کر گئے تھے بلکل ویسی ذرا سی بھی اونچ نیچ نہیں ہوئی۔"

وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولی تو جازم بھی اس کی بات پہ پیپر ویٹ گھماتا چیئر کی پشت سے سر ٹکاتے دھیما سا مسکرادیا اس سے بات کرتے اس کے چہرے پہ ایک الوہی سی چمک اتر آتی تھی۔

"اور ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو آپ آفس گئے ہیں اور وہاں جا کر بھی سکون نہیں ہے دھیان سے کام کیا کریں آپ کا دھیان آفس جا کر بھی پیچھے ہی رہتا ہے۔"

وہ اسے ڈانٹنے والے انداز میں کڑھ کر بولی تو اس نے اس کی بات کو جیسے ہوا میں اڑا دیا۔

"جس کی اتنی حسین خوبصورت دلکش بیوی پلس محبوبہ گھر پہ بیٹھی ہو اس کا دھیان تو پھر گھر میں وہی رہے گا نہیں ہر وقت وہ چاہ کر بھی کام پہ دھیان نہیں لگا سکتا۔"

وہ ہونٹوں میں دلکش مسکراہٹ سجائے لوفرانہ انداز میں بولا تو مفرہ نے موبائل کان سے ہٹاتے شاکی نگاہوں سے موبائل کو گھورا جیسے مقابل جازم بیٹھا ہو ایک تو اس کی مشکوک حرکتیں دن بدن بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

"اچھا خیر میری بات سنیں حیدر گھر آرہا ہے الماری میں نہ ایک بہت ہی ضروری فائل پڑی ہے بلیو کلر کی وہ جیسے ہی آتا ہے آپ ماما کے ہاتھ حیدر کو پہنچوا دیں تاکہ وہ فوراً آفس لے کر پہنچے ایک بہت ہی ضروری میٹنگ ہے اور وقت بہت کم ہے۔"

وہ تمام فضول باتیں چھوڑتا اصل مدعے کی بات پہ آیا تو مفرہ نے اثبات میں سر ہلاتے الماری کھولی۔تاکہ ابھی اس کے فون پہ ہوتے ہی دیکھ لے۔

"جازم یہاں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔"

وہ الماری میں موجود چیزیں الٹ پلٹ کرتی پریشانی سے بولی جہاں صرف ضرورت کی چیزوں کے علاوہ کچھ بھی موجود نہیں تھا۔

"وہی تھی مفرہ ذرا غور سے دیکھیں ایسا کریں دوسری والی کھولیں اس کے بغیر کیسے گزارا ہوگا وہ بہت اہم ہے میرے لیے۔"

جازم اپنا سر مسلتے پریشانی سے گویا ہوا تو مفرہ نے موبائل سپیکر پہ لگاتے دوسری الماری کھولتے وہاں کی چیزیں آگے پیچھے کرتے فائل تلاش کرنے لگی لیکن کچھ نہ ملتے تھک ہار کر وہی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

"ایسا کریں ویڈیو کال ملائیں اور مجھے دکھائیں "

اس نے فوری طور پر آسان حل پیش کیا تو مفرہ بھی اس کی بات سے متفق ہوتے فوراً اسے پہلے ویڈیو کال ملا گئی۔

دوسری جانب جازم کا چہرہ دکھائی دیتے ہی وہ اسے نظر انداز کرتے الماری کی جانب بڑھی جبکہ جازم اسے دیکھتے شرارت سے مسکراہٹ ہونٹوں میں ہی دبا گیا آنکھیں کسی احساس کے تحت چمک اٹھی وہ شیو سہلاتے ہوئے اسے نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا اپنے سکون کو دیکھتے ہی ایک نرم سا تاثر اس کے چہرے پہ ابھر آیا۔

"کہاں ہیں جازم۔"

اس نے بے دھیانی میں استفسار کیا پریشانی چہرے سے عیاں تھی۔

"وہ اہم فائل تو میری نگاہوں کے سامنے ہیں۔ "

وہ اس کے من موہنے روپ کو آنکھوں میں بساتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا ہونٹوں پہ مسلسل مسکراہٹ رقص کررہی تھی مفرہ نے اس کی بات پہ ٹھٹھکتے موبائل کی جناب دیکھا جہاں وہ اسے ہی دیکھ کر

مسکرارہا تھا شعور کی منزل طے کرتے ہی اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا اس نے دانت پیستے ہوئے اس کی جانب دیکھا جو اس کا غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ ہنس دیا۔

"ارے دیکھیں نہ میری بلیو لیڈی میرے سامنے ہیں "

وہ اس کے پہنے ہوئے سوٹ پہ چوٹ کرتے ہوئے بولا جو آج نیلے رنگ کے پرنٹڈ لان کے ڈھیلی سی قمیض شلوار میں ملبوس تھی۔

مفرہ اس کی حرکت پہ آگ بگولہ ہوتی جلتے ہوئے فون کاٹ گئی جاسم اس کے اچانک فون کاٹنے پر بوکھلا گیا اور نفی میں سر ہلاتے دوبارہ فون ملایا لیکن فون نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔

دوسری بار فون ملاتے ہی مفرہ کی آواز ابھری۔

"آپ گھر پہنچے آج آپ کی خبر میں لیتی ہوں آئے دن بگڑتے جا رہے ہیں۔"

وہ اس کی طبیعت صاف کرتے فون مقابل کی بات سنے بغیر دوبارہ فون کاٹ گئی جازم اس کی بات پہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔

"لگتا ہے آج کی رات اپنی بیگم کو منانے کے نام

وہ سر جھٹکتے دھیمے سے ہنس دیا۔"

وہ تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے سامنے رکھے لیپ ٹاپ اور فائل کی جانب متوجہ ہو گیا اور لیپ ٹاپ پہ آنے والے میل کی سمت متوجہ ہوا۔

مفرہ رات کے کھانے کا انتظام کرتی فریش ہونے اپنے کمرے کی جانب چل دی اس وقت رات کے نو بج رہے تھے اسی دوران باہر سے آتی آوازوں سے جازم کے آنے کا اندازہ لگاتے وہ تپتے ہوئے واشروم کی سمت چل دی۔

وہ اپنے بال ڈرائر سے خشک کرنے میں مصروف تھی کہ تھکا تھکا سا جازم ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا کمرے میں داخل ہوا لیکن آئینے کے سامنے اسے کھڑا دیکھ اس کے ہونٹوں پہ نرم سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ وہ شرٹ کے کف فولڈ کرتا اس کا پھولا ہوا منہ دیکھتے اسے اپنے حصار میں لے گیا۔ آئینے میں اس کا عکس محسوس کرتے وہ کمال مہارت سے اس سے بے نیازی برتتے اپنے کام میں مشغول رہی اور اس کا حصار توڑتی بالوں کا جوڑا بنانے لگی۔ وہ فلحال اس سے کسی بھی قسم کی بات کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی فضول میں ہی اتنی دیر کھپا دیا تھا اس نے آج۔

"کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے۔"

وہ اس کی ہیزل آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑھے بیچارگی سے گویا ہوا جہاں ناراضگی صاف چھلک رہی تھی ایک لمحے کیلیے اس کی نگاہوں نے مفرہ کے گرد ایک طلسم سا قائم کر دیا۔ مفرہ کو اس کی صورت دیکھتے ہنسی تو بہت آئی لیکن قابو کر گئی تھوڑا سا تنگ کرنے کا اس کا بھی حق تھا اور وہ مکمل طور پر اس سے فائدہ اٹھانا چاہتی تھی تبھی مزے سے ڈوپٹہ سر پہ جماتے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس پہ تفصیلی نگاہ ڈالی۔

"زندگی بھر۔ "

اس نے مختصر جواب دیا۔

اس کی بے رخی پر جازم نے شاکی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا اب اس نے اتنا بھی کوئی بُرا مذاق نہیں کیا تھا جو اسے اتنی سزا دی جاتی۔

"جانم آپ کی یہ دلکش ادا کسی دن میری جان لے لے گی۔"

وہ دوبارہ اس کی جانب جھکتا محبت بھرے لہجے میں بولا آنکھوں میں محبت کا ایک جہاں آباد تھا اس سے بات کرتے جازم کے چہرے پہ نرمی خود بخود عود آتی تھی جبکہ اس کی بات پہ مفرہ کا غصہ ایک بار پھر سے عود آیا اس نے کینہ توڑ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو جازم اس کی حالت دیکھتا اس کی شفاف ہتھیلی پر لب رکھ گیا۔ مفرہ اس کی پیش قدمی پہ سرخ ہوتے چہرہ جھکا گئی دل تیز تیز دھڑک رہا تھا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ چکا تھا تبھی دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آئندہ کریں گے ایسا مذاق۔ "

اس نے اس کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلاتے آئندہ کے لیے تصدیق چاہی جازم اس کی دیدہ دلیری پہ آ ئبر وا چکا گیا۔

"بلکل کروں گا۔"

اس نے دوبدو مزے سے جواب دیا مفرہ کا منہ اس کی جرأت پہ حیرت سے کھل گیا۔

"بہت زیادہ بے شرم ہو گئے ہیں آپ کس سے کلاسس لے رہے ہیں ذرا بتائیں مجھے۔"

اس نے دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے مزید گولہ باری کی لیکن جازم نے جیسے ناک پہ سے مکھی اڑانے والا کام کیا۔

"جی بلکل میں مانتا ہوں کہ میں بے شرم ہوتا جا رہا ہوں اور یہ صرف آپ کی بدولت ہے شادی سے پہلے سب مجھے شریف گردان کرتے تھے لیکن آپ نے آکر مجھے بے شرم کر دیا اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے نہ کہ میں کس قسم کا بے شرم کہہ رہا ہوں۔"

وہ بائیں آنکھ دباتا اس کا چہرہ تھامتے اس کا گال پہ جھک گیا اور شدت بھرا لمس چھوڑتے پیچھے ہوا۔ مفرہ کا چہرہ باقاعدہ لہو چھلکانے لگا اس نے مشکل ہاتھوں کی لغزش پہ قابو پایا جازم اس کی حالت دیکھتے قہقہہ لگا گیا مفرہ حیا سے پلکوں کی جھالر گرا گئی۔

"اچھا آج وہاج سے ملا تھا میں وہ بتا رہا تھا کہ میرب کا رشتہ ہو گیا ہے مجھے تو بہت حیرانگی ہوئی تھی۔ "

اس نے اس کی حالت سے پیشِ نظر بات بدلنا چاہی جبکہ اس کی بات پہ مفرہ کا دل دھک سے رہ گیا تو سب کچھ ایک بھربھری ریت کی مانند ہاتھوں سے چھوٹتا چلا جا رہا تھا اور وہ چاہ کر بھی اس پیاری لڑکی کیلئے کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اس کی آنکھوں کی چمک نے ہی اسے یہ سب کرنے کا مجبور کیا تھا وہ تو باقاعدہ چاہتی تھی کہ اس کی شادی فہام سے ہو جائے لیکن ایسا کچھ بھی اب ممکن نہیں رہا تھا۔

"اور کیا بتایا۔ "

اس نے بے دھیانی میں استفسار کیا تو وہ چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوا جیسے اس سوال کی توقع نہ ہو۔

"اور یہ کہ اگلے ہفتے اس کی منگنی کی تقریب ہے ہم سب کو انوائٹ کیا ہے۔"

اس نے کندھے اچکاتے ہوئے بے نیازی سے جواب دیا تو مفرہ اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلا گئی اور تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے اس کا نائٹ سوٹ نکالتے صوفے پہ رکھا تو جازم بھی اسے ایک نظر دیکھتا سوٹ لیتا واشروم کی سمت چل دیا۔

رات کے کھانے سے فارغ ہوتے ہی نازیہ بیگم نے فہام سے بات کرنے کی ٹھانی فہام جو اپنے کمرے کی سمت جارہا تھا نازیہ بیگم کی سنجیدہ پکار پر اس کی سمت متوجہ ہوا اور مضبوط قدم اٹھاتا صوفے پہ براجمان ہو گیا مفرہ جو سب کو چائے سرو کررہی تھی وہ بھی اپنا کپ پکڑتی جازم کے ساتھ ہی جگہ سنبھال لی۔

"فہام تمہارے لیے ایک لڑکی پسند کی ہے امید ہے کہ مجھے انکار سننے کو نہیں ملے گا پچھلی بار کی طرح۔"

وہ گزرے دنوں کی باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے بولی تو وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گیا۔

"لیکن ماما ابھی میں اس سب کیلیے بلکل بھی تیار نہیں ہوں میں نہیں چاہتا میری بدولت کسی کی بھی زندگی برباد ہو مجھے ابھی اپنے ماضی سے باہر نکلنے دیں۔"

وہ باقاعدہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑ گیا وہاب صاحب اس کی بات سنتے بپھر اٹھے اور تند نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

"بھابھی آپ فہام کو لڑکی کے متعلق بتائیں اور فہام جو ہمارے نصیب میں لکھا ہو ہمیشہ وہی ہوتا ہے۔ فضول کی سوچیں بس ہمارا ذہن خراب کرتی ہیں شادی کا فریضہ سرانجام دو اس کے بعد تمام تلخ باتیں خود بخود ذہن سے نکل جائے گی۔ "

عدیل صاحب نے ہمیشہ کی طرح ایک دوست کی حیثیت سے اسے سمجھانا ضروری سمجھا تو وہ دونوں ہاتھوں میں سر تھام گیا۔

"اب اس سب کا کیا فائدہ جب میں ایک اور قیمتی ہیرے کو کھو چکا ہوں۔ "

وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھا۔

"میں اس بچی کی بابت بات کر رہی کیا نام تھا اس کا ہاں میرب جو رخصتی والے دن آئی تھی مجھے تو بہت پیاری لگی اور ہمارے فہام کے ساتھ جوڑی بھی خوب جچے گی۔"

ان کی بات پہ ان تینوں کو سانپ سونگھ گیا مفرہ نے چونک کر جازم کی سمت دیکھا جو اسی کی جانب متوجہ تھا۔ مفرہ خالی چائے کا کپ ٹیبل پہ رکھتے فہام کی حرکات سکنات کا جائزہ لینے لگی جو ہمیشہ کی طرح سپاٹ تھا اس کے اتار چڑھاؤ سے کچھ بھی جاننا مشکل ترین کام تھا۔

"ماما اس کا رشتہ پکا ہو گیا ہے اور اگلے ہفتے منگنی بھی ہے۔"

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

جازم سے ان سب کی چپی برداشت نہیں ہوئی تو سنجیدگی سے گویا ہوا اس کی بات پہ حیران ہونے کی باری اب نازیہ بیگم کی تھی۔انہیں ایکدم پچھتاوے نے گھیر لیا کاش وہ تھوڑا جلدی اس کا رشتہ مانگ لیتی انہوں نے گہرا سانس بھرتے سب کی جانب دیکھا۔

"تو کیا ہوا میرے فہام کیلیے لڑکیوں کی کوئی کمی ہے کیا میں ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی ڈھونڈوگی اپنے چاند سے بیٹے کیلیے جو اس کی زندگی کو جنت بنائے گی۔ "

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی تو سب ان کی بات پہ اثبات میں سر ہلا گئے فہام ان سب کو ایک نظر دیکھتے اپنے کمرے کی سمت چل دیا اس سے زیادہ سننے کی اس میں ہمت نہیں تھی نا جانے کیوں۔میرب کی سسکتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں بار بار گونج رہی تھی اور جب جب وہ اس متعلق سوچ رہا تھا ایک ہی بات اس کے ذہن میں آرہی تھی کہ وہ کسی کو بھی اپنی ذات سے خوشی کے لمحات نہیں دے سکتا۔

وہ کچھ دیر ٹھنڈی ہوا کھانے کمرے سے باہر نکلتے باہر لان کی سمت چل دیا تاکہ کچھ دیر چہل قدمی کرتے اسے سکون کے لمحات میسر ہو لیکن وہ یہ بات بھول گیا تھا کہ کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو ناسور کی طرح ہم سے لپٹ جاتے ہیں۔

"تم یہاں۔"

اسے ٹہلتے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی وہ اپنی سوچوں میں گم تھا کہ اچانک اندھیرے میں ایک ہیولہ سا نظر آیا اس نے چونکتے ہوئے اس کی سمت دیکھا لیکن مفرہ کو اپنی جانب آتا دیکھ حیرت کا شکار ہوا اور تعجب سے گویا ہوا۔

"جی زیادہ تو نہیں لیکن کچھ کہنے آئی تھی امید ہے کہ آپ میری بات سمجھیں گے جو بھی ماضی میں ہمارے درمیان ہوا جو گزرے دنوں میں بہت سی باتیں ہوئی اس سب کو اپنے ذہن سے جھٹک دیں ان باتوں کا اب میری

زندگی میں کوئی وجود نہیں ہے آپ یقین نہیں کریں گے لیکن میں اب ان باتوں کو سوچنا بھی پسند نہیں کرتی اور آپ سے بھی یہ ہی امید کرتی ہوں کہ اپنے بھائی کی بیوی کے متعلق کچھ بھی مت سوچے آگے آپ کی پوری زندگی پڑی ہے جسے آپ نے جینا ہے ابھی اگر کسی بھی قسم کا کوئی پچھتاوا ہے تو وہ بھی اب ختم ہو جانا چاہیے۔"

وہ یہ سب بولتے فہام کے رگ وپے میں ایک سکون برپا کر گئی اس نے تشکر بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا جو ہمیشہ ایک نئے سرے سے بڑکپن کا ثبوت دے جاتی تھی۔

"لیکن میں اپنے آپ کو معاف نہیں کر پارہا ایک بار نہیں بارہا غلطی دہرائی ہے اور اللہ بھی اس انسان کو پسند نہیں کرتا جو کسی کا دل توڑتا ہو میں نہیں چاہتا کہ جو بھی میری زندگی میں آئے اسے کسی قسم کی سزا ملے وہ بھی میری بدولت کیونکہ اس گناہ کا ارتکاب صرف میرے سے ہوا ہے۔"

وہ چہرہ جھکائے دھیمے سے بولا۔ لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی مفرہ نے ترحم بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

آپ اس قسم کی باتیں مت سوچیں جب اپنے ساتھ "کیا گیا سب کچھ میں معاف کر چکی ہوں تو وہ ذات بھی بے شک معاف کر چکی ہے اور اللہ پاک نے یہی تو بتایا ہے ہر جگہ ہمیں یہ چیز باور کرائی ہے کہ کسی کو دکھ دو تو اس سے معافی مانگو جب انسان ہی معاف کر دے گا تو وہ بھی معاف کر دے گا۔ آپ اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہیں یہی بہت ہے ہمارے لیے۔ "

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی تاکہ وہ مزید غلط نہ سوچے۔

"اور ایک بات اگر کوئی چیز آپ کو مل رہی ہے بن مانگے اور اس سے آپ کا بھلا ہو رہا ہو اسے اپنی زندگی سے کسی صورت نہیں جانے دیجیے گا کچھ چیزیں بہت پیاری ہوتی ہے اور ان کا جانا زندگی بھر کا روگ لگا جاتا ہے اپنے ہاتھ

سے کچھ بھی پھسلنے نہ دیں انہیں مضبوطی سے تھام لیں کیا پتہ وہ آپ کی ایک ہی پکار کی منتظر ہو آپ انہیں انگلی پکڑائیں تو وہ آپ کا ہاتھ تھام لیں اسے تھامنے میں دیری مت کیجیے گا۔"

"میں سمجھا نہیں تمہاری بات۔ "

وہ ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھتا ہوا بولا تو مفرہ نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

"یہ سب سمجھنا اب آپ کا کام ہے میرا کام آپ تک یہ سب پہنچانا ہے میری باتوں کو اچھی طرح سوچیں سمجھیں اور غور و فکر کریں ساری گھتی سلجھ جائے گی اور ذرا جلدی اس سے پہلے کہ سب ختم ہو جائے یا وقت ہمارے ہاتھوں سے سرک جائے۔"

وہ سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کرتی اسے ایک نظر دیکھتی اندر کی جانب چل دی اس کے جانے کے بعد فہام شش و پنج میں اس کی باتوں پہ غور و فکر کرنے لگا لیکن بات کا کوئی سرا ہاتھ میں نہیں لگ رہا تھا۔

"کہاں گئی تھی آپ۔"

جاسم آئینے کے سامنے کھڑا ہوا اپنے بالوں کو سنوار رہا تھا تبھی مفرہ کا عکس آئینے میں نمودار ہوتے دیکھ وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تو وہ مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی۔

"کچھ نہیں بس ایک بوجھ تھا دل پہ اسے ہٹانے گئی تھی کافی دنوں سے سوچ رہی تھی لیکن آج موقع ملا تو پیچھے نہیں ہٹی اب پر سکون محسوس کر رہی ہوں۔ "

وہ صوفے پہ رکھاٹاول ایک طرف رکھتے ہوئے بولی۔اسے شروع سے ہی جازم کی اس حرکت سے خاصی چڑ تھی جو نہا کر کہی بھی کچھ پھینک دیتا تھا

لیکن فلحال اس کی بات پہ وہ اس کی حرکت کو نظرانداز کر گئی۔

"اہاں چلیں اپنے دل کو تو آپ نے پر سکون کر لیا اب میری باری ہے تھوڑا سکون مجھے بھی فراہم کریں اور وہ راحت آپ کے وجود میں گم ہو جانے میں ملتی ہیں۔"

وہ اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھرتے اس کے ماتھے پر بوسہ دے گیا مفرہ نے اس احساس کو بھرپور انداز میں محسوس کیا۔

اسے بیڈ پہ بٹھاتے اسی دوران جازم موبائل پہ آنے والی کال کی سمت متوجہ ہوا تو وہ بیڈ سے اترتے فون کان سے لگا گیا۔

Sure thanku so much for this information

وہ موبائل پہ مقابل سے ہنس کر مخاطب تھا مفرہ کو فوراً تجسس نے آن گھیرا وہ بے چینی سے اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

"کس کا فون تھا۔ "

وہ جیسے ہی فون رکھتے بیڈ کی جانب آیا مفرہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بول اٹھی اور ایک نظر جازم کی سمت دیکھا جو مسلسل مسکرا رہا تھا۔

"ایک بہت ہی خوبصورت سرپرائز ہے آپ کیلیے۔ "

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے محبت بھرے لہجے میں بولا تو مفرہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو اب اٹھ کر الماری سے کوئی کاغذ ٹٹول رہا تھا۔ مفرہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا گئی۔

"دبئی کے ٹکٹس ہم لوگ اگلے ہفتے اپنے ہنی مون پر جا رہے ہیں ولیمے کے چکر میں ہم پہلے ہی بہت لیٹ ہے مجھے کچھ دن مکمل طور پر ان جھنجھٹ سے چھٹکارا چاہیے تاکہ میں آپ کی باہوں میں آپ کے سنگ اپنی زندگی کے ان خوبصورت لمحات کو پوری شدت کے ساتھ محسوس کر سکوں۔ "

اس نے اس کے ساتھ جگہ سنبھالتے اس کی حیرت سے کھلی آنکھوں پہ اپنا لمس چھوڑا اس کی حرکت پہ ایکدم ہوش میں آنے پر وہ جھجھکتے ہوئے فاصلے پر ہوئی۔

"ہنی مون پہ جانے کی کیا ضرورت ہے بھلا چپ کر کے گھر بیٹھیں۔ "

وہ اس کی بات سنتے سرخ چہرے سمیت بولی ابھی سے ہی اس کی قربت کا سوچتے ہتھیلیوں سے پسینہ پھوٹ پڑا جبکہ اس کی بات پہ جازم بلبلا اٹھا وہ کیسے اس کے جذبات پہ پانی بھی نہیں ندیاں بہا سکتی تھی۔

"ہنی مون پہ کیوں جاتے ہیں۔"

وہ بھنویں اچکائے خشک لہجے میں بولا تو مفرہ بوکھلا گئی لیکن اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی جرأت نہیں کی۔

"نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا میں تو بس ایسے ہی آپ جانتے ہیں میں فلو فلو میں کچھ بھی بول دیتی ہوں۔"

وہ خجل سی ہوتی اپنی انگلیاں چٹخانے لگی۔

"فلو فلو میں مجھ پہ ذرا اپنی محبت کی بوچھاڑ بھی کر دیں آپ کے فلو کو اسی بات پہ آکر بریک لگتی ہے بس۔"

اس نے مسکراہٹ دباتے اسے مزید بولنے پر اکسایا لیکن اس کی بات پہ اس کے جسم کا سارا لہو چہرے پہ سمٹ آیا اس نے مشکل حلق تر کیا اور اس کی جانب دیکھنے سے اجتناب کیا۔

"اور آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں آپ کی بات مانوں گا یہ ڈرانے کے فضول ہتھکنڈے چھوڑ دیں۔"

وہ اس کی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے اس پہ لب رکھ گیا مفرہ کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی لیکن ہمت تھوڑی نہ ہارنی تھی۔

"آپ مجھ سے ڈر ہی نہ جائے میں وہ باتیں سوچتی بھی نہیں جن کے پورا ہونے کا کوئی امکان نہ ہو۔"

وہ استہزائیہ انداز میں بولی جیسے اس کی بات بلکل پسند نہ آئی ہو۔

"تو بس ٹھیک ہے میرے سامنے بس اپنی یہ گلابی چونچ بند کر لیں اب کیوں کہ یہاں آپکی دال نہیں گلنے والی۔"

وہ اس کے گرد حصار مزید تنگ کرتا اس کے گلابی لبوں پہ نظریں جمائے بولا اور اس بار مفرہ بھی اس کے حصار سے نکلنے کو نہ مچلی بلکہ پر سکون انداز میں اس کی جانب دیکھا اور لرزتے ہاتھوں سے اس کی چوڑی پیشانی پہ بکھرے بھورے بال ہٹا گئی اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے چہرے پہ محسوس کرتے وہ دلکشی سے مسکرا دیا۔

"بس اپنی تیاری پکڑیں آپ ہم اگلے ہفتے نکلیں گے جسٹ فار ٹو ویکس۔"

وہ اس کے چٹیا کے بل کھولتا ہوا بولا مفرہ جو خود کو اس کے حصار سے چھڑانے کی سعی میں تھی اس کی پیش قدمیاں بڑھتے دیکھ تمام مزاحمت ترک کر دی اس کے گالوں کی سرخی نے جازم کو اپنی جانب متوجہ کیا وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے اس کے گال پہ موجود گڑھے پہ لب رکھ گیا اور آخری بل کھولتا اس کے بالوں کو پشت پہ کھلا چھوڑ دیا وہ کسی آبشار کی مانند اس کی کمر پہ بکھرتے چلے گئے۔

"ویسے میں سوچتا ہوں کہ اس ذات کو مجھ میں کیا پسند آیا تھا جو اس نے آپ کو مجھے سونپ دیا میں تو جب جب آپ کے متعلق سوچتا ہوں خود کو خفقسمت تصور کرتا ہوں آپ میرے لیے میرا سکون بن کر اتاری گئی ہے اس دل کو

ہر لمحہ ہر پل آپ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے آپ میرے اندر تک پوری طرح بس چکی ہے رگ رگ میں سما چکی ہیں۔"

وہ اس کی مومی انگلیوں کی نرمی محسوس کرتے ہوئے بولا حسبِ معمول آج بھی وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کرنا نہیں بھولا۔اسے اچھا لگتا تھا یہ سب سننا اسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوئی اس کے کانوں میں رس بھری سرگوشیاں کررہا ہے۔اور وہ اس خوبصورت احساس کو سوچتے ہی اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرتی تھی وہ پوری کی پوری اس کی ہو چکی تھی۔

یہ سب سوچتے وہ آسودگی سے مسکراتے اس کے سینے پہ سر ٹکائے آنکھیں موند گئی جازم نے اس کی رضامندی دیکھتے اس کے گرد گھیرا مزید تنگ کر لیا۔

میرے رگ و پے میں سما گیا وہ شخص
میری زندگی میں چھا گیا وہ شخص

میرے دل سے دل ملا گیا وہ شخص
مجھے خوش نصیب بنا گیا وہ شخص

مجھے دے گیا اپنی ہر خوشی
میری آنکھوں سے نیند چرا گیا وہ شخص

جانے کیا بات تھی اس میں ایسی

مجھے محبت کرنا سکھا گیا وہ شخص

)ناز(

"ان سب نے تو یہ کتنی آسانی سے کہ دیا کہ یہ سب بھلا دو کیا سب بھلانا اتنا آسان ہوتا ہے مفرہ کا دل اتنا بڑا ہو گا اتنی وسعت اس کے اندر پائی جاتی ہو گی کہ وہ اپنے دل سے تمام میل دھو کر ان کو بھلا کر معاف کر دیں لیکن میں تو اس حد تک ان کو اپنا مان چکی ہوں کہ میری روح تک ان کی مالا جپتی ہے میں ان کے بغیر اپنی زندگی کا اپنے آپ کا تصور ہی نہیں کرتی میں کسی اور کو اپنی زندگی میں کیسے شامل کروں کس طرح یہ حق کسی اور کے سپرد کردوں۔ "

گھڑیال رات کا ایک بجا رہی تھی اور وہ اپنے کمرے کی کھڑکی پہ بیٹھی آسمان کی سیاہی پہ نظریں ٹکائے خود سے مخاطب تھی اسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس اداسی نے ہر شے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہو دل خون کے آنسو رو رہا تھا لیکن ایک مسیحا کی تلاش تھی۔

"میں ان کے بغیر جینے کا بھی تصور نہیں کر سکتی اور اس کیلیے میرے پاس واحد حل یہی ہے میں جانتی ہوں کہ یہ غلط ہو گا سب کو بہت دکھ پہنچے گا لیکن میں کسی اور کے وجود کو دل میں بٹھا کر اسے محبت کا تاج پہنا کر کسی اور کی زندگی نہیں برباد کر سکتی لیکن فہام آپ نے میرا دل بہت بری طرح توڑا ہے میں چاہ کر بھی اس کو دوبارہ جوڑ نہیں سکتی۔"

وہ اپنی بند مٹھی میں موجود چیز پہ نظر ڈالتے کچھ اٹل سوچتے دیوار سے پشت ٹکائے آنکھیں موند گئی۔ لبوں کے گوشوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ ابھری۔ آنکھوں سے آنسو بہنے کو بے تاب تھے۔ دل تو بری طرح توڑ پھوڑ کر شکار تھا لیکن کل کے دن سب ختم ہو جانا ہے اور تمام منفی سوچیں بھی۔

ناجانے زندگی اب کیا نیا رخ لینے والی تھی۔

سکونِ_قلب_ہو_تم

از_آن_فاطمہ

آخری_قسط

اگلی صبح وہ سب ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے موضوع میرب کی منگنی کا چل رہا تھا وہ سب اس متعلق سب کچھ ڈیسائیڈ کر رہے تھے تاکہ شاپنگ کے وقت کسی قسم کی دقت نہ ہو اسی دوران وہاج کو میرب کی کمی بہت کھلی جس کا اس نے برملا اظہار بھی کر ڈالا۔

"یہ میرب کیوں نہیں آئی ابھی تک وہ تو سب سے پہلے جاگ جاتی ہے آج خیریت ہے نہ۔"

وہاج سب کو ایک نظر دیکھتے کہتے ہوئے ساتھ ہی کرسی دھکیلتے اٹھ کھڑا ہوا اور سب کو ایک نظر دیکھتے کمرے کی سمت چل دیا لیلیٰ بھی عیشال کو بیگم کے حوالے کرتی خود بھی وہاج کی تلقید میں اس کے کمرے کمرے کی سمت چل دی۔

"میرب بیٹا دروازہ کھولو۔"

وہاج اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بولا لیکن جواب ندارد۔

"کیا پتہ سو رہی ہو اسی لیے نہ کھول رہی ہو۔"

لیلیٰ نے اپنی طرف سے بات سنبھالنا چاہی لیکن وہاج کو کسی صورت بھی چین میسر نہیں تھا اس کا دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک رہا تھا۔

"اور اگر اس کی طبیعت خراب ہوئی تو لیلیٰ تم ایسا کرو کمرے کی دوسری چابی لے کر آؤ مجھے سکون نہیں ہو نا پورا دن ورنہ ت۔"

اس نے پیشانی مسلتے پریشانی سے اسے جانے کا اشارہ کیا اور خود دوبارہ دروازہ کھولنے کے جتن کرنے لگا لیلیٰ اس کی بات پہ سر ہلاتے نیچے کی جانب بھاگی۔

"آرام سے بیٹا میرب کیوں نہیں آئی سب ٹھیک ہے نہ۔"

لغاری صاحب بھی کرسی کھینچتے اٹھ کھڑے ہوئے سبین بیگم بھی عیشال گود میں اٹھائے پریشانی سے اسی کی جانب متوجہ تھی۔

"وہ ماما پاپا میرب دروازہ نہیں کھول رہی میں بس یہ چابی لینے آئی تھی "

وہ ان دونوں کو آگاہ کرتی زینے چڑھ گئی وہ دونوں بھی فکر مندی سے اس کے پیچھے چل دیے۔

وہاج نے چابی سے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے کا منظر اس کا دل ہولانے کو کافی تھا لیلیٰ کی آنکھیں اندر کا منظر دیکھتے پھٹی کی پھٹی رہ گئی وہ ایسا تصور میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ میرب اس حد تک قدم اٹھا لے گی۔

بیگم سب کو ساکت چھوڑتی سب سے پہلے زمین پہ گری میرب کی سمت متوجہ ہوئی جس کا چہرہ دوسری جانب تھا انہوں نے میرب کا سر پکڑتے اپنی گود میں رکھا لیکن اس کا چہرہ مقابل آتے ہی ان کا دل دھک سے رہ گیا کیونکہ

اس کے منہ سے باقاعدہ جھاگ نکل رہی تھی سبین بیگم کی چیخیں نکل گئی۔لغاری صاحب نے مشکل دیوار پہ ہاتھ رکھتے اپنے آپ کو گرنے سے بچایا لیلیٰ بھی روتے ہوئے اس کا گال تھپتھپا رہی تھی اس واقع نے ایک دم سے سب کے رونگٹے کھڑے کر دیے تھے لیلیٰ نے وہاج کا شانہ ہلاتے میرب کی جانب متوجہ کیا جس کا رنگ سفید پڑتا جا رہا تھا وہ ہوش کی دنیا میں واپس آتے اس کی سمت دوڑا اور دوزانوں اس کے پاس بیٹھا۔

"میرب میرا بچہ آنکھیں کھولیں بھائی کی جان ہے نہ یہ تو کوئی بات نہیں ٹالتا۔"

وہاج آنکھوں میں نمی لیے اس سے مخاطب تھا اور مسلسل اس کا گال تھپتھپا رہا تھا لیکن اس کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی

اس نے سرعت سے میرب کو اپنے بازوؤں میں بھرا اور باہر کی جانب دوڑ لگا دی

"ماما آپ پاپا کے پاس رکیں عیشال بھی گھر ہی ہے میں وہاج کے ساتھ جاتی ہوں "

وہ انہیں تسلی دیتی بھاگنے والے انداز میں زینے اتری وہاج نے گاڑی کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا تو لیلیٰ فوراً سے پہلے اندر بیٹھ گئی وہاج نے میرب کا سر اس کی گود میں رکھا اور اپنی طرف کا دروازہ کھولتے گاڑی ایک جھٹکے سے ہسپتال کی جانب بڑھا دی راستے میں کئی بار اپنی جان سے پیاری بہن کی تکلیف پہ اس کی آنکھیں نم ہوئی لیکن وہ بے دردی سے رگڑ گیا اس کے دماغ میں فلحال جھکڑ چل رہے تھے کہ ایسا بھی اس کی زندگی میں کیا ہو گیا جس سے وہ لاعلم تھا وہ تو چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس سے شئیر کرتی تھی تو پھر آج۔ لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ جس کی بدولت وہ یہ سب کرنے پر مجبور ہوئی ہے وہ اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔

انہی سب سوچوں کے درمیان ہسپتال آگیا وہاج اسے بازوؤں میں اٹھائے اندر کی جانب بڑھا تو اسے فوری ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔

کچھ دیر تو وہ پریشانی سے سر مسلتے ٹہلتا رہا لیکن ایکدم کچھ سوچتے وہ لیلیٰ کی سمت متوجہ ہوا۔

"لیلیٰ کیا میرب نے تم سے اس متعلق کچھ بات کی تھی وہ ایسا قدم اٹھانے پر کیوں مجبور ہوئی اگر کوئی سنجیدہ مسئلہ ہے تو مجھے اس بارے میں کیوں علم نہیں ہے کیا تم جانتی ہو کچھ "

وہ اس کے دونوں بازو تھامتا آنکھوں میں وحشت لیے سرد انداز میں بولا تو لیلیٰ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔

اس نے بے ساختہ سر نفی میں ہلایا۔

اگر وہ اس وقت اسے کسی بھی چیز کے متعلق کچھ بھی آگاہ کرتی تو وہ سب کچھ تہس نہس کر دیتا اس کی غصے سے سرخ آنکھیں دیکھتے لیلیٰ کا دل دھک سارہ گیا اس نے وہاج کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اسے تسلی دینا چاہی لیکن وہ اس وقت کچھ بھی سننے کی حالت میں نہیں تھا۔

اسی دوران اس کا موبائل بجا تو وہ اپنی جیبیں ٹٹولتے پینٹ کی جیب سے موبائل نکالتے بے دھیانی میں فون کان سے لگا گیا۔

"وہاج میں نے تمہیں یہ کہنے کیلیے کال کی تھی کہ آج کی جو میٹنگ تھی وہ کینسل کر دینا پلیز فہام بھائی کی طبیعت نہیں ٹھیک تو میں انہیں ہسپتال لے کر آیا ہوں "

جازم نے وہاج کے فون اٹھاتے ہی مدعے کی بات کی لیکن وہاج نے اس کی بات پہ کسی قسم کا ردِ عمل ظاہر نہیں کیا لیلیٰ بھی پریشانی سے کبھی وہاج کی جانب تو کبھی اندر کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں میرب کا علاج چل رہا تھا لیکن ڈاکٹرز کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے پا رہے تھے

"Wahaj are you listening me..."

جازم نے اس کی مسلسل خاموشی سے تنگ آکر پریشانی سے استسفار کیا تو وہ چونکتے گویا ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور ہاں میں سر ہلایا۔

"ہاں میں بھی تمہیں ہی فون کرنے والا تھا دراصل مجھے بھی کوئی ضروری کام آگیا ہے اسلیے میں آج نہیں آسکوں گا اچھا میں فون رکھتا ہوں۔ "

وہاج نے ڈاکٹر کو اپنی جانب آتا دیکھ فوراً سے پہلے رابطہ منقطع کیا اور موبائل شرٹ کی جیب میں ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا لیلٰی بھی تشویش سے انہی کی جانب متوجہ تھی۔

"دیکھیں مسٹر وہاج پہلی بات تو یہ ایک پولیس کیس تھا کیونکہ خودکشی کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن آپ سے جان پہچان ہونے کی بدولت ہم نے زیادہ وقت ضائع کرنا مناسب نہیں سمجھا اسی لیے فوراً اس کا ٹریٹمنٹ شروع کیا انہوں نے بہت زیادہ مقدار میں نیند کی گولیاں کھائی تھی ہم نے ان کا معدہ تو واش کر دیا ہے لیکن فلحال وہ ہوش و حواس میں واپس نہیں لوٹ رہی یا یوں کہوں کہ ان کا وجود اس چیز کی کوشش کی نہیں کر رہا آپ لوگ دعا کریں کہ وہ جلد از جلد ہوش میں لوٹ آئے ورنہ مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ "

ڈاکٹر سنجیدگی سے پیشہ وارانہ انداز میں کہتے وہاں سے نکلتی چلی گئی لیلٰی نے مشکل دیوار کا سہارا لے کر اپنے آپ کو گرنے سے بچایا وہاج بھی بے دم سا ہوتا بینچ پہ گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

"میں کیا کروں کیا مجھے وہاج کو بتا دینا چاہیے اس متعلق نہیں نہیں ابھی نہ موقع ہے نہ دستور وہ میرب کی محبت میں اس کو جان سے مارنے کا بھی دریغ نہیں کریں گے یا اللہ پلیز اسے ٹھیک کر دیں یہ کیسی آزمائش ہے میرب بہت غلط راستہ چن لیا تم نے ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔"

لیلیٰ دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپے اپنے دل میں تانے بانے باندھنے میں مصروف تھی دل تھا کہ آنے والے لمحات کا سوچتے بہت بری طرح دھڑک رہا تھا

اس نے مشکل اپنے اعصاب بحال کیے اور وہاج کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی لیکن وہ تو کسی نادیدہ نقطے پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا آنکھوں سے گویا شعلے لپک رہے تھے۔

"ارے وہاج تم یہاں خیریت ہے نہ لیکن تم نے تو کہا تھا کہ کوئی ضروری کام ہے۔ "

جازم جو فہام کو لے کر ہسپتال کے بالائی دروازے کی سمت جارہا تھا ایک جانب بینچ پہ بیٹھے وجود پہ وہاج کا گمان ہوا تو وہ فہام کو ساتھ لیے وہی چلا آیا اور حیرانگی سے استسفار کیا۔

صبح ناشتے کے دوران فہام کی سرخ آنکھیں دیکھ نازیہ بیگم نے جازم کو اسے ہسپتال لے جانے کا کہا تھا تبھی وہ فہام کو لیے یہاں موجود تھا۔

وہاج ان دونوں کو وہاں دیکھتے صحیح معنوں میں پریشان ہو چکا تھا اس نے وقتی طور پر تو جھوٹ سے کام چلا لیا تھا لیکن اب سامنے کسی صورت بھی بات کو گھمایا نہیں جا سکتا تھا لیلیٰ کیلیے بھی ان دونوں کی وہاں موجودگی ناقابل یقین تھی اس نے ایک نظر فہام کو دیکھتے تھوک نگلا۔

"ہاں وہ میرب کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔ "

اس نے کمال مہارت سے پھر سے بات بدلنا چاہی۔

"مسٹر وہاج آپ ذرا میرے ساتھ چلیے سینیر ڈاکٹر نے اس سوسائیڈ کیس کے متعلق کوئی بات کرنی ہے۔"

اسی دوران نرس نے موقع پہ ہی انہیں ڈاکٹر کا پیغام دیا تو جازم نے تو حیرانگی سے اس کی سمت دیکھا جبکہ فہام کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا دل کی دھڑکن بے ساختہ سست پڑی اس نے بے یقینی سے ان دونوں کی سمت دیکھا۔

نرس کی بات پہ وہاج تو ان دونوں سے نظریں چراتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ اب ان دونوں کا رخ اب لیلیٰ کی جانب تھا جو پریشانی سے انگلیاں چٹخا رہی تھی۔

"لیلیٰ کیا ہوا میرب نے یہ قدم کیوں اٹھایا کیا اسے کوئی پریشانی ہے۔"

جازم نے وہاج کے جاتے ہی سنجیدگی سے استسفار کیا تو وہ نفی میں سر ہلاتے تلخی سے فہام کی سمت متوجہ ہوئی۔

"یہ تو تم ان سے پوچھو کہ وہ ایسا قدم اٹھانے پر کیوں مجبور ہوئی ہے۔"

لیلیٰ نے سرد نگاہیں فہام کی آنکھوں میں گاڑھی تو وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا وہ سہی ہی تو کہ رہی تھی وہ ہی اس کی اس حالت کا ذمہدار تھا۔

"بھائی کی وجہ سے میں سمجھا نہیں۔"

جازم نے ناسمجھی سے بھنویں اچکائی اور ایک نظر فہام پہ ڈالی جو دونوں ہاتھوں سے سر کے بالوں کو پیچھے کر رہا تھا اس کے سرخ ہوتے چہرے سے پریشانی صاف عیاں تھی۔

لیلیٰ نے ایک نظر جازم کو دیکھتے کل کی تمام بات اس کے گوش گزار تھی فہام کیلیے تو یہ بات حیرت ذدہ تھی کہ اس بات کے دوران مفرہ اور لیلیٰ بھی وہاں موجود تھی لیکن وہ بھی کیا کر سکتا تھا وہ فلحال اس سب کیلیے تیار نہیں تھا اس نے تو ایسا کبھی نہیں چاہا تھا۔

اس سے پہلے کہ جازم اسے کچھ بولتا اپنے کندھے پہ دباؤ محسوس کرتے اس نے جیسے ہی پیچھے گردن گھمائی وہاج قہر بھری نظروں سے اسے ہی گھور رہا تھا جازم کو معاملے کی سنگینی کی احساس ہوا تو وہ بے اختیار آگے بڑھا لیکن وہاج نے ہاتھ کے اشارے سے وہی روک دیا اور غیض کے عالم میں آگے بڑھتے اس کا گریبان اپنے مضبوط ہاتھوں میں

جکڑا لیلیٰ تو اس صورت حال میں بری طرح بوکھلا چکی تھی بھلا اسے کیا ضرورت تھی یہاں کچھ بھی بولنے کی جازم نے وہاج کی حرکت دیکھتے مشکل اپنے غصے پہ قابو پایا اور نرمی سے اس سے مخاطب ہوا۔

"وہاج میرے خیال سے یہ کوئی صحیح وقت نہیں ہے ان سب باتوں کا میرب ٹھیک ہو جائے تو ہم تسلی سے بیٹھ کر اس صورت حال کا ملاحظہ کرتے اس کا حل تلاش کریں گے۔"

اس نے وہاج کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے سمجھانا چاہا لیکن وہ اس کا ہاتھ اپنے شانے سے جھٹک دیا۔

"نہیں بلکل نہیں اسے بھی سزا ایسی ملے گی آج اس کی بدولت میری بہن کی یہ حالت ہے۔ "

اس سے پہلے کہ وہ طیش میں آتے فہام کے منہ پر مکہ جڑتا جو گردن جھکائے اپنے آپ کو مجرم گردان کر رہا تھا جازم نے اس کے ہاتھ کو فہام کے منہ پہ لگنے سے پہلے ہی تھام لیا اور سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں تمہیں یہ حق بلکل نہیں دوں گا کہ تم میرے بھائی پہ یوں سرِ عام ہاتھ اٹھاؤ بار بار ایک ہی بات دہرا رہا ہوں کہ ٹھنڈے دماغ سے یہ باتیں سوچی جاتی ہیں نہ کہ غصے کی حالت میں لیکن نہیں تمہیں تو لڑائی جھگڑے میں پڑ کر اپنا غصہ ٹھنڈا کرنا ہے اور رہی بات میرے بھائی کی اگنورنس کی کہ اس نے میرب کو نظر انداز کیا تو یہ میں مانتا ہوں یہاں ان سے غلطی سرزد ہوئی ہے لیکن ایک بات فہام بھائی تو میرب کے سامنے نہیں گڑگڑائے تھے نہ کہ میرے ساتھ یہ محبت بھرا رشتہ قائم کر دیا اپنے دل میں میرے لیے یہ جذبات قائم کر دیہ تو ایک فطری جذبہ ہے اس میں کوئی زور زبردستی والا کام نہیں ہوتا ان کی اپنی ذاتی زندگی کی کچھ تلخ یادیں کچھ مسائل ہیں انسان کو ان یادوں سے نکلنے میں کچھ وقت درکار ہوتا ہے اور جسے تم مارنے چلے تھے نہ وہ تو خود شروع سے یہی کہتے آئے ہیں کہ وہ اس لڑکی کو ڈیزرو نہیں کرتے میرب ان سے بھی کسی اچھے انسان کو ڈیزرو کرتی ہے جو اس کی محبت کی قدر کرے۔

کیا غلط کیا انہوں نے اس کا رشتہ ہو جانے پر خوشی خوشی مبارکباد دی یہ غلطی ہوئی ان سے وہ تو خود بے یقینی کی کیفیت میں ہے اب

یہاں کوتاہی میرب سے ہوئی ہے وہ اس چیز کو سمجھ نہیں پائی کہ جو چیز نصیب میں نہیں لکھی ہوتی وہ کسی صورت آپ کو نہیں ملے گی چاہے آپ روؤں گڑ گڑاؤ ہمیں کچھ موقعوں پہ صبر سے کام لینا ہوتا ہے لیکن وہ اس معاملے میں بزدل ثابت ہوئی حالات کا مقابلہ نہیں کر پائی اور اس سب سے روپوش ہونے کے چکروں میں یہ سب کر گئی کہ ہم سب کو یہ دن دیکھنا پڑا۔"

جازم جو فلحال یہ سب باتیں نہیں کھولنا چاہتا تھا وہاج کی حرکت پہ اسے شدید تاؤ آیا تبھی جو دل میں آیا وہ غصے کی حالت میں کہ گیا اس کی بات پہ وہاج نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا جازم کا اس کا یوں خود کو دیکھنا ایک آنکھ نہ بھایا تبھی نگاہیں پھیر گیا۔

"تمہارا تو وہ بھائی ہے ظاہری سی بات ہے طرفداری تو کرو گے ہی لیکن یہاں میری بہن زندگی اور موت کے درمیان لڑ رہی ہے اس کا قصوروار کون ہے۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے دھیمی آواز میں دھاڑا تھا جازم نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

"طرفداری کی بات میرے سامنے نہ کرنا اگر ان کی طرفداری کا اتنا ہی بھوت سر پہ سوار ہوتا نہ تو جب یہ باہر جاب کی تلاش میں جا رہے تھے جب میں ان کی طرفداری کرتا جب میرا مفرہ سے نکاح پڑھوایا جا رہا تھا جب میں طرفداری کرتا میری نظر میں جو قصوروار ہے تو وہ ہے۔ہاں ان سے کوتاہی ہوئی ہے لیکن اتنی نہیں کہ اگلا انسان مار دھاڑ پہ اترے.اور میں اسے ٹوکوں بھی نہ۔"

وہ بھی جوابًا دھیمی آواز پہ پھنکارا فہام اور لیلیٰ پریشانی سے خاموش تماشائی بنے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے یہاں معاملہ سنبھلنے کی بجائے بگڑتا ہی جا رہا تھا۔

اس کی بات پہ وہاج نے ایک نظر اسے دیکھتے خاموشی سے بیٹھ جانا ہی بہتر سمجھا جازم اس پہ ایک ترحم بھری نگاہ ڈالتے اس کے ساتھ ہی براجمان ہو گیا۔

"مجھ سے نہیں برداشت ہو رہی یہ اسکی یہ حالت وہ گھر بھر کی لاڈلی ہے ماما پاپا کو ابھی میں نے اس متعلق کچھ نہیں بتایا ان کا دل تو اس کی حالت پہ ہی کٹ کے رہ جائے گا نا جانے کن راستوں کی مسافر ہو چکی ہوں جن سے واپسی بھی ناممکن سی چیز ہے۔"

وہ جازم کے کندھے سے لگے سسک پڑا اس اونچے لمبے مرد کو جازم کے کندھے سے لگا روتا دیکھ سب کی آنکھیں نم ہو گئی لیلیٰ نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے رونے سے بعض رکھنا چاہا لیکن وہ بری طرح اس کا ہاتھ جھٹک گیا ان تینوں نے حیرت سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا لیلیٰ کی آنکھوں میں بھی حیرت در آئی۔

"وہاج۔"

اس نے صدمے سے اسے پکارا لیکن مقابل پہ کوئی اثر نہیں ہوا۔

"نام مت لو میرا فلحال میں اس متعلق تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔"

وہ سرد سرخ نگاہیں اس پہ گاڑھے غرایا لیلیٰ نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا لیکن وہ سر جھٹک گیا اور اپنے قریب آتی ڈاکٹر کی سمت متوجہ ہوا۔

"آپکے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے آپ لوگ جا کر مل سکتے ہیں لیکن خیال کیجیے گا ان کے نزدیک زیادہ شور یا کوئی بھی پرانی بات دہرانے سے گریز کیجیے گا۔"

وہ پیشہ وارانہ انداز میں کہتی وہاں سے چلی گئی جبکہ ان کی بات سنتے سب کے ویران چہرے پہ خوشی کی رمک ابھری وہاج تو بھاگنے والے انداز میں کمرے کی جانب بڑھا لیلیٰ سکتے کی حالت میں وہی کھڑی اسے جاتا دیکھ رہی تھی اس کیلیے یہ بات ناقابل یقین تھی کہ وہاج اس سے اتنے تلخ لہجے میں مخاطب ہوا تھا کیونکہ پچھلے تین سالوں میں ایسا کبھی بھی نہیں ہوا۔

"کیا ہو گیا ہے ایسے بت بنی کیوں کھڑی ہیں۔"

جازم نے اسے وہاج کو گھورتا دیکھ حیرانگی سے استسفار کیا۔

"تم نے دیکھا نہیں کیسے مجھے بول کر گئے ہیں بھلا میرا کیا قصور اس سب میں۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تو جازم اور فہام اس کے شکایتی انداز پہ مسکراہٹ دبا گئے۔

"آج جو ہوا ہے نہ وہ بہت ڈر گیا ہے اس لیے اسے خود سمجھ نہیں لگی کہ وہ کس سے پنگا لے گیا ہے۔"

وہ سنجیدگی سے کہتے آخر میں بڑبڑانے والے انداز میں بولا تو فہام چہرہ جھکائے مسکراہٹ دبا گیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا میں سمجھی نہیں۔"

لیلیٰ اس کی جانب رخ موڑتے ناسمجھی سے بولی تو جازم نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کچھ نہیں میں کہہ رہا تھا وہ تو پاگل ہے آپ بھی پاگل ہیں کیا جو اس کی باتوں کو محسوس کر رہی ہیں حوصلہ رکھیں خود ہی ٹھیک ہو جائے گا ابھی اندر چلیں۔"

وہ اسے بہلاتا ہوا بولا تو لیلیٰ کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا وہ ایکدم مدھم سا قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

"ہاں نہ بلکل ٹھیک کہا چلو اندر چلیں۔"

وہ آنکھوں میں چمک لیے اندر کمرے کی جانب چل دی میرب کی صحب یابی کی خبر نے انرجی فراہم کرنے کا کام کیا تھا کہ سب کے چہرے کھل اٹھے تھے لیلیٰ کے اندر جاتے ہی جازم نے فہام کو اندر جانے کا اشارہ کیا لیکن وہ سنجیدگی سے انکار کر گیا جازم اس کی بات سمجھتے اندر کی جانب چل دیا۔

سب کے جاتے ہی فہام نے دروازے کے ہول سے اندر کی جانب دیکھا جہاں وہ مسلسل کسی بات کی نفی کر رہی تھی اس کا چہرہ کچھ ہی گھنٹوں میں ساری شادابی کھو چکا تھا اور زردپن چھایا ہوا تھا اسے ایک نظر جی بھر کر دیکھتے اپنی نم آنکھوں کو پونچھتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"بھائی کی جان ایسے بھی کوئی جان نکالتا ہے کیا۔"

وہاج اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے محبت بھرے لہجے میں بولا میرب اس کی حالت دیکھتے شرمندگی سے آنکھیں میچ گئی وہ کیسے فقط ایک شخص کیلیے اتنے مخلص لوگوں کو دکھ دینے والی تھی جازم نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے حال احوال پوچھا اور وہاج سے مصافحہ کرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا وہاج بھی ڈسچارج پیپرز کیلیے ریسیپشن کی سمت چل دیا اب میرب کا رخ لیلیٰ کی جانب تھا جو اسے گھورنے میں مصروف تھی میرب اسے ایک نظر دیکھتے نظریں پھیر گئی۔

"یہ کسی بھی قسم سے حالات سے لڑنے کا کوئی طریقہ نہیں ہوتا ہار مان لی اتنی جلدی وہ بھی اتنی بزدل نکلی میرب تم۔"

لیلیٰ سنجیدگی سے بولتی اس کے پاس ہی رکھی کرسی پر جگہ سنبھال گئی میرب نے اس کی بات پہ تڑپ کر اس کی سمت دیکھا۔

"بھابھی یہ کرنا بہت مشکل ہے لیکن کہنا آسان ہے آپ نے اور مفرہ نے اتنی آسانی سے کہہ دیا کہ انہیں بھول جاؤں لیکن جس پہ گزرتی ہے وہ ہی جانتا تھا۔"

وہ تلخ لہجے میں بولی تو لیلیٰ اس کی بات پہ چہرہ جھکائے تلخی سے ہنس دی۔

"کیا تم جانتی ہوں کسی انسان کی سچے دل سے خواہش کرو نہ تو اگر وہ آپ کے حق میں اچھا ہو نہ تو وہ جو پاک ذات ہے نہ جو اس سے ضرور نوازتی ہے میں نے اور مفرہ نے تمہیں اسے آسانی سے بھلانے کا کہہ دیا چلو میں اپنی بات کو پس پشت ڈالتی ہوں کبھی مفرہ کے چہرے کی شفاف ہنسی دیکھی ہے جتنے برے حالات کا وہ سامنا کر چکی ہے نہ خدا نہ کرے کہ ویسے حالات کسی بھی لڑکی کیلیے پیدا ہو بچپن کا رشتہ ہونا شروع سے ہی فہام کو اس نظر سے دیکھنا چاہے اظہار نہ کرنا لیکن دل تو جڑ جاتے ہیں نہ پھر اچانک فہام کا رشتے سے انکار وہ سب برداشت کرنا کیا اس کیلیے آسان تھا کیا اس نے ایسا کوئی غلط قدم اٹھانے کی کوشش کی دل کو بڑا کرتے یہ سب برداشت کر گئی یہ سب بھی چھوڑ دو اس کے بعد وہ یونی والا واقعہ کسی بھی لڑکی کیلیے شرم سے مرنے کا مقام ہوتا ہے جب وہ سب اس کا باپ بھی دیکھے لیکن اس کے باپ نے دیکھی یہاں تک کہ اس بدولت اس کی جان سے پیاری ماما اس دنیا سے چلی گئی اتنی تلخیاں جھیلنے کے بعد بھی وہ کھل کر مسکراتی ہے کیونکہ وہ ایک ایسا پھول ہے جو ہر باغ میں نہیں کھلتا کسی بھی عام انسان کے پاس نہیں پایا جاتا اسے خاص لوگ ہی حاصل کر پاتے ہیں اور وہ ایک خاص شخص نے اپنی کسی نیکی کے صلے میں ہمیشہ کیلیے حاصل کر لیا۔

کیونکہ انمول چیزیں تو انمول لوگوں کیلیے ہوتی ہے وہ اپنی مہک سے اس کے وجود کو مہکا چکی ہے میں تمہیں ایک صلاح دوں گی کہ اگر اپنے فیصلے پہ ثابت قدم رہنا چاہتی ہو نہ تو مفرہ جاسم جیسی بنو جو ہر قسم کے حالات کا ڈٹ کر

مقابلہ کرتی آئی ہے جو اپنے اللہ پر پختہ ایمان رکھتی ہے وہ اللہ کے کیے گئے فیصلوں پہ یقین رکھتی ہے اور کیسے بھی دل چیر دینے والے حالات ہو وہ مسکرانا جانتی ہے

میں نے اس کے سنگ ان چاہے وجود سے چاہے جانے والے وجود کا سفر طے کیا ہے۔

ہاں بس بات بات پہ رونے والی چیز سے گریز کرنا ایک واحد اس کی اسی چیز پہ سخت قسم کا تاؤ آتا ہے۔"

لیلیٰ سنجیدگی سے بولتی آخر میں شرارتی انداز اپناتے خود بھی ہنس دی میرب جو مفرہ کی بات دوران اس کے آنکھوں میں فخر کے جگنو دیکھ رہی تھی اسے بے ساختہ رشک سا آیا لیکن اب اس نے یہ بات سوچ لی تھی کہ اسے اب اپنے ہر فیصلے پر ڈٹ کر چلنا ہے ثابت قدمی اختیار کرنی ہے۔

وہ دل ہی دل میں اپنے آپ سے وعدے وعید کرنے میں مصروف تھی کہ عین اسی وقت کمرے کے دروازے پہ کھٹکا ہوا تو لیلیٰ اپنی آنکھوں میں موجود نمی صاف کرتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی

میرب کو ان دونوں کی ایک دوسرے سے بے نیازی بہت بری طرح کھٹکی لیکن وہ فلحال کوئی بھی بات کرنے کی حالت میں نہیں تھی تبھی گھر جا کر بات کرنے کا سوچتے چپی اختیار کر گئی۔

وہاج گھر جا کر کچھ بھی بتانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا ڈسچارج پیپر تیار ہوتے ہی وہاج نے میرب کو گود میں اٹھایا اور گاڑی میں لا کر آرام سے بٹھایا اسے امید تھی کہ لیلیٰ آگے آ کر بیٹھے گی لیکن اسے میرب کے ساتھ بیٹھتا دیکھ وہ اس کی ہٹ دھرمی پہ کھول کر رہ گیا اور ایک نظر ان دونوں کو فرنٹ مرر سے دیکھنے کے بعد گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

فہام نہیں جانتا تھا کہ جازم اور وہاج کے درمیان کیا بات ہوئی تھی ان لوگوں نے گھر والوں کو کیا کہ کر اس شادی کیلیے راضی کیا لیکن اس واقعے کو تین دن گزر گئے تھے اور دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھی فہام کی تو بلکل سمجھ سے باہر تھا کہ اتنی جلدی یہ فیصلہ کیسے ہو گیا اس نے تو ایک بار بھی میرب سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی اور نا جانے اس کا ردِ عمل یہ سب سن کر کیا تھا۔

"جازم بات سنو۔"

جازم جو دانتوں سے سیب کترتے بے دھیانی میں اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا اپنے نام کی پکار پر گردن موڑتے پیچھے کی سمت دیکھا جہاں صوفے پہ بیٹھا فہام اسی سے مخاطب تھا وہ سر ہلاتا اسی کے ساتھ جگہ سنبھال گیا اور بھنویں اچکاتے اس کی سمت دیکھا جیسے بلانے کی وجہ جاننا چاہ رہا ہو۔

"یہ سب کیسے ممکن ہوا مطلب میرب کی شادی تو کسی اور کے ساتھ اور میرب کیا خوش ہے اب اس رشتے سے۔"

اس نے ہچکچاتے ہوئے ناسمجھی سے استفسار کیا تو جازم اس کی بات پہ کھانا بھول کر ہولے سے ہنس دیا۔

"ارے بھائی آپ آم کھائے گھٹلیاں نہ گنے اور ایک اور بات اسکو منانے کے زیادہ سارے کار آمد طریقے سوچیں کیونکہ بیویوں جیسی مخلوق جلدی نہیں مانتی اور آپ نے تو بہت بڑا ظلم کا پہاڑ توڑا ہے اس پہ نا جانے کیسے مانیں گی تیار شیار رہیے گا اگر شادی کی رات کمرے سے باہر بھی نکال دے نہ تو بلا جھجک میرے پاس آیئے گا یہ آپ کا بھائی ہمہ وقت آپکی خدمت میں پیش پیش رہے گا ایک پکار کی دیر ہے میں بھاگا بھاگا باہر آؤں گا اور لاؤنج میں بستر لگا جاؤں گا پھر لمبی تان کر سویئے گا کوئی پریشانی نہیں ہو گی۔"

وہ اس کے قریب جھکتے رازدارانہ انداز میں چہرے پہ سنجیدگی طاری کیے بولا البتہ آنکھوں میں واضح شرارت ناچ رہی تھی فہام نے کینہ توڑ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا تو جازم اس کے تاثرات دیکھ قہقہہ لگا کر ہنس دیا فہام کو اس کی ہنسی ذہر سے بھی ذیادہ بری لگی۔

"ذیادہ ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے قسم سے زہر سے بھی برے لگ رہے ہو خیر کیا کبھی مفرہ نے کوئی ایسی حرکت کی ہے کیا۔ "

وہ تو جیسے جازم کی باتوں کو کچھ ذیادہ ہی سنجیدہ لے گیا تھا تبھی پریشانی سے گویا ہوا جازم کو اس کی شکل دیکھ ہنسی تو بہت آئی لیکن سرخ چہرے سمیت ضبط کر گیا۔

"مفرہ مجھے کمرے سے نکالیں گی کیسی ناممکن باتیں کرتے ہیں آپ ابھی ایسا کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو جازم نیازی پہ حکم چلا سکے میری ایک کرخت نظر کی دیر ہے وہ یوں چلتی پھرتی نظر آئے گی آپکو مجھ پہ حکم چلانا کوئی آسان کام ہے۔"

وہ اس کی بات پہ تمسخر سے ہنستے سینہ اکڑا کر بولا فہام اسے رشک سے دیکھ کر رہ گیا۔

"جازم۔"

اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ جازم کا دل اچھل کر حلق تک آ گیا اس نے ایک نظر فہام کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ چلو دکھاؤ اپنی دادا گری لیکن جاسم کی ہوا تو اس کی آواز سن کے ہی اندر پھنس چکی تھی اس نے چہرے پہ مسکینیت سجائے اپنے عقب میں دیکھا جہاں مفرہ دونوں بازو سینے پہ باندھے طنزیہ انداز میں اسی سے مخاطب تھی

جاسم بھی اسے دیکھ کر بالوں میں ہاتھ پھیرتے مسکرا دیا۔

"کیا باتیں ہو رہی تھی وہ ذرا دور بیٹھ کر کچھ خاص آواز نہیں آرہی تھی تو سوچا کہ پاس جا کر سنتی ہوں لیکن یہاں تو میں اپنے بارے میں آپکے خیالات جان کر بہت خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ "

وہ طنزیہ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھتے دانت پیستے ہوئے بولی تو جازم اس کے دیکھنے کے انداز پہ ہی بوکھلا گیا اور دل ہی دل میں اپنے آپ کو سو بار صلواتیں سنائی کہ کیا ضرورت تھی اتنی لمبی لمبی چھوڑنے کی۔

"ارے نہیں آپ کے ان خوبصورت کانوں نے غلط سن لیا ہے میری زبان سے تو ہمیشہ آپ کیلیے پھول جڑتے ہیں میرے خیالات آپ کے بارے میں بہت نیک ہیں۔ میں تو انہیں آنے والے دنوں سے آگاہی دے رہا تھا کہ خوشگوار زندگی کے فوائد کیا ہے بیوی سے اچھا بھی آج تک کوئی ہو پایا ہے ہمیں بیویوں کی خدمت کرنی چاہیے وہ جو بھی کہیں چپ کر کے ساری باتیں مان لینی چاہیے ان کی بات ٹال کر انکو ناراض نہیں کرنا چاہیے اب میں نے بھی آپکی خوشی کا خیال کر کے آپ کو ابھی شاپنگ پہ لے کر جانا ہے بس یہی صلاح دے رہا تھا نہیں کہ کیسے زندگی کو خوشگوار بنایا جائے۔"

وہ مودب انداز میں سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی تائیدی انداز میں فہام کی سمت دیکھا جو حیرت سے منہ کھولے جازم کو دیکھ رہا تھا کہ کیسے وہ کمال مہارت سے کیسے بات کو پلٹ گیا تھا۔

"کوئی اچھی امید نہیں ہے مجھے ویسے آپ سے تمام خیالات میں سن چکی ہوں مجھے زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہیں ہے آپ دو منٹ میں تیار ہو میرے پاس فضول وقت نہیں ہے مجھے شاپنگ پہ جانا ہے۔"

وہ تند نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تو جازم نے فوراً فرمانبرداری سے ہاں میں سر ہلایا فہام اس کی حالت دیکھ قہقہہ لگائے بغیر نہیں رہ سکا جازم نے اس کے قہقہہ لگانے پر گھور کے اس کی سمت دیکھا تو وہ فوراً ہنسی چھپا گیا۔

مفرہ ان دونوں کو ایک نظر دیکھتی ہیر پٹختے ہوئے کمرے کی سمت چل دی جازم بھی اس کی ناراضگی کے ڈر سے فوراً اس کے پیچھے بھاگا فہام ان دونوں کو دیکھتے کھل کر ہنس دیا۔

"مفرہ یار کبھی کبھی دل کو سکون دینے کیلیے بھی ایسی باتیں کر لینی چاہیے۔ "

وہ سمجھانے والے انداز میں بولا تو مفرہ نے تعجب سے اس کی سمت دیکھا جیسے اس کی بات کا مطلب جاننے کی کوشش میں ہو۔

"میں نے کونسا آپ پہ ظلم کے پہار توڑ دیے ہیں جو آپ ایسی باتیں کرتے ہیں۔"

وہ ناراضگی سے حجاب کو پن اپ کرتے ہوئے بولی تو جازم نے مسکراہٹ دبا کر معنی خیز نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا اور ہمیشہ کی طرح مفرہ گھبرا کر نگاہوں کا رخ بدل گئی۔

"ظلم ہی تو کیا ہے آپ نے میری ذات پر کہ مجھے اب آپ کے سوا کوئی دکھائی ہی نہیں دیتا۔"

وہ بیچارگی سے گویا ہوا تو مفرہ جھینپ کر نظریں جھکا گئی اور نقاب پہننے لگی۔

"چلیں جلدی کریں پرسوں پھر نکاح ہے زیادہ وقت نہیں ہے اور آپ ہے کہ یہاں ڈرامے بازیاں ہی ختم نہیں ہوتی آپکی۔"

وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی تو جازم کا بے اختیار اس کی ہیزل گہری آنکھوں میں ڈوبنے کو جی چاہا۔

لیکن سچ میں کم تھا تبھی جازم اسے ایک نظر دیکھتا کلائی میں موجود گھڑی میں وقت دیکھا جو شام کے پانچ بجا رہی تھی وہ بھی سر جھٹکتا واشروم کی سمت چل دیا۔

"وہاں کھڑکی کے پاس کیا کر رہی ہو آجاؤ یہاں کھانا کھالو پھر دوائی بھی لینی ہے۔"

لیلیٰ جیسے ہی میرب کے کمرے میں داخل ہوئی وہ کھڑکی کے پار دیکھنے میں مصروف تھی ٹھنڈی ہوا سے بال اس کے چہرے پہ اٹھکلیاں کر رہے تھے لیکن وہ کسی نادیدہ نقطے کو گھورنے میں مصروف تھی

چہرے پہ ویرانی نے احاطہ کیا ہوا تھا۔

لیلی نے کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے عیشال کو بیڈ پہ بٹھایا اور اسے بیڈ پہ آنے کا اشارہ کرتے خود واشروم میں ہاتھ دھونے چلی گئی۔

"آپ لوگوں نے کھانا کھالیا۔"

اس نے موبائل میں مصروف لیلیٰ کو مخاطب کیا تو وہ چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوئی۔

"ہاں کچھ دیر پہلے ہی کھایا ہے تم سوئی ہوئی تھی تو نیند خراب کرنا مناسب نہیں سمجھا ماما پاپا تو اپنے کمرے میں آرام کرنے کی غرض سے جا چکے ہیں شادی کی شاپنگ نے دماغ گرم کر دیا ہے تو میں نے انہیں پین کلر دے دی تھی تاکہ وہ آرام سے نیند پوری کر سکیں تم کھانا کھاؤ نہ۔"

اس نے اسے پوری تفصیل سے آگاہ کرتے آخر میں کھانے کی طرف توجہ مبذول کرائی تو وہ بے دلی سے کھانا حلق میں اتارنے لگی لیلیٰ ایک چور نگاہ اس پہ ڈالتے دوبارہ موبائل میں مفرہ کے ساتھ مصروف ہو چکی تھی۔

"تم خوش ہو نہ میرب اس رشتے سے اب۔ "

لیلٰی کو نجانے ایک دم کیا سوجھی وہ موبائل ایک طرف رکھتی اس کا ہاتھ تھام گئی اب عیشال اس کا موبائل منہ میں ڈالنے کا شغل کر رہی تھی اس کی بات پہ میرب کا گلے میں جاتا نوالہ حلق میں ہی اڑ گیا اس نے مشکل نوالہ اندر نگلا اور دھیمے سے مسکراتے ہوئے اس کی سمت دیکھا۔

"خوشی محسوس ہی نہیں ہوتی اب یہ فیصلہ تو کر لیا ہے لیکن اب اس پہ ثابت قدم رہنے کی پوری کوشش کر رہی ہو کبھی کبھی محسوس ہوتا ہے یہ سب بہت مشکل ہے لیکن خیر آپ یہ باتیں چھوڑیں جو میری قسمت میں ہے وہ ہو کر ہی رہنا ہے آپ بتائیں بھائی ٹھیک ہوئے یا نہیں۔"

اس نے تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے سنجیدگی سے استفسار کیا تو وہ منہ بنا گئی۔

"جانے دو تمہارے بھائی کے اندر زیادہ ہی جو اکڑ آگئی ہے ایسا بھی کیا گناہ کر دیا ہے میں نے جو تین دنوں سے مجھے بلانا تو دور کی بات دیکھنا تک گوارا نہیں کر رہے زیادہ ہی اپنے آپ کو تیس مار خان سمجھتے ہیں مجھ سے بڑھ کر پھر بھی کوئی نہیں اگر کوئی غلطی کی ہوتی نہ میں نے تو فوراً معافی مانگتی لیکن بغیر غلطی کے یہ سزا ان کو تو اب ناکوں چنے میں چبواؤں گی۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولی تو میرب بھی اس کے مستقبل کے خطرناک عزائم دیکھتی مسکراہٹ دبا گئی اور کھانے کی ٹرے سائیڈ پہ رکھتی عیشال کو گود میں لے لیا جو اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولے اسے دیکھ کم گھورنے میں مصروف تھی۔

"لاؤ اسے مجھے دے دو اسے میں سلا دوں اس کا سونے کا ٹائم ہو رہا ہے۔"

وہ برے برے منہ بناتی عیشال کو گود میں لیتے ہوئے بولی تو میرب شدت سے اس کا گال چوم گئی لیلٰی اسے ایک نظر دیکھتی عیشال کو گود میں اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی اور موبائل میں سے مفرہ کا نمبر ملاتے میسج سینڈ کیا۔

"مشن سکسیسفل۔"

اس کے کمرے سے نکلتے ہی میرب کے چہرے سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے غائب ہوئی اور اس کا دماغ بے ساختہ تین دن پیچھے چلا گیا جب وہاج اسے گھر لے کر آیا تھا تو سب کتنے پریشان تھے شیرازی صاحب کے دوست کی فیملی بھی اس کا پتہ کرنے آئی تھی وہ نہیں جانتی کہ ان کے درمیان بند کمرے میں کیا بات ہوئی تھی لیکن آناً فاناً اس کا نکاح چار دنوں بعد طے پا گیا تھا لیکن اب وہ اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچا سکتی تھی تبھی خاموشی سے چہرہ جھکا گئی تھی البتہ دل میں مسلسل جھکڑ چل رہے تھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اس کا دل مٹھی میں جکڑ رہا ہے اور وہ چاہ کر بھی نہیں چھڑا پا رہی ابھی بھی یہ سب سوچتے وہ دوبارہ کھڑکی میں آکر کھڑی ہو گئی اور اپنے موبائل میں موجود اس کی اور فہام کی ایک واحد تصویر دیکھتے تلخی سے مسکرا دی اسے یاد تھا کہ فہام کو تصویریں لینے کا بلکل شوق نہیں تھا یہ تصویر بھی اس نے میرب کی خفگی کے ڈر سے مجبوراً کھچوالی تھی میرب وہ دن یاد کرتے بے ساختہ نم آنکھوں سے ہنس دی لیکن پھر ایک دم سے آنکھیں صاف کر گئی آخر وہ کیوں اس بے مروت انسان کیلیے اپنے آنسو ضائع کر رہی تھی اسے اب اس انسان کے بارے میں سوچنا چاہیے تھا جو اس کی زندگی میں شامل ہونے جا رہا تھا لیکن اس نے ابھی تک اس کی تصویر بھی نہیں دیکھی تھی لیلیٰ نے کئی بار دکھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ہر بار انکار کر گئی تھی اس نے یہ سب سوچتے ایک گہرا سانس بھرا اور وضو کرنے کیلیے واشروم کی سمت چل دی۔

شادی کی تیاریوں میں دن کس طرح گزرے پتہ ہی نہیں چلا سب اس چکر میں گھن چکر بنے ہوئے تھے

کسی کو بھی ایک سیکنڈ کیلیے بھی فرصت نہیں تھی عدیل صاحب نے تمام انتظامات کرنے کے بعد جازم کو اس کے کمرے کی جانب دھکیلا تھا کہ وہ جاکر تیار ہو جائے اور وہ تھکا ہارا جیسے کمرے میں داخل ہوا مفرہ کو کمرے میں نہ پاکر منہ بنا کر رہ گیا دل بری طرح خراب ہوا ایک تو صبح سے کاموں میں مصروفیت کی بدولت وہ ایک لمحہ بھی اس کے پاس بیٹھ نہیں پایا تھا نہ بات کر پایا تھا اور ابھی مزید وہ غائب تھی وہ جارحانہ انداز میں اپنا کرتا اٹھائے واشروم میں بند ہو گیا۔

"مفرہ یہ سارا کام ہو گیا ہے مٹھایاں وغیرہ پیک ہو گئی ہے بس تم اب جاؤ تیار ہو جاؤ میں بھی جا رہی ہوں بس۔"

نازیہ بیگم مصروف انداز میں ٹوکری کو پیک کرتے ہوئے بولی تو وہ بھی سنجیدگی سے سر ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی کمرے میں داخل ہوتے ہی جازم کی غیر موجودگی اسے بری طرح کھٹکی کیونکہ نازیہ بیگم کے مطابق وہ کمرے میں جا چکا تھا وہ کندھے جھٹکتے الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگی اسی دوران واشروم کے دروازے پہ کھٹکا ہونے کی آواز سے وہ چونک کر پیچھے مڑی تو جازم اپنے گیلے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا لیکن اسے دیکھتے ہی بے نیازی سے آئینے کی جانب متوجہ ہو گیا مفرہ کا منہ اس کے نظر انداز کرنے پر کھل گیا۔

"جازم کچھ ہوا ہے کیا۔"

وہ اس کے قریب جاتی دھیمی آواز میں بولی لیکن اس نے کوئی بھی ردِ عمل ظاہر کرنا گوارا نہ کیا مفرہ اس کی بے رخی پر کھول کر رہ گئی۔

"جازم۔"

اس نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھنا چاہا لیکن وہ پہلے ہی پیچھے ہو گیا۔

"جازم کیا ہو گیا ہے آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں۔"

وہ دھندلی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تو جازم نے جارحانہ انداز میں اسے اپنی سمت کھینچا

کہ اس کا سر اس کے چوڑے سینے سے اچانک ہوئی افتاد پہ زور سے ٹکرایا وہ ایکدم کراہ کر رہ گئی۔

"مجھ سے نہیں برداشت ہوتا کہ آپ کا میری ذات کو یوں نظر انداز کرتے باقی سب کو توجہ دینا میرے گھر ہونے کے باوجود صبح سے آپ نے ایک دفعہ بھی مجھ سے بات کرنا گوارا نہیں کیا نہیں سہا جاتا ہے یہ دل میں درد ہوتا ہے جب جب آپ میری آنکھوں کے سامنے رہتی ہیں نا یہاں سکون رہتا ہے ایسے لگتا ہے میرا دل آباد ہو جاتا ہے یہاں پہ خوشیاں رقص کر رہی ہے ایک سکون سا پورے وجود میں چھایا ہوتا ہے مجھے میرا سکون ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے چاہیے ہاں جب میں گھر نہ ہوں یا آفس جاؤں تو آپ کہی بھی جا سکتی ہیں لیکن میری موجودگی میں فقط میرے پاس ہاں آہستہ آہستہ میں اپنے رویے میں گنجائش پیدا کروں گا میں یوں آپ کو اپنے آپ سے باندھ کر نہیں رکھنا چاہتا۔"

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے دل پہ ہاتھ رکھے بے بسی سے بولا تو مفرہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"جازم آپ جانتے ہیں ایسا کبھی کچھ نہیں ہوا بس گھر میں شادی کا ماحول ہے بس اسی لیے افرا تفری چھائی ہوئی ہے ۔"

وہ اس کے سینے پہ سر رکھتے متانت سے بولی تو جازم اس کا معصوم و دلکش چہرہ آنکھوں کے راستے دل میں اتارتے دلکشی سے ہنس دیا اور آگے بڑھتے اس کے ماتھے پہ شدت سے بھرپور لمس چھوڑا مفرہ سرخ چہرے سمیت جی جان سے کانپی اور صوفے سے اپنے کپڑے اٹھاتی واشروم میں بند ہو گئی اس کی عجلت پہ جازم کا قہقہہ بے ساختہ تھا

جازم اپنے کرتے کے بٹن بند کرتا اپنے اوپر مشہور برینڈ ارمانی کا پرفیوم سپرے کرنے لگا آئینے میں نظر آتے اپنے عکس پہ ایک تفصیلی نگاہ ڈالتے وہ کچھ سوچتے فہام کے کمرے کی سمت چل دیا تاکہ اس کی تیاری میں مدد ہو سکے۔

اس کے جانے کا یقین کرتے مفرہ نے کمرے میں قدم رکھا اور اپنے گیلے بال ڈرائر سے خشک کرنے لگی جلدی جلدی میں اس نے میک اپ کے نام پہ صرف آنکھوں میں لائنر مسکارہ لگایا اور ہونٹوں پہ گلابی رنگ کی لپسٹک لگائے وہ بہت حیسن لگ رہی تھی اتنی سادہ سی تیاری نے بھی اس کا حسن دو آتشہ کر دیا تھا وہ یہ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن نازیہ بیگم کی خاص ہدایت تھی کہ گھر کی بہو ہونے کی حیثیت سے یہ تیاری لازمی کرے اس نے بالوں کا جوڑا بناتے گولڈن کلر کا نفیس اور قیمتی حجاب اپنے سر پہ لپیٹا اور نقاب پن اپ کرنے لگی

ساری تیاری مکمل ہوتے ہی اس نے آئینے میں ایک تنقیدی نگاہ اپنے اوپر ڈالی بلیک نیٹ کا گھٹنوں تک آتا فراک جس کے گلے گھیرے پہ نگینوں کا کام ہوا تھا ساتھ گولڈن اور بلیک جاماوار کا شرارہ پہنے ڈوپٹہ ایک طرف ڈالے سر پہ حجاب لپیٹے وہ جانے کیلیے مکمل تیار تھی۔

"مفرہ آپ تیار۔"

جازم جو بے دھیانی میں اسے آواز دیتے ہوئے کمرے میں داخل ہو رہا تھا اس پہ نظر پڑتے ہی زبان تالو سے جا لگی اس نے ایک گہری نگاہ اس کی تیاری پہ ڈالتے اونچی آواز میں ماشااللہ کہا تو وہ جھینپ سی گئی۔

"جی میں تیار ہوں چلیں۔"

وہ اس کے قریب آتے اس کی واسکٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے بولی تو وہ دھیرے سے اس کے ماتھے پہ لب رکھ گیا۔

"کیا یار ابھی اس چاند کا دیدار بھی نہیں ہوا اور پہلے ہی یہ بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا ابھی تو اسے اعزاز بھی بخشنا ہے کچھ نظرِ کرم کریں اپنے مرید پر۔"

اس سے پہلے کہ وہ اس کا نقاب کھول کر کوئی پیش قدمی کرتا مفرہ لمحے میں اس کا حصار توڑتی پیچھے ہوئی اور تنبیہی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

"چپ کر کے باہر چلیں سب تیار ہیں پتہ نہیں اتنا ٹھرک پنا کہاں سے اکٹھا کیا ہے کبھی کبھی تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے دنیا جہاں کے ٹھرکی آپ کے اندر آسمائے ہیں۔"

وہ بڑبڑانے والے انداز میں بولتی دروازہ کھولتے باہر کی جانب بڑھ گئی جبکہ اس کے بولنے پر جازم منہ کھولے اسے جاتا دیکھتا رہا۔

"نہیں مطلب اب بندہ بیوی سے پیار محبت بھری باتیں کرے تو ٹھرکی کہلائے گا اُفف یا اللہ کیسی بیوی پلے باندھ دی ہے رومینس میں بلکل ٹھُس۔"

وہ دونوں ہاتھ آسمان کی جانب اٹھاتا بیچارگی سے شکوہ کرتا ہوا بولا لیکن دروازے سے آنے والی تیز آواز پہ گڑبڑا کر فوراً ہاتھ نیچے کر گیا اور ترچھی نگاہوں سے دروازے کی سمت دیکھا۔

"جیسی بھی ہوں نہ آپکے ہی حصے میں آئی ہوں اسی لیے فضول باتوں سے گریز برتیں اور مجھے برداشت کریں ٹھرکی انسان۔"

مفرہ جو اپنا کلچ لینے کمرے میں آئی تھی اس کی باتیں سن کر تند لہجے میں بولی اور ڈریسنگ سے کلچ اٹھاتے تن فن کرتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

جبکہ جازم اس کے ایک بار پھر اپنے آپ کو اس لقب سے نوازنے پر تڑپ کر رہ گیا۔

اور غصے سے اپنی چوڑی کلائی پہ ڈائل کی گھڑی پہنتا اس کی تلقید میں چل پڑا۔

اسلام علیکم !
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔
Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

شیر ازی ہاؤس میں ہر جانب برقی قمقموں سے رات کے وقت بھی اجالا پھیلا ہوا تھا ہر جگہ کو پھولوں سے آراستہ کیا گیا تھا پھولوں کی خوشبو ہر جانب احاطہ کیے ہوئی تھی جو سب کی روحوں کی معطر کر رہی تھی پھولوں کی لڑیوں کو دیوار پہ لٹکایا گیا تھا ساتھ ہی لگی لائٹس اسے مزید خوبصورتی بخش رہی تھی۔

مہمانوں کی آہستہ آہستہ آمد ہو رہی تھی مسٹر اینڈ مسز شیر ازی گھر کے بالائی دروازے پہ کھڑے مہمانوں کا استقبال کرنے میں مصروف تھی جو جو گھر کی سجاوٹ پہ نظر ڈالتا سب کی آنکھیں میں ستائش در آتی اتنی تیاری ہوتی بھی کیوں نہ گھر بھر کی لاڈلی اور اکلوتی بیٹی کی شادی تھی۔

گھر کے لان کو بھی خوبصورتی سے سجایا گیا ہے سفید اور سرخ رنگ کے پردوں سے سٹیج کو خوبصورتی سے تیار کیا گیا تھا اس کے اوپر پھولوں کی لڑیاں لٹک کر ایک خوبصورت سا منظر پیش کر رہی تھی گول میز کے ارد گرد لگی کرسیاں جس پہ سفید رنگ کا کپڑا اور ساتھ ہی سرخ رنگ کے ربنز لگے ہوئے تھے جیسے جیسے مہمانوں کی آمد ہو رہی تھی ویٹرز انہیں جوس وغیرہ سرو کرنے میں مصروف تھے مسٹر اور مسز شیر ازی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہیں رہنا چاہتے تھے تبھی ہر جگہ سب ہنسی خوشی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

"ماشاءاللہ بہت حسین لگ رہی ہو دولہے میاں تو تمہیں دیکھتے ہی حواس کھو دیں گے۔"

لیلیٰ جو خود مفرہ جیسے ہی سوٹ میں ملبوس تھی لیکن اس نے پیروں تک چھوتے لانگ فراک بنانے کو ترجیح دی تھی فل ہیوی میک اپ کیے ڈوپٹہ ایک کندھے پہ ڈالے بالوں کا میسی جوڑا بنائے کانوں اور گردن میں بھاری بھر کم آویزے اور ہار پہنے وہ دلہن کی اکلوتی بھابھی ہونے کا پورا حق ادا کر رہی تھی

وہ اپنی تیاری مکمل کرنے کے بعد میرب کے کمرے میں جیسے ہی داخل ہوئی اسے دیکھتے بے اختیار بول اٹھی لیکن دولہے کے نام پہ میرب کا دل بجھ سا گیا لیکن اپنی بدولت وہ آج کے دن کسی کو دکھ نہیں دے سکتی تھی تبھی خاموشی سے مسکرا دی۔

سرخ آتشی رنگ لہنگا اور شارٹ فراک پہنے جس پہ گولڈن کلر کا بھاری نگینوں کا کام ہوا تھا ڈوپٹے کو پن کے سہارے سے پیچھے جوڑے پہ اٹکا کر پن اپ کیا گیا تھا بھاری سونے کے زیورات پہنے جو مسز شیر ازی نے خاص

طور پر اس کیلیے تیار کروائے تھے ناک میں سونے کی ہی نتھ ڈالے کلائیوں میں بھر بھر کر چوڑیاں پہنے لبوں پہ ڈارک ریڈ کلر کی لپ سٹک لگائے وہ آسمان سے اتری کوئی حور ہی لگ رہی تھی لیلیٰ نے اسے دیکھتے دل ہی دل میں ماشااللہ کہا۔

وہاج کی پکار پہ وہ میرب کو ایک سیکنڈ کا کہتے کمرے سے باہر نکل گئی اس کے جاتے ہی میرب نے افسردگی سے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھا۔

"کاش آج میری تیاری آپ کیلیے ہوتی لیکن میں اپنے ہونے والے شوہر کو مزید دھوکے میں نہیں رکھ سکتی کسی اور کی یادوں کو دل میں بسا کر اسی لیے آپ کا میرے دل سے نکل جانا ہی بہتر ہے آج میں مکمل طور پر کسی اور کی ہو جاؤں گی پھر میرا آپ کو سوچنا بھی گناہ کے زمرے میں آئے گا اور میں اپنے اللہ کو مزید ناراض نہیں کر سکتی۔"

لیلیٰ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی وہاج کو عیشال کو سنبھالتے دیکھ مسکراہٹ دبا گئی جس نے رو رو کر اپنا حال برا کیا ہوا تھا جبکہ وہ اسے چپ کرانے میں ہلکان ہو رہا تھا۔

"آ جا میرا بے بی کیا ہو گیا میرے بچے کو۔"

لیلیٰ اسے گلہ پھاڑ کر روتا دیکھ آگے بڑھتے اسے گود میں اٹھا گئی جبکہ اتنے دنوں بعد اسے اتنے قریب سے دیکھتے اس کی موجودگی کو محسوس کرنے لگا گزرے دنوں میں لیلیٰ اس کی غیر موجودگی میں ہر کام نپٹا لیا کرتی تھی اور اس کے آنے سے پہلے ہی سو جایا کرتی تھی اگر وہاج اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا تو لیلیٰ نے بھی ہٹ دھرمی سے اسے بلانے کی زحمت نہیں تھی اس کا من موہنا روپ دیکھتے ناراضگی تو کہی دور جا سوئی تھی وہ ایکدم سے عیشال کو اس کی گود سے اتارتے بیڈ پہ لٹاتے اس کے منہ میں فیڈر ڈال دیا اور لیلیٰ کو ایک جھٹکے میں کھینچتے اپنے حصار میں لے گیا۔

"کیا ہے کیوں تنگ کر رہے ہیں کہی میری خوبصورتی پہ پگھل تو نہیں گئے۔ "

وہ اس کی جانب دیکھتی تمسخرانہ انداز میں بولی تو وہاج جھک کر اس کے ماتھے پہ لب رکھ گیا لیلیٰ نے فوراً سے پہلے اپنا ماتھا صاف کیا جیسے اس کے لمس کو مٹانا چاہتی ہو وہ اس سے بے رخی تو برت رہی تھی لیکن اس کا یوں نظرانداز کرنا اسے بہت بری طرح کھل رہا تھا اب بھی اس کی اتنی سی عنایت پر اس کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تبھی خفگی سے رخ پھیر گئی۔

"چلو بس ختم کرتے ہیں یہ ناراضگی۔"

وہ دوبارہ اس کی جانب جھکتے اس کی صبیح پیشانی پر پھول کھلا گیا تو لیلیٰ نے شکوہ کناں نظروں سے اس کی سمت دیکھا۔

"اتنے دنوں سے میں انتظار میں تھی کہ آپ آج ٹھیک ہو گے لیکن نہیں تڑپا تڑپا کر مارا ہے مجھے۔ "

وہ اس کے سینے پہ مکہ مارتے ہوئے بولی تو وہ اس کا وہی ہاتھ چوم گیا۔

"تو میں کونسا سکون میں رہا ہوں۔ "

وہ اس کے گرد گھیرا مزید تنگ کرتے ہوئے بولا تو وہ بھی سب کچھ بھلائے مسکراہٹ دبا گئی اور اس کے مضبوط بازو پہ چٹکی بھرتی اس کا حصار توڑ گئی وہاج نے کراہتے دانت پیستے ہوئے اس کی سمت دیکھا تو وہ مدھم سا قہقہہ لگا گئی۔

"آج کی رات تم نہیں بچتی۔"

وہ اس پہ گہری نگاہ ڈالتا معنی خیزی سے بولا تو لیلیٰ نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا اور وہاج کو اس کی یہی عادت تو بھاتی تھی کہ وہ اس کی باتوں پہ گھبراتی نہیں تھی۔

"چلیں عیشال کو پکڑیں بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔"

وہ اس کی بات کو ہوا میں اڑا گئی اور اسے ایک فلائنگ کس سے نوازتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہاج نے اس کی کس کو پکڑتے اپنے دل کے مقام پہ رکھتے گہرا سانس بھرا اور شدت سے عیشال کو اپنے اندر بھینچتے نیچے کی طرف چل دیا۔

نیازی فیملی کا بھی پر تپاک استقبال کیا گیا مسز شیرازی محبت بھرے انداز میں فہام کے سر پہ ہاتھ رکھتے اس کا ماتھا چوم گئی جو فنکشن کے لحاظ سے ہلکے سے کام والی شیروانی پہنے جاذب نظر آ رہا تھا۔

باقی سب سے ملتے ملاتے ان سب کو ایک جانب رکھے صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا مفرہ نے جگہ سنبھالتے لیلٰی کی تلاش میں نظریں گھمائی لیکن وہ کہی دکھائی نہیں دی جازم جو کسی سے موبائل میں مصروف تھا اس کے چہرے سے بے چینی بھانپتے موبائل جیب میں ڈالتے اس کی سمت متوجہ ہوا اور بھنویں اچکاتے ہوئے اس سے بے چینی کا سبب پوچھنا چاہا۔

"میں سوچ رہی ہوں کہ میرب کو جب اس سب کے متعلق آگاہ کیا جائے گا تو اس کا ردِ عمل کیا ہو گا۔"

وہ آنکھوں میں اشتیاق لیے بولی تو جازم اس کی چہرے سے چھلکتی معصومیت کو دیکھتے مسکرا دیا۔

"لیں وہ لیلٰی آ گئی جائیں مل لیں۔"

جازم نے اس کی توجہ ان کی ہی جانب آتی لیلٰی کی سمت مبذول کرائی تو وہ بھی مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی لیلٰی نے مسکراتے ہوئے ان سب کو خوش آمدید کہا اور کچھ لمحے ان کے پاس بیٹھتی مفرہ کو لیے میرب کے کمرے کی سمت چل دی۔

مفرہ جیسے ہی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو اپنی پوری تیاری کے ساتھ موجود میرب کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے بے ساختہ ماشااللہ کہہ گئی

میرب بھی اسے دیکھتے چونک کر وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی ناجانے کیوں اسے دیکھتے شدت سے دل چاہا کہ دل کا غبار نکال دے لیکن پھر ضبط کرتے مسکرا گئی اس کی اتری ہوئی صورت دیکھ مفرہ کے دل میں آیا کہ اسے سب چیزوں سے آگاہی دے دے لیکن لیلیٰ کے ہاتھ دبانے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور آگے بڑھتے اسے اپنے حصار میں لیا۔

"محترمہ دولہے والے آچکے ہیں اپنی تیاری پکڑیں کسی بھی وقت مولوی صاحب دھاوا بول سکتے ہیں۔"

لیلیٰ شرارت سے آنکھ دباتے ہوئے بولی تو میرب کا دل دھک سے رہ گیا ہاتھوں کی کپکپاہٹ ان دونوں کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہیں تھی اتنی دیر میں وہاج اور شیرازی صاحب کمرے میں مولوی سمیت داخل ہوئے وہاج نے آگے بڑھتے اسے اپنے حصار میں لیا اور صوفے پہ براجمان ہو گیا۔

تو کیا وہ گھڑی آپہنچی تھی جب سب کچھ ختم ہو جانا تھا اس نے آنکھیں میچتے ہوئے سوچا۔

لیلیٰ اور مفرہ نے ایک دوسرے کے ہاتھوں کو سختی سے تھام لیا میرب وہاج کے کندھے سے سر ٹکائے شدتوں سے رو دی کیا ایک لڑکی کیلیے ماں باپ کا گھر چھوڑنا آسان ہوتا ہے وہاج کا بس چلتا تو اسے کبھی اپنے سے دور نہیں جانے دیتا لیکن یہ بھی ایک دستور ہے کہ بیٹیاں ماں باپ کے گھر پرائی ہوتی ہیں ایک نہ ایک دن وہ یہ آنگن سونا کر جاتی ہیں۔

وہاج نے اس کا سر تھپکتے اسے دلاسا دیا اور مولوی کو نکاح شروع کرنے کا حکم دیا نکاح کے کلمات پڑھے جارہے تھے ہر جانب خاموشی چھائی ہوئی تھی شیرازی صاحب نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے اپنے ساتھ کا یقین دلایا تو اس نے اپنی سسکی روکی۔

"آپکا نکاح فہام نیازی ولد وہاب نیازی کے ساتھ طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے؟"

مولوی صاحب نے پوچھا تو میرب کا روتا بلکتا وجود گویا زلزلوں کی زد میں آگیا اس نے جھٹکے سے گردن اٹھائے سب کی سمت بے یقینی سے دیکھا تو سب نم آنکھوں سے مسکرا رہے تھے میرب کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہنسے یا روئے ہنسے اس بات پہ کہ کیا قسمت یوں بھی مہربان ہوتی ہے یا روئے کہ کسی نے اس کی حالت پہ ترس کھاتے فہام کے سامنے اس کی محبت کی بھیگ مانگی ہے۔

وہاج کے ہاتھ دبانے پر اس نے دھندلی نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے اسے جواب دینے کا اشارہ کیا میرب اپنی تمام بے لگام سوچوں کو جھٹکتی مولوی صاحب کی سمت متوجہ ہوئی۔

"قبول ہے۔"

فضا میں ایکدم اس کی دھیمی آواز گونجی تو سب شکر ادا کرتے مسکرا دیے مفرہ اور لیلٰی نے ایک دوسرے کو دیکھتے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔

تین بار نکاح کے کلمات ادا کرتے وہ اپنا سب کچھ فہام کو سونپ چکی تھی لیکن چہرہ ایکدم سپاٹ ہو گیا تھا وہ سب مسکراتے ہوئے اسے گلے لگائے مبارکباد دے رہے تھے لیکن اس کے دل و دماغ میں تو جھکڑ چل رہے تھے وہاج اس سے بعد میں ملنے کا کہتے مولوی صاحب کو لیے باہر لان کی سمت بڑھ گیا کیونکہ اب فہام کی باری تھی۔

جازم اس کے ساتھ ہی صوفے پر براجمان تھا وہاب صاحب اور عدیل صاحب بھی پاس ہی بیٹھے تھے نازیہ بیگم تو اس کی نظریں اتارتے نہیں تھک رہی تھی ان کا تو جیسے برسوں پرانا خواب پورا ہو رہا تھا۔

مولوی نے نکاح کے کلمات ادا کرنا شروع کیے اور نکاح پڑھوانا شروع کیا۔

"آپکا نکاح میرب شیرازی ولد حسن شیرازی سے طے پایا گیا ہے کیا آپکو قبول ہے؟۔"

مولوی صاحب نے آخری بار کلمات دہرائے تو فہام آنکھیں بند کیے اس کا تصور ذہن میں لائے آنکھیں میچ گیا

ماحول میں اچانک خاموشی چھاگئی

تبھی فضامیں بھاری گھمبیر آواز گونجی۔

"قبول ہے۔ "

اور فہام نے اپناسب کچھ اس پیاری لڑکی کے نام کر کے اسے اپنی ملکیت میں لے لیا تھادل میں ایک ٹھنڈی پھوار سی برسی وہ جازم کی جانب دیکھے دلکشی سے مسکرادیاہر جانب مبارک ہو کا شوراٹھااب ایک دوسرے کے گلے لگے ہنس کر مبارکباد دے رہے تھے۔

مفرہ ان سب کوایک نظر دیکھتی اندر کمرے کی جانب چل دی جہاں لیلیٰ اسی کی منتظر تھی۔

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی میرب لیلیٰ کے کندھے پہ سر ٹکائے رونے کا شغل فرمارہی تھی

مفرہ کی آنکھوں میں حیرت درآئی۔

"کیاہوامیرب کیوں رورہی ہو۔ "

مفرہ اس کی دوسری جانب بیٹھتے ہوئے پریشانی سے بولی اس کا یوں زاروقطار روناب پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔

"محترمہ کہ رہی ہے کہ مجھے نہیں کرناتھا یہ نکاح آپ لوگوں نے زبردستی ان کا نکاح میرے سے پڑھوایاہے۔"

لیلیٰ جلے کٹے انداز میں بولی تو مفرہ نے آنکھیں چھوٹی کیے میرب کی جانب دیکھا جس نے رورو کر میک اپ کا بیڑاغرق کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"بھئی اب ہم اس متعلق کوئی شیوریٹی تو نہیں دے سکتے اب تم جانو اور تمہارا میاں۔ "

مفرہ شانِ بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔ جیسے اسے اس سب سے کوئی فرق نہ پڑا ہو۔

اتنی دیر میں کمرے کا دروازہ ناک ہوا اور نازیہ بیگم جازم کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئی میرب نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے نازیہ بیگم اس کا چہرہ دیکھ کر ٹھٹھک گئی پھر سب کچھ ذہن سے جھٹکتے آگے بڑھتے اس کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیا وہ نم آنکھوں سمیت چہرہ جھکا گئی

جازم نے بھی آگے بڑھ کر اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے پیار دیا۔

اتنی دیر میں رخصتی کا شور بلند ہوا لیلیٰ نے جلدی جلدی میں میرب کا میک اپ کچھ حد تک ٹھیک کیا لیکن وہ چہرے پہ سرد تاثرات سجائے بیٹھی رہی لیلیٰ اور مفرہ نے ایک دوسرے کو دیکھتے بیچارگی سے کندھے اچکائے اس دوران اس نے فہام کو دیکھنے سے بلکل گریز برتا تھا کچھ ہی دیر میں میرب شیرازی ہاؤس سے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے اپنے ماں باپ کی دعاؤں کے سنگ پیا دیس سدھار گئی۔

نیازی ہاؤس پہنچتے ہی میرب کا شاندار استقبال کیا گیا وہ ان سب کا خیال کرتے دھیمی مسکراہٹ چہرے پہ سجا گئی وہ کسی کے سامنے بھی اپنا آپ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی فہام کا نام اس کے ساتھ جڑ جانا اس کا احساس اس کا بلکل اس کے آس پاس ہونا میرب کیلیے کسی خوش قسمتی سے کم نہیں تھا لیکن وہ اتنی جلدی اسے معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی شادی کی کچھ رسومات کے بعد نازیہ بیگم نے مفرہ کے ساتھ میرب کو کمرے میں پہنچوا دیا مفرہ نے اسے جیسے ہی بیڈ پہ بٹھایا اس کے ٹھنڈے یخ ہاتھ محسوس کرتے اس کے پاس ہی بیٹھ گئی جو باقاعدہ ہولے ہولے کپکپا رہی تھی مفرہ نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے تسلی دی۔

"میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تو مفرہ نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"ریلیکس رہو یہ آپ دونوں کا ذاتی معاملہ ہے اور مجھے امید ہے کہ صبح جب تم اٹھوں گی تو انشااللہ سب ٹھیک ہوا ہو گا۔"

مفرہ اس کا گال تھتھپاتے ہوئے اپنائیت بھرے لہجے میں بولی تو وہ بے اختیار نظریں چرا گئی۔

وہ گھڑی پہ نظر ڈالتے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی جو رات کے بارہ بجا رہی تھی اور اسے تسلی دیتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس کے نکلتے ہی وہ کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو چکی تھی کہ اچانک کمرے کے دروازے پہ کھٹکا ہوا وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ گردن جھکائے بیٹھی رہی دل چاہ رہا تھا کہ یہ سجا کمرہ تہس نہس کر دے جیسے اس کی دل کی حالت خراب تھی ویسے اس کمرے کی حالت کو بھی خراب کر دے دروازہ کھلتے ہی فہام کمرے میں داخل ہوا اور اپنا حلق تر کرتے آنے والے لمحات کیلیے خود کو تیار کرنے لگا اس نے اس کے سجے سنورے نقوش سے نگاہ چراتے شیروانی اتارتے صوفے پہ رکھی اور خود آرام دہ حالت میں اس کے سامنے ہی بیڈ پہ براجمان ہو گیا لیکن میرب نے ہٹ دھرمی سے نگاہ اٹھانا بھی گوارا نہیں کیا آنسو پلکوں کی باڑ توڑنے کیلیے بے چین تھے لیکن وہ خود پہ ضبط کا کڑا پہرا بٹھائے ہوئے تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ مزید اپنے آپ کو کمزور ثابت کرے۔

فہام نے ہمت کرتے اس کا دودھیا مہندی سے سجا مومی ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لیا اس کے ہاتھ لگنے کی دیر تھی میرب کے وجود میں چونٹیاں رینگنے لگی اس نے سختی سے فہام کا ہاتھ جھٹک دیا اور خود اپنی انگلیاں چٹخاتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے اٹھتے ہی چوڑیوں کی چھنکار نے فہام کو اپنی جانب متوجہ کیا وہ فلحال اس سے سخت قسم کی ناراضگی کی ہی توقع کر رہا تھا۔

"ایک بار میری بات سن لو اس کے بعد جو تمہارا فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا۔"

اس نے گویا بات کی تمہید باندھی لیکن میرب نے کوئی جواب نہیں دیا آنسو رخسار پہ لپک آئے تھے اس کے بے آواز رونے پہ فہام نے تڑپ کر اس کی سمت دیکھا۔

"مجھ سے بات کیجیے میں فریش ہونا چاہتی ہوں۔"

وہ سختی سے رخ پھیر گئی ورنہ اس کی صورت دیکھ سب کچھ بھولنے کو جی چاہ رہا تھا ۔

"میری باتیں تو تمہیں سننی ہی پڑے گی میرب پلیز مجھے غلط مت سمجھو میری بات بھی تو سمجھو۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے منت کرنے والے انداز میں بولا تو اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا اور اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

"میں آپ کو ایسا حق بلکل بھی نہیں دے رہی کہ آپ میرا ہاتھ بار بار تھامنے کی. جرأت کریں اسی لیے مہربانی کر کے فاصلہ قائم کریں۔"

وہ سخت لہجے میں تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولی وہ الگ بات تھی کہ اس کا لہجہ رونے کی چغلی کھا رہا تھا اں وہ کمزور پڑ رہی تھی۔

"حق کی بات نہ ہی کی جائے تو بہتر ہے کیونکہ یہ حق میں نے گواہوں کی موجودگی میں حاصل کیا ہے کوئی بھی مجھے اپنا حق لینے سے روک نہیں سکتا تم بھی نہیں۔ "

اس کی بات پہ وہ تمسخر سے ہنستا باور کرانے والے انداز میں بولا تو اس کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی اس نے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے ان کی لغزش پہ قابو پانا چاہا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ کچھ غلط کر سکتا ہوں میں خود ان حالات سے پریشان تھا میرے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ تم اس حد تک میرے میں انلولو ہو جاؤ گی میرا یقین کرو میرب۔ "

وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے اسے یقین دلانے والے انداز میں بولا۔

"مجھے کوئی صفائی نہیں چاہیے میں جانتی ہوں کہ آپ کو زبردستی مجبور کیا گیا ہے اس شادی کیلیے لیکن میں آپ کو یہ رشتہ آگے لے جانے کیلیے فورس نہیں کروں گی آپ چاہے تو مجھے ابھی طلاق۔ "

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی فہام نے سختی سے اس کے دونوں بازوؤں کو جکڑ لیا کہ اس کی انگلیاں اپنے بازو میں گرتی ہوئی محسوس ہوئی وہ تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچ گئی۔

"کس نے کہا کہ مجھے مجبور کیا گیا ہے ڈیم اٹ ڈرتا تھا میں کسی بھی وجود کو اپنی زندگی میں شامل کرنے سے میرے نہیں چاہتا تھا کہ میری وجہ سے مزید کسی لڑکی کی زندگی برباد ہو لیکن اس دن مفرہ کے سمجھانے پر میں نے سوچ لیا تھا کہ میں ایک کوشش لازمی کروں گا لیکن میری کوشش کرنے سے پہلے ہی تم نے اپنے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی میری ہمت مزید جواب دے گئی اس کے بعد مجھے نہیں معلوم جازم اور وہاج نے کیا کیا کیسے کیا لیکن جو بھی کیا انہوں نے آج تم میرے سامنے صرف میرے لیے سجی سنوری میرے نام سے جڑی کھڑی ہو اور یہ میرے لیے بہت فخر کی بات ہے۔"

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ک ماتھے پہ محبت بھرا لمس چھوڑتے ہوئے بولا تو میرب کے منہ سے بے اختیار ایک سسکی نکلی۔

"آپ نہیں جانتے میں نے یہ دن کیسے گزارے ہیں روز ایسا محسوس ہوتا تھا کہ زندگی موت کی جانب دکھیل رہی ہے روز ایک نئی موت مرتی تھی بس شدت سے کسی معجزے کا انتظار تھا مجھے اب کبھی خود سے دور مت کیجیے گا کیونکہ اب اگر مزید کچھ ہوا تو میں جیتے جی مر جاؤں گی مجھ میں مزید سکت نہیں ہے۔"

فہام نے اس کی سوجھی آنکھوں پہ اپنا لمس چھوڑا وہ کیسے اس وجود کی نفی کر سکتا تھا جو اس سے محبت کرنے کا دعویدار تھا وہ زندگی بھر اب سے محبت اور اس کی قدر کرنا چاہتا تھا۔

"کبھی بھی نہیں اب تم میری دسترس میں آچکی ہو اب ہمیں موت کے علاوہ کوئی دوسری چیز جدا نہیں کر سکتی۔"

وہ روتے ہوئے اس کے سینے میں سر رکھ گئی فہام نے کسی قیمتی متاع حیات کی طرح اس کے گال پہ لب رکھتے اسے اپنے اندر بھینچ لیا کبھی نہ چھوڑنے کیلیے وہ دھیرے دھیرے اس کے کانوں میں سرگوشی کرتے حصار مزید تنگ کرتا جا رہا تھا میرب کے ناراضگی کے تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے تھے اور اسے تو تھوڑی توجہ اور محبت درکار تھی اور جب وہ اسے مل رہی تھی تو وہ کیونکر اس سے منہ موڑتی میرب اس کے حصار میں خود کو پرسکون محسوس کرتے آسودگی سے آنکھیں موند گئی۔

مفرہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر جیسے ہی کمرے میں پہنچی جازم کو کمرے میں نہ دیکھتے بے اختیار تشکر بھرا سانس خارج کیا کیونکہ اس کے خیالات کچھ نیک نہیں تھے آج اس نے ایک نظر پورے کمرے میں دوڑاتے الماری میں سر دیے آرام دہ کپڑے نکالنے چاہے اس سے پہلے ہی کوئی عقب سے اپنے حصار میں لے گیا مفرہ نے آنکھوں کو سختی سے میچ لیا البتہ گردن موڑنے کی زحمت نہیں کی۔

"میری جان دلربا مجھ سے چھپ کر کہاں چلی تھی ابھی تو جی بھر کر دیدار بھی نہیں کرایا آپ نے۔"

اس نے عقب سے اسے باہوں میں بھر لیا اور اسے بیڈ تک لایا مفرہ نے تھوک نگلتے ہوئے اس کی جانب دیکھا کو محبت بھری نظروں سے اسی کی جانب متوجہ تھا۔

"میری محبت نے کچھ زیادہ ہی مغرور نہیں کر دیا آپ کو جو آپ ہم سے یوں چھپے چھپے رہتے ہیں اس چہرے کے نقوش پر کچھ ہمارا بھی حق ہے صبح سے دیدارِ یار کیلیے ترس رہے ہیں اور یہاں لوگ اتنے غضب ڈھاتے ہوئے بھی ہم سے پناہ مانگ رہے ہیں ذرا ہمارے پاس آتے ہم ان کے حسن کو خراج پیش کرتے۔"

جازم جذبات سے بوجھل آواز میں اس کے چہرے پہ قریب جھکتے بولا اور ساتھ ہی اس کی کان کی لو کو چوم لیا مفرہ اس کا لمس محسوس کرتے جی جان سے کانپی بدن میں ایک سنسناہٹ سی دوڑ گئی دل تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔

"دیکھا اسی لیے بس اسی بدولت میں صبح سے بھاگ رہی تھی آپ سے کیونکہ آپ کو اس کے علاوہ پھر کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے۔"

وہ اپنی بے بسی ظاہر کرتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی جازم اس کی جانلیوا انداز پہ فدا ہی تو ہوا ہے اور آگے بڑھ کر اس کے ہتھیلیوں پہ لب رکھ گیا۔

"وہ اسی لیے سکون میرے کیونکہ میں آپ کے علاوہ کچھ محسوس ہی نہیں کرنا چاہتا بس آپ کی نشہ آور قربت میں جینا چاہتا ہوں اسی میں بہکنا چاہتا ہوں۔"

وہ اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اس کا جوڑا کھول دیا اس کی انگلیوں کا لمس اپنے بالوں پہ محسوس کرتے وہ جی جان سے کانپی اور ایک سہمی ہوئی نگاہ اس پہ ڈالی لیکن جازم اس کے بالوں کی مہک کو محسوس کرنے میں مصروف تھا۔

"جازم۔"

وہ کانپتے لہجے میں بولی لیکن وہ اس سے پہلے ہی اس کے لبوں پہ انگلی رکھتا اسے خاموش کرا گیا اور ایک گھمبیر اور گہری نگاہ اس کے سراپے پہ ڈالی جو سرخ چہرے سمیت اپنے آپ کو چھڑانے کی سعی کر رہی تھی لیکن جازم نے اپنی گرفت کو مضبوط کر لیا تھا اور اب اس کے قندھاری گالوں پہ اپنی ناک کو سہلا رہا تھا نا جانے ایکدم اسے کیا ہوا وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کرتے پیچھے ہوا اور اپنی جیب سے کچھ ٹٹولنے لگا مفرہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا جو جیب سے پازیب نکال رہا تھا وہ دھیرے سے اس کے دھودھیا پیر اپنی گود میں رکھ گیا اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے پیروں پہ محسوس کر کے مفرہ کے وجود میں برقی سی دوڑ گئی اس نے اپنے خشک ہونٹ تر کرتے اس کی جانب دیکھا جو اب اس کے پیروں پہ محبت سے پازیب پہنا رہا تھا۔

"اس کی آواز بلکل نہیں ہے اگر آپ کا دل مانے تو پہن لیجیے گا نہیں تو میں فورس نہیں کروں گا مجھے بہت شوق تھا اسے آپ کے ان نازک پیروں میں دیکھنے کا۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی اس کے پائل کے مقام پہ اپنا دہکتا لمس چھوڑا مفرہ کی سانسیں دھونکی کی مانند چل رہی تھی وہ اس کے دور ہوتے فوراً بیڈ سے نیچے اتر گئی اس کے اترتے ہی جازم کی آنکھوں میں حیرت در آئی اس نے دانت پیستے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"مفرہ فوراً سے پہلے بیڈ پہ آجائیں۔"

وہ تنبیہی لہجے میں بولا لیکن وہ نفی میں سر ہلا گئی جازم کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچ گیا اس کے بدلتے تاثرات محسوس کرتے اس نے وہاں سے بھاگنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی جازم نے اسے اپنے حصار میں سختی سے جکڑ لیا اور اس کے گال پہ زور سے کاٹا اس کی حرکت پہ مفرہ کی چیخ بے ساختہ تھی اس نے تعجب سے منہ کھولے جازم کی سمت دیکھا جو تفاخر سے اسے ہی دیکھ رہا تھا مفرہ کی آنکھوں میں من من آنسو بھر آئے۔

"آپ نے مجھے کاٹا وہ بھی اتنی زور سے۔ "

وہ روہانسے لہجے میں بولی تو جازم نے بنا کسی تردد کے ہاں میں سر ہلایا لیکن اس کی اگلی حرکت پہ وہ سٹپٹا گئی جو اس کے اسی گال پہ شدت بھرا لمس چھوڑ رہا تھا۔

"مجھ سے دور جائیں گی تو ایسی ہی سزا دی جائے گی لیکن پھر ایسا مرہم بھی دیا جائے گا۔"

وہ اس کے ماتھے پہ لب رکھتا ہوا بولا تو وہ منہ بسور گئی جازم شدت سے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔

"جتنی مرضی محبت لٹا دوں آپ پہ لیکن نا جانے کیوں تشنگی کم ہونے کے بجائے بڑھتی ہی جاتی ہے مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کی قربت مجھے مدہوش کرتی ہے جلد یا بدیر میں پاگل ہو جاؤں گا۔"

وہ شدت بھرے لہجے میں بولا تو مفرہ اس کی بات پہ کھلکھلا کر ہنس دی لیکن اس کی شاکی نگاہوں پہ مسکراہٹ دبا گئی۔

"ابھی بھی پاگل ہونے کی ضرورت ہے آپ کو پاگل مزید کتنا پاگل ہو گا۔"

وہ اس کے دونوں گال کھینچتے ہوئے مصنوعی حیرانگی سے بولی تو جازم ستائشی انداز میں بھنویں اچکا گیا جیسے اسے مفرہ سے اس بات کی بلکل بھی توقع نہ ہو۔

"پاگل کو مزید پاگل اس کے محبوب کی قربت کرتی ہے جیسے مجھے آپکی سکون میرے اور اب میں پھر سے مزید پاگل ہونے کو تیار ہوں اور آنے والے ہفتے میں مزید پاگل ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں جب ہم ہنی مون پہ جائیں گے۔"

وہ اس کی گردن میں چہرہ چھپائے بولا تو مفرہ کے وجود میں جیسے میٹھی سی گدگدی ہونے لگی

اسے اب احساس ہوا تھا کہ چاہے جانے کا احساس کس قدر خوبصورت ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرتا ہے جازم اس کی کھلکھلاہٹ کو اپنے سینے میں اتارتا اسے سینے میں بھینچ گیا۔

کمرے کی کھڑکی سے چھن سے پڑتی دھوپ نے اس کی نیند میں خلل ڈالا اس نے آنکھوں پہ بازو رکھتے روشنی سے بچنا چاہا جس سے آنکھیں چندھیا رہی تھی اس نے اپنی اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتے کمرے کا جائزہ لینا چاہا لیکن شعور کی منزل طے کرتے ہی وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور ارد گرد کا جائزہ لیا اس نے بے ساختہ چکر ادا کیا کہ فہام بیڈ پہ موجود نہیں تھا ورنہ رات کی قربت کے بعد اس کا سامنا کرنا بہت مشکل تھا وہ شرمیلی مسکان چہرے پہ سجائے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا گئی دل میں گدگدی سی ہو رہی تھی یہ احساس ہی خوشکن تھا کہ وہ شخص اب صرف اس کا ہے اب کوئی بھی چیز ان کے درمیان دوری کی وجہ نہیں بن سکتی وہ ان خوبصورت لمحات کو جینا چاہتی تھی۔

"محترمہ بعد میں شرما لینا پہلے فریش ہو جاؤ۔"

اپنے پاس سے آنے والی شریر آواز پہ اس کے حواس جھنجھنا اٹھے اس نے جیسے ہی نگاہ اٹھائی فہام ایک کہنی بیڈ پہ ٹکائے دونوں ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھی اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا میرب کو ڈھیروں لاج آئی وہ اپنے کپڑے درست کرتی فوراً سے پہلے بیڈ سے اتری اور الماری سے سوٹ نکالتے واشروم کی سمت دوڑ لگا دی فہام اس کی عجلت پہ قہقہہ لگا گیا۔

فریش ہو کر وہ جیسے ہی باہر نکلی فہام صوفے پہ بیٹھا کسی سے موبائل پہ بات کرنے میں مصروف تھا اس نے ترچھی نگاہ اس پہ ڈالی اور آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال خشک کرنے لگی فون جیب میں رکھتے فہام مضبوط قدم اٹھاتا اس تک آیا اور اس کے بال شانے پہ رکھتے قیمتی لاکٹ اس کے گلے کی زینت بنایا اس کی انگلیوں کے لمس کو اپنی گردن کے محسوس کرتے وہ آنکھیں میچ گئی اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ فہام کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔

یہ منہ رکھائی رات تم نے کچھ یاد ہی نہیں رکھنے دیا۔

تبھی اس کا گال تھپتھپاتے دوبارہ صوفے پہ براجمان ہو گیا اس کے جاتے ہی میرب نے لاکٹ کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے ہولے سے چھوا اور جلدی جلدی میں چہرے پہ ہلکا ہلکا میک کرتے لبوں پہ گلابی رنگ کی لپ سٹک لگائی اسی دوران کمرے کے دروازے پہ کھٹکھا ہوا تو فہام نے کمرے کا دروازہ کھولا کمرے کے دروازے پہ ایستادہ مفرہ اور لیلیٰ کو دیکھتے اس نے ان دونوں کو اندر آنے کی جگہ دی اور خود باہر وہاج سے ملاقات کیلیے چلا گیا شاید وہ لوگ ناشتے کیلیے آئے تھے۔

"دیکھو تو سہی یہ وہی لڑکی ہے نہ جو کل تک دعوے کرتی پھر رہی تھی کہ وہ فہام کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔"

لیلیٰ دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے شرارتی انداز میں بولی تو میرب چہرہ جھکائے دھیمے سے مسکا دی۔

"جی جی بلکل یہ وہی لڑکی ہے لیکن اب اپنے سیاں جی کے رنگ میں رنگی ہوئی ناراضگی کا تو کوئی نام و نشان نہیں ہے۔"

مفرہ محبت سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی تو وہ جھینپ گئی اسکی تیاری میں اس کا ہلکا پھلکا ساتھ دیتے وہ ان دونوں کے ہمراہ باہر کی جانب چل دی جہاں ناشتے پہ سب ان کا انتظار کر رہے تھے۔

ناشتے سے فارغ ہوتے ہی سب ولیمے کی تیاریوں میں مشغول ہو گئے چونکہ فہام اور جازم کا ولیمہ ایک ساتھ تھا تو کام مزید بڑھے ہوئے تھے۔

سب لوگ تھکے ہارے لاؤنج میں بیٹھے تھے گھڑی دو پہر کا ایک بجا رہی تھی مفرہ ملازمہ کے ساتھ کچن میں کھڑی چائے بنانے کے ساتھ ساتھ اسے ہدایات دینے میں بھی مصروف تھی اسی دوران جازم نے حسبِ معمول مفرہ کے پیچھے کچن میں قدم رکھا تو وہ سر پیٹ کر رہ گئی۔

"خالہ آپکو ماما باہر بلا رہی ہیں۔"

اس نے آتے ہی انہیں منظر سے ہٹانا چاہا مفرہ اسے گھور کر رہ گئی ملازمہ سر ہلاتے کچن سے باہر نکل گئی۔

"خیریت ہے صبح سے بڑے لشکارے مار رہی ہے یا یہ ہماری محبت کا اعزاز ہے۔"

وہ عقب سے اسے اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا مفرہ جو چائے میں چمچ ہلا رہی تھی اس کی کچن میں ایسی بے شرموں والی حرکت پہ تپ کر رہ گئی۔

"جازم کچھ تو شرم کریں کوئی آجائے گا۔"

وہ اس کے ہاتھ میں چٹکی بھرتی ہوئی بولی لیکن وک جازم ہی کیا جسے اثر ہو جائے اسے تو بس کہی بھی شروع ہونے کا موقع چاہیے ہوتا تھا۔

"میری بات ذہن نشین کر لیں ہمارے ہنی مون پہ میں آپکی کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کروں گا۔"

وہ اس کی چہرے پہ جھکتے چھوٹی سی جسارت کر چکا تھا مفرہ کا چہرہ لہو چھلکانے لگا۔

"بس کر دیں آپ یہاں بھی بلکل نہیں کرتے پتا نہیں کیا شوق پڑا ہے جانے کا میری جان جوکھوں میں ڈالنے کا پورا ارادہ ہے۔"

وہ زور زور سے چمچ ہلاتے ہوئے بولی تو جاسم نے مسکراہٹ دبا کر اس کی غصے سے سرخ ہوتی ناک کو دیکھا۔

"جان جوکھوں میں ڈالنے کو تو چھوڑ ہی دیں میں تو آپ کی جان نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ "

"Be prepare yourself."

وہ اس کا گال تھپتھپاتا بائیں آنکھ دباتا کچن سے باہر نکل گیا جبکہ مفرہ اس کے اس قدر سنجیدہ انداز پہ دھڑکنیں شمار کرتی رہ گئی۔

اگلی صبح وہ دونوں ائیرپورٹ پہ موجود تھے ولیمہ بخیر وعافیت سے انجام پاچکا تھا میرب اور فہام ان دونوں کو ڈراپ کرنے آئے تھے واپسی پہ وہ دونوں شیرازی ہاؤس جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

بورڈنگ کا ٹائم ہوتے ہی وہ دونوں فہام اور میرب سے ملتے ائیرپورٹ کے اندر چلے گئے کل صبح سے ہی مفرہ کو اپنی طبیعت ڈل ڈل محسوس ہو رہی تھی لیکن پھر وہ یہ سوچ کر ٹال جاتی کہ شادی کی تیاریوں میں مصروفیت کی وجہ سے تھکاوٹ سے طبیعت خراب ہوئی ہوگی وہ یہ سب سوچتے سر جھٹک گئی وہ اپنی زندگی میں پہلی بار جہاز کا سفر کر رہی تھی تبھی بیٹھنے سے گھبرا رہی تھی جازم نے اس کی سہولت کیلیے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا مفرہ کو محسوس ہوا جیسے ایک تحفظ نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہو جازم نے اسے سیٹ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ جھجھکتے ہوئے کھڑکی کے ساتھ والی جگہ پہ بیٹھ گئی اور اشتیاق سے باہر دیکھنے لگی جازم اس کے چہرے سے چھلکتے جذبوں کو دیکھتے کھل کر ہنس دیا اور اس کے ساتھ ہی براجمان ہو گیا سیٹ بیلٹس باندھنے کی اناؤنسمنٹ ہوتے ہی اس نے شرمندگی سے جازم کی سمت دیکھا تو جازم نے اس کی شکل دیکھتے سیٹ بیلٹ پہ نظر ڈالی جو اس سے بندھ نہیں رہی تھی وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی۔

"اس میں شرمندہ ہونے والی کیا بات ہے۔"

وہ اس کی جھکتے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے بولا تو وہ دھیمے سے مسکرا گئی جازم نے اسے اپنے محبت بھرے حصار میں لے کر آنکھیں موند لی تاکہ جہاز جب اڑے تو وہ کسی قسم کے ڈر میں مبتلا نہ ہو۔

"آپ تو ایسے سو رہے ہیں جیسے پچھلی دوراتوں سے نیند ہی پوری نہیں ہوئی مجھے تو چھوڑیں میں نے باہر کے نظاروں کو دیکھنا اور انہیں محسوس کرنا ہے۔"

وہ اس کا حصار توڑتے جھنجھلا کر بولی تو جازم نے مسکراہٹ دباتے اسے چھوڑ دیا اب بس اسے جہاز کے اڑنے کا انتظار تھا جب اس کی خوفناک چیخیں سننے کو ملتی جہاز جیسے ہی اڑا مفرہ ڈر کے مارے جازم کا بازو مضبوطی سے دونوں ہاتھوں میں جکڑ گئی تو اس نے اب کی بار بھنویں اچکاتے اس کی جانب دیکھا تو وہ ناراضگی سے چہرہ پھیر گئی۔

"اسی لیے پکڑا تھا تاکہ آپ کی چیخیں سن کر یہاں کے بچے نہ ڈر جائیں بڑے تو چلو مضبوط اعصاب کے مالک ہوتے ہیں۔"

وہ مزے سے بولا تو مفرہ اس کے کندھے پہ مکہ مارتے وہی سر ٹکا گئی۔

وہ لوگ جیسے ہی دبئی پہنچے ایک گاڑی انہیں ریسیو کرنے کیلیے وہاں موجود تھی جازم نے یہاں آنے سے پہلے تمام انتظامات کر لیے تھے تاکہ وہاں پہنچ کر کوئی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے وہاں کی بڑی بڑی عمارتیں اور روشنیاں دیکھتے مفرہ ایک لمحے کیلیے مسمرائز سی ہوگئی اس کا پہلی بار کہی جانے کا اتفاق ہوا تھا وہ تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔

ان کی گاڑی جازم کے فلیٹ کے باہر رکی جازم کا عموماً یہاں آنا جانا لگا رہتا تھا تبھی اس نے وہاں ایک فلیٹ اپنی آسانی کیلیے خرید رکھا تھا کشادہ سا فلیٹ دیکھنے میں ہی بہت پیارا تھا جہاں ہر قسم کی سہولت میسر تھی دو کمروں پہ

مشتمل یہ فلیٹ مفرہ کو بہت بھایا بیڈروم کے ساتھ سیٹنگ روم بھی موجود تھا ٹیرس پہ کرسیوں اور ٹیبل کو خوبصورتی سے رکھا گیا تھا سب سے خوبصورت ٹیرس سے نظر آتا دبئی کے مناظر اور روشنیاں مفرہ کو ایک لمحے کیلیے محسور کر گئے جازم اسے وہی چھوڑتا فریش ہونے کیلیے واشروم کی سمت چل دیا۔

"آپ جب بھی دبئی آتے ہیں یہی رہتے ہیں کیا۔ "

مفرہ گلاس وال کے پاس کھڑی ہوتے ہوئے بولی تو جازم نے مسکرا کر سر ہلایا اور مسکراتے ہوئے اس تک آیا جس کا نقاب اب اتر چکا تھا۔

"چلیں جلدی سے فریش ہو جائیں کہی باہر چلتے ہیں اور ڈنر رہی کریں گے۔"

اس نے لمحوں میں پلین ترتیب کیا تو مفرہ مسکراتے ہوئے سوٹ کیس سے آرام دہ کپڑے نکالنے لگی جازم اب ٹیرس پہ کھڑا ٹھنڈی ہوا میں اپنے وجود کو معطر کر رہا تھا مفرہ کے فریش ہوتے ہی وہ دونوں باہر کے سمت چل دیے کچھ لوگ عجیب نگاہوں سے مفرہ کو دیکھ رہے تھے وجہ اس کا نقاب میں ہونا لیکن جازم نے اسے اپنے حصار میں لیتے سب کی نظروں کا زاویہ بدلوا دیا جو لوگ عجیب نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے اب وہی لوگ اشتیاق سے اس جوڑی کا ملاحظہ کر رہے تھے۔

"You both looking gorgeous together"

پاس سے گزرتی ایک امریکی لب و لہجے والی لڑکی نے ان پر کمنٹ پاس کیا تو جازم نے مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔

اگلے دن جازم اسے وہاں کی سب سے مشہور جگہ کی سیر کرانے لے گیا اب ان کی گاڑی کا رخ برج خلیفہ کی جانب تھا جازم اسے ایلیویٹر کی مدد سے اس برج کی ٹاپ پہ لے گیا مفرہ کی طبیعت پہلے ہی ذرا ٹھیک نہیں تھی لیکن اتنی اونچائی پہ جاتے اس کی روح تک فنا ہو گئی اس نے سختی سے جازم کا بازو تھامتے آنکھیں میچ لی۔

"میں نہیں جاؤں گی پتہ نہیں آپ کہاں لے جا رہے ہیں اتنی اونچائی پہ میری توبہ چلیں واپس چلتے ہیں۔"

وہ ڈرتے ڈرتے واپس رخ موڑ گئی لیکن جازم نے حیرت سے دوبارہ اسے اپنے حصار میں لیا۔

"تھوڑی سی بہادری کا اظہار کریں محترمہ اتنی جی دار بندے کے ساتھ ہونے کے باوجود چہرے پہ یہ ڈر یہ دنیا مرتی ہے یہاں آنے کیلیے۔"

جازم نے اسے آنکھیں دکھاتے زبردست قسم کی جھاڑ پلائی وہ لوگ جیسے ہی اس کے کوریڈور تک پہنچے وہاں کی روشنیوں اور رنگینیوں کو دیکھنے مفرہ ایک لمحے کیلیے مبہوت رہ گئی واقعی لوگ تو یہاں آنے کیلیے اس کی کشش کو محسوس کرنے کیلیے جی توڑ کوششوں کرتے ہونگے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ہواؤں سے باتیں کر رہی ہے اس نے ڈرتے ڈرتے جازم کے بازوؤں کے حلقے میں قدم آگے بڑھائے اسے محسوس ہوا جیسے تمام ڈر کہی دور جا سویا ہے وہ لوگ وہاں جتنی دیر بھی رہے جازم طرح طرح کی باتیں کرتے کسی حد تک اس کا ڈر ختم کر دیا تھا اس کے بعد جازم اسے دبئی مال لے گیا وہاں سے گھر میں موجود افراد کیلیے کچھ شاپنگ کر کے وہ ایک خوبصورت اور خوشگوار دن گزار کر اپنے فلیٹ میں واپس آ گئے۔

ابھی انہیں سوئے ہوئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ایک عجیب سی بے چینی نے مفرہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا وہ اچانک اٹھ کر بیٹھتی گہرے گہرے سانس لینے لگی اور ایک نظر اپنے ساتھ سوئے جازم کو دیکھا جو کروٹ اس کی جانب کیے سردی کی وجہ سے سمٹ کر سو رہا تھا مفرہ اسے دیکھتے دھیمے سے مسکرا دی اور کمفرٹر اٹھاتی اس کے اوپر

دے گئی اس کو ایک نظر دیکھتے اس کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا کیا یہ شانداز شخص صرف اس کا ہے اس نے دھیرے سے اس کی پیشانی پہ گرے بالوں کو پیچھے ہٹایا اور اس وہاں اپنے سرد ہونٹ رکھ گئی ان کی شادی کے بعد مفرہ کی جانب سے یہ پہلی بار کی گئی کوئی پیش قدمی تھی وہ یک ٹک اسے دیکھنے میں مصروف تھی کہ ایک دم دل خراب ہونے پر وہ واشروم کی سمت بھاگی اس کے بھاگنے پر جازم جو اپنی پیشانی پر اس کے لمس کو محسوس کر رہا تھا پٹ سے آنکھیں کھولے اس کی پیچھے بھاگا واشروم جاتے اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ وہ مسلسل واش بیسن پہ جھکی ابکائیاں کرنے میں مصروف تھی جازم کے تو اس صورتِ حال پہ ہاتھ پاؤں پھول گئے اس نے بے اختیار اس کی کمر سہلائی تھک ہار کر وہ جازم کے سینے سے لگی گہرے سانس بھرنے لگی۔

"مفرہ کیا ہو گیا اچانک طبیعت ٹھیک ہے آپکی۔"

وہ اس کی کمر کو ہولے سے سہلاتا ہوا پریشانی سے گویا ہوا تو اس نے اس کی پہنی شرٹ سے چہرہ صاف کرتے موندی موندی آنکھوں سے ہاں میں سر ہلایا ساری جان تو ان الٹیوں سے نکال لی تھی کچھ لمحوں پہلے جو چہرہ شادابی لیے ہوا تھا وہ اب زردی مائل ہو رہا تھا جازم کا دل ہولانے لگا نا جانے ایکدم سے ایسا بھی کیا ہو گیا جو اتنی طبیعت بگڑ گئی۔

"ڈاکٹر پہ چلیں کیا۔"

وہ اسے بیڈ پہ بٹھاتے پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے بولا تو وہ نقاہت زدہ چہرے سمیت نفی میں سر ہلا گئی۔

"نہیں ضرورت نہیں ہے مجھے لگتا ہے شادی کی تھکاوٹ ابھی باقی ہے اور اس کے بعد سیدھا یہاں پہ جو آ گئے تو تھکاوٹ مزید بڑھ گئی آپ ٹینشن نہ لیں سو جائیں میں ٹھیک ہوں بس ابھی کچھ دیر میں نیند آئے گی تو سو جاؤں گی۔"

وہ اس کی نیند اور طبیعت کا خیال کرتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بولی تو جازم نے ٹشو لیتے اس کے ماتھے سے پسینے کی بوندیں صاف کرتے وہاں اپنے دہکتے لب رکھے اور اٹھ کر بیڈ کی دوسری جانب آتے اسے اپنے حصار میں لے گیا اور آہستہ آہستہ محبت بھرے انداز میں اس کا سر سہلانے لگا۔

"میرا سکون میری زندگی بے سکونی میں ہے تو میں کیسے سکون سے سو سکتا ہوں آپ کیلیے یہ وقت تو کیا میری نیند تو کیا سب کچھ حاضر ہے میری جان سونے کی کوشش کریں میں آپ کے سوتے ہی سو جاؤں گا۔"

وہ اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب رکھ گیا اور اس کے بال ہولے ہولے سہلاتے اس کے اعصابوں میں سکون اتارنے لگا۔

"آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں۔"

وہ غنودگی کی عالم میں بولی

"کیونکہ آپ محبت کرنے کے قابل ہیں۔"

وہ اس کے گرد حصار مزید تنگ کر گیا جیسے اس کے کھو جانے کا خدشہ ہو۔

"میرا تو نہیں معلوم لیکن آپ محبت کے قابل ہیں آپ عزت کے لائق ہیں آپکو پتہ ہے کوئی بھی لڑکی آپ کا ساتھ پاکر رشک کر سکتی تھی لیکن اللہ نے یہ موقع مجھے دیا ہے میں رشک بھی کرتی ہوں اور ہر نماز کے بعد میں اس ذات کا شکر بھی ادا کرتی ہوں۔"

وہ آنکھیں موندے نیند کی کیفیت میں بولی شاید وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسی کے سینے پہ سر رکھے اسی کی تعریفوں کے پل باندھ رہی ہے جازم اس کی معصومیت پہ مسکراہٹ دبا گیا۔

کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اسے اپنے سینے پہ گرم سانسوں کا گمان ہوا تو اس نے چہرہ جھکائے اسے دیکھا جو اس کے سینے پہ سر رکھے ہی نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی۔

جازم نے مسکراتے ہوئے اس کر سر تکیے پہ رکھا اور خود موبائل پہ نماز کا الارم سیٹ کرنے لگا اور ایک نظر اسے دیکھا جو فلحال گہری نیند سو رہی تھی جازم نے بے ساختہ شکر ادا کیا لیکن اس کی اچانک طبیعت خرابی تشویش کا باعث تھی وہ صبح اسے لازماً ڈاکٹر پہ لے جانے کا سوچتے آنکھیں موند گیا۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اگلے دن وہ اس کے بارہا انکار پر بھی اسے زبردستی ہسپتال لے آیا تھا وہ چاہتا تھا کہ اس کا مکمل طور پر چیک اپ ہو جائے مفرہ نے سارے راستے اس سے بات کرنے کی زحمت نہیں کی تھی جازم نے اس کی ناراضگی کو فلحال کسی بھی کھاتے میں نہیں لیا تھا۔

ہسپتال پہنچتے ہی جازم نے لیڈی ڈاکٹر کو تمام تفصیلات سے آگاہ کیا تو وہ بھی اس کی بات پہ کچھ سوچتے مسکراتے ہوئے مفرہ کی جانب متوجہ ہوئی۔

"Beautiful lady come with me."

وہ امریکی لب و لہجہ میں مفرہ سے مخاطب ہوئی تو وہ ایک نظر جازم کو دیکھتے جھجھکتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور ڈاکٹر کے ساتھ اندر روم میں ہی موجود کمرے کی سمت چل دی۔

کچھ ٹیسٹ کرنے کے بعد ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے اس کی سمت دیکھا تو اس نے حیرت سے ان کی ہنسی کو دیکھا۔

"What happened why are you smiling docter."

وہ ان کی نظروں سے پریشان ہوتے انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا تو وہ اچھنبے سے ان کے پیچھے ہولی انہوں نے اسے نے مسکراتے ہوئے سامنے رکھی چیئر پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا جازم نے سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھا۔

"Congratulation mr jazim your wife is expecting and you feel happy to know that you gonna have twins."

وہ مسکرا کر کہتے فائل پہ جھک گئی جبکہ جازم اور مفرہ سکتے کی کیفیت میں انہیں دیکھ رہے تھے جازم کا سکتہ پہلے ٹوٹا وہ آنکھوں میں چمک لیے مفرہ کی جانب متوجہ ہوا جو ابھی تک شاک کی کیفیت میں ڈاکٹر کو ہی دیکھ رہی تھی جازم اس کا رخ اپنی جانب موڑتے اسے اپنے سینے پہ بھینچ گیا مفرہ ایک دم چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور ڈاکٹر کے سامنے ایسی حرکت پہ شرم سے سرخ پڑ گئی ایک تو یہ اچانک خبر اس پہ تضاد جڑواں اس کو ہضم نہیں ہو رہا تھا جازم نے آنکھوں میں نمی لیے مفرہ کے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیا تو ڈاکٹر نے انہیں ایک نظر مسکرا کر دیکھتے نظریں جھکا لی جازم ڈاکٹر سے تمام تفصیلات پوچھتے اسے اپنے حصار میں لیے باہر کی جانب چل دیا۔

اس کے ساتھ چلتے ہوئے بھی مفرہ فلحال بے یقینی کی کیفیت میں تھی جازم سے سامنا کرنے میں بھی سر م آڑے آ رہی تھی اس نے چور نگاہوں سے جازم کی سمت دیکھا جو اسے ہی دیکھے دلکشی سے مسکرا رہا تھا چہرے سے سرشاری چھلک رہی تھی وہ بھی دھیمے سے مسکرا دی۔

جازم گھر جاتے ہی بہت اچھے طریقے سے شکریہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا آخر کو اس نے اتنی بری خوشی سے نوازا تھا۔

وہ دونوں بے دھیانی میں ہسپتال کے بالائی دروازے کی سمت چل رہے تھے تبھی ایک بچے کی رونے کی آواز پہ اس کی سمت متوجہ ہوئے جہاں بینچ پہ ایک عورت بیٹھی ایک بچی کو گود میں اٹھائے بری طرح تھپک رہی تھی ان دونوں نے تعجب سے ایک دوسرے کی سمت دیکھا بچی مسلسل رو رہی تھی مفرہ سے اس کا رونا نہیں دیکھا گیا تو وہ دھیمے قدموں سے اس کی سمت چل پڑی جازم نے بھی اس کی تلقید کی وہ عورت شکل سے ہی پاکستانی معلوم ہو رہی تھی۔

"یہ کسی بھی بچے سے برتاؤ کا کونسا طریقہ ہے آپ اسے خاموش کروا رہی ہیں یا اسے مزید رلا رہی ہے۔ "

مفرہ اپنی نرم طبیعت کی بدولت چپ نہ رہ پائی تبھی اس کے ہاتھوں سے بچی لیتی اسے سخت قسم کی سنا گئی۔

"بہن مجھ سے زبان نہ لڑاؤ جب کسی دوسرے کی اولاد ہاتھ لگتی ہے نا تو ایسا ہی برتاؤ ہوتا ہے خود تو اس کی ماں مرن جین پہ بیٹھی ہے اور اس کرم جلی کو میرے حوالے کر کے جا رہی ہے۔"

وہ عورت باقاعدہ ہاتھ نچا نچا کر ڈھنڈورا پیٹ گئی جازم نے ناگواری سے ان کی حرکات کا جائزہ لیا اور ایک نظر بچی کو دیکھا جو مشکل دو سال کی معلوم ہو رہی تھی۔

"اس کی ماں کدھر ہے۔"

وہ اس بچی کو جھلاتے ہوئے بولی تو اس عورت نے ناگواری سے اندر کی جانب اشارہ کیا مفرہ سر ہلاتی جازم کے ساتھ اندر وارڈ کی سمت بڑھ گئی لیکن بستر کے لیٹے لاغر سے وجود کو لیٹے دیکھ اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی اس نے مشکل جازم کا سہارہ لیے خود کو گرنے سے بچایا اس کی حالت دیکھتے آنکھوں میں نمی سی جاگی کیا یہ وہی وجود تھا جو کبھی اتنا سا بھی داغ اپنے چہرے پہ

برداشت نہیں کرتا تھا وہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی اور ایک نگاہ بچی پہ ڈالی جو یک ٹک اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھی۔

"جازم چلیں یہاں سے ہم یہ بچی واپس کر دیتے ہیں اس عورت کو۔"

گزری تلخ یادیں اس کے نگاہوں کے سامنے ایک فلم کی مانند چلنے لگی تبھی وہ روتے ہوئے جازم کی سمت مڑی جو خود رابی کو اس حال میں دیکھتا شاک کی کیفیت میں تھا مفرہ کی آواز پہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور ہاں میں سر ہلاتے اس کا سہارا دیا جس کا چہرہ آنسوؤں کا تر تھا۔

"مفرہ۔"

اس سے پہلے کہ وہ قدم باہر کی جانب بڑھاتے عقب سے آنے والی نقاہت ذدہ پکار پہ اس کے قدم زمین میں گڑ گئے اس نے آنکھوں کو سختی سے میچ لیا اور جازم کو دیکھتے نفی میں سر ہلایا جازم نے آنکھوں میں آنکھوں میں اسے تسلی دیتے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔

"جازم نہیں میں وہاں گئی تو آج ضبط بری طرح ٹوٹے گا میرا دل اس کی حالت دیکھتے نرم پڑ جائے گا۔"

وہ روتے روتے بولی تو جازم نے محبت سے اس کے آنسو صاف کرتے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔

"میں جانتی تھی میرے مرنے سے پہلے تم ایک بار ضرور آؤ گی۔ "

وہ تلخی سے مسکراتے ہوئے بولی اتنی سی عمر میں سر پہ سفید بال آنکھوں کے گرد ہلکے چہرے پہ جھڑیاں مفرہ کو وہ صدیوں سے بیمار لگی اس نے سختی سے جازم کے ہاتھ کو تھام لیا۔

"پلیز مجھے معاف کر دینا بہت برا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ اس دن کے بعد ہر دن میں نے رو رو کر اپنے اللہ سے یہ ہی فریاد کی ہے کہ ایک بار مجھے معافی مانگنے کا موقع دے دینا دوستی جیسے رشتے کو پامال کیا ہے میں نے اور آج اسی کی سزا بھگت رہی ہوں میں جانتی ہوں معافی مانگنے سے وہ سب بھول نہیں جائے گا تم معاف کر دو گی تو وہ بھی معاف کر دے گا مجھے معاف کر دو میں بہت اذیت میں ہوں۔"

وہ اس کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے ہاتھ جوڑ گئی اور بے ساختہ اٹھنے کی کوشش کی لیکن سر پہ شدید قسم کی ٹیس اٹھنے کی بدولت دوبارہ. بستر پر گرتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔

"پلیز میری اذیت میں تھوڑی سی کمی تمہاری بدولت ہی ممکن ہے میں تمہیں دکھ دے کر کبھی بھی خوش نہیں رہ سکی کوئی خوشی نصیب نہیں ہوئی پہلے ساری زندگی ماں باپ کے ہوتے ہوئے بھی محرومیوں میں گزری پھر تم

جیسی دوست ہونے کے باوجود ایک ذراسی بات پہ تم سے بدلا دے ڈالا لیکن پھر بھی سکون نہیں ملا دن رات تڑپتی ہوں میری زندگی تو کھٹن تھی میری موت آسان کردو۔"

مفرہ سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ اس کی بیٹی کو جازم کے حوالے کرتے اس کا ہاتھ تھام گئی اس نے تو اسے اپنی شروع سے اپنی دوست مانا تھا نہ وہ کیسے اسے تکلیف میں دیکھتے اسے ٹھکرا دیتی۔

"میں نے تمہیں معاف کیا سب ٹھیک ہو جائے گا تم پریشان مت ہو تمہارے ساتھ کوئی نہیں تمہارے شوہر۔"

وہ اس کے آنسو صاف کرتے محبت سے بولی تو وہ تلخی سے ہنس دی۔

"تمہیں اپنوں سے دور کرنا چاہا اللہ نے مجھے میری اوقات دکھادی انہوں نے تو شادی کے ایک سال بعد ہی طلاق دے دی تھی اور رہی میرے ٹھیک ہونے کی بات کبھی ٹھیک نہیں ہوسکتی اب موت ہی مجھے اس تکلیف سے چھٹکارا دلا سکتی ہے برین کینسر کے مرض میں مبتلا ہو آخری سٹیج۔"

وہ اس کی صورت دیکھتے دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولی تو اس کے انکشاف پہ مفرہ کی گرفت اس کے ہاتھ پہ ڈھیلی پڑی اس نے بے یقینی سے جازم کی سمت دیکھا۔

"ایک بار تمہاری گود میں سر رکھ کر تم سے کچھ مانگوں۔"

وہ فریاد کرنے والے انداز میں بولی تو مفرہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے سہارا دے کر اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔

"میرے جانے کے بعد بھول جانا کہ تمہاری زندگی میں مجھ جیسی کوئی لڑکی بھی تھی بس ایک آخری بار میرے پہ احسان کردو میری بیٹی کو اپنے ساتھ لے جانا اسے اپنا لینا میرے بعد اس کا کوئی نہیں وہ رل جائے گی اسے پالنا اپنے جیسا بنانا اور اسے نہیں پتہ لگنے دینا کہ میرے جیسی عورت اس کی ماں تھی اسے اپنی بیٹی سمجھنا ماما پاپا کا اس لیے

نہیں کہا کیونکہ ان کی موت پچھلے سال ہی روڈ ایکسیڈینٹ میں واقع ہوئی ہے لیکن میں بے بس اولاد جوان کی صورت بھی آخری بار نہیں دیکھ سکی میری بیٹی کو چاہے پیار مت دینا بس اس کا مستقبل سنوار دینا میں سمجھوں گی کہ تم نے مجھے معاف کر دیا۔"

اس کی بات پہ جازم اور مفرہ نے سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا ایسا کیسے ممکن تھا

مفرہ نے اسے سہارا دیتے تکیے کے ساتھ پشت لگوائی لیکن اس کی ناک سے نکلتے خون کی لکیر کو دیکھتے اس کا ہاتھ منہ پہ ٹھہر گیا اس نے سختی سے اپنے خیالات کی نفی کی۔

"جازم ڈاکٹر سے کہے نہ ایک آخری بار کوشش کرے اس بچی کو اس کی ماں کی ضرورت ہے وہ کیسے رہے گی اس کے بغیر۔ "

وہ روتے روتے جازم کا بازو جھنجھوڑ گئی اس کی حالت دیکھتے مضبوط اعصاب کے مالک جازم کی آنکھوں میں بھی نمی ابھری۔

"میری بیٹی کو مفرہ جیسا بنانا رابی جیسا نہیں۔ "

وہ ہکلاتے لہجے میں بولی تو مفرہ نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا آنکھیں رو رو کر بے تحاشہ سرخ ہو رہی تھی۔

اس کے گلے لگتے ہی رابی نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا اور کھلی آنکھوں سمیت ایک آخری ہچکی لی کافی دیر تک اس کا کوئی ردِ عمل نہ دیکھ مفرہ نے اس کا چہرہ اپنے سینے سے اٹھایا تو وہ بے جان سی اس کے بازوؤں میں ہی جھول گئی۔

"رابی۔"

اس نے روتے ہوئے اس کا گال تھپتھپایا لیکن اس کا وجود ختم ہو چکا تھا اس کی روح پر سکون ہوتے پرواز کر چکی تھی اتنی پر سکون مسکراہٹ اس کے چہرے پہ دیکھتے مفرہ ایک لمحے کیلیے ساکت رہ گئی۔

"اِنّا للّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔"

جازم نے آگے بڑھتے اس کی کھلی آنکھوں کو بند کرتے یہ کلمات ادا کیے تو مفرہ کی چیخیں نکل گئی

نہیں جازم ایسے نہیں میں نے معاف کر دیا اسے میں نے اپنا نصیب مان لیا وہ سب جو میرے ساتھ ہوا

وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولی تو جازم نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا اس کے گلے لگتے ہی وہ مزید شدتوں سے رو دی۔

زندگی یہاں آکر یوں رخ موڑے گی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

اگلے دن وہ لوگ واپسی کیلیے پیکنگ کرتے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے تبھی بچی کے رونے کی آواز نے ان کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی مفرہ نے دونوں کانوں کو سختی سے بند کر لیا۔

"میری بیٹی کو مفرہ جیسا بنانا۔"

اس جملے کی. بازگشت اس کے کانوں میں مسلسل ہو رہی تھی اس شہر نے اتنے کم ٹائم میں بہت گہری اور تلخ یادیں دے دی تھی۔

جازم اس کی حالت دیکھتے بھاگتا اس کی سمت دوڑا اور اسے اپنے سینے سے لگاتے اس کا سر سہلانے لگا وہ اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا۔

بچی کے رونے کی آواز میں شدت آتی جا رہی تھی وہ اس کے رونے میں شدت محسوس کرتے جازم کا حصار توڑتی اس کی جانب بڑھی جو اس کے پاس آنے کو لپک رہی تھی جیسے ماں کی گود کیلیے ترس رہی ہو مفرہ نے ہمت متجمع کرتے آگے بڑھتے اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور آہستہ آہستہ اسے تھپکنے لگی۔

"یا اللہ یہ کیسا نیا امتحان ہے کیسی آزمائش میں ڈال دیا مجھے مجھے ہمت دیں پلیز میرے لیے بہت مشکل ہے یہ سب۔"

وہ اس بچی کی شکل دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب تھی جو ہو بہو رابی کے نین نقوش لیے پیدا ہوئی تھی اور معصومیت بھری نظروں سے اس کی سمت دیکھ رہی تھی۔

"کیا یہ سب اس کیلیے آسان ہو پائے گا۔"

اسی دوران جازم نے اسے محبت بھرے حصار میں لیا تو مفرہ نے آنکھوں میں نمی لیے اس کی سمت دیکھا وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دینے میں مصروف تھا جیسے اپنے حصار میں اس کی تکلیفوں کو کم کرنا چاہتا ہو اور مفرہ کو اسی لمحے جواب مل گیا تھا۔

"ہاں یہ سب آسان ہے جب تک یہ شخص اس کے ساتھ ہے۔"

جازم نے اس کی محویت محسوس کرتے اس بچی کے ماتھے پہ بوسہ دیتے مفرہ کے سر پہ بوسہ دیا تو وہ بچی کھلکھلا کر ہنس دی۔

"ماما آئی لب یوں۔"

(ماما آئی لو یو)

حازم کے جانے کے بعد سے وہ صبح سے اس کے پاس منڈلاتے ہوئے ایک ہی راگ الاپ رہا تھا مفرہ اس کی حرکتوں سے عاجز آچکی تھی تبھی ہنڈیا میں چلاتی چمچ اٹھائے اس کے پیچھے بھاگی۔

"آئی لب یوں آئی لب یوں۔ "

وہ ہونٹوں پہ شرارتی مسکراہٹ سجائے بے دھیانی آگے کی سمت بھاگ رہا تھا کے آگے سے آنے والی میرب سے بری طرح ٹکراتے زمین بوس ہوا۔

"تائی صدقے جائے زیادہ تو نہیں لگ گئی۔ "

میرب اس کے قریب جھکتی پریشانی سے بولی تو وہ فوراً سے پہلے میرب کی گود میں چڑھ گیا۔

"میں آت شے بتت مبت ترتا ہوں۔"

(میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں)

وہ دوبارہ سے کہتا اس میرب کی گردن میں چہرہ جھکا گیا میرب اس کا سرخ چہرہ دیکھتے صورتِحال کا۔ اندازہ لگا گئی۔

"ایک ٹھرکی کم تھا اس گھر میں جو یہ میرے سر پہ ناچنے مزید آگیا۔"

وہ دانت پیستے ہوئے اس کی جانب بڑھی لیکن اس سے پہلے ہی اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ ان سب نے پیچھے کی جانب دیکھا جہاں وانیہ کھڑی مفرہ کو گھورنے میں مصروف تھی مفرہ اسے دیکھتے ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی حائم کو ڈانٹ پڑ رہی ہو اور وہ نہ آجائے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا ان دونوں کی ایک دوسرے میں جان بستی تھی۔

"ماما میں بابا کو بتاؤں گی کہ آپ حائم کو مار رہی تھی۔"

چھ سالہ وانیہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے حائم کو اپنی جانب آنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی تو وہ اس کے ایک اشارے میں وانی کا نارہ لگاتے اس کی جانب دوڑا دوڑا آیا وہ چار سالہ حائم کا ہاتھ تھامتی باہر کی سمت چل دی اس کے جاتے ہی مفرہ نے میرب کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"اب تم کیوں ہنس رہی ہو۔"

وہ اس کو مسلسل مسکراتا دیکھ چڑ کر بولی

"اپنے ٹھرکی بندے کو کہو کہ کھلے عام رومینس نہ جھاڑا کریں۔"

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولی لیکن باہر سے آنے والی آواز پہ اس کی ہنسی حلق میں ہی دب گئی جبکہ اب کی بار قہقہہ لگانے کی باری مفرہ کی تھی۔

"میرب میری جان۔ "

فہام جو ابھی آفس سے آیا تھا وہ جانتا تھا کہ مفرہ اس وقت کچن میں یا اپنے کمرے میں ہو گی تبھی اونچی آواز لگاتے اندر داخل ہوا لیکن سامنے کھڑی کینہ توڑ نظروں سے گھورتی اپنی بیوی کو اور مفرہ کو دیکھتے وہ کھسیا گیا میرب دانت پیستے ہوئے کمرے کی جانب چل دی تو فہام بھی خجل سا ہوتا اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا اس کی تلقید میں چل پڑا۔

"ایک سے بڑھ کر ایک ٹھرکی یہاں پائے جاتے ہیں۔ "

اس نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارتے کچن کی جانب دوڑ لگائی۔

"دائم تم کیا کر رہے ہو۔ "

وانی اس کے پاس بیٹھتی اشتیاق سے بولی جو زمین پہ پینٹنگ کلرز بکھیرے پیپر پہ ڈرائینگ بنانے میں پوری دلجمعی سے مصروف تھا۔

"وانی آپی جے دیتھے جے مالی پالی شی پھیملی۔"

)وانی آپی یہ دیکھیں یہ ہماری پیاری سی فیملی(

وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اسے ٹیڑھی میڑھی ڈرائنگ دکھاتا ہوا بولا آنکھوں میں مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔

"توتاتھر کی ادبیت۔"

)چھوٹا ٹھر کی از بیک(

اسی دوران حائم نے ڈرامائی انداز میں عفرہ کے ساتھ اینٹری ماری دائم کا منہ تو عفرہ کو دیکھتے ہی بن گیا جبکہ عفرہ اسے دیکھ شرارتی انداز میں مسکرا رہی تھی اسے اپنے تائی جان کی بیٹی بلکل اچھی نہیں لگتی تھی کیونکہ اس کے ماما پاپا ان دونوں کی لڑائی میں ہمیشہ اس کا ہی ساتھ دیتے تھے تبھی وہ دائم کو کچھ خاص پسند نہیں تھی دائم حائم کے معاملے میں سنجیدہ ثابت ہوا تھا جبکہ حائم کو چھوٹا جازم کہا جائے تو کچھ غلط نہیں ہوگا۔

"چلیں وانی آپی باہر جاکر سب کو ڈرائنگ دکھائیں۔"

)تلیں وانی آپی بائل جاتل تب توڈلائنگ دتائیں(

وہ ان دونوں سے بے نیازی برتتے وانی کا ہاتھ تھامتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا تو وانی نے اشارے سے ان دونوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

"نانوں دادوں دادو۔ "

دائم سب کو آواز دیتا اپنی جانب متوجہ کر گیا سب نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تو اس نے سب کی جانب وہ ڈرائنگ کر دی سب اس کی ڈرائنگ دیکھتے مسکرا دیے۔

وانی جلدی سے جا کر عدیل صاحب کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیتے اس کے چھوٹے سے ماتھے پہ محبت بھرا بوسہ دیا عفرہ نے بھی اس کے دیکھا دیکھی وہاب صاحب کے ساتھ جڑنا مناسب سمجھا۔

سب ان کی حرکت کا ملاحظہ کرتے مسکرا دیے فہام بھی مسکراتے ہوئے اپنی بیٹی کی جانب متوجہ تھا جو ہو بہو اسی کی کاپی تھی ہاں آنکھوں کا رنگ اپنی ماں سے چرایا تھا اسی دوران لاؤنج میں جازم کی زندگی سے بھرپور آواز گونجی تو حائم کی آنکھیں فوراً سے بیشتر شرارت سے چمک اٹھی۔

"تھرکی آئی لب یو۔ "

)ٹھرکی آئی لو یو(

وہ اس کی گود میں چڑھتے شرارت سے اس کا گال چوم گیا اس نے اپنی صبح والی حرکت پہ خود کو بے ساختہ کوسا اسے بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ حائم پیچھے کھڑا سب سن رہا تھا۔

سب اس کے جازم کو ٹھرکی کہے جانے پر مسکراہٹ دبا گئے کیونکہ کہیں نہ کہیں ان سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ مفرہ کی جانب سے دیا جانے والا لقب ہے

مفرہ اس کو گھورتی پیر پٹختے ہوئے کمرے کی سمت چل دی جازم بھی سب سے ایکسکیوز کرتا حائم کو ایک گھوری سے نوازتا اس کی تلقید میں چل دیا۔

"میرے سے کوئی بھی بات مت کیجیے گا دیکھ لیا اپنی حرکتوں کا نتیجہ ایک اس لڑکے نے میرا جینا محال کیا ہوا ہے۔ "

وہ جازم کے عقب سے نمودار ہوتے حائم کو دیکھتے ہوئے بولی تو وہ کھلکھلا کر ہنس دیا۔

"بابا آپ نے نئی دیتی۔"

دائم بھی ان سب کو کمرے میں آتا دیکھ اپنی ڈرائنگ لیے اس کے پیچھے آگیا تو جازم نے اس کو اپنی گود میں اٹھاتے اس کا گال چوم لیا۔

"میری جگہ۔"

وانی کی پکار پہ ان سب نے گردن موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا تو وانی منہ بسورتے انہیں ہی دیکھ رہی تھی مفرہ کو بے ساختہ وہ دن یاد آیا جب سب کو منانے میں کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح جازم نے سب سنبھال لیا تھا اور اس کی پیاری پیاری حرکتوں سے اس نے خود ہی سب کا دل جیت لیا تھا اور آج اسے دیکھے بغیر کسی کا دن نہیں گزرتا تھا۔

"آپ کی جگہ ادھر ہے آئیں بابا کے پاس۔"

وہ دائم کو ایک جانب بٹھاتے باہیں وانی کی جانب واں کرتے ہوئے بولا تو وہ کھلکھلاتے ہوئے ان مہربان بازوؤں میں آسمائی حائم حسبِ معمول اس کے کندھے سے لٹک رہا تھا۔

"کدھر چلی اظہار محبت تو سنتی جائیں۔"

مفرہ کو باہر جاتا دیکھ جازم نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور محبت بھرے انداز میں اس سے گویا ہوا جو پہلے سے مزید دلکش ہو گئی تھی یا جازم کی نظروں کا کمال تھا جو وہ اسے روز نئے سرے سے خود سے محبت کرنے پر مجبور کرتی تھی۔

"سکونِ قلب تم سے ہے سکونِ جاں بھی تم ہو۔

تعجب ہے کہ سینے میں جہاں دل تھا وہاں تم ہو۔"

اس کے اظہار پہ وہ.جی جان سے مسکرائی جو روز نئے طریقے سے اس سے اظہار کرنا ضروری سمجھتا تھا اور اظہار کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

"تھرکی۔"

(ٹھرکی)

حائم کی آواز پہ وہ سب کھلکھلا کر ہنس دیے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے ان سب کی کھلکھلاہٹ سے اس کی زندگی میں رنگ بھر گئے ہو جازم نے مسکراتے ہوئے اپنے اس چھوٹے سے آشیانے کو دیکھا اور آسمان کی طرف دیکھتے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا۔